www.KitaboSunnat.com

مکاتیبِ امیر المؤمنین

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ محمد مسعود الرحمٰن

بی۔اے آنرز ۔ ایم۔اے (عربی) بی ایڈ

ادارہ فہم و دانش

157/B یو۔ای۔ٹی ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

0333-45[illegible]158-0320-6876517

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مکاتیبِ امیر المؤمنین

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ محمد مسعود الرحمٰن

بی۔اے آنرز ۔ ایم۔اے (عربی) بی ایڈ

قرآن اکیڈمی لائبریری
13324
K-36
ماڈل ٹاؤن لاہور

ادارۂ تعلیم و تحقیق

157/B یو۔ای۔ٹی ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

0333-4537158-0320-6876517

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

13324

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مکاتیب

امیر المومنین

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مؤلف

صاحبزادہ محمد مسعود الرحمٰن رحمہ اللہ

سابق سبجیکٹ سپیشلسٹ

گورنمنٹ الیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج سرگودھا

باہتمام ——— چوہدری رفاقت علی

۱۵۷۔بی، یو ای ٹی ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

پبلشرز ایند بک سیلرز شجاع آباد

النفیس

Cell# 0307-2803021

قیمت:	اشاعت اول
-/600روپے	محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

ملنے کے پتے

مکتبہ سید احمد شہید، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیات، پرانی انارکلی، لاہور

مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ عشرہ مبشرہ، اردو بازار لاہور

اشاعت الخیر بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبہ حسینیہ، بالمقابل حبیب بنک شجاع آباد

قرآن اکیڈمی لائبریری

13324

K-36 کے۔ماڈل ٹاؤن لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اہلیہ: اَمۃ اللہ

بیٹی: ڈاکٹر عظمیٰ مسعود

صائمہ مسعود

نواسے: محمد ابراہیم

محمد احمد

کے نام!!!

.....☆.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مصنف کے بارے میں.....از: چوہدری رفاقت علی 17

پیش لفظ..... از: صاحبزادہ انوار احمد بگوی 19

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ..... از: حفیظ تائب 26

تقدیم.....از: ابو محمد مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی 27

تقدیم.....از: مؤلف کتاب 31

- امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مختصر حالاتِ زندگی 35

مادری نسب نامہ 36

سراپا 36

قبولِ اسلام 37

عمالِ ریاست سے امیر المومنین کا خطاب 47

عوام الناس کے لئے ۱۸ زرّیں اصول 48

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت 52

- امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کا آغاز 55

مناقب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ 55

حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان (۱) 57

حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (تولیتِ ابوعبیدہ) 60

حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام (۲) 60

حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۳) 63

حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (تولیتِ ابوعبیدہؓ) (۴) 64

بلادِ اسلامیہ کے مسلمانوں کے نام مکتوب 65

قلعہ ابوالقدس کا تذکرہ 68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عامر بن ربیعہؓ کے نام مراسلہ	69
حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۵)	70
گشتی مراسلہ مسلمانوں کے نام	72
عتبہ بن فرقد کے نام فرمان	73
جبلہ بن اُیہم کے نام فرمان	73
ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام فرمان (۶)	73
عمال کے نام فرمان	77
ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام فرمان (۷)	77
ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۸)	78
حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۹)	81
حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان (۱۰)	81
عمق حلب اور انطاکیہ میں تاخت وتاراج	82
ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۱۱)	83
ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام فرمان (۱۲)	86
ہرقل کے نام فرمان	88
قیصر روم کے نام فرمان	90
حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۱۳)	90
امراء اجناد کے نام فرمان	92
حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۱۴)	93
حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۱۵)	94
ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان (۱۶)	96
ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان (۱۷)	97
فتح بیت المقدس	98
فتح بیت المقدس کے وقت لکھا جانے والا معاہدہ	101
صائب بن اُقرع کے نام فرمان	104
حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۱۸)	104
صوبائی عمال کے نام فرمان	105

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمار بن یاسرؓ کے نام فرمان	106
عمال کے نام فرمان	107
ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان (۱۹)	108
معاویہؓ بن ابی سفیان کے نام فرمان	111
معاویہ بن اَبی سفیانؓ کے نام فرمان	111
سعید بن عامر بن جذیم کے نام فرمان	112
معاویہؓ کے نام فرمان	113
یزیدؓ بن ابی سفیان کے نام فرمان	114
شام میں عساکر اسلامیہ کے نام فرمان	115
عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	116
عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	116
معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے نام فرمان	117
حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (۲۰)	119
حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان (۲۱)	120
الجزیرہ	123
عمیر بن سعد انصاریؓ کے نام فرمان	124
عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	125
یہود نجران	126
اہلِ نجران کی جلاوطنی	127
حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کے نام	128
زیاد بن جدیر اسدی کے نام فرمان	130
ھانی بن کلثوم کے نام فرمان	131
امراءِ شام کے نام فرمان	131
یعلی بن منیہ کے نام فرمان	132
یعلی بن منیہ کے نام فرمان	132
سفیان بن عبداللہ ثقفی کے نام فرمان	133
اہلِ شام کے نام فرمان	135

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تین امور کا حکم	136
بلِ شام کے نام فرمان	136
اُمرائے شام کے نام فرمان	137
عمال کے نام فرمان	137
امرائے اجناد کے نام فرمان	137
دوسری روایت۔ امیر المومنین کا فرمان:	138
امراء کے نام (اجناد) فرمان	138
امرائے اجناد کے نام	139
عمال کے نام فرمان	140
عمال کے نام فرمان	140
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا تعارف	141
فتوحِ مصر	148
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام (۱)	151
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام (۲)	154
عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کے نام (۳)	155
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام (۴)	157
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام (۵)	157
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام (۶)	161
عامل مصر کے نام فرمان	162
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام (۷)	162
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام	163
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	166
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	167
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	168

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	169
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	170
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	171
دریائے نیل کے نام وثیقہ	172
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	173
ابن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	175
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	177
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں عطا کی ابتدا اور نظام	181
عمرو بن العاص والی مصر کے نام فرمان	182
حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	182
سعد رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	183
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام	183
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام	183
امراءِ اجناد کے نام فرمان	184
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	184
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	187
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام	190
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	191
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	193
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا جوابی مراسلہ	195
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام تہدیدی فرمان	197
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نام پند نامہ	199
عمال کے نام فرمان	200
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	200
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	200
حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	201

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان 201

- محاذ عراق وایران 203

پس منظر: 203

ایک دوسری روایت 204

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تعارف: 205

سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 210

سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 210

سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 212

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام 212

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 213

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 214

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان 215

سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 216

فرمان کی دوسری روایت 217

فرمان کی ایک اور روایت 217

حضرت سعدؓ کے نام فرمان 217

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان 218

حضرت سعدؓ ابی وقاص کے نام فرمان 219

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 219

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 220

فرمانِ فاروقیؓ 220

امراء کے نام فرمان 222

سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 223

عسکری قائدین کی رپورٹ 224

ابی الہیاج کے جواب میں 225

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان 225

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرما	226
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	227
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام	227
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	228
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	228
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	230
امرائے ثغورِ کوفہ کے نام فرمان	231
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	232
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	233
قطبہ بن قتادہ سدوسی کے نام فرمان	234
عتبہ بن غزوان کے نام فرمان	234
عتبان بن غزوان کے نام فرمان	236
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	236
سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	237
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	238
دوسری روایت: (متن)	239
ذمیوں کا صلح نامہ (عہد نامہ)	240
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	240
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	240
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	241
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان	242
عتبہ بن فرقد کے نام فرمان	242
ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان	243
مغیرہ بن شعبہ کے نام فرمان	244
مغیرہ بن شعبہ کے نام فرمان	244
عمال کے نام فرمان	244
حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے نام مراسلہ	245

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مغیرہ بن شعبہ کے نام فرمان 246
سائب بن اقرع کے نام فرمان 246
امرائے اجناد کے نام فرمان 247
بیت المال کے سربراہوں کے نام 248
امراء اخباد کے نام فرمان 248
دوسری روایت:۔ 248
عثمان بن حنیفؓ کے نام فرمان 248
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان 249
دوسری روایت: 250
سائب بن الاقرع کے نام فرمان 250
اہل بصرہ کے نام فرمان 251
حضرت عتبہؓ بن غزوان کے نام فرمان 251
حضرت حرقوصؓ بن زبیر سعدی کے نام فرمان 252
حرقوص بن زبیر سعدی کے نام فرمان 253
حضرت عتبہؓ بن غزوان کے نام فرمان 254
سپہ سالاران عساکر کے نام فرمان 255
سعد بن ابی وقاص کے نام فرمان 256
عمر بن سراقہ کے نام فرمان 256
ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان 257
قواد عساکر اسلامیہ کے نام فرمان 257
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو پند نامہ 257
حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان 258
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان 259
ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان 259
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان 260
ابوسبرۃ کے نام فرمان 261

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمان کی دوسری روایت 262
حضرت سعدؓ کے نام فرمان 262
حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن مقرن کے نام فرمان 262
حضرت نعمان بن مقرن کے نام فرمان 263
عبداللہ بن عبداللہ کے نام فرمان 264
حذیفہ بن یمان کے نام فرمان 265
سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان 265
فارس اور اہواز کی حدود پر متعین مسلمان جرنیلوں کے نام فرمان 267
حضرت نعمان بن مقرن کے نام فرمان 267
عراق کے سپہ سالاروں کے نام فرمان 268
نعیم بن مقرن کے نام فرمان 268
عبداللہ بن عبداللہ کے نام فرمان 268
قیصر روم کے نام فرمان 269
اہل کوفہ کے نام مراسلہ 269
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان 270
اہل کوفہ کے نام فرمان 270
حضرت عبداللہ کے نام فرمان 271

معاہدہ اصفہان 273
ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان 273
ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام 274
حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے نام 274
نعیم بن مقرن المزنی کے نام فرمان 274
حذیفہ بن یمان کے نام فرمان 275
عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے نام فرمان 275
حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ کے نام فرمان 276
حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ کے نام فرمان 277

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت نعیم بن مقرنؓ کے نام فرمان	277
حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	278
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	279
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	279
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	279
عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	280
عتبہ بن فرقد کے نام فرمان	281
ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان	282
قاضی شریح کے نام فرمان	284
حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان	284
عساکر اسلام کے نام فرمان	285
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام پند نامہ	285
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	286
ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان	287
ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان	287
ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان	288
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	289
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	289
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	289
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	290
زیاد بن جدیر کے نام فرمان	291
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	292
ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان	293
حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان	294
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	295
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	296

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان	296
''صورۃ اخریٰ'':	297
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	298
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	298
عمال کے نام فرمان	298
امراء اجناد کے نام فرمان	298
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام اور ان کے ہمراہی حاملین قرآن	299
بلادِ اسلامیہ کے نام فرمان	300
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان	301
بلادِ اسلامیہ کے عمال کے نام	301
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان	301
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	301
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	302
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	302
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	303
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	303
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ (مواقیت الصلوٰۃ)	305
بلاد اسلامیہ کے کارندوں کے نام مراسلہ (نماز اور مواقیت الصلوٰۃ)	305
حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ والیٔ بحرین کے نام مراسلہ	306
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام (کتاب صدقہ)	306
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان	308
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام	308
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام	309
حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام	309
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام	310
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نامہ مبارک	310

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام	310
اُمراءِ اجناد کے نام	310
سالارِ لشکر کے نام فرمان	311
گورنروں کے نام فرمان	311
عمال کے نام فرمان	311
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ	312

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصنف کے بارے میں

جناب صاحبزادہ محمد مسعود الرحمٰن مرحوم میرے اچھے مخلص دوست تھے۔

مرحوم میرے بی۔ایڈ کے کلاس فیلو بھی تھے، اور ایک ہی دن ہم دونوں نے اس وقت کے (ڈسٹرکٹ کونسل) آج کل گورنمنٹ ہائی سکول بھلوال، ضلع سرگودھا، 20 ستمبر 1962ء کو سروس کا آغاز کیا۔ بعد ازاں ہم دونوں ایک طویل عرصہ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج سرگودھا میں بطور سبجیکٹ سپیشلسٹ کے کام کرتے رہے بلکہ اِس کالج کے بانی ماہرینِ مضامین میں ہمارا شمار ہوتا تھا، جس کا آغاز 1975ء میں ہوا۔ وہ 1998ء میں سروس سے ریٹائر ہوئے اور میں 2000ء میں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد میں نے کچھ لکھنے کا آغاز کیا اور انہیں بھی ترغیب دی کہ وہ اپنی زندگی میں جو کچھ حاصل کیا ہے اُسے ضبطِ تحریر میں لائیں۔ موصوف بی اے آنرز اور ایم اے عربی تھے، انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کو جمع کرنے اور ان کا اردو میں ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ جس کتاب کی انہیں ضرورت ہوتی تھی، میں یہاں لاہور سے خرید کر اُن کو ارسال کر دیتا تھا۔ وہ کام جو آپ کے ہاتھ میں تھا، اسی کو کر کے ۲۵ جولائی ۲۰۱۲ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اُن کی بیٹی ڈاکٹر عظمیٰ مسعود صاحبہ نے فون پر مجھ سے رابطہ کیا اور اپنے والد مرحوم کی تحریر کردہ ''مکتوباتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ'' کو پرنٹ کرانے کے لئے کہا، جس میں میرے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے کام شروع کیا، پہلے اس کی کمپوزنگ کا مرحلہ تھا، پھر کسی پبلشر کی تلاش شروع کی، لیکن ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر خود ہی اس کو پرنٹ کرنے کا ارادہ کیا۔ الحمد للہ! آج وہ مسودہ، کتاب کی شکل میں آپ کے سامنے موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِس میں میری حوصلہ افزائی میں شامل دیگر دوستوں کے علاوہ مولانا ثناء اللہ سعد نے کلیدی کردار ادا کیا، اس مسودہ کی کمپوزنگ سے لے کر، پرنٹنگ تک کے تمام مراحل کو اپنے ذمہ لیا۔ میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر انوار احمد بگوی صاحب (جو مصنفِ کتاب کے رشتہ دار بھی ہیں) نے کتاب کے علاوہ ان کے خاندان اور ان کی ذاتِ گرامی کا تفصیلی تعارف ضبطِ تحریر کیا جو اس کتاب کا انمول حصہ ہے۔ میں جناب ڈاکٹر بگوی صاحب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

چوہدری رفاقت علی
۱۵۷۔ بی، یو ای ٹی ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی
لاہور
0333-4575158
0320-6876517

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے کہ اس میں مکتوباتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تحریر کیے گئے ہیں، وہ مکتوبات جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں، قاضیوں اور دیگر عمالِ حکومت کو لکھے تھے، وہ درج کیے گئے ہیں۔ اِن مکتوبات کے عربی متن کے ساتھ ساتھ، اس کا اردو ترجمہ بمعہ حوالہ جات یعنی مصنف کا نام اور جس کتاب سے وہ مکتوبات لیے گئے ہیں، وہ بھی درج ہیں تا کہ ایک محقق جو جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مختلف کاموں پر مزید کام کرنا چاہتا ہو، ان پر ایم فل یا پی ایچ ڈی کرنا چاہتا ہو، اُس کو یہ تیار شدہ مواد، مدد و معاون ثابت ہو۔

اِس تمہید کے بعد، کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں، جس کا عکس آپ اِن مکتوبات میں پائیں گے۔

امیر المومنین خلیفہ دوم حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ تاریخِ انسانیت کی ان عظیم ہستیوں میں سے ہیں، جن کے احسانات کا بدلہ ہم قیامت تک ادا نہیں کر سکتے۔ کیا آپ کسی ایسے حکمران کا تصور کر سکتے ہیں، جس کے نام سے وقت کی سُپر پاور پر لرزہ طاری ہو جاتا ہو؟ لیکن اس کا بچھونا مسجدِ نبوی شریف کا فرشِ خاکی ہو۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہجرت سے تقریباً چالیس سال قبل پیدا ہوئے اور ہجرت سے چھ سال پہلے اسلام لائے۔ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو تقویت اور عزت عطا فرما''۔ [مجمع الفوائد: ص ۶۲]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے پاس جبریل (علیہ السلام) تشریف لائے اور عرض کیا کہ (امیر المومنین حضرت سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ (بن خطاب) کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے آسمان والوں نے بھی خوشیاں منائی ہیں''۔ [المستدرک للحاکم: ۸۴/۳]

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(امیر المومنین حضرت سیدنا) عمر بن خطاب اہلِ جنت کا سورج ہیں اور آسمان کا ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرشتہ (امیر المومنین حضرت سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ (بن خطاب) کا ادب واحترام کرتا ہے، اور زمین پر کوئی شیطان ایسا نہیں جو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ نہ جاتا ہو"۔ [کنز العمال]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دین کے لئے خدمات، جرأت و بہادری، عدل و انصاف پر مبنی فیصلے، فتوحات اور شاندار کارنامے ہمیشہ تاریخِ اسلام کا روشن باب رہیں گے۔ آپ کا سنہرا دورِ خلافت مسلمانوں کی بے مثال فتوحات و ترقی اور عروج کا زمانہ تھا، مسلمان اس قدر خوشحال ہو گئے تھے کہ لوگ زکوٰۃ دینے کے لئے "مستحقِ زکوٰۃ" کو تلاش کرتے تھے، لیکن ان کو زکوٰۃ لینے والا مشکل سے ملتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں جھولی پھیلا کر مانگا تھا، اسی وجہ سے آپ کو "مرادِ مصطفیٰ" کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے۔ آپ عشرہ مبشرہ خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی شامل ہیں جن کو دنیا میں حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی۔

آپ کی تائید میں بہت سی قرآنی آیات نازل ہوئیں اور آپ کی شان میں چالیس کے قریب احادیثِ نبویؐ موجود ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اُم المومنین کا شرف حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہو جانا، فتح اسلام تھا، اور ان کی ہجرت "نصرتِ الٰہی" تھی اور ان کی خلافت اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے (عمر) ابن خطاب! قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب تم کو شیطان کسی راستہ پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ کو اختیار کر لیتا ہے۔ [بخاری و مسلم]

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک رات گشت کر رہے تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے گھر میں ہے، اس کے گرد اس کے بچے رو رہے ہیں، اور ایک ہنڈیا چولہے پر ہے جس میں اس نے پانی بھر رکھا ہے، تو امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا: اے اللہ کی بندی! یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ ان کا رونا بھوک کی وجہ سے ہے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب نے کہا: یہ ہنڈیا کیسی ہے، جو آگ پہ رکھی ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے اس میں پانی ڈال رکھا ہے، جس سے ان کو بہلا رہی ہوں، تاکہ یہ سو جائیں اور میں ان کو اس وہم میں ڈال رہی ہوں کہ اس میں کوئی چیز (پک رہی) ہے۔ تو امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھ کر رونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لگے، پھر دار الصدقہ کی طرف آئے اور ایک بڑا تھیلا لیا اور اس میں کچھ آٹا، گھی، چربی، کھجوریں، کپڑے اور درہم رکھے، یہاں تک کہ اس تھیلے کو بھر دیا، پھر فرمایا: اے اسلم! اس تھیلے کو میرے اوپر رکھ دے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! اس کو آپ کی طرف سے میں اٹھا کر لے جاؤں گا۔ تو مجھ سے فرمایا: ''اے اسلم! میں ہی اس کو اٹھا کر لے جاؤں گا، کیونکہ آخرت میں جس سے اس کی باز پرس ہوگی، وہ میں ہوں۔ پھر امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس تھیلے کو اپنے کندھے پر اٹھایا اور اس کو لئے ہوئے اس عورت کے گھر پہنچے اور ہنڈیا لے کر اس میں آٹا اور کچھ چربی اور کھجوریں ڈالیں اور (چولہے پر چڑھا کر) اپنے ہاتھ سے حرکت دیتے رہے اور ہنڈیا کے نیچے پھونکیں مارتے رہے اور میں نے امیر المومنین کی ڈاڑھی شریف کے درمیان سے دھواں نکلتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ ان کے لئے کھانا پکا دیا اور اپنے ہاتھ سے ان کے لئے چمچ سے باہر نکالا اور ان کو کھلاتے رہے، یہاں تک کہ ان کا پیٹ بھر گیا۔ [ازالۃ الخفاء: ۴/۳۴۳]

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی صوبہ یا علاقہ میں کسی کو گورنر وغیرہ مقرر کرتے تو اس کی عدالت و امانت، لوگوں کے ساتھ معاملات کے بارے میں خوب تحقیق کرتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی رعایا کی فلاح و بہبود اور ان کی خدمت و آرام کا بہت خیال کرتے اور ان کی شکایات کو ہر ممکن دور کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ ہر نماز کے بعد مسجد کے صحن میں بیٹھ جاتے اور لوگوں کی شکایات سنتے ہوئے موقعہ پر احکامات جاری کرتے، راتوں کو گشت کرتے اور سفر میں راہ چلتے لوگوں سے مسائل و حالات پوچھتے، دور دراز علاقوں کے لوگ وفود کی صورت میں حاضر ہو کر اپنے مسائل وغیرہ سے آگاہ کرتے اور بعض مرتبہ اپنے مختلف علاقوں کا خود دورہ کر کے لوگوں کے مسائل و شکایات کو دور کرتے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بیت المال یعنی خزانہ کا محکمہ قائم کیا۔ عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کیے۔ ''جیل خانہ'' اور پولیس کا محکمہ بھی آپ نے ہی قائم کیا۔ ''تاریخ سَن'' (تقویم ہجری) قائم کیا جو آج تک جاری ہے۔ امیر المومنین کا لقب اختیار کیا، فوجی دفتر ترتیب دیا۔ ''دفتر مال'' قائم کیا، پیمائش جاری کی، مردم شماری کرائی، نہریں کھدوائیں، شہر آباد کروائے، ممالک مقبوضہ کو صوبوں میں تقسیم کیا، اصلاح کے لئے ''دُرّہ'' کا استعمال کیا، راتوں کو گشت کر کے رعایا کا حال دریافت کرنے کا طریقہ نکالا، جا بجا فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ والنٹیریوں (Volunteers) کی تنخواہیں مقرر کیں۔ پرچہ نویس مقرر کیے۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لئے مکانات تعمیر کروائے، گمشدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی پرورش کے لئے ''روزینے'' مقرر کئے۔ مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کروائے۔ مکاتب و مدارس قائم کئے، معلمین اور اساتذہ کے مشاہرے مقرر کئے، مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے ''روزینے'' بھی آپ نے ہی مقرر کئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 3600 علاقے فتح ہوئے، 900 جامع مسجدیں اور 4000 عام مسجدیں تعمیر ہوئیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ''بیت المقدس'' کو فتح کرنے اور ''قیصر و کسریٰ'' کو پیوندِ خاک کر کے اسلام کی عظمت کا پرچم لہرانے کے علاوہ شام، مصر، عراق، جزیرہ، خوزستان، عجم، آرمینیہ، آذربائیجان، فارس، کرمان، خراسان اور مکران (جس میں بلوچستان کا بھی کچھ حصہ آ جاتا ہے) سمیت دیگر کئی علاقے فتح کیے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان و شوکت اور فتوحاتِ اسلامی سے باطل قوتیں پریشان تھیں۔

۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ کو آپ حسبِ معمول نمازِ فجر کیلئے مسجد میں تشریف لائے اور نماز شروع کروائی..... ابھی تکبیر تحریمہ ہی کہی کہ ایک شخص 'ابولؤلؤ فیروز مجوسی'' جو پہلے ہی سے ایک زہر آلود خنجر لئے مسجد کے محراب میں چھپا ہوا تھا، اس نے خنجر کے وار کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ اس دوران قاتل کو پکڑنے کی کوشش میں مزید صحابہ کرامؓ زخمی ہو گئے اور قاتل نے پکڑے جانے کے خوف سے فوری خودکشی کر لی۔ حضرت عمر پانچویں روز ''یکم محرم الحرام'' کو دس سال چھ ماہ اور دس دن تک خلافت راشدہ کو جاری رکھنے کے بعد ۶۳ برس کی عمر میں ''جامِ شہادت'' نوش کر گئے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور روضۂ نبویؐ میں خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

اب تھوڑا سا صاحبِ کتاب کا تعارف پیشِ خدمت ہے:

جناب صاحبزادہ مسعود الرحمٰن مرحوم مرتب ''مکاتیب امیر المومنین سیدنا عمر فاروق'' کا تعلق ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال کے گاؤں نورخانے والہ سے تھا۔ ان کے خاندان کے مورث اعلیٰ مولانا عبداللہ نوری حضوری (مزار کلیکہ نزد چاوہ بھلوال) تھے جو بانی سلسلہ نقشبندیہ للہیہ ضلع جہلم مولانا غلام نبیؒ کے نانا تھے۔ صاحبزادہ صاحب کے والد مولانا عبدالغفور بن مولانا سراج الدین (جو کہ دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ کے فارغ التحصیل تھے) نورخانے کی نقشبندی گدی کے جانشین تھے۔ مشہور عالم اور مصلح مولانا غلام رسول چاوی بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب کا خاندان دینی علوم سے آراستہ اور نقشبندی سلسلے سے وابستہ تھا۔ ان کی والدہ مرحومہ اور اہلیہ کا تعلق بھی للہیہ کی مذکورہ نقشبندی شاخ سے ہے۔ صاحبزادہ صاحب کا چنانچہ عربی میں ایم اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور پھر ڈگری کے بعد تدریس کو ذریعہ معاش بنانا اسی خاندانی پس منظر کا نتیجہ ہے۔

صاحبزادہ مسعود الرحمٰن مرحوم ایک حلیم الطبع، سلیم الفطرت اور شریف النفس انسان تھے۔ محبتیں اور مسکراہٹیں بانٹنے والے، سب کا بھلا چاہنے والے، دوست کے دوست اور دشمنوں کے بھی دوست۔ صحت مند اور گول چہرے پر ہر دم مسکراہٹ ان کی پہچان تھی۔ اپنے شاگردوں اور دوستوں اور ملنے جلنے والوں کے لئے ان کی شفقت کا بادل ہمیشہ سایہ فگن رہتا۔ صاحبزادہ موصوف کے مزاج میں حسنِ اخلاق کے ساتھ ساتھ دین سے محبت اور اس کے احکامات پر پابندی کی چھاپ بہت گہری تھی۔ گھر کے ماحول، ذاتی مطالعہ اور حلقہ احباب کا اثر تھا کہ وہ اسلام کے بارے میں کسی کنفیوژن یا معذرۃ کا شکار نہ تھے۔ ان کے مذہبی خیالات بہت واضح اور ان کا عمل بہت سیدھا سادہ تھا۔ وہ صحابہ کرامؓ کو دین کے شارح اور ناشر مانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اسوۂ صحابہؓ ہی ہدایت کا وہ روشن ستارہ ہے جو سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ صحابہؓ کے کردار اور مشاجرات کے بارے میں وہ فکر عباسی کے حامی اور مؤید تھے۔

اس پس منظر میں صاحبزادہ صاحب کا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا معتقد اور معترف ہونا بخوبی سمجھ میں آتا ہے۔ اس ذوق کو شوق کا درجہ چوہدری رفاقت علی صاحب کی برابر معیت اور برسوں کی صحبت سے ملا۔ چوہدری صاحب کی تحریک پر صاحبزادہ صاحب نے خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی وہ تحریریں تلاش کیں جن میں ان کے ارشادات، مراسلات اور ہدایات موجود تھیں۔ ان کا عربی سے اردو زبان میں ترجمہ کیا جو رواں بھی ہے اور سہل بھی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عہد امارت کئی لحاظ سے اسلامی تاریخ میں ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ آپ نے اسلامی مملکت کے قیام، استحکام اور ترقی کے لیے جو یادگار اقدامات کئے، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱:..... سرکاری سرمائے کیلئے بیت المال قائم کرنا، تاکہ اخراجات کا مناسب بندوبست ہو سکے۔

۲:..... انصاف کے لئے عدالت اور قاضی نظام کا اجراء کیا۔

۳:..... عام استعمال کے لیے سن ہجری اور تاریخ کو رواج دیا۔

۴:..... پہلی بار ''امیر المومنین'' کا ٹائٹل اختیار کیا جو سادہ اور صحیح کے ساتھ بارعب بھی ہے۔

۵:..... پیمائشوں کا اجراء کیا، نہریں بنوائیں اور نئے شہر آباد کیے مثلاً کوفہ، بصرہ، موصل وغیرہ

۶:..... فوجی دفاتر قائم کئے اور رضا کار سپاہیوں کے اعزازیے مقرر کئے۔

۷:..... مفتوحہ علاقوں کو انتظامی صوبوں میں تقسیم کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸:..... مردم شماری کو رواج دیا اور مرکزی سیکرٹریٹ کے ذریعے ریکارڈ رکھا۔

۹:..... دُرّہ بطور تادیبی علامت استعمال کیا اور مجرموں کے لئے جیل خانے بنوائے۔

۱۰:..... دریائی پیداوار کو ٹیکس نیٹ میں لائے تاکہ بیت المال کی آمدن میں اضافہ ہو۔

۱۱:..... پولیس کے محکمہ کے قیام کے ساتھ راتوں کو خود گشت کر کے عوام کے حالات دریافت کئے۔

۱۲:..... ملک میں جگہ جگہ فوجی چھاؤنیوں کا قیام۔

۱۳:..... ملک کے تمام حصوں خصوصاً فوجی کاروائی سے باخبر رکھنے کے لیے پرچہ نویسی کا طریقہ۔

۱۴:..... غیر مسلم حربی تاجروں کو ملک میں آمدورفت کی اجازت۔

۱۵:..... گھوڑوں کی نسل میں درجہ بندی۔

۱۶:..... تعلیم کے لیے مکاتیب کا قیام اور معلموں، مدرّسوں کے باقاعدہ مشاہرے۔

۱۷:..... مساجد کے اماموں اور مؤذنوں کے لیے تنخواہوں کا طریقہ۔

۱۸:..... مساجد میں رات کو روشنی کا اور عام وعظ ونصیحت کا اہتمام۔

۱۹:..... مکہ اور مدینہ تک راہ میں زائرین کے لئے قیام گاہیں۔

۲۰:..... مختلف شہروں میں مہمان خانوں کی تعمیر۔

۲۱:..... ملک بھر میں تحریر کردہ خطوط (ڈاک) کی آمدورفت کا سلسلہ قائم کیا۔

۲۲:..... (مسلمانوں کے علاوہ) مفلوک الحال عیسائی اور یہودی شہریوں کے لیے وظیفہ۔

۲۳:..... Abadoned (لاوارث، گمشدہ) بچوں کی پرورش اور کفالت کا انتظام۔

۲۴:..... قرآن حکیم کی تربیت، تحریر اور تحفیظ کا باقاعدہ اہتمام۔

۲۵:..... فقہی امور اور زندگی کے عام معاملات میں اہم فیصلے نافذ کیے جن میں فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کا اضافہ، بیس رکعات تراویح، بیک وقت طلاق ثالث کو واحد طلاق بائن، شراب کی حد 80 کوڑے، نماز جنازہ کی تکبیریں، ہجو پر تعزیر، غزلوں میں عورتوں کے نام لے کر شعر کہنے کی ممانعت وغیرہ شامل ہیں۔ [بحوالہ "الفاروق" از مولانا شبلی نعمانیؒ]

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کارہائے خدمت بلکہ کارہائے نمایاں کی درج بالا مختصر فہرست سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ثانی خلیفۃ المسلمین کس وژن اور کیسی سوچ کے حامل تھے۔ ان کے رموزِ مملکت اور ان کا اندازِ حکمرانی و جہانبانی کیسا تھا۔ ان کا زاویہ نگاہ کتنا وسیع اور کیسا ہمہ گیر تھا۔ آج ہمارے سیاسی علماء جس اسلامی نظام یا مصطفوی اسلام کا مطالبہ کرتے ہیں اس کا عملی ماڈل تو عہدِ فاروقی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ قبولِ اسلام سے پہلے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ چنانچہ لکھنے اور پڑھنے کے ساتھ ان کو طبعی لگاؤ تھا۔ ان کا ذہنِ رسا، قائدانہ صلاحیتیں، انتظامی مہارت اور تدبر و تفقہ ہمیشہ بہتری، ترقی اور توسع کے لیے استعمال ہوا۔ اس مقصد کے لیے تحریر بہت اہم ذریعہ اظہار ہے۔ حالات، ارشادات، احکامات، ہدایات، فرامین، ممنوعات اور آئین و قانون کی تشکیل اور ان کے نفاذ میں تحریریں بہت مؤثر رول رکھتی ہیں۔

اسلام کی تاریخ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت بلاشبہ شاہکارِ نبوت کا درجہ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر قابلِ ذکر مؤرخ، محقق اور اہلِ نظر نے بانیٔ اسلام ﷺ کے ساتھ ثانی خلیفہ رضی اللہ عنہ کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ میں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے منسوب چھوٹی بڑی تحریروں کی تعداد سینکڑوں میں نظر آتی ہے۔

جناب چوہدری رفاقت علی صاحب ماہر مضمون علمی شغف رکھتے ہیں اور صاحبزادہ مرحوم کے عزیز ترین دوست ہیں۔ یہ ان کی علم پروری اور دوستی کی لاج ہے کہ انہوں نے صاحبزادہ موصوف کے ایک تشنۂ تکمیل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اہلِ علم کے سامنے پیش کرنے کے قابل بنا دیا۔ چونکہ ناگہانی رحلت سے مرحوم کو اپنے مسودہ پر نظرِ ثانی کا موقع نہ ملا اس لئے خطوط کے ساتھ ذیلی عنوانین اور سال تحریر نہ کیے جا سکے۔ بعض تحریروں میں بیان کردہ روایات پر تنقیدی نظر ڈالنے کا اتفاق نہ ہوا، اسی طرح کئی اہم تحریروں کا پس منظر یا ان میں واضح کردہ معاملے پر متبادل مواد سے توثیق تشنہ رہ گئی۔ مثلاً قبولِ اسلام کا واقعہ یا سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی معزولی، طلاق ثلاثہ کا نفاذ، کتابت حدیث کی ممانعت، درّے کا استعمال، دریائے نیل کی تعمیلِ ارشاد وغیرہ پر تحقیقی نظر ڈالنا مفید رہتا۔

بایں ہمہ ''مکاتیب امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ'' صاحبزادہ مسعود الرحمٰن مرحوم کا مرتب کردہ مجموعہ ان کی صحابہؓ سے محبت، سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقیدت اور اسلامی نظام پر غیر متزلزل اعتماد کا مظہر ہے۔ بلاشبہ اہلِ علم اور اہلِ تحقیق کے لیے یہ کتاب ایک گراں قدر تحفہ ہے اور دانشِ فاروقی اور ان کے اندازِ حکمرانی کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ۔

دعا ہے کہ یہ کاوش مرحوم صاحبزادہ موصوف کے بلند درجات اور چوہدری صاحب کی نیکیوں میں اضافہ کا باعث بنے۔

البُگوی۔ لاہور
drbugvi@hotmail.com

صاحبزادہ انوار احمد بگوی
سابق ایڈوائزر ریڈیشنل سیکرٹری محکمہ صحت پنجاب
مؤلف: ''تذکرہ بگویہ'' سہ جلد، و ''خیمنی اور فردوسی کی سرزمین'' وغیرہ
واعزازی مدیر ماہنامہ ''سوئے حرم'' لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

سنوارا عدل و احساں کا چمن فاروقِ اعظمؓ نے
نکھارا زندگی کا بانکپن فاروقِ اعظمؓ نے
ممالک ہی نہیں قوموں کے دل تسخیر فرمائے
دِکھا کر شوکتِ دینِ حَسن فاروقِ اعظمؓ نے
معیشت کی اعانت سے تمدن کی حفاظت سے
بنایا ان زمینوں کو گگن فاروقِ اعظمؓ نے
تدبر اور تحمل کا سبق دے کر مسلماں کو
سکھایا زندہ رہنے کا چلن فاروقِ اعظمؓ نے
مساوات و اخوت عام فرما کر زمانے میں
فزوں کر دی خلافت کی پھبن فاروقِ اعظمؓ نے
جلائی شمعِ ایثار و مروّت بزمِ عالم میں
سجائی عافیت کی انجمن فاروقِ اعظمؓ نے
کیا سیراب کشتِ زیست کو افکارِ زرّیں سے
بکھیرے نطق سے لعلِ یمن فاروقِ اعظمؓ نے
مصائب بے کسوں کے اپنی جاں پر جھیل کر تائبؔ
مٹائے قوم کے رنج و محن فاروقِ اعظمؓ نے

[نذرانۂ عقیدت از حفیظ تائب]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

از: ابو محمد مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو تاریخِ اسلام میں جو بلند مقام حاصل ہے، اس کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سبھی کو ہے، آپؓ اس وقت اسلام لائے جب مکہ مکرمہ میں مٹھی بھر اصحابِ رسول کفار و فجار کے محاصرے میں گھرے ہوئے تھے۔ بیت اللہ کے دروازے ان پر بند تھے اور ابوجہلی طاقتوں نے معاشرے میں انہیں بے بسی اور بیچارگی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا تھا، وہ شب و روز مکہ کے ظالموں اور لفنگوں کے تشدد اور بدتہذیبی کا نشانہ بنتے اور سسک سسک کر زندگی کا سفر طے کر رہے تھے۔

اللہ کے رسول ﷺ اپنے ان پیاروں اور جان نثاروں کو مصائب و آلام میں گھرا ہوا پاتے تو صبر و استقامت کی تلقین کے ساتھ اللہ کی مدد کی نوید سناتے، پھر اچانک ایک خوبصورت خیال نے آپ کے قلبِ اطہر میں انگڑائی لی اور آپ نے اللہ کے حضور التجا کرتے ہوئے ایک مطالبہ بارگاہِ رب العالمین میں پیش کر دیا **اللّٰھم اعزّ الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمرو ابن الھشام** ''اے اللہ! اگر آپ کو اپنے دین کی تقویت و منزلت عزیز ہے تو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کو اس کے دامن سے وابستہ کر دیجئے''۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ کے حلقہ بگوش کر دیا۔ پھر تاریخ گواہ ہے کہ عمرؓ کی آمد اسلام کی ترقی و اشاعت کا سبب بن گئی اور اسلام روز بروز سرفراز و سربلند ہوتا چلا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں کتنے ہی اہم لمحات درپیش آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقاء سے مشورہ طلب کیا، تمام نے اپنے اپنے ذوق اور خداداد دماغی صلاحیتوں کے موافق مشورہ دیا، لیکن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کچھ ایسے شرحِ صدر کے ساتھ مشورہ دیتے کہ بعض اوقات تو عرشِ الٰہی بھی جھوم اٹھتا اور عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تائیدِ الٰہی کا لباس پہن کر قرآنِ کریم کے مقدس صفحات پر جلوہ گر ہو جاتا!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیائے فانی سے دار البقاء کی طرف منتقل ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امورِ مسلمین کے انچارج مقرر ہوئے تو انہوں نے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بصیرت افروز شخصیت کو اپنی ذاتی ضرورت سمجھتے ہوئے ہر موقع پر انہیں اپنے ساتھ رکھا اور تمام اہم امور میں آپؓ سے مشاورت فرمائی۔ صرف یہی نہیں بلکہ مقدمات کے فیصلوں کا کام بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سونپا۔

ابراہیم النخعیؒ کا بیان ہے: سب سے پہلی ذات جسے ابوبکرؓ نے اُمت میں ایک اہم منصب سونپا وہ فاروق اعظمؓ کی ذات تھی، جنہیں اسلامی تاریخ کا پہلا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔

یہ خیر القرون کا دور تھا، مسلمانوں کے معاشرے میں جرائم بالکل ناپید تھے، تاہم بقدرِ اشکِ بلبل، جو مقدمات حضرت عمرؓ کی عدالت میں پیش ہوئے ان کے فیصلے حضرت عمرؓ نے فرمائے اور ان فیصلوں سے صدیقِ اکبرؓ کا اعتماد آپ پر اور بڑھا، پھر تقدیرِ الٰہی سے مختصر مدت کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے انتقال فرمایا تو خلافت کی زمام کار حضرت عمرؓ کے ہاتھوں میں آ گئی۔

زمامِ خلافت نے آپؓ کے قدم چومے تو دنیا نے آپؓ کی بصیرت اور قوتِ فیصلہ اور شجاعت و بسالت کے جو مظاہر دیکھے، چودہ سو سال میں بعد ازاں اسے دیکھنے نصیب نہیں ہوئے۔ آپؓ کا دورِ خلافت اِسی وجہ سے تاریخِ اسلام کا سنہری ترین دور کہا جاتا ہے کہ آپؓ نے اسلام اور انسانیت نوازی میں نہایت عظیم اور عجیب و غریب مثالیں قائم کیں اور آپؓ کے عدل وانصاف کا ڈنکا صرف عالمِ اسلام ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں بجنے لگا۔

اس حوالے سے بیسیوں نہیں سینکڑوں روح پرور واقعات تاریخِ اسلام میں ثبت ہو چکے ہیں، بیت المقدس کی فتح آپؓ کے دورِ خلافت کا اہم واقعہ ہے۔ اور اس دوران آپؓ نے بیت المقدس کے عیسائیوں سے جو معاہدہ کیا وہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

اس معاہدے کی درج ذیل شقیں تاریخ کے طالب علموں کو کبھی نہیں بھولیں گی۔

(۱) عیسائیوں کے گرجاؤں میں نہ سکونت کی جائے اور نہ وہ ڈھائے جائیں گے نہ ان کو اور ان کے احاطے کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

(۲) نہ ان کی صلیبوں اور نہ ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی۔

(۳) مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴) نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

(۵) یونانیوں میں جو شہر سے نکلے گا اس کی جان و مال کو امان ہے تا آں کہ وہ جائے پناہ میں پہنچ جائے اور جو ایلیا (بیت المقدس) میں رہنا اختیار کرے تو اس کو بھی امان ہے اور اس کو جزیہ دینا ہوگا۔

مصر کی مکمل فتح کے بعد بہت سے قبطی اور رومی گرفتار ہو کر آئے' فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ان کے مستقبل کے بارے میں استفسار فرمایا تو جواب آیا:

''سب کو بلا کر کہہ دو کہ ان کو اختیار ہے' مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر ہی رہیں۔ اسلام قبول کریں گے تو ان کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ورنہ جزیہ دینا ہوگا جو تمام ذمیوں سے لیا جاتا ہے''۔

ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی رواداری کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

They were allowed the free and undisturebed exercise of their religion.

(Preaching of Islam. P. 56)

ترجمہ: ذمیوں کو اپنی مذہبی اصول ادا کرنے کہ بلا روک ٹوک کھلی اجازت تھی۔

معاہدین کے علاوہ وہ غیر مسلم جنہوں نے برضا و رغبت خلافت اسلامی میں رعیت کی حیثیت سے رہنا قبول کیا یعنی ذمی، ان کا بھی پورا پورا خیال رکھا گیا۔

ان کو جو خصوصی رعایات دی گئیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلافت فاروقی میں غیر مسلموں کو کیا عزت و وقار حاصل تھا' شاید یہ عزت و وقار خود مسلمانوں کو کسی مسلم حکومت میں بھی حاصل نہ ہو فاروق اعظم کی عالی حوصلگی' دریا دلی اور بے مثال رواداری نے مسلم اور غیر مسلم رعیت کو ایک دوسرے سے اتنا قریب کر دیا کہ دونوں حقوقِ انسانی کے حوالے سے بڑی حد تک مساوی ہو گئے۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو قدرت نے حق بینی، حق فہمی، حق گوئی اور حق پرستی کی صفات عطا فرمائی تھیں، وہ تمام معاملات میں مکمل مومنانہ بصیرت کے ساتھ قدم اٹھاتے اور انہیں انجام تک پہنچا کر دم لیتے تھے۔ وہ خود مدینۃ الرسولؐ میں ہوتے اور ان کی بیدار آنکھیں فارس و روم کے میدانوں میں لڑی جانے والی جنگوں کو دیکھ رہی ہوتی تھیں۔ وہ سالارانِ لشکر کو مکمل اعتماد کے ساتھ مشورے دیتے اور ان کے صائب مشوروں کی بدولت پرچم اسلام سربلند رہتا۔ حضرت ابوعبیدہ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عمرو بن العاص، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم جیسے مدبر اور جنگجو سپہ سالار سینکڑوں میل دور کے محاذوں پر ہوتے ہوئے بھی آپ کی مٹھی میں تھے، آپؓ انہیں مدینہ سے خط لکھتے اور یہ خط دو سطروں سے لے کر دو صفحات تک پھیلے ہوتے تھے اور انہی خطوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے اور احکام مرقوم ہوتے، پورا لشکر اسلام انہی مشوروں پر نقل و حرکت کرتا اور اللہ تعالیٰ اس حرکت میں بے مثال برکت ڈال دیتے تھے۔ گویا فاروقی احکام تائید الٰہی کا لباس پہن کر جلوہ گر ہوتے اور دینِ محمد ﷺ کی سربلندی کی سند بن جاتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ خطوط اور مکاتیب جہاں تاریخ اسلام کے ایک اہم باب کی حیثیت رکھتے ہیں وہاں پہ سیرتِ فاروقیؓ کا بھی ایک اہم حصہ ہیں۔ ماضی میں ڈاکٹر خورشید احمد فارق اور جناب ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم اس موضوع پر قابلِ قدر کام کر چکے ہیں۔ ان دونوں کا کام شاندار مگر غیر مکمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جناب صاحبزادہ مسعود الرحمٰن مرحوم کو توفیق بخشی کہ انہوں نے اس موضوع پر اپنی عمدہ علمی صلاحیتیں صرف فرما کر ''مکاتیب امیر المومنین'' کو نئے سرے سے مرتب اور مدوّن فرمایا، اور اس پر اپنی زندگی کے آخری ایام صرف فرمائے۔ کام تو مکمل ہو گیا لیکن اس سے قبل کہ یہ کتاب باقاعدہ طباعت کا لباس پہن کر علمی دنیا میں جلوہ گر ہوتی، صاحبزادہ صاحب کا جامِ عمر لبریز ہو گیا، اور وہ اس کی طباعت کا خواب آنکھوں میں سجائے بارگاہِ رحمٰن و رحیم میں حاضر ہو گئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون،

اللھم اغفرہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ وادخلہ فی دار النعیم.

صاحبزادہ مرحومؒ کی اس کاوش کو منظر عام پر لانے میں ان کی صاحبزادی محترمہ کے علاوہ مرحوم کے رفیق جناب چودھری رفاقت علی صاحب کی بڑی محنت ہے۔ انہوں نے کتاب کا مسودہ بندہ کے سپرد فرمایا، بندہ نے اس کی کمپوزنگ اپنی نگرانی میں کرا کر اس کے بعض مقامات پر عبارات کی تصحیح کی خدمت سرانجام دی۔ اللہ رب ذوالجلال سے استدعا ہے کہ وہ بندہ سمیت تمام معاونین کو اجر جزیل عطا فرما کر اس کتاب کو صاحبزادہ مرحومؒ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

یکے از خدام بارگاہِ فاروقِ اعظمؓ

ابو محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

۱۱ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقدیم ☆

﴿از مؤلفِ کتاب﴾

عرب کی سرزمین طغیان و سرکشی کے گرم گرم جھونکوں سے تپ اُٹھی، جور و ستم کی خونی تلواروں سے انسانیت لہولہان ہوگئی، ضلالت و گمراہی کے گھٹاٹوپ بادل چھا گئے، کائناتِ ارضی کفر و شرک کی ردا میں لپٹ گئی۔ عصیان و بربریت کے عفریت ناچنے لگے۔ خدائے بزرگ و برتر کے گھر کعبہ شریف میں بتوں نے بسیرا کرلیا، تثلیث کے پرچم لہرانے لگے، ایک تین اور تین ایک ہو گئے، فتنہ و فساد نے خرمنِ امن کو راکھ کا ڈھیر بنا ڈالا۔ دنیا حرص و آز کی غلام بن گئی۔ بے گناہ بیٹیاں زندہ درگور ہونے لگیں۔ ہر سُو بحرِ ظلمات و ضلالت موجزن تھا، اس عالم میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا مجسم اجابت کا روپ دھار کر جبلِ نور سے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بن کر جلوہ افروز ہوئے۔

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

آمنہ کے لعل کے درس کی بھنک جس جس کان میں پہنچی وہ مجسم ہدایت کی صورت میں دنیا کا امام ہوگیا۔

مصلح اعظم، مجسمۂ رشد و ہدایت، کائنات کا حقیقی رہبر عرصہ تک قوم کو کفر و ضلالت کی دلدل سے نکال کر نجات و فلاح سے ہمکنار کرنے کی سعی پیہم میں ہمہ تن مصروف ہوگیا، کفر و شرک کے بلاخیز طوفانوں کے تھپیڑے سہتے رہے اور قافلہ ہدیٰ اپنی سمت چلتا رہا۔ طاغوتی طاقتیں خاموش نہ بیٹھیں، بالآخر قریش اور ان کے منتخب توابع قبائل نے تمام قوت کو مجتمع کیا اور صورتِ سیلاب نورِ ہدایت کے مرکز ''مدنی ریاست'' کو نیست و نابود کرنے کے لئے منظم ہوئے اور حملہ کرنے کے لئے مدینہ منورہ کا رُخ کیا۔ (طبری بحوالہ شاہ نامۂ اسلام)

قریش و یہود کی متفقہ سازش نے مکہ سے مدینہ تک آگ لگا دی۔ (سیرت النبی) امام

☆ مؤلف مرحوم تقدیم کو اسی نامکمل حالت میں چھوڑ گئے تھے، جو کہ قارئین کی خدمت میں من و عن پیش کی جارہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الانبیاءؐ، سید کائنات نے اپنے جاں نثار صحابہ کو مسجد نبوی میں جمع کیا اور حملہ کی خبر سنائی اور مشورہ طلب کیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ اصفہان (ایران) کے باشندے تھے۔ ۲ھ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور مشورہ میں شامل تھے۔ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ ایسے مواقع پر ایرانی خندق کھود لیتے ہیں۔ (ابن ہشام) مدنی ریاست تین جوانب سے پہاڑوں اور چٹانوں سے محفوظ تھی جبکہ شامی سمت غیر محفوظ تھی۔ جہاں سے دشمن حملہ آور ہو سکتا تھا۔ آپؐ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند فرمایا اور سمتِ شامی کی جانب خندق کھودنے کا حکم صادر فرمایا۔ آلات فراہم کیے گئے، کام کا آغاز ہو گیا (ابن سعد)۔ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کار بھی خود فرمائی۔ دس دس گز کے فاصلہ پر اپنے دستِ مبارک سے نشان لگائے۔ دس دس جاں نثاروں کے گروپ تشکیل فرمائے۔ اور خندق کی کھدائی کا کام شروع ہو گیا۔ مگر ایک چٹان (پتھر) خندق کی کھدائی میں حائل ہو گئی جو کسی کے کاٹے نہ کٹی۔ جاں نثارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے فاقہ اور کام کی مشقت سے نڈھال تھے، پتھر نہ ٹوٹا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے عجز کا اظہار کیا۔ امام الامم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال دست مبارک میں لیا، اور اس مقام پر تشریف لائے، تین یوم کے فاقہ سے آپؐ کے شکم مبارک پر دو پتھر بندھے تھے۔ ''اللہ اکبر'' فرما کر پتھر پر تین ضربیں لگائیں اور پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ (بخاری شریف)

ضربِ اوّلین پر پتھر سے آتشیں شعلہ پیدا ہوا، نعرۂ تکبیر بلند فرمایا، کہا پہلی ضرب پہ مملکتِ شام کی کنجیاں عطا ہوئیں، خدا کی قسم شام کے سرخ محلات میری نظر کے سامنے ہیں۔ دوسری ضرب پر ملک فارس عطا ہوا۔ مدائن کے سفید محلات نظر آ رہے ہیں۔ تیسری ضرب پر صنعاء (یمن) کے دروازے نظر آ رہے ہیں۔ اسی ضرب پر پتھر ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا (فتح الباری) سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو فتوحات کی بشارت دی۔

مجسمہ رشد و ہدایت کفر و شرک کی اتھاہ گہرائیوں اور پستیوں سے نکال کر حقیقی ہدایت و روشنی اور نجات کی طرف قوم کو بلاتے رہے۔ اس جاں گسل جدوجہد سے پیغامِ سرمدی حجاز عرب کے لق و دق صحرا کی حدود پار کر چکا تھا۔ اور اس کی ضیاء پاشیوں کی مہک کے ٹھنڈے ٹھنڈے نشاط آفریں جھونکے اقصاءِ عالم کو ظلم و جبروت کے آہنی شکنجوں کی غلامی سے آزادی کی نوید سنانے لگے۔

حضرتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے، اپنے جاں نثار صحابہ کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زویتُ لی الأرضَ، فرأیتُ مشارِقَها ومغارِبَها وسیَبلغُ مامکَ الّتی مازوِیَ لی منها.

(''الشفا'' قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی ص ۲۶۱)(الواقدی۔فتوح الشام)

کائنات ارضی میرے لئے لپیٹ دی گئی۔ میں نے اس کے شرق وغرب کا مشاہدہ کیا عنقریب وہ زمین جو مجھے مشاہدہ کرائی گئی میری امت کے زیر نگیں آ جائے گی۔''

میری امت میری سنت پر گامزن رہے۔ پیغامِ رُشد وہدایت ادنیٰ واعلیٰ، چھوٹے اور بڑے تک پہنچا دے۔

نبی ﷺ کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسندِ خلافتِ رسولؐ پر فائز ہوئے۔ فتنۂ ارتداد اور منکرینِ زکوٰۃ کے اُلجھے اور پیچیدہ مسائل سے فارغ ہوئے۔ اہلِ عرب نے اطاعت قبول کر لی تو تمام صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے فرمایا: ہمارے آقا جناب رسول اللہ ﷺ نے شام میں جہاد کا عزم فرمایا تھا۔ آپ کی وصیت ہے کہ وہاں جہاد واشاعتِ دین کے لئے محنت کی جائے۔ مگر باری تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا اور اپنے پاس جگہ تجویز کر دی۔ میں یہ امر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ شام پر لشکر کشی کرنے والا ہوں جس کی بشارت رسول اللہ ﷺ دے چکے ہیں۔ اب تم سب متفق ہو کر مشورہ دو کہ کیا کیا جائے، حاضرین نے باتفاقِ رائے آپؓ کی آواز پر لبیک کہنے کا عزم ظاہر کیا۔

اوائل ۱۳ھ میں سرزمین شام پر قتال کی غرض سے تین لشکر روانہ کئے۔ یزید بن ابی سفیانؓ بلقاء شرحبیل بن حسنہؓ اور میرا سب سے بڑا لشکر ابوعبیدہ بن جراح کی زیر کمان دمشق اور مضافات تین محاذوں میں تقسیم ہو گئی۔ تینوں سالار قریش کے ممتاز افراد اور مقتدر صحابی تھے۔ متذکرہ افواج نے بحریت اور طبریہ کی عیسائی ریاستوں کا رُخ کیا۔ ان تمام سالاروں کو ہدایت تھی بوقتِ ضرورت ایک دوسرے سے تعاون کریں اور اگر کسی معرکہ میں تینوں سالار شریک ہوں تو قیادت اعلیٰ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ہو گی۔

جیش اسلامی نے بلقاء کے علاقہ میں مآب اور جابیہ پر قبضہ کر لیا۔ جابیہ اہم دفاعی مورچہ تھا۔ دامنِ کوہ میں واقع ہونے کی وجہ سے دفاعی لحاظ سے محفوظ، پُرفضا، سرسبز وشاداب، چراگاہوں سے معمور، خوراک وچارہ وفور، جغرافیائی خصوصیات ومحلِ وقوع کے اعتبار سے جلد ہی اسلامی عساکر کا اہم فوجی مستقر بن گیا۔ مرکز سے آنے والی رسد وکمک کے دستے یہیں اُترتے اور حسبِ ضرورت مختلف محاذوں کا رُخ کرتے۔

شام ہرقل، قیصر روم کی وسیع سلطنت کا اہم صوبہ تھا۔ اس کے شمال مغرب میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انطاکیہ، سلسلہ کوہ کی گود میں مستحکم و مضبوط اور مصئون شام میں جیش اسلامیہ کی سرگرمیوں سے ہرقل چونک اٹھا۔ امڈتے سیل خطرات کے آگے بند باندھنے کی تدابیر واقدام سوچنے لگا۔ اعیانِ سلطنت کو پیش آمدہ صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا:

''مسلمانوں کو ہمارے ملک (شام) کی آب و ہوا بھا گئی ہے۔ چنا، جو اور چھوہارے کھانے والے پھلوار کثیر الاشجار، سرسبز وشاداب سرزمین میں پہنچ گئے۔ انہیں معرکہ آرائی اور عزم راسخ ہی روک سکتا ہے۔'' (واقدی)

اس نے مملکت کے تمام قابلِ ذکر مقامات کا دورہ کیا۔ عوام وخواص کے دلوں میں مذہبی جنون، تعصب کی لہر دوڑا دی اور حالت جنگ کی کیفیت پیدا کر دی۔ جزیرہ، آرمینیا، ترکی اور یورپ کو کمک ورسد فراہم کرنے کے فرمان جاری کیے۔ والی حمص، وردان کو ایفائے عہد کیلئے انجیل مقدس کی قسم دے کر وعدہ کیا کہ نوزائیدہ ریاست مدینہ کو نیست ونابود کرنے کی صورت میں عربوں کے مفتوحہ علاقے جاگیر میں بخش دوں گا۔ یاقوت کے موتیوں سے جڑی منطقہ باندھی''۔

جیش اسلامیہ کے مخبروں کی سنسنی خیز اطلاعات نے مسلمانوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑا دی۔ شام کے سالاروں نے تازہ ترین جنگی حالات سے مرکز کو آگاہ کیا تو پیکرِ عزم وجلال خلیفۃ الرسول خوفزدہ ہونے کی بجائے پہلے سے زیادہ پُرعزم اور جذبۂ ایمانی سے لبریز ہو گئے۔ جیشِ اسلامی کی حربی قوت میں اضافہ کرنے کے لئے مربوط اور سعیِ پیہم میں مصروف ہو گئے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی زیر کمان اڑھائی ہزار جان فروش کفن بردوش جاں نثاروں کا دستہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف جابیہ روانہ کر دیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی بجائے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کر دیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لسانِ نبوت سے ''سیف اللہ'' کا لقب یافتہ تھے، غیر معمولی حربی صلاحیت و ذہانت کے مالک تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شام پہنچے تو جیشِ اسلامی یرموک کے کنارے فروکش تھا۔ عقب میں وادی یا قوصہ اور فرنٹ پر قدرتی خندق تھی۔ جنگ یرموک فیصلہ کن مراحل میں تھی کہ خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کو پیارے ہو گئے اور ریاست مدینہ کی امارت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تفویض ہو گئی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ فراستِ مومن اور صلاحیت سے ان نقوش میں رنگ بھرنا شروع کر دیا جس کی داغ بیل سید کائنات، رسولِ امّی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفۃ الرسولؐ نے ڈالی تھی۔ ارشادِ نبوی کی تکمیل کے وضع کردہ خاکہ میں رنگ بھرنا شروع کر دیا۔ (ازالۃ الخفاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے

مختصر حالاتِ زندگی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے:

عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزّٰی بن ریاح بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن فہر بن مالک۔

فہر بن مالک بڑے صاحبِ اقتدار تھے، بنوعدی ان کی اولاد ہیں۔ عدی کے دوسرے بھائی مُرّہ آٹھویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی اِسی قبیلہ سے ہے۔ سیاسی اور مذہبی سیادت پر بنوہاشم اور بنواُمیہ فائز تھے جبکہ سفارت بنوعدی کے حصے میں آئی۔ بنوعدی قلیل التعداد اور مالی لحاظ سے کمزور ضرور تھے، مگر علم وحکمت، دانش وری اور فصاحت و بلاغت میں یکتا تھے۔ ان میں زید بن عمرو جیسے موحد نے جنم لیا جس نے بتوں کے نام پر ذبیحہ کھانے سے انکار کر دیا، قریش کو جب کبھی کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو تحکیم وثالثی کے امور ان کے سپرد ہوتے اور ان کے ہر فیصلہ کو تسلیم کیا جاتا۔ حضرت عبدالمطلب اور حرب بنی امیہ میں ریاست کا تنازعہ اٹھا تو فریقین نے نفیل کو ہی حَکَم مانا، نفیل نے حضرت عبدالمطلب کے حق میں فیصلہ دیا۔ (ص ۳۶)

بنوعدی کو یہ اعزاز بھی ملا کہ اس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسی ممتاز ومنفرد شخصیت نے جنم لیا جس نے اِسے فخر ومباہات جیسے دوسرے تمام سہاروں سے بے نیاز کر کے عظمت ورفعت کا مرصّع تاج پہنا دیا جو ابد تک ضیاء بار رہے گا۔ بنوعدی کو یہ انعام المغیرۃ، صاحب الأمنہ کی اس پیش کش کی بدولت ملا کہ اس نے حضرت عبداللہ کی قربانی کے عوض فدیہ دینے کے لئے اپنا سارا مال ودولت عبدالمطلب کے حوالے کرنے کے لئے کی تھی۔ قصہ یہ ہوا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالمطلب نے منت مانی کہ ان کے دس بیٹے جوان ہو کر ان کے دست و بازو بن گئے تو وہ ان میں سے ایک بیٹے کو کعبہ میں اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان (ذبح) کر دیں گے۔ (ہیکل)

مادری نسب نامہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد خطاب نے کثرتِ اولاد کے لئے قریش کے اونچے گھرانوں میں متعدد شادیاں کیں۔ ان میں سے ایک حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ بھی تھیں۔

مادری نسب نامہ یہ ہے:

حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔

مغیرہ مخزومی اپنے قبیلہ کے سردار اور فوج کے کمانڈر تھے۔ قریش کسی قبیلہ سے جنگ کے لئے جاتے تو فوج کا انتظام ان کے سپرد ہوتا۔ اسی لئے ان کا لقب صاحب الأمۃ پڑا۔ مغیرہ کے اس مرتبہ کی بدولت ہی حنتمہ اپنی سوکنوں (خطاب کی بیویوں) میں ممتاز تھیں۔ ان کے بطن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو پورے قبیلہ میں جشن مسرت بپا ہوا۔ قبیلہ کے محتاجوں کو فراخ دِلی سے کھانا کھلایا گیا جس کی مثال نہیں ملتی۔

امام نووی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل سے تیرہ برس بعد ہوئی۔ مشہور روایت کے مطابق ہجرت سے چالیس برس قبل پیدا ہوئے۔ (الفاروق)

سنِ رُشد کو پہنچے تو والد نے اونٹ چرانے کا کام سپرد کیا، مکۃ المکرمہ کے نواح میں قدید سے دس میل کے فاصلے پر ضجنان کے میدان میں یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد ادھر سے گزرے تو بچشمِ نم فرمایا ''اللہ اکبر! کبھی وہ دن تھے کہ نمدے کا لباس پہنے یہاں اونٹ چرایا کرتا تھا۔ جب کبھی تھک ہار کر بیٹھتا تو والد کے ہاتھوں پٹائی ہوتی۔ آج یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میرے اوپر کوئی حاکم نہیں۔''

سراپا

سڈول توانا جسم، سرخ و سفید رنگ، فراخ قدم، اتنے بلند و بالا کہ مجلس میں بیٹھے ہوتے تو دیکھنے والی کی نظریں ان پر رک جاتیں۔

ابو رجاء عطاردی کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ دراز قد اور لحیم و شحیم تھے۔ رنگ سرخ و سفید، رخساروں پر سرخی دمکتی تھی۔ مونچھیں بڑی بڑی جن کے سرے سرخ تھے۔ خود پہننے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے سر کے کچھ بال گر گئے۔ (تاریخ الخلفاء۔سیوطی)

واقدی کا بیان ہے کہ ''عام الرمادہ'' میں زیتون کا تیل کثرت سے استعمال کرنے کی وجہ سے رنگت شہابی ہوگئی۔

ایک مرتبہ ایک نامور بدوی پہلوان جس نے زندگی میں شکست کا نام نہ سنا تھا، نے آپ کو مقابلے کی دعوت دی، آپؓ اس کے مقابل اکھاڑے میں اترے اور اپنی طاقت کا لوہا منوایا اور ناظرین سے داد پائی۔

عنفوانِ شباب میں ہی جسمانی ریاضتوں پہلوانی، گھڑ سواری، سپہ گری محبوب مشغلے تھے۔ عکاظ میں کشتی لڑا کرتے تھے (بلاذری)۔ شہ سوار ایسے تھے کہ اُچھل کر گھوڑے پر سوار ہوتے۔ ایسے جم کر بیٹھتے کہ جزوِ بدن بن جاتے۔ عرفات کے میدان میں لگنے والے عکاظ کے میلے میں سرگرم حصہ لیتے۔ قوت وطاقت اور مہارت کا مظاہرہ کر کے عوام الناس میں ''مردِ توانا'' کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ان کا پیشہ تجارت تھا۔ دور دراز کے ممالک کے تجارتی سفر اختیار کیے۔ عراق وایران کے تجارتی سفروں میں بڑے بڑے لوگوں سے ملے، ان تجارتی سفروں سے ان کی خفیہ صلاحیتیں جلا پا گئیں۔ عکاظ کے مقابلوں اور تجارت کے تجربات نے تمام عرب میں روشناس کر دیا۔

عکاظ ہی کی مشہور درس گاہ میں علمی ذوق پیدا ہو گیا۔ پڑھنا لکھنا پہلے ہی جانتے تھے، شعر وشاعری کا ذوق بھی بڑھا۔ نسب دانی اور سپہ گری ورثہ میں ملی۔ ان کے باپ دادا خطاب اور نفیل ماہر انساب تھے۔ نانا مغیرہ صاحب الاعنہ تھے۔ ان اوصاف کی بدولت اسلام قبول کرنے سے قبل ہی سفارتی منصب پر فائز ہو چکے تھے۔

قبولِ اسلام

آمد آں بارے کہ ما مے خواستیم

مشہور روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار حمائل کیے گھر سے نکلے۔ رستے میں بنوزہرہ کے نعیم بن عبداللہ سے آمنا سامنا ہوا، نعیم کے استفسار پر بتایا کہ شمعِ ہدایت کو گل کرنے کے ارادہ سے چلے ہیں تو نعیم نے کہا کہ تم پھر بنو ہاشم اور بنوزہرہ کے قبائل کے غیظ وغضب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیسے بچ سکو گے؟ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی آبائی دین سے منحرف ہو گئے ہو۔ نعیم نے برجستہ کہا ''پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو، تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید دونوں آبائی دین کو ترک کر چکے ہیں''۔ یہ تعجب انگیز انکشاف سن کر بہن فاطمہؓ کے گھر پہنچے۔ وہاں خباب بن الأرت بھی موجود تھے جو اُن دونوں کو تعلیم دے رہے تھے اور سورہ طٰہٰ کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ پا کر خبابؓ گھر کے کونے کھدرے (کوٹھڑی) میں چھپ گئے۔ دروازہ پر دستک دی، بہن نے دروازہ کھولا تو غصے کے عالم میں بہنوئی کو زدوکوب کرنے لگے اور خون میں نہلا دیا۔ بہن اپنے خاوند کو چھڑانے کی خاطر آگے بڑھی تو جو چیز ہاتھ میں آئی دے ماری اور خون سے لت پت کر دیا۔ وہ رونے لگی اور کہا ''تمہارے مذہب میں حق وصداقت نام کی کوئی چیز نہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں''۔ اِس سارے منظر کو دیکھ کر دل پسیج گیا، محبت بھری نظروں سے بہن کو دیکھا اور کہنے لگے ''ذرا وہ کتاب مجھے دکھاؤ اسے پڑھ کر تو دیکھوں''۔ بہن کہنے لگی ''تم ناپاک ہو، اس کتاب کو صرف پاکیزہ لوگ ہی چھو سکتے ہیں، پہلے غسل یا وضو کر لو''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا بااصرار اجزائے قرآن لئے۔ اس میں لکھی ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' دیکھتے ہی لرز گئے، صحیفہ آسمانی رکھ دیا۔ ذرا سنبھلے تو پھر اٹھایا، اس آیت مبارکہ پر نظر پڑی: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ''زمین وآسمان (کائنات) کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے''..... عمر رضی اللہ عنہ کانپنے لگے۔ جب یہ آیۃ مبارکہ پڑھی ''امنوا باللّٰہ ورسولہ'' (اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ)، تو فوراً کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

ایک روایت یہ ہے سورۃ طٰہٰ کی تلاوت شروع کی، جب اس آیت مبارکہ پر پہنچے ''إنّني أنا اللّٰه لا إله إلّا أنا فاعبدني وأقم الصلوٰة لذكري'' (بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری ہی عبادت کریں، میری یاد میں نماز پڑھیے) کہنے لگے، مجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلد تر ملا دیں۔ یہ سنتے ہی حضرت خباب بن الأرت رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور کہا ''عمر مبارک ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو دعا فرمائی تھی: اللّٰهم أعز الاسلام بعمر بن الخطاب أو بعمرو بن هشام'' (ابن عمر، ترمذی)

''اے اللہ! عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (ابوجہل) کے ذریعے سے اسلام کو سربلند فرما۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت خباب بن الأرت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لے کر کوہِ صفا سے متصل دارِ ارقم کاشانۂ نبیؐ پہنچے۔ یہاں سرورِ کائنات اپنے چالیس جان نثاروں کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل پہلے ہی بشارت دے چکے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور عمر رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچے، تلوار حمائل شدہ دامن کو پکڑ کر پُر جلال آواز میں فرمایا: ''عمر گمراہی اور فساد سے باز آ جاؤ تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ولید بن مغیرہ کی طرح رُسوا نہ کرے''۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور اسلام لے آئے۔''

قبولِ اسلام کی دوسری روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی ان سے منسوب ہے۔ اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے بحوالہ جابر رضی اللہ عنہ بیان کی:

''میری بہن کو زخم لگے تو گھر سے نکلا اور خانہ کعبہ میں پردوں کے پیچھے چھپ گیا۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اونی اور ریشمی چادر میں ملفوف حجر اسود اور رکن یمانی کے پاس نماز ادا فرمائی اور گھر واپس چلے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی وہ کلام سنا جو پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ مجھ پر رِقت طاری ہو گئی۔ میں رو پڑا۔ گویا اسلام میرے بدن میں سرایت کر گیا تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنے لگا۔ آہٹ پا کر پُر جلال آواز میں فرمایا ''کون ہو؟''۔ میں نے عرض کیا ''عمر''! فرمایا: ''عمر تم شب و روز میرا تعاقب نہیں چھوڑتے''۔ اس پر مجھ پر خوف و ہیبت طاری ہو گیا کہ کہیں آپؐ بددعا نہ فرما دیں۔ جلدی کلمہ شہادت پڑھ لیا۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ اللہ نے تمہیں ہدایت نصیب فرمائی۔ میرے سینہ پر دست مبارک پھیرا، پھر ارشاد عالیہ ہوا ''عمر! اسے صیغہ راز میں رکھو''۔ تو میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا، میں جس طرح شرک کو ظاہر کرتا تھا اسی طرح اسلام کو بھی ظاہر کروں گا۔''

امام احمد بن حنبلؒ نے یہی روایت اپنی مسند میں نقل کی ہے، جو متذکرہ روایت کا تکملہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اسلام قبول کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کے لئے گھر سے نکلا، آپؐ مجھ سے پہلے ہی مسجد میں موجود تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الحاقہ کی تلاوت شروع فرمائی۔ قرآن کے اسلوب اور تالیف قلوب کی قرآنی آیات نے مجھے حیرت زدہ کر دیا، میں نے دل میں کہا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قریش سچ کہتے ہیں۔ یہ تو شاعر ہے۔ اسی لمحہ آپؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

إنَّهُ لقولُ رسول كريم وما هو بقولِ شاعرٍ قليلًا مَا تؤمنون. (الحاقه: ۴۱)

''یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اور یہ شاعر کا کلام نہیں، تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ مبارکہ ختم کی تو اسلام پوری قوت سے میرے دل میں نفوذ کر چکا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منسوب ان کی زبانی بیان کردہ روایت (بحوالہ ابن ابی شیبہ) جس کی تائید احمد بن حنبلؒ نے مسند میں کی ہے زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ یہ درست ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے اور اپنے اقدام کو عملی جامہ پہنانے کے طریقے سوچ لئے تھے۔ مگر جب انہوں نے بہن فاطمہ کے گھر اجزاءِ قرآن پڑھے تو حسنِ اسلوب و بیان سے متاثر ہو کر اپنا ارادہ بدل لیا اور خباب بن الأرت کی رہنمائی میں کاشانۂ نبوت پہنچے اور اسلام قبول کر لیا۔ ''ارادۂ قتل کی تصویر جو مشہور روایت میں دِکھائی گئی ہے محلِ نظر ہے۔''

آپؓ کے قبولِ اسلام پر مسلمانوں نے فرطِ مسرت میں بآوازِ بلند نعرۂ تکبیر لگایا، وادیٔ مکہ گونج اٹھی، مشرکینِ مکہ نے تأسف کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ مسلمانوں نے آج ہماری قوم کو آدھا کر دیا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام آئے اور ملائکہ کی طرف سے مبارکباد پیش کی۔ اسی دن یہ آیت اُتری: ''حسبک اللّٰه ومن اتبعک من المومنین'' ''آپ کیلئے اللہ اور آپ کے فرمانبردار مسلمان کافی ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اسلام کا اعلانیہ اظہار کیا۔ بقول صہیب بن شان: ''انہوں نے لوگوں کو اسلام لانے کی اعلانیہ دعوت دی۔ ہم سب بیت اللہ شریف میں حلقہ باندھ کر بیٹھتے، طواف کرتے، زیادتی کرنے والوں سے بدلہ لیتے، ان کی دریدہ دہنی کا دُو بدو جواب دیتے''۔ بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ، اسلام کیلئے عزت و ترقی کا درخشندہ باب کھل گیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو صفیں بنا کر کعبہ میں پہنچے، اس دن ہی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ''فاروق'' کا لقب عطا فرمایا۔

.....

غزوۂ بدر میں قریش کے ستر اکابر سردار قید ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چاہتے تھے کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے اس سے قریش کی عسکری قوت ختم ہو جائے گی۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مشاورت کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا تو فیصلہ ہوا کہ ان سے فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے پر اصرار کیا۔ اس موقعہ پر وحی نازل ہوئی:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ. تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْأٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ. (الأنفال: ٦٧)

''نبی کے لئے مناسب نہ تھا کہ ان کے پاس قیدی ہوں جب تک کہ وہ خوب قتل نہ کریں، تم تو دنیا کی متاع چاہتے ہو، مگر اللہ آخرت کو پسند کرتا ہے۔ وہ زبردست حکمت والا ہے۔''

نزولِ وحی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی الہامی حیثیت کا ثبوت فراہم کر دیا۔ اور انہیں بارگاہِ نبوت میں تقرب و اعتبار حاصل ہو گیا اور مشیر خاص بن گئے۔ صحابہ کی نظروں میں وقیع ہو گئے۔ شیخان (بخاریؒ و مسلمؒ) سے حضرت کی زبانی مروی ہے کہ تین مقامات پر وحی الٰہی نے ان کی رائے کی تائید کی: اسیرانِ بدر کے ساتھ سلوک، مقامِ ابراہیم اور آیاتِ حجاب (پردہ)۔

امام نوویؒ نے تہذیب میں روایت کو حرمتِ شراب پر بھی صاد کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ''یارسول اللہ! کاش ہم مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھتے''۔ تو انہی کے الفاظ میں وحی نازل ہوئی ''واتخذوا من مقامِ ابراھیم مصلّی'' (البقرہ:۱۲۵)

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ''یارسول اللہ! امہات المومنین کے سامنے نیک و بد ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، انہیں پردہ کرنے کا حکم فرما دیجئے تو فوراً ہی آیتِ حجاب نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ، ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں کو فرما دیجئے کہ اپنی چادروں کا گھونگھٹ نکال لیں اس سے ان کی پہچان ہو جائے گی، انہیں کوئی ستائے گا نہیں، اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔'' (الاحزاب:۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ احزاب کی ۳۱۔۳۲ آیات مبارکہ میں اللہ کا ارشاد ہے کہ اے نبی کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی مانند نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو غیر مردوں سے باریک آواز میں بات نہ کرو، اس سے جن کے دلوں میں کھوٹ ہے لالچ پیدا ہوگا، کھری کھری بات کہو، اپنے گھروں میں ٹھہری رہو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اِن احکام سے اللہ کا منشاء یہ ہے کہ اللہ تمہیں گندی باتوں سے دور کردے اور تمہیں پاک صاف بنادے۔

ایک مرتبہ ازواجِ مطہرات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض مطالبات منوانے کے لئے یک زبان ہوئیں، یہ چیز قلب مبارک پر گراں گزری، ان سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے تہدید کا اظہار فرمایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُمہات المومنینؓ کے پاس گئے، انہیں کہا تم باز آ جاؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر حضرتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا:

''اگر حضور انہیں طلاق دے چکے ہیں تو اللہ، اس کے فرشتے، جبرئیل، میکائیل، میں اور ابوبکرؓ اور تمام مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں''۔

تو یہ وحی نازل ہوئی:

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ. الخ

ان آیات کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع فرمالیا۔

امام نوویؒ نے تہذیب میں تحریر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسیرانِ بدر، مقامِ ابراہیم، پردہ اور شراب کی حرمت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے پر صاد کیا۔ سیوطیؒ نے حاکم سے روایت کی:

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بُرے اثرات سے واقف تھے کہ یہ لوگوں میں ہیجان اور دوسری خصائلِ بد کا سبب بنتی ہے، شراب کے بارے میں اللہ کے حضور دعا کی، تو وحی نازل ہوئی:

قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا. (البقرہ: ۲۱۹)

فرمادیجئے کہ (خمر اور جوا) دونوں میں بڑا نقصان ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فوائد بھی ہیں، لیکن ان کا گناہ فوائد سے بڑھ کر ہے۔''

ان آیات میں شراب کی ممانعت نہ تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ مے نوشی میں عقل وخرد اور مال کا نقصان ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی:

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُوْلُوْنَ.

(النساء: ۴۱)

''مدہوشی کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ منہ سے نکلنے والی بات سمجھنے لگو''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی:

اَللّٰهم بيّن لنا في الخمر بيانًا شافيًا.

اے اللہ یہ عقل وخرد اور مال ودولت کی دشمن ہے، اس کے بارے میں مفصل اور واضح ہدایت فرما، تو وحی الٰہی نازل ہوئی۔ (مستدرک حاکم)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

''اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور پانسے پلید کام ہیں، اِن سے بچو تا کہ تم فلاح پا جاؤ''

شراب کی حرمت پر تدریجاً احکامات نازل ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ" نازل ہوئی تو میں نے کہا "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"۔ میرے الفاظ میں یہ آیت دوبارہ نازل ہوئی۔

عبداللہ بن ابی منافق اور دشمنِ اسلام تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں ہرزہ سرائی اور دلخراش کلمات کہتا، جب وہ مرا تو اس کی موت کے بعد مسلمانوں کے اصرار پر نبی الرحمۃ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل میں غیرت آئی، بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یہ تو دشمنِ اسلام ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق یہ وحی نازل ہوئی:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا. (التوبہ: ۸۴)

''مشرکین میں سے کسی کی نمازِ جنازہ ہرگز نہ پڑھیے''۔

نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے ایک گروہ (منافقین) کے لئے اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے سنا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ.

انہی الفاظ میں سورۃ المنافقون کی آیت نازل ہوئی۔

جنگِ بدر میں صحابہ کی مجلس شوریٰ سے رائے مانگی گئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:

كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ.

''اے محبوب ان کے ساتھ قتال ہونا چاہئے جیسا کہ آپ کے رب نے حق کی سربلندی کے لئے آپ کو اپنے گھر سے نکالا۔''

یہی الفاظ سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۵ کے ہیں۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قصۂ افک کے بارے میں صحابہ سے مشورہ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا نکاح اللہ نے کیا، وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تہمت کے واقعہ کو پوشیدہ نہیں رکھے گا۔ بخدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر یہ سب کچھ بہتان ہے۔

سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ. اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت سے بری فرمادیا۔

امام احمد کے بقول اسلام کے ابتدائی ایام میں ماہِ رمضان کی راتوں میں بیوی کے ساتھ مباشرت حرام تھی۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رمضان کی راتوں کو بیوی کے ساتھ مباشرت کی جاسکتی ہے، تو اس کی حلت کے لئے وحی نازل ہوئی:

أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نساء كم.

''تمہارے لئے بیویوں کے پاس سونا حلال کردیا گیا ہے۔''

ایک یہودی نے حضرت سے کہا کہ جبرئیل ہمارا دشمن ہے، تو جواب دیا:

''جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں، جبریل اور میکائیل سے دشمنی کرے تو کافروں سے اللہ دشمنی رکھے گا''۔

بالکل انہی الفاظ میں یہ آیت نازل ہوئی:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِّلْكَافِرِيْنَ. (البقرہ: ۹۸)

ابوعبداللہ شیبانی نے اپنی تصنیف کتاب الامامین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی بیان کیا، اللہ تعالیٰ نے اکیس مقامات پر میری رائے سے اتفاق فرمایا ہے۔

''گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لو''۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خوابیدہ حالت میں تھے کہ ایک غلام بغیر اجازت اندر آ گیا، تو آپؓ نے فرمایا یا اللہ بلا اجازت اندر داخلہ ممنوع قرار دے دے۔ یہ آیت نازل ہوئی:

یا ایها الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتًا غیر بیوتکم حتّٰی تستانسوا..... الخ

.....

خطبنا عمر بن الخطّاب رضی الله عنه فحَمِدَ اللّٰه واثنٰی علیه ثم صلّٰ علی النبیّ صلی الله علیه وسلم وذکر أبابکر الصدیق فاستغفَرَ لهٗ ثم قال أیُّها النّاسُ إنَّهٗ لم یبلغ ذوحقٍ فی حقّهٖ أن یُطاع فی معصیة اللّٰه وإنّی لَم أجِدُ فی هذا المالِ مصلحةً أن یّؤخَذَ بالحقّ ویُعطٰی بالحقّ ویُمنع من بالباطل. وإنّما أنا وما لکم کَوالی الیتیم. إن استغنیتُ به استعفّ وإن افتقرتُ أکلت بالمعروف. ولستُ أدعُ أحدًا یظلم أحدًا ولا یعتدی علیه حتّٰی أضع خدَّه الارضَ واضَعَ قدمَی علی الخدّ الأخر حتّٰی یُذعِنَ بالحقّ. ولَکُم علَیَّ أیُّها النّاس خصالٌ: وأذکرُها لکم، فخذونی بها، لکم علَیَّ أن لّا أخبتی شیئًا من خراجِکم وما أفاء اللّٰه علیکم إلّا من وجهه. ولَکم علَیَّ إذا وَقَعَ فی یَدی إلّا یخرُجُ مِنّی إلّا فی حَقّه. ولکم علَیَّ أن أزیدَ أعْطِیائکم وأرزاقِکم إنشاء اللّٰه وحدهٗ وأسُدَّ لکم ثغورکم ولَکم علَیَّ أن لا أُلقِیکُم فی المهالک. ولا أجَمِرُکُم فی ثغورِکُم. وقَدْ إقْتَربَ منکم زمانٌ، قلیل الأُمَنَاءِ کثیر القُرَّاءِ، قلیلُ الفُقَهاءِ، کثیرُ الأمَلِ، یَعْمَلُ فیهِ أقْوامٌ لِلْاٰخرة یَطلبونَ به دنیا عریضَةً تاکُلُ دینَ صاحبَها کما تأکلُ النّارُ الحَطَب، ألا فمن أدرِک ذلکم منکم فالیتّقِ اللّٰه ربَّهٗ ولیَصْبِر. یا ایها الناس إنَّ اللّٰه عظّم حقّهٗ فوق حقّ خلقه، فقال فیما عظم حقّهٗ: ولا یأمرکم أن تتّخذوا الملائکة والنّبِیّٖنَ أربابًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أيأمركم بالكفر بعد إذ أنتم مسلمون. (آل عمران: ۸۰)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثنا کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا، خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا، ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی، بعدازاں فرمایا:

اے لوگو! کسی حق دار کے حق میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس کی فرمانبرداری کی جائے، اور میں اس مال میں مصلحت صرف اسی میں سمجھتا ہوں کہ حق کے ذریعے حاصل کیا جائے، اور حق میں صرف کیا جائے اور باطل سے روکا جائے۔

تمہارے مال کے استعمال کے حوالے سے جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میری مثال یتیم کے والی کی سی ہے۔ تونگری اور غنا کی صورت میں اس سے بچا رہوں، فقر و فاقہ کی صورت میں بقدرِ ضرورت کھالوں، میں اس امر کی اجازت نہیں دوں گا کہ کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم وزیادتی کرے، ایسی صورت میں مَیں ظالم کے ایک رخسار کو زمین پر رکھ کر دوسرے رخسار پر دونوں پاؤں رکھ دوں گا یہاں تک کہ وہ راہِ راست پر آ جائے۔ لوگو! تمہارے مجھ پر کچھ حقوق ہیں۔ جن سے غفلت برتنے کی صورت میں میرا مؤاخذہ کرنا تمہارا حق ہے۔ میرا فرض بنتا ہے کہ خراج اور مالِ غنیمت سے اللہ کے حصے (جہاد وقومی مصالح) کے علاوہ کوئی پردۂ اخفاء (Secret) نہ رکھوں، تمہارا یہ حق بنتا ہے کہ جب یہ مال وزر میرے ہاتھ ہو تو اس پر کڑی نظر رکھوں تاکہ اس کا مصرف موضعِ حق پر ہو۔ تمہارا یہ بھی حق ہے کہ میں تمہارے وظائف اور روزینوں (Salerie) میں اضافہ کروں (انشاء اللہ) اور بلاجواز تمہیں سرحدوں پر نہ روکے رکھوں۔ نہ تمہیں ہلاکت آفرین معارک سے دوچار کروں نہ مورچوں میں بند رکھوں۔ زمانہ قریب آنے والا ہے کہ امانتدار حاکم کم ہوں گے۔ قاریٔ قرآن زیادہ اور قرآن کی تفہیم رکھنے والے کم اور لمبی لمبی آرزوئیں رکھنے والے زیادہ۔ اس دور میں لوگ اعمالِ آخرت بھی طلبِ دنیا کے لئے کریں گے، جو ناپائیدار ہے۔ اور (دنیا) اپنے چاہنے والے کے دین کو یوں کھا جائے گی جیسے آگ سوکھی لکڑی کو۔ تم میں سے کوئی جب بھی اس زمانہ کو پائے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے چاہئے کہ اپنے رب سے ڈرے۔ اور صبر کا دامن تھام رکھے۔ لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کو مخلوق کے حق پر فوقیت و عظمت دی ہے۔ اپنے حق کی عظمت کے حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیتا کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو۔ بھلا تمہارے مسلمان ہونے کے بعد وہ تمہیں کفر کا حکم کیوں دے۔'' (آل عمران: ۸۰)

عمالِ ریاست سے امیر المومنین کا خطاب

عمالانِ ریاست سے مخاطب ہو کر فرمایا:

ألا إنّی لَمْ أبعثْکُم أُمراء وَلَا جبّارِیْنَ ولکن بَعثتُکُم أئمّة الهُدٰی، یُهتدٰی بکم، فأدرُّوا علی المسلمین حَقوقَهُم ولا تَضْرِبُوْهُم فتُذِلّوهم ولا تجمّروهُم فتفتوهم ولا تغلقُوا الأبواب دُونَهم فیأکُل قَوِیُّهُم ضَعیفَهُمْ ولا تستأثِروا علیهم فتظلِموهُم وتجهلوا علیهم وقاتِلوا بِهم الکُفّارَ طاقتَهم فإذا رأیتم بهم کلالةً فکُفُّوا عن ذلک فإنّ ذلک أبلَغُ فی جهادِ عدُوّکم، أیُّها الناس إنّی أُشهدکم علٰی أُمراء الامصارِ. إنّی لَم أبعثُهم إلّا لِیُفقّهوا النّاس فی دینهم ویقیموا علیهم فَیْئَهم ویحکموا بَینَهم فإن أشکل شیء رفَعُوهُ إلَیّ.

جان لو کہ میں نے تمہیں حاکم اور دراز دستی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ میں نے تو تمہیں رشد و ہدایت کا امام بنا کر بھیجا ہے تا کہ لوگ تم سے نورِ ہدایت پائیں۔ اس لئے مسلمانوں کے حقوق جاری و ساری کر دیں۔ ان کو ماریں نہ انہیں ذلیل و رسوا کریں۔ انہیں مورچوں میں بند نہ کریں اس طرح وہ آزمائش میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ان پر اپنے دروازے بند نہ کریں، ایسا کرنے سے طاقتور غریبوں کو کھا جائیں گے۔ نہ صاحبِ اثر و رسوخ لوگوں کو مقدم رکھیں تا کہ وہ غرباء پر ظلم روا رکھیں۔ عوام کی طاقت سے کفار و مشرکین کے خلاف جہاد کریں۔ لیکن جب تم ان میں تھکاوٹ کے آثار محسوس کرو تو ان سے کام لینے سے رک جاؤ۔ یہ سنہری اصول دشمن کے خلاف جنگ میں تمہارے کام آئے گا۔ اے لوگو! میں بلادِ اسلامیہ کے امراء پر تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے صرف دین کے احکام کی تربیت، اور ان کے مالی حصول کی تقسیم کے لئے مقرر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ اور ان کے درمیان عدل وانصاف سے فیصلے کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس حوالے سے اگر انہیں کوئی مشکل پیش آئے تو اسے میرے پاس بھیجیں۔

أيُّها الرِّعاءُ إنَّ لنا عليكُم حق النصيحة بالغيب والمعونة على الخير، أيُّها الرِّعاءُ انّهُ ليس من حِلمٍ أحَبَّ إلى اللّٰه ولا أعمَّ نفعًا من حِلمِ إمامٍ ورفقه وليس من جهلٍ أبغض إلى اللّٰه ولا أعَمَّ ضرارًا من جهل إمامٍ وخرقهٍ وانه من يأخذُ بالعافِيَةَ فيما بين ظهرانية يُعطى العافيةَ من فوقه.

''اے امیرو! ہمارا تم پر یہ حق ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں بھی مفادِ عامہ، خیر خواہی اور نیک کاموں میں تعاون کرو۔

اے امیرو! بہبودِ عامہ کے لئے امام (حاکم) کی نرمی اور بردباری اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔ امام (حاکم) کی ایسی حماقت وجہالت جس سے مخلوقِ خدا کو نقصان پہنچے بہت ہی ناگوار ہے، اور جو شخص اپنے سامنے کھڑے لوگوں کو معاف کرنے کا طریق اپنائے اس پر اللہ کی طرف سے عافیت عطا کی جاتی ہے۔''

عوام الناس کے لئے ۱۸ زرّیں اصول

حضرت سعید بن المسیّب سے مروی ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی رہنمائی اور بھلائی کے لئے اٹھارہ باتیں فرمائیں جو حکمت ودانائی کا مرقع ہیں۔

(۱) ما عاقبت مَن عصَى اللّٰه فيكَ بمثلِ أن تطيع اللّٰه فيه.

''جس نے تیرے ساتھ اللہ کا نافرمان بن کر معاملہ کیا تو اس کے لئے اس سے بہتر کوئی سزا نہیں ہے کہ تم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے مطابق سلوک کرو''۔

(۲) وَضَعْ أمْرَ أخيكَ على أحسَنَهُ حتّى يجيبكَ ما نَعْلِيكَ.

''اپنے بھائی کے معاملہ کو اچھے پہلو پر ہی محمول رکھیں جب تک تمہارے پاس کوئی ایسی بات آئے جو اس کے بُرے پہلو کو تسلیم کرنے پر مجبور کردے۔''

(۳) ولا تَظنُن خَرجَت من مُسلِم شرًّا وانتَ تجد لَها فى الخيرِ محمَلًا.

''تمہارے مسلمان بھائی کے منہ سے کوئی کلمہ نکلے تو اس پر اس وقت تک شر کا گمان نہ کرو جب تک اس میں تاویل سے خیر کا پہلو نظر آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴) وَمَن عَرَض نفسه لِلتُّهَمَةِ فلا يُومَنَّ مَن أساءَ به الظَّنَّ.

جس کسی نے اپنے آپ کو تہمت کیلئے پیش کر دیا تو وہ بدگمانی کرنے والے کو ملامت نہ کرے۔

(۵) مَن كَتَم سِرَّهُ كَانَت الخيرةُ فِي يَدِهِ.

جس نے اپنے راز کو مخفی رکھا تو اختیار اس کے ہاتھ میں رہے گا۔

(۶) وعليكم بإخوان الصّدق تعِشْ في أكنافِهِم فإنَّهُمْ زينةٌ في الرّخاءِ. عُدةٌ في البلاءِ.

''سچے دوست بنایئے، ان کی گود (مصاحبت) میں راحت پاؤ گے، وہ فراخی کے حال میں تمہاری زینت ہوں گے اور ابتلاء کے وقت تمہارا سہارا بنیں گے۔

(۷) وعليكم بالصّدقِ وإنْ قَتَلك ولا تعرّضْ فيما لا يعني.

تم پر سچائی لازم ہے خواہ جان چلی جائے اور بے فائدہ بات میں نہ پڑنا۔ ایسے کام میں نہ پڑو جو بے فائدہ ہو۔

(۸) لا تسألُ عمَّا لم يَكُن فإنَّ فيما كان شُغلا عما لم يكن.

''جو بات پیش نہیں آئی اس کے بارے میں مت سوال کرو کیونکہ اس طرح ضروری امور رہ جاتے ہیں۔''

(۹) لا تطلُبَنَّ حاجَتك إلىٰ من لا يحبُّ نجاحَها لك.

ایسے شخص کے سامنے حاجت لے نہ جاؤ، جسے پورا کرنا تمہارے لئے پسند نہ کرتا ہو۔

(۱۰) ولا تهاوِن بالحلفِ الكاذِبِ فيهلِكَ اللّٰه.

جھوٹی قسم کو معمولی بات نہ سمجھو۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ اللہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔

(۱۱) ولا تَصْحَب الفُجّار لِتَعلم من فُجورِهِمْ.

''بدکردار لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرو کہ تم بھی بدکرداری کی باتیں جان لو۔''

(۱۲) واعتزِل عدوّك.....

اپنے دشمن سے الگ رہو۔

(۱۳) واحذَرْ صَديقِك إلا الأمين.....

اپنے دوست سے بھی بچو بجز امین دوست کے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) ولا أمينَ إلَّا من خَشِيَ اللّٰه.....

اور اللہ سے ڈرنے والے کے سوا کوئی امین نہیں ہوتا۔

(۱۵) وتخشع عند القبور.....

قبروں کے نزدیک اللہ سے ڈرو،

(۱۶) وذلَّ عند الطاعةِ.....

عبادت کے وقت عاجزی کرو۔

(۱۷) واستعصَم عند المعصية.....

معصیت کے وقت پاکدامن رہو۔

(۱۸) واستَشِرْ فِي أمرِك الَّذين يخشون اللّٰهَ.....

اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرنے والوں سے مشورہ کرو۔

فإنَّ اللّٰه تعالٰى يقول إنَّما يخشى اللّٰه من عبادِهِ العلماءُ.

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور وہ علماء ہیں۔ ☆

(إزالۃ الخفاء۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

.....☆☆☆.....

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے دس سال تاریخِ اسلام کا سنہری ترین دور شمار کیے جاتے ہیں۔ عدل وانصاف، انسانی حقوق اور مساوات کے حوالے سے بعد کی صدیوں میں اس دور کی کوئی مثال نہیں ملتی، علاوہ ازیں اس دور کو فتوحات کے حوالے سے بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ بالخصوص دنیا کی دو سپر پاورز روم و فارس کی سلطنتوں کی شکست و ریخت اور پامالی کا آپ کے مبارک دور میں اسلامی لشکر کے ہاتھوں وقوع پذیر ہونا پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تعمیل و تکمیل ثابت ہوا۔

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت واضح الفاظ میں اسلام کے قیصر و کسریٰ پر غالب آنے کی پیشگوئی فرما چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی سنی اور شیعہ دونوں کی کتابوں میں مرقوم ہے، چنانچہ شیعہ عالم ملا محمد بن یعقوب کلینی سند معتبر کے ساتھ حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فتح شد بر من دریں ضربت گنج ہائے کسریٰ و قیصر۔

(حیات القلوب جلد۲ صفحہ۳۹۵ مطبوعہ ایران)

ترجمہ: ''(کدال کی) اس ضرب میں کسریٰ اور قیصر کے خزانے مجھ پر فتح ہوئے (دکھائے گئے)''۔

یہ تو اس وقت کی بات ہے جب سلطنتِ مدینہ کا قیام ہو چکا تھا اور معرکۂ بدر وغیرہ نصرتِ اسلام کی پوری شان کے ساتھ ظہور میں آ چکے تھے، اس سے بہت عرصہ پہلے جب آپ مکہ میں تھے اور کفر و شرک کی طاقتیں بری طرح برسرِ اقتدار تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات اس وقت بھی مشہور تھی کہ آپ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرنے کی پیشگوئی فرما رہے ہیں۔

هو يزعم انّه استفتح لهٗ كنوز كسرىٰ وقيصر.

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ص۲۵ مطبوعہ ایران)

''آپ کا خیال ہے کہ عنقریب کسریٰ اور قیصر کے خزانے آپ کے لیے فتح کیے جائیں گے۔''

عربوں کے خیال میں ایران کی سرحد سب سے زیادہ خطرناک اور مستحکم تھی اور وہ سلاطینِ عجم کے ان کارناموں سے بھی پوری طرح باخبر تھے جنہیں وہ دیگر قوموں کو زیر کرنے کے لیے عملاً دکھا چکے تھے، پھر بھی فتح ایران نے جانشینانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چُومے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں ایک شانِ اعجاز کے ساتھ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر پوری ہوئیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت اور سیادت اگر کسی درجہ میں بھی مشتبہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عہد میں ہونے والے ان کارناموں کو اپنی طرف نسبت نہ فرماتے۔

اسلام اپنی پوری شانِ اعجاز کے ساتھ ایران پر غالب آیا اور ایرانی سپہ سالار رُستم نے اسلام کی فتح عظیم کی ایک مافوق الاسباب جھلک بھی دیکھی جس سے ان نامورانِ عجم کے قدم اور بھی اُکھڑ گئے۔

.....☆☆☆.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ☆

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

مدینہ منورہ میں فیروز نامی ایک پارسی غلام تھا۔ جس کی کنیت ابولولو تھی اس نے ایک دن حضرت عمرؓ سے آکر شکایت کی کہ میرے آقا مغیرہ بن شعبہ نے مجھ پر بہت بھاری محصول مقرر کیا ہے آپ کم کرا دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے تعداد پوچھی اس نے کہا روزانہ دو درہم (قریباً سات آنے) حضرت عمرؓ نے پوچھا، تو کون سا پیشہ کرتا ہے، بولا کہ ''نجاری نقاشی' آہنگری'' فرمایا کہ ''ان صنعتوں کے مقابلہ میں رقم کچھ بہت نہیں ہے'' فیروز دل میں سخت ناراض ہو کر چلا گیا۔

دوسرے دن حضرت عمرؓ صبح کی نماز کیلئے نکلے تو فیروز خنجر لے کر مسجد میں آیا حضرت عمرؓ کے حکم سے کچھ لوگ اس کام پر مقرر تھے کہ جب جماعت کھڑی ہو تو صفیں درست کریں جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو حضرت عمرؓ تشریف لاتے تھے اور امامت کرتے تھے، اس دن بھی حسب معمول صفیں درست ہو چکیں تو حضرت عمرؓ تشریف لاتے تھے اور امامت کرتے تھے، اس دن بھی حسب معمول صفیں درست ہو چکیں تو حضرت عمرؓ امامت کیلئے بڑھے اور جوں ہی نماز شروع کی فیروز نے دفعتہً گھات میں سے نکل کر چھ وار کئے جن میں ایک ناف کے نیچے پڑا حضرت عمرؓ نے فوراً عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود زخم کے صدمہ سے گر پڑے۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس حالت میں نماز پڑھائی کہ حضرت عمرؓ سامنے لیٹ پڑے تھے فیروز نے اور لوگوں کو بھی زخمی کیا۔ لیکن بالآخر پکڑ لیا گیا، اور ساتھ ہی اس نے خودکشی کر لی۔

حضرت عمرؓ کو لوگ اٹھا کر گھر لائے۔ سب سے پہلے انہوں نے پوچھا کہ ''میرا قاتل کون'' تھا لوگوں نے کہا ''فیروز'' فرمایا کہ الحمدللہ کہ میں ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں مارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گیا جو اسلام کا دعویٰ رکھتا تھا'' لوگوں کو خیال تھا کہ زخم چنداں کاری نہیں غالباً شفا ہو جائے، چنانچہ ایک طبیب بلایا گیا اس نے نبیذ اور دودھ پلایا اور دونوں چیزیں زخم کی راہ باہر نکل آئیں۔ اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اس زخم سے جانبر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ لوگوں نے ان سے کہا کہ ''اب آپ اپنا ولی عہد منتخب کر جائیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ اپنے فرزند کو بلا کر کہا کہ ''عائشہؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ عمرؓ آپ سے اجازت طلب کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے'' عبداللہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے وہ رو رہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلام کہا اور پیغام پہنچایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس جگہ کو میں اپنے لئے محفوظ رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے آپ پر ترجیح دوں گی''۔ عبداللہ واپس آئے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر کی، بیٹے کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ کیا خبر لائے انہوں نے کہا کہ جو آپ چاہتے تھے فرمایا یہی سب سے بڑی آرزو تھی۔

اس وقت اسلام کے حق میں جو سب سے اہم کام تھا وہ ایک خلیفہ کا انتخاب کرنا تھا، تمام صحابہ بار بار حضرت عمرؓ سے درخواست کرتے تھے کہ اس مہم کو آپ طے کر جائیے۔ حضرت عمرؓ نے خلافت کے معاملہ پر مدتوں غور کیا تھا اور اکثر اس کو سوچا کرتے تھے۔

مدت کے غور و فکر پر بھی ان کے انتخاب کی نظر کسی شخص پر جمتی نہ تھی بارہا ان کے منہ سے بیساختہ آہ نکل گئی، کہ ''افسوس اس بار گراں کا کوئی اٹھانے والا نظر نہیں آتا'' تمام صحابہ میں اس وقت چھ شخص تھے جن پر انتخاب کی نگاہ پڑ سکتی تھی۔ علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہم) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سب میں کچھ نہ کچھ کمی پاتے تھے اور اس کا انہوں نے مختلف موقعوں پر اظہار بھی کر دیا تھا۔ چنانچہ طبری وغیرہ میں ان کے ریمارکس تفصیل سے مذکورہ ہیں۔ مذکورہ بالا بزرگوں میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب سے بہتر جانتے تھے لیکن بعض اسباب سے انکی نسبت بھی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے تھے۔ (طبری)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قوم اور ملک کی بہبودی کا جو خیال تھا اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ عین کرب و تکلیف کی حالت میں جہاں تک ان کی قوت اور حواس نے یاوری دی اسی دھن میں مصروف رہے، لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ جو شخص خلیفہ منتخب ہو، اس کو میں وصیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں کہ پانچ فرقوں کے حقوق کا نہایت خیال رکھے، مہاجرین، انصار، اعراب وہ اہل عرب جو اور شہروں میں جا کر آباد ہو گئے ہیں۔ اہل ذمہ (یعنی عیسائی' یہودی' پارسی جو اسلام کی رعایا تھے) پھر ہر ایک کے حقوق کی تصریح کی چنانچہ اہل ذمہ کے حق میں جو الفاظ کہے وہ یہ تھے ''میں خلیفہ وقت کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ خدا کی ذمہ داری اور رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری کا لحاظ رکھے یعنی اہل ذمہ سے جو اقرار ہے وہ پورا کیا جائے۔ ان کے دشمنوں سے لڑا جائے اور ان کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔''

قوم کے کام سے فراغت ہو چکی تو اپنے ذاتی مطالب پر توجہ کی۔ عبداللہ اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ مجھ پر کس قدر قرض ہے معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار درہم فرمایا کہ میرے متروک سے ادا ہو سکے تو بہتر ورنہ خاندان عدی سے درخواست کرنا اور اگر وہ بھی پورا نہ کر سکیں تو کل قریش سے لیکن قریش کے علاوہ اوروں کو تکلیف نہ دینا۔ یہ صحیح بخاری کی روایت ہے (دیکھو کتاب المناقب باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمانؓ) لیکن عمرو بن شعبہ نے کتاب المدینہ میں بسند صحیح روایت کی ہے کہ نافع جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے، کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قرض کیونکر رہ سکتا تھا۔ حالانکہ ان کے ایک وارث نے اپنے حصہ وراثت کو ایک لاکھ میں بیچا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چھیاسی ہزار کا قرض تھا لیکن وہ اس طرح ادا کیا گیا کہ ان کا مسکونہ مکان بیچ ڈالا گیا جس کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خریدا۔ یہ مکان باب السلام اور باب الرحمت کے بیچ میں واقع تھا اور اس مناسبت سے کہ اس سے قرض ادا کیا گیا ایک مدت تک دار القضا کے نام سے مشہور رہا۔ چنانچہ خلاصۃ الوفائی اخبار دار المصطفی میں یہ واقعہ بتفصیل مذکور ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین دن کے بعد انتقال کیا اور محرم کی پہلی تاریخ ہفتہ کے دن مدفون ہوئے۔ نماز جنازہ صہیبؓ نے پڑھائی۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ طلحہؓ سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے قبر میں اتارا اور وہ آفتاب عالم تاب خاک میں چھپ گیا۔

إنا لله وإنا إليه راجعون.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کا آغاز

صوتِ ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانندِ صورِ اسرافیل چار دانگِ عالم کو نورِ ہدایت سے منور کر دیا تھا۔ جاں نثارانِ مصطفیٰ رُشد و ہدایت کا علَم لے کر اٹھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پوری کائنات پر اَبرِ رحمت بن کر چھا گئے۔ قیصر و کسریٰ لرزہ براندام تھے، بحر و بر اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اٹھے، اور دُکھی انسانیت توحید کے پاکیزہ درس سے جھوم اٹھی۔ فتح و کامرانی نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پیمانِ وفا باندھ رکھا تھا۔ آپؓ کے دس سالہ قلیل عرصۂ خلافت میں اسلامی ریاست حقیقت کا روپ دھار گئی۔ مقبوضہ علاقہ جات کی حدود کا کل رقبہ بائیس لاکھ اکیاون ہزار تیس مربع میل تھا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زمامِ خلافت سنبھالتے ہی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فوجی قیادت سے معزول کر کے امین الملت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا دیا۔

مناقب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ قریشی فہری ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ ان کا شمار سابقین الاوّلین اور عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں خود کے پھنسے حلقے اپنے دانتوں سے کھینچ نکالے، اور اس سعی میں دو دانت بھی شہید ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عزیز تھے۔ آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''اِس قوم میں میرے تین عزیز ہیں۔ ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابوعبیدہؓ، ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے۔ میری امت کے امین ابوعبیدہؓ ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے قریش کے مظالم سے تنگ آ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیگر مسلمانوں کی طرح حبشہ کی طرف ہجرت بھی فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؓ کی صلاحیتوں پر بڑا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عہدِ نبویؐ میں اہم مناصب پر فائز رہے۔ نجران میں ثالث مقرر ہوئے اور اس دوران عیسائی ثقافت، بود و باش اور تہذیب کا بنظر غائر مشاہدہ کیا۔ اور اس سے متاثر بھی ہوئے۔ صلح جُو، نرم خُو، خندہ رُو، پیکرِ اُسوۂ رسولؐ، صحابہؓ میں مکرم و محترم تھے۔ مرنجاں مرنج، معتدل مزاج، بے لوث انسان تھے۔ ثقیفہ بنی ساعدہ کے ہنگامہ میں حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہادیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ منصبِ خلافت سے دست بردار ہوتے ہوئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے نام تجویز کیے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''اے انصار! تم نے اسلام قبول کر کے اولیت کا جو شرف حاصل کیا اسے رخنہ ڈال کر ضائع نہ کرو۔'' یہ کہتے ہی بعجلت تمام سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، اور اسلام کی شیرازہ بندی کا مرصّع تاج اپنے سر سجالیا اور فرمانِ نبوی کی تعمیل کی لاج رکھ لی۔ اسی لئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت آخری لمحات میں حسرت و یاس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''کاش! ابوعبیدہؓ زندہ ہوتے، میں انہیں اپنے بعد خلیفہ نامزد کرتا۔'' (ازالۃ الخفاء، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) امام احمدؒ نے اپنی مسند میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ''میری موت آ جائے اور ابوعبیدہؓ زندہ رہے تو میں انہیں خلیفہ بناؤں گا۔'' (سیوطی)

شام میں امیر مقرر کیا اور رخصت کرتے وقت فرمایا ''مجھے علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تمہارے لئے کس قدر قدر و منزلت تھی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں کسی مہاجر یا غیر مہاجر کو تمہارے برابر نہیں سمجھتا، حتیٰ کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کو بھی۔''

کتاب الخراج میں امام ابو یوسفؒ نے ان الفاظ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا:

''ابوعبیدہؓ اسلام کے بے لوث خادم اور بلند سیرت انسان تھے، انہیں جنگ و جدل یا مناصب سے کوئی غرض نہ تھی، صلح کی پیش کش یا معاہدۂ صلح کو غنیمت گردانتے اور اسے بطیبِ خاطر قبول فرما لیتے۔ اہلِ شام سے معاہدات کی ہمیشہ پاسداری کی۔ رومیوں سے جزیہ کے عوض صلح کرتے وقت اندرونی و بیرونی خطرات میں ان کی جان و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مال کی حفاظت کا ذمہ لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ دمشق کے محصور رومیوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ معاہدہ کی دستاویز ابوعبیدہؓ تیار کریں۔''

عجز وحلم اور سادگی کے پیکر تھے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب ان کے خیمے میں تشریف لے گئے، وہاں صرف چار چیزیں تھیں: ایک نمدا، ایک رکابی، ایک مشکیزہ اور ایک ہانڈی میں روٹی کا ٹکڑا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق تلوار اور ڈھال کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو تیر گئے اور کہنے لگے'' کچھ سامان بڑھا لیتے''۔ ابوعبیدہؓ نے برجستہ جواب دیا'' امیر المومنین! قبر کی آرام گاہ تک پہنچانے کے لئے یہی کافی ہے۔''

امین الملت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے رنج وراحت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ ۱۸ھ میں اردن میں وبائے طاعون نے پچیس ہزار مسلمانوں کو نگل لیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں بہانے سے مدینہ منورہ طلب کیا۔ وہ اس اشارہ کو پا گئے۔ جوابی خط تحریر کیا کہ:'' میں مسلمان فوج کے ساتھ یہاں ہوں۔ میں ان کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنی جان کو ان کی جانوں پر ترجیح دوں۔ اس لئے مجھے یہیں رہنے دیا جائے۔''

دو دن بعد طاعون نے دبوچ لیا۔ اٹھاون سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان:

ہرقل کی فوجی تیاریوں کی اطلاع پا کر خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوری اقدام کے طور پر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی زیر کمان اڑھائی ہزار کی فوج حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے فوجی کیمپ جابیہ بھیجی اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا دیا۔ اپنے مشیر خصوصی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت اور مشورہ کو نہ مانا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حربی صلاحیتوں کے پیش نظر سپہ سالار مقرر کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ الرسولؐ کی وفات کے بعد دوسرے دن اپنے غلام ''برقا'' کے ذریعے اس سانحہ فاجعہ کی اطلاع حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو دی۔ عنانِ خلافت سنبھالتے ہی دو فرمان جاری کئے۔ ایک شامی فوج کے نام اور دوسرا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے نام۔

متن یہ ہے:

أنّک علی النّاسِ. فإن أظفرک اللّٰہ فاصْرف أھل العراق إلی العراق.

ومَن أحبَّ مِنْ إمدادِکم إذا ھم قدموا علیکم.''

''تم لشکر اسلامی کے سپہ سالار رہو۔ اگر اللہ تمہیں امرائے شام پر فتح نصیب فرمائے تو عراق کی (خالدؓ کے ساتھ آئی ہوئی) فوج عراق لوٹا دیں۔ نیز ان کو بھی لوٹا دیں جو تمہارے پاس آنے والی امداد کمک سے واپس جانا پسند کریں۔''

لحمیہ زنیمؓ اور شداد بن اوسؓ یہ فرمان لے کر یرموک پہنچے تو جنگی سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ انہوں نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا مراسلہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیا۔ احوالِ واقعی سے صرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا۔ لڑائی کے خاتمہ پر خلیفۃ الرسولؐ کے وصال اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے تقرر کا اعلان عام ہوا۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ اور سابقین اوّلین میں سے تھے۔ لسانِ نبوت سے ''امین الامۃ'' کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بہت چاہتے تھے۔ معتدل مزاج، برگزیدہ صحابی تھے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دلنواز اطوار سے متاثر تھے۔

خلیفۃ الرسولؐ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فوجی جمود توڑنے کے لئے عراق سے شام بھیجا اور اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنایا۔ لیکن ایک ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود وہ رومیوں پر غالب نہ آ سکے (ہیکل)۔ بلکہ اس کے برعکس عراق میں اسلامی لشکر کمزور پڑ گیا۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ خلیفۃ الرسولؐ نے وفات سے قبل سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلا کر وصیت کی کہ اگر اللہ تمہیں امراءِ شام پر فتح دے تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئی ہوئی فوج عراق واپس بھجوا دینا۔ اس میں بڑے بڑے بااثر لوگ ہیں جو اہلِ عراق پر جرأت سے حملہ کر کے انہیں مار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھگانے کی صلاحیت رکھتے ہیں (ہیکل) انہی عوامل کی بناء پر امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سپہ سالاری سے معزول کیا اور ان کی فوج کو ہاشم بن عتبہ کی زیر کمان عراق واپس کر دیا۔

دشمن پر فتح کی خوش خبری ملنے کے بعد یہ فرمان صادر ہوا۔ (متن)

إصْرِفْ جند العراق إلى العراق وامُرْهُم بالحثِ إلى سعد بن مالک.

''(خالدؓ کے ہمراہ) عراق سے آئی ہوئی فوج عراق لوٹا دیں اور انہیں حکم دیں کہ بلا تاخیر سعد بن مالک کی فوج سے مل جائیں۔''

نامور مورخ مدائنی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پہلا سرکاری فرمان اِن الفاظ میں بیان کیا۔ مکتوبِ گرامی کا متن:

أوصيک بتقوى اللّٰه الّذى يبقى ويغنى ما سِواه الّذى هدانا من الضّلالة وأخرجنَا من الظُّلمٰت إلى النُّورِ وقد أستعملتُک على جند خالد بن الوليد، فقُم بامرهم الذى يحقّ عليک، لا تُقدِم المسلمين إلى هلكة رَجاءَ غنيمة، ولا تنزلهم منزلًا قبل أن تستريدَ لَهم وتعلم كيف مأتاهُ، ولا تبعث سَريّة إلّا فى كثف من النّاسِ، وإيّاک وإلقاءِ المسلمينَ فى الهلكة. وقد أبلاک بِيْ وأبلانِي بکَ، فغمّض بَصَرک عن الدنيا وآله قلبک عنها وإيّاک أن تهلکک كما أهلكت مَن كانَ قبلک فقد رأيت مَصارعَهم.

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والا ہے، جس کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے، اس نے ہمیں کفر و ضلالت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت سے سرفراز فرمایا، میں نے تمہیں خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) کی جگہ سپہ سالار مقرر کر دیا ہے۔ اپنے فرائض منصبی فوراً سنبھالئے اور ان کی انجام دہی میں جت جایئے۔ مالِ غنیمت کی اُمید و حرص میں مسلمانوں کو ہلاکت سے دوچار نہ کریں، کسی جگہ کے جغرافیائی و طبعی حالات سے مکمل واقفیت سے قبل وہاں پڑاؤ نہ ڈالیں، سپاہیوں کی معقول تعداد کے بغیر کوئی دستہ مہم پر نہ بھیجیں، خود کو اور مسلمانوں کو جان جوکھوں میں نہ ڈالیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری ماتحتی میں دے کر دونوں کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی راحتوں سے نظریں پھیر لیں اور اس کی رنگینیوں سے دِل نہ لبھائیں ورنہ دنیا کی محبت و چاہت تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے گی جیسے پہلی اقوام کو کیا ہے، جن کے آثار کا تم مشاہدہ کر چکے ہو۔

حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان (تولیتِ ابوعبیدہ)

واقدی نے اپنی فتوح الشام میں حسبِ ذیل خط کا ذکر کیا ہے۔ (متن)

قد ولّیتک علی الشّام وجَعلتُک أمیرًا عَلی المُسلِمینَ وعزلتُ خالدٌ بن الولید. والسلام

''میں نے تمہیں شام کا والی اور عساکر اسلامیہ کا سپہ سالار مقرر کیا ہے اور خالدؓ بن ولید کو معزول کر دیا ہے۔'' والسلام

(الواقدی۔ جزءالاوّل ص ۸۵)

یہ فرمان عبداللہ بن قرط کے حوالے کیا۔ اور امورِ خلافت میں مشغول ہو گئے۔ عبداللہ بن قرط نے یہ فرمان حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیا۔ انہوں نے اس فرمان کو مصلحتاً صیغہ راز میں رکھا۔ چند روز بعد دمشق فتح ہوا۔ اور عقبہ بن عامر خوشخبری کا خط لے کر مدینہ طیبہ آئے، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شام سے چلے کتنے روز ہوئے جواب ملا، جمعہ کے روز چلا تھا، آج بھی جمعہ ہے۔ فرمایا ''کیا خبر لائے؟'' اس نے کہا ''عمدہ اور مبارک خبر ہے، خلیفۃ الرسولؐ کی خدمت میں بیان کروں گا۔'' امیر المومنینؓ نے جواباً فرمایا: ''آپؓ عالم فانی سے ربّ کریم کے پاس چلے گئے''۔ عمر رضی اللہ عنہ نے قلادہ کو گردن میں ڈال لیا، اگر اس نے عدل و انصاف کیا تو نجات پا گیا اور کوتاہی کی تو ہلاک ہو گیا۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور مہر زدہ ملفوف امیر المومنینؓ کے سپرد کر دیا۔

حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دمشق کے دو کمانڈروں ''توما اور ہربیس'' کے تعاقب میں نکلے ہوئے تھے، جب متذکرہ بالا فرمان حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ملا، آپؓ نے اس فرمان کے مندرجات کو مخفی رکھا اور کسی کو بھی خلیفۃ الرسول کی عالم جاودانی کی طرف کوچ کرنے کی اطلاع دی نہ اپنے تقرر اور خالد رضی اللہ عنہ کی معزولی کا کچھ ذکر کیا۔ چند روز بعد خالد رضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ دشمن کی فتح سے واپس آئے تو انہوں نے تو ما اور ہرمیس سے چھینی ہوئی دولت، ہرقل کی بیٹی کو چھوڑنے سے متعلق احوال نامہ عبداللہ بن قرط کے ہاتھوں مرکز کو روانہ کیا تو حسب سابق سرنامہ میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ حرکت ناگوار گزری۔ قاصد نے وضاحت کی کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمان کے مندرجات کو مصلحتاً مخفی رکھا۔ اس پر امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں عوامی جلسہ کیا، حاضرین کو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی معزولی کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

''خالد ناموری کے لئے بے جا اسراف کرتے ہیں، شعراء کو مدحیہ قصائد کے صلے میں بڑی رقوم سے نوازتے ہیں، ضعیف ناتواں مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں بچاتے، میں نے ان کی جگہ امین شخص کو مقرر کیا ہے۔ ابوعبیدہؓ امین، مطیع اور نرم خو شخص ہیں۔''

بعد ازاں منبر سے اترے اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے نام چمڑے کے صاف ٹکڑے پر یہ مراسلہ تحریر کیا۔ (متن)

بسم الله الرحمن الرحيم.

من عبدالله عمر بن خطاب أمير المومنين. إلى أبي عبيدةؓ عامر ابن عبدالله بن الجراح. سلامٌ عليكم.

فإنّي أحمد الله الّذي لا إله إلّا هو وأُصَلّي على نبيّه محمّدٍ صلى الله عليه وسلم.

وبعدُ فقد وَلّيتُك أمور المسلمين فلا تستحيِيَنّ، وإنّ الله لا يستحيِي من الحقّ. وإنّي أوصيك بتقوى الله الّذي يبقى ويَفْنى ما سواهُ.

والّذي أستخرجَك مِنَ الكفر إلى الايمان ومن الضّلال إلى الهُدى.

وقد استعملتُك على جندِ خالدٌ، فأقبض جندهُ وأعزِلهُ عن أمارته، ولا تُنفِذِ المسلمين إلى هُلكة رجاءَ غنيمة ولا تُنفذ سريّة إلى جمع كثيرٍ ولا تَقُل إنّي أرجو لكم النصر فإن النّصر إنّما يكون مع اليقين والثقة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باللّٰه. وإيّاک والتعزير وإلقاء المسلمين إلى الهُلكة وغضّ عن الدنيا عينيک وألهَ عنها قلبک وإيّاک أتهلِک كما هلک مَن كان قبلک وقد رأيت مصارعَهم وخبرت سرائرهم وإنّما بينک وبين الأخرة سِترٌ كالخمار وقد تقدّم إليها سلفُک وأنت كانّک منتظِرٌ سفرًا من دار قد مضَت نضرتها وذهبَت زهرتها. فأجزم الناس فيها الراحل منها إلٰى غيرها ويكون زادهُ التقوٰى وراع المسلمين وأما الحنطة والشعير الّذى وجدتَ بدمشق وكثرت فى ذلک مشاجرتكم فهو لِلْمُسلمين وأما الذَّهَب والفضّة ففيها الخمس والسّهام وأما إختصامک أنت وخالد فى الصّلح أو القتالِ فأنت الوليّ وصاحب الأمير. وإن صالحک على الحنطة فإنّها للرّوم فسلّم إليهم ذلک. والسلام ورحمة الله وبركاتهُ عليک وعلٰى جميع المسلمين.

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین عمرؓ بن خطاب کی طرف سے ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام۔ سلام علیکم!

میں اللہ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔

امابعد! میں نے تمہیں مسلمانوں کے امور کا والی بنایا ہے۔ اس منصب پر فائز ہونے سے شرمائیں نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ اس کے علاوہ ہر چیز فانی ہے، جس نے تمہیں کفر وضلالت سے نکال کر نورِ ایمان عطا فرمایا۔

میں نے تمہیں خالدؓ کے لشکر پر سپہ سالار بنایا ہے۔ اس کے لشکر کی زمام کار سنبھال لیں اور اسے اس کی امارت سے سبکدوش کر دیں۔ مسلمانوں کو مالِ غنیمت کی اُمید ولالچ میں ہلاکت اور جان جوکھوں میں مت ڈالیں، نہ ہی بڑے لشکر کے مقابلے میں چھوٹے دستے روانہ کریں اور نہ ہی ان سے کہیں کہ مجھے امید ہے تم کامیابی حاصل کر لو گے، کیونکہ فتح ونصرت تو صرف یقین اور اللہ کے بھروسے سے حاصل ہوتی ہے، مکر مکاری اور مسلمانوں کو ہلاکت سے دوچار کرنے سے بچیے۔ دنیاوی ترغیبات کی چکاچوند سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَرفِ نظر کر لیجئے اور ان سے دل کو نہ لبھایئے۔ ایسے کاموں سے بچئے جن کی وجہ سے پہلی اقوام ہلاک ہوئیں۔ تم ان کی باطنی امراض سے واقف ہو اور ان کی تباہی کے آثار کا مشاہدہ کر چکے ہو۔ تمہارے اور آخرت کے درمیان صرف باریک سا پردہ ہی تو حائل ہے۔ اَسلاف چلے گئے اور تمہاری مثال راہِ عدم کے ایسے مسافر کی ہے جو اس بے رونق دنیا سے کوچ کرنے کے لئے رختِ سفر باندھے ہوئے ہے۔ (بہت آگے گئے ہیں، باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں) لوگوں کو اس مقام سے ڈرائیں تا کہ تقویٰ ان کا زادِ راہ بن جائے۔ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی امکانی کاوشیں کیجئے۔

جہاں تک گیہوں اور جَو کا تعلق ہے جس پر تم لوگ جھگڑ پڑے ہو، وہ تو مسلمانوں کا حق ہے۔ البتہ سونا اور چاندی سے خمس (مرکز کا حصہ) نکال کر باقی آپس میں بانٹ لیجئے۔

صلح اور جنگ (رومیوں سے) کے بارے میں تمہارے اور خالدؓ کے درمیان پیدا ہونے والے اختلاف میں تمہارا فیصلہ ناطق ہے، کیونکہ سپہ سالار تم ہی ہو، اگر صلح اس شرط پر ہوئی کہ گیہوں اور جو اہلِ روم کی مِلک رہے گا تو وہ ان کے حوالے کر دیں۔

تمہیں اور تمام مسلمانوں کو سلام۔

وأمّا هديتُك ابنة الملك هرقل فهديتُها إلى أبيها بعد أسرها تفريط وقد كان ياخذ في فديتها مالًا كثيرًا يرجع به على الضعفاء من المسلمين. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ.

ہرقل کی بیٹی کی گرفتاری کے بعد ہدیۃً اس کے باپ کو لوٹا دینا زیادتی ہے۔ وہ (خالدؓ) اس کے بدلہ میں کثیر دولت حاصل کر سکتے تھے جو غریب و ناتواں مسلمانوں کے کام آتی۔ والسلام

(فتوح الشام واقدی الجزالاول ص ۸۷)

۳۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

ابن اسحٰق کے قول کے مطابق حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کے بارے نامناسب کلمات کہے، جن سے وہ خفا ہو گئے اور مراسلہ بھیجا: (متن)

إن خالدًا كذَب نفسهٗ فهو اميرٌ على ما هو عليه، وإنْ لَّم يُكذِبْ نفسَهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فأنتَ أميرٌ ما هو عليه. ثم أنزع عمامته عن رأسه وقاسِمْه مالَهٗ نصفين.

''اگر خالدؓ اپنے نفس کی تکذیب (اعترافِ قصور) کرلیں تو وہ علی حالہ اپنے سپہ سالاری کے منصب پر قائم رہیں، اگر وہ اعترافِ قصور پر آمادہ نہ ہوں تو ان کی جگہ تم امیر ہو، ان کا عمامہ اتار لو اور ان کا نصف مال ضبط کرلو۔''

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس فرمان کا ذکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے ذرا مہلت دیں تا کہ اس معاملہ میں اپنی بہن سے مشورہ کرلوں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے انہیں مہلت دے دی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن فاطمہؓ بنت ولید سے اس فرمان کا ذکر کیا تو فاطمہ کہنے لگی: ''بخدا عمر رضی اللہ عنہ تمہیں کبھی پسند نہیں کریں گے، وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم اعترافِ قصور کرلو، پھر وہ تمہیں معزول کردیں۔'' خالدؓ نے یہ سن کر اپنی بہن کا سر چوم لیا اور کہا تم سچ کہتی ہو۔ خالدؓ نے معزول ہونا قبول کرلیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کا عمامہ اتار لیا اور نصف مال تقسیم کرلیا، حتیٰ کہ جوتے کا جوڑا بھی۔ (جریر طبری)

۴۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

(تولّیتِ ابوعبیدہؓ)

أمّا بعد! فإنّ أبابكر الصّدّيق خليفة الرسولِ قد توفّى. إنّا لِلّٰه وإنّا إليه راجعون. ورحمة الله وبركاتهٗ على أبى بكر الصديق العامل بالحق والآمر بالقسط والآخذ بالعرفِ واللّين والسير الوداع السهل القريب الحليم ونحتسب مصيبتًا فيه ومصيبتكم ومصيبة المسلمين عامةً عند اللّٰه وأرغب إلى اللّٰه فى العصمة بالتقى برحمته والعمل لطاعته ما أحيانًا والحلول فى جنّته إذا توفّانا فإنّهٗ على كلّ شيءٍ قدير.

وقد بلغنا احصاركم لأهل دمشق وقد وَلّيتُك جميع النّاس فأثبت سراياك فى نواحيى أرض حمص ودمشق وما سواها من أرض شام وانظر فى ذلك برأيك ومن حضرَكَ من المسلمين ولا يحملك قولى هذا على أن تُعرّى عسكرك فيطمع منك عدوّك ولكن بين استغنيت عنه فسيره ومن احتجت حصارك فاحتبسه ولكن فيمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تحتبس خالد بن الولید فإنّهٗ لا غنًی بک. (ابن عساکر)

(کنز العمال ج ۵۔ص ۲۷۶)

''اما بعد! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین وفات پا گئے ہیں اِنا للہ وانا الیہ راجعون! ان پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ وہ سچے، راستباز، منصف مزاج، نیک خُو، پاکیزہ دل، نرم خُو، دنیاوی راحتوں اور آسائشوں سے بچنے والے بردبار انسان تھے، ہم ان کے رحلت کے صدمہ پر اجر وثواب کے طالب ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بُرائی سے بچنے اور رحمت کا سزاوار گردانے۔ اور میں زندگی بھر اس کی اطاعت کرتا رہوں تا کہ مرنے کے بعد جنت کا حقدار ٹھہروں، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہمیں خبر ملی ہے کہ تم نے دمشق کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ میں نے تمہیں مسلمانوں کا امیر بنایا ہے۔ حمص، دمشق اور شام کے نواحی علاقے میں فوج پھیلا دیں لیکن اس معاملے میں موقع پر موجود مسلمانوں کے مشورہ کو پیش نظر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میری تجویز (حکم) کے نتیجے میں اپنا سارا لشکر ادھر ادھر بکھیر کر خود دشمن کے لئے لقمہ تر بن جاؤ، جو تمہاری تاک میں ہے۔ محاصرہ کے لئے ضروری فوج اپنے پاس رکھیں، اس میں خالد بن ولید کو شامل رکھیں کیونکہ اس سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے۔

۵۔ بلادِ اسلامیہ کے مسلمانوں کے نام مکتوب

(خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی معزولی کا پس منظر اور معذرت کا فرمان)

مالک بن نویرہ کے قتل پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ الرسولؐ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے ان سے قصاص لینے کا مطالبہ کیا، لیکن خلیفۃ الرسولؐ نے واضح الفاظ میں فرما دیا ''میں اس تلوار کو نیام میں نہیں کرنا چاہتا جسے اللہ تعالیٰ نے کافروں کے سان پر رکھا ہے''۔ مالک بن نویرہ اور اس کے ہمراہیوں کا خون بہا بیت المال سے ادا کر دیا۔ اس وقت سے ہی امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بے اعتدالیوں سے دلبرداشتہ تھے۔

(ابن خلدون ص ۱۹۵)

۲۳ر جمادی الثانی ۱۳ھ بروز پیر منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو سب سے پہلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمان حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے نام جاری کیا:

قد ولّیتُک علی الشام و جعلتُک امیرًا علی المسلمین و عزلتُ خالد بن الولید . والسلام

(واقدی. ص ۸۵)

''میں نے تمہیں شام میں مسلمانوں کا امیر اور سپہ سالار مقرر کر دیا ہے، اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول۔''

(واقدی ص ۸۵۔ جزء اوّل مطبوعہ بیروت)

یہ فرمان لحمیہ بن زنیم اور شداد بن اوس اس وقت لے کر پہنچے جب یرموک میں جنگ کے شعلے جوان تھے۔ امین الملت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مصلحتاً خلیفۃ الرسولؐ کی وفات اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی امارت (سرداری) کے منصب سے برطرفی کی خبر صیغہ راز میں رکھی۔ فتح یرموک (۱۳ھ) کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح کی امارت کا اعلان ہوا۔ ابن حجر نے کتاب الوصایا میں تحریر کیا: ''حضرت خالد بن ولید کو معزول نہیں کیا بلکہ حضرت ابوعبیدہؓ کے ماتحت کر دیا۔ ابن خلدون نے بھی اسی خیال کی تائید کی ہے۔''

جزیرہ کی فتح کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قنسرین میں ایسے معجزاتی کارنامے سرانجام دیئے جو ان کے ماضی کے معارک اور لازوال کارناموں پر سبقت لے گئے، ثقہ راویوں کے مطابق سپہ سالار امین الملت ابوعبیدہؓ نے ان کارناموں کی روداد بارگاہ خلافت ارسال کی کہ ''قنسرین ناقابلِ تسخیر تھا لیکن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہلِ قنسرین سے کہا: تم بادلوں میں جا چھپو تو اللہ تعالیٰ ہمیں تمہارے پاس پہنچا دے گا یا تمہیں ہماری طرف پھینک دے گا۔''

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شجاعت و مردانگی اور عبقریت سے متاثر ہوئے اور فرمایا ''خالد بن ولید نے اپنے آپ کو امیر بنا لیا، اللہ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے وہ مجھ سے زیادہ مردم شناس تھے۔'' ان کارہائے نمایاں سے خوش ہو کر قنسرین کی امارت سونپ دی۔ (ہیکل) (ابن خلدون)

جزیرہ کی فتح (۱۷ھ) کے موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کثیر مال و زر ہاتھ آیا۔ اپنی تعریف و مدح کے صلے میں اشعث بن قیس کو دس ہزار درہم عطا کیے۔ (ابن خلدون)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بڑے مدبّر اور زیرک حکمران تھے۔ آپؓ نے یہ انتظام کر رکھا تھا کہ ہر فوج کے ہمراہ پرچہ نویس ہوتے تھے جو لشکر اسلام کی پل پل کی نقل و حرکت کی تفاصیل دربارِ خلافت میں ارسال کرتے تھے۔ ان پرچہ نویسوں نے اِس امر کی اطلاع امیر المومنین سیدنا عمرؓ کو بھیج دی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ انعام اپنی گرہ سے دیا تو اسراف کیا اور بیت المال سے دیا تو خیانت کی، دونوں صورتوں میں وہ معزولی کے لائق ہیں۔'' (الفاروق۔ شبلی ص ۱۲۵)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (پر یہ الزام ہے کہ انہوں) نے قنسرین میں ''آمد'' کے حمام میں شراب ملے ابٹن سے جسم پر مساج کرایا، اس حرکت پر امیر المومنینؓ نے ناراض ہو کر معزول کر دیا مگر یہ روایت ثابت نہیں۔ (بلاذری ص ۱۱۱)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی داستانِ معزولی لائقِ سماعت ہے۔ قاصد مؤذنِ رسولؐ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، آپؓ نے مجمع عام میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''یہ انعام کہاں سے دیا؟'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اقرار کر لیتے تو امیر المومنینؓ کا حکم تھا کہ ان سے درگزر کی جائے لیکن وہ خاموش رہے تو ان کی ٹوپی (عمامہ) اتار لی گئی۔ یہ معزولی کی علامت تھی۔ پھر انہی کے عمامہ سے ان کی گردن باندھ دی گئی، یہ ان کی حکم سے سرتابی کی سزا تھی۔ (الفاروق۔ ص ۱۲۵)

یہ واقعہ بڑا حیرت انگیز ہے۔ ایک طرف لسانِ نبوت سے ''سیف اللہ'' کا خطاب یافتہ عبقری سپہ سالار تھا جس کی شمشیر نے عراق و شام میں تہلکہ مچا دیا تھا، اسے اس طرح ذلیل کیا جا رہا تھا کہ وہ دم نہیں مارتا۔ یہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حق پرستی، نیک نفسی، اطاعت امیر اور عظمت کی اَنمٹ دلیل و نشانی ہے۔ دوسری طرف امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مرادِ نبوت کے سطوت و جلال کی بے نظیر شہادت ہے۔

اس کے بعد امیر المومنینؓ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ طلب کیا اور پوچھا کہ اتنی دولت کہاں سے آئی؟ حضرت خالدؓ بن ولید نے جواب دیا ''مالِ غنیمت کے دوسرے حصے سے۔'' اور پیشکش کی کہ ساٹھ ہزار سے زائد رقم نکلے تو وہ آپؓ کے حوالے کرتا ہوں۔ بیس ہزار درہم زائد نکلے، وہ بیت المال میں جمع کرا دیے۔ (شبلی۔ الفاروق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد دونوں میں صلح صفائی ہوگئی۔ امیر المومنینؓ نے خالدؓ بن ولید سے کہا:
''واللہ تم مجھے محبوب بھی ہو اور میں تمہاری عزت کرتا ہوں۔ یہ فرما کر تمام عمالانِ ریاست کو فرمان بھیجا:

إنّی لم أعزِل خالدًا عن سخطة ولا خیانةٍ ولکن الناس فتنوا به، نخفتُ أن یؤکلوا إلیه ویبتلوا به، فأحببتُ أن یعلموا أنّ اللّٰه هو الصانع وأن لا یکونوا بعرضِ فتنة.

''میں نے خالد کو کسی رنجش یا خیانت کی وجہ سے منصب سے علیحدہ نہیں کیا لیکن مجھے یہ خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ خالد پر اتنا بھروسہ نہ کرنے لگ جائیں کہ وہ مشکل کشا ہیں۔ اور اس طرح وہ آزمائش سے دوچار ہو جائیں۔ میرا مقصد تو صرف یہ تھا کہ لوگ جان لیں کہ کارساز صرف پروردگار کی ذات ہے۔''

قلعہ ابوالقدس کا تذکرہ

ابوالقدس شام کی مشہور بندرگاہ طرابلس کے قریب ایک مستحکم قلعہ تھا۔ اس کے سامنے ایک کلیسا میں صومعہ (چلہ گاہ) تھا جہاں ایک سو سالہ راہب مقیم تھا، اس کے پاس اطراف و اکناف اور سواحل سے رومی نصاریٰ اور مصری قبطی جمع رہتے تھے وہ انہیں انجیل مقدس، اس کے احکام کی تعلیم دیتا اور وعظ و نصیحت کرتا، اس کا معمول تھا کہ ہر سال رومیوں کے ماہِ صیام کے بعد اپنے صومعہ (چلہ گاہ) سے باہر آتا اور عید مناتا۔ اس موقعہ پر ایک عظیم الشان نمائش (Exhibition) منعقد ہوتی جس میں میں سونے چاندی کے زیورات اور لباس فاخرہ کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ تین دن تک خوب چہل پہل اور رونق رہتی۔ مسلمانوں کو اس کا علم نہ تھا، ایک نصرانی معاہد نے حضرت ابوعبیدہؓ کا تقرب اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عام جزئیات سے مطلع کیا۔

شام کی حکومت اور سپہ سالاری کی زمامِ کار سنبھالتے ہی آپؓ اس شش و پنج میں تھے کہ رومیوں کے خلاف کاروائی کا آغاز کہاں سے کیا جائے، بیت المقدس یا انطاکیہ؟ حضرت ابوعبیدہؓ نے مشورہ کے لئے مسلمانوں کی کانفرنس بلا رکھی تھی۔ اس موقعہ پر نصرانی معاہد نے قلعہ ابوالقدس کی مذہبی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے اس پر حملہ کی ترغیب دی اور کہا ''اگر اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہیں ظفریاب کیا تو مسلمان اتنے غنی اور تونگر ہو جائیں گے کہ کسی طرح کی حاجت باقی نہیں رہے گی۔"

حضرت ابوعبیدہؓ یہ سن کر خوش ہوئے اور پانچ سو جاں بازوں کا دستہ تیار کر کے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پروردہ نوخیز ابنِ عم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں روانہ کر دیا۔ قلعہ ابوالقدس کو خلقِ کثیر جم غفیر نے گھیر رکھا تھا۔ والیٔ طرابلس کی لڑکی، خزانہ اور صومعہ کی حفاظت کے لئے پانچ ہزار مستعد فوجی سامانِ حرب سے پس پردہ دے رہے تھے۔ مسلمانوں کی جمعیت کم اور کمک کے منابع دور تھے۔ شعبان المعظم کی پندرہویں روشن شب تھی۔ مگر انہوں نے صبح صادق ہوتے ہی نصرتِ الٰہی پر بھروسہ کرتے ہوئے تکبیر و تہلیل کی گونج میں حملہ کر دیا۔ اور قلعہ زمین بوس ہو گیا۔

قلعہ ابوالقدس کی فتح کے بعد سونے چاندی کے ظروف کے علاوہ والیٔ طرابلس کی لڑکی اور اس کی چالیس خادمائیں بھی مالِ غنیمت میں ملیں۔ یہ تمام مالِ غنیمت تاتاری گھوڑوں اور خچروں پر لاد کر دمشق پہنچا دیا گیا۔ مالِ غنیمت سے خمس (۱/۵) علیحدہ کر کے باقی مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے والیٔ طرابلس کی لڑکی لینے کی درخواست کی تو جواب ملا کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے استصواب کر لیں۔ دربارِ خلافت سے فرمان جاری ہوا:

(۵) "هِيَ لَهٗ" ..... یہ انہی کے لئے ہے۔

(فتوح الشام۔ الواقدی۔ جزء الاول ص ۹۸)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ انہیں دے دی۔

۶۔ عامر بن ربیعہؓ کے نام مراسلہ

ابوالقدس کے صومعہ سے ملنے والے مالِ غنیمت میں لباس فاخرہ اور ریشمی پارچہ جات تھے جن پر حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمدہ اور حسین تصاویر تھیں، عامر بن ربیعہ انہیں لے کر یمن گئے۔ اور مہنگے داموں فروخت کئے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ مراسلہ بھیجا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يا إبن أخي إبعث لي من هذه الثياب وأكثر منها فإنّها تنفق.

''میرے بھتیجے اِس قسم کے پارچہ جات میرے پاس بھیج دیا کریں، تاکہ غریب مسلمانوں کے کام آسکیں۔''

(واقدی الجزالاول ص ۹۸)

۷۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

ابوالقدس کی فتح کی بشارت کے ساتھ یہ بھی تحریر کر دیا کہ بعض مسلمانوں نے شراب نوشی کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر حدِ شرع لازم کر لی ہے۔ امیرالمومنین نے مراسلہ کے مندرجات پر غور فرمایا۔ آپؓ اس وقت مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تشریف فرما تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رائے طلب کی تو آپؓ نے فرمایا:

إن السُّكران إذا سكرَ هذى وإذا هذى إفترى، وإذا إفترى فعليه ثمانون جلدةً.

''جب شرابی مدہوش کے دروغ بکنے لگے تو اسے اَسّی دُرّے مارے جائیں۔''

(۸) یہ سن کر امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے نام یہ فرمان صادر کیا: (متن)

أن مَن شَرِبَ الخَمَر فعليه ثمانون جَلدةً. ولعُمري ما يُصلح لهم إلّا الشدّة والفقر. ولقد كان حقّهم يراقبوا ربّهم عزّوجلّ ويَعبُدُون ويؤمنوا به ويشكروه فمن عاد فأقِمْ عليه الحدَّ. (الواقدی: ص ۹۹ جزء الاوّل)

جن جن لوگوں نے شراب نوشی کی ہے انہیں اَسّی دُرّے ماریں، میری جان کی قسم ایسے لوگوں کے شدت اور سختی کے سوا کچھ نہیں، انہیں چاہئے کہ اللہ عزوجل کی عبادت کریں، اور اپنے اعمال کا محاسبہ کریں، جو لوگ اس کا اعادہ کریں ان پر حد جاری کر دیں۔''

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مرکز کو اطلاع دی کہ چند مسلمانوں نے جن میں ابوالازورؓ، ضرارؓ اور ابوجندلؓ شامل ہیں، شراب نوشی کا ارتکاب کیا۔ ان سے باز پرس کی گئی تو تاویل پیش کی ''خیرنا واخترنا'' ہمیں اختیار دیا گیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''فهل أنتم منتهون'' کیا تم اِن سے باز رہو گے؟ اس کا ترک ہم پر واجب نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرایا گیا۔

(سیف بن عمر حدیث رقم ۳۶۶۶ ص ۱۸۹۔ کنز العمال ج ۵)

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ابوجندلؓ، ضرارؓ اور ابوالازورؓ نے مے نوشی کی۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان سے باز پرس کی تو ابوجندل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے شراب ایک تاویل پر پی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے:

لیس علی الّذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناحٌ فیما طعِمُوا إذا ما اتّقَوْا وأٰمنوا. (المائدہ: ۹۳)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ سارا معاملہ تحریر کر کے بارگاہِ خلافت کو بھیج دیا۔ امیرالمومنین نے اصحابِ رائے کے سامنے اس کا ذکر کیا تو سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ شراب پینے والوں پر حد جاری کی جائے۔ ان کی شہادت نامعتبر قرار دی جائے۔

(۹) امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا:

أدعُهُم إن زعَموا أنّها حلالٌ فاقتلهم، فإن زعموا أنّها حرامٌ فاجلدهم ثمانين ثمانين.

''شراب پینے والوں کو طلب کریں، اگر وہ شراب کو حلال بتائیں تو انہیں قتل کر دیں۔ اگر وہ اس کے حرام ہونے کا اقرار کر لیں تو انہیں اَسّی اَسّی دُرّے لگوائیں۔''

''رومیوں کے خلاف جہاد جاری تھا۔ ابوالازورؓ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا دشمن سامنے ہے۔ ہماری سزا مؤخر کر دی جائے اور جہاد میں شرکت کی اجازت دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہماری شہادت مقدر کر دی تو عین مراد ہے، ورنہ آپؓ کے حکم پر عمل کریں گے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہاں کر دی۔ ابوالازورؓ دشمن سے مقابلہ میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔

اسی دوران امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تازہ فرمان صادر ہوا:

إنَّ الّذی أوقع أباجُندل فی الخطیئةِ قد نهبًا لهٗ فیها بالحُجّةِ وإذا أتاک کتابی هذا فأقِمْ علیهم حد لهم. والسلام

''جس تاویل نے ابوجندلؓ کو غلطی میں ڈالا، اگر اس نے اس کی دلیل دے دی ہے تو ٹھیک، ورنہ میرا فرمان ملتے ہی ان پر حد نافذ کر دیں''۔ والسلام

(کنز العمال۔ حدیث رقم ۱۳۷۳۵۔ ج ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حد جاری کر دی۔ (طبری ج ۳ ص ۱۰۷)

ابوجندل رضی اللہ عنہ سردار کے بیٹے تھے۔ ان کا اپنا بھی ایک مقام و مرتبہ تھا، سزا سے کبیدہ خاطر ہوئے۔ ان کے دل میں وساوس گھر کر گئے، اس صورتِ حال سے بارگاہِ خلافت کو آگاہ کیا گیا:

أمّا بعد! ضَربتُ أبا جندل حدّهُ، وإنَّهُ حدَّت نفسهُ حتّى خشينا عليه أنّهُ قد هلك.

میں نے ابوجندلؓ پر حد نافذ کر دی، لیکن اس کے دل میں وسوسے جنم لے رہے ہیں، خطرہ ہے کہیں ہلاک نہ ہو جائے۔ (حضرت ابوعبیدہؓ)

(۱۱) امیر المومنینؓ نے ابوجندل رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ بھیجا:

أمّا بعد! فإنَّ الَّذی أوقعک فی الخطيئة قد جَرت عليک التوبة.

بسم الله الرحمن الرحيم: تنزيل الكتاب من اللّٰه العزيز العليم. غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب ذی الطولِ لا الٰه إلَّا هو إليه المصير.

امابعد! جس چیز نے تمہیں غلطی میں ڈالا، اس سزا سے تمہاری توبہ قبول ہوگئی۔

ابوجندل رضی اللہ عنہ نے نامہ مبارک پڑھا تو اندیشہ ہائے دور دراز کے سارے بندھنوں سے آزاد ہو گئے۔ (کنز العمال ص ۱۹۹ ج ۵۔ السنن للبیہقی)

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ مسلمان اٹھتے بیٹھتے ان غلط کاروں کو لعن طعن کرتے ہیں تو امیر المومنینؓ نے یہ گشتی مراسلہ جاری فرمایا:

۱۲۔ گشتی مراسلہ مسلمانوں کے نام

عليكم أنفسكم ومَن استوجب التّغير فغيّروا عليه ولا تعيّروا أحَدًا. فيشفوا عليكم البلاء.

(ثقیف بن عمر طبری ج ۳)

''اپنے طرزِ عمل کا محاسبہ کریں، غلط کاروں کی اصلاح کے لئے گرفت ضرور کریں مگر بلاوجہ کسی کو لعن طعن کا نشانہ نہ بنائیں، اس سے معاشرہ اجتماعی الجھن کا شکار ہو جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ عتبہ بن فرقد کے نام فرمان

عتبہ بن فرقد نے شراب کی زکوٰۃ کی مد میں چالیس ہزار درہم وصول کئے اور مرکز کو روانہ کر دیئے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں تہدیدی مراسلہ روانہ کیا:

قد بَعثتَ إلَيَّ بصدقة الخمر، فأنتَ أحقُّ بها مِنَ المهاجرين..... واللّٰه لا أستعملك علٰى شيءٍ بعد هذا.

''تم نے شراب کی زکوٰۃ مجھے بھیجی ہے، حالانکہ مہاجرین کی بجائے تم اس رقم کے زیادہ مستحق ہو، اللہ کی قسم اس کے بعد میں تمہیں ہرگز عامل نہیں بناؤں گا۔''

تمام لوگوں کو اس کی اس جسارت سے باخبر کر دیا اور اسے اس کے منصب سے معزول کر دیا۔ (ابن زنجویہ) (کنز العمال ص ۱۹۹ ج ۵)

۱۴۔ جبلہ بن اُیہم کے نام فرمان

جبلہ بن اُیہم بنوغسان کا آخری بادشاہ تھا۔ شام کے غسانی قبائل قیصر روم کے حلیف اور دست نگر تھے، مسلمانوں کی پیہم فتوحات سے مرعوب ہو کر اکثر قبائل اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ یہ دیکھ کر جبلہ کو یقین ہو چلا کہ اس کے ملک و وقار کی بقا اسی میں ہے کہ وہ اور اس کے عزیز و اقارب اسلام قبول کر لیں۔ اس نے اپنی اس خواہش کا اظہار حبیب بن اسلمہ الفہری الانصاری کے پاس آ کر کیا۔ اس کی یہ خواہش امین الملت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تک پہنچائی گئی، وہ خوش ہوئے۔ جبلہ نے مدینہ طیبہ میں حاضر ہونے کی درخواست کی تو امیر المومنینؓ نے فرمایا:

إقدم، ولكَ وعليك ما علينا.

''آ جاؤ، تمہارے لئے وہی مراعات و حقوق و فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں۔''

اجازت ملنے پر پانچ سو عزیز و اقارب کے ہمراہ بڑی سج دھج سے روانہ ہوا۔ جبلہ نے تاج پہن رکھا تھا، جس میں اس کی دادی ''ماریہ'' کے کانوں کی بالیاں جڑی تھیں۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی عزت افزائی کے لئے گرم جوش استقبال کیا۔ اور از راہِ لطف و مہربانی اپنے پہلو میں جگہ دی۔

۱۵۔ ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام فرمان

واقدی رقمطراز ہیں کہ دمشق کی فتح کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''لبوہ'' کے راستے عازم بعلبک ہوئے۔ راستے میں والیٔ ''جوسیہ'' تحائف لے کر حاضر ہوا اور ایک سال کے لئے عارضی صلح کر لی۔ صلحنامہ کے بعد بعلبک روانہ ہوئے۔ راستے میں لبوہ سے کچھ فاصلہ پر اُسامہ بن زید طائی نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سربمہر فرمان پیش کیا۔ متن یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. من عبداللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب إلٰی أبی عبیدۃؓ امین الامت. سلام علیک. اما بعد! فإنی احمد اللّٰہ الّذی لا الٰہ إلّا ھو، واصلّی علٰی نبیّہ.

اما بعد! فلا مردّ لقضاءِ اللّٰہ وقَدرہٖ ومن کُتِبَ فی اللّوحِ المحفوظًا کافرًا فلا ایمان لہٗ وذلک أن جَبَلة بن الأیھم الغسّانی. کان قدم علینا فی بنی عمه وسراة قومه، فأنزلتُھم وأحسنتُ إلیھم وأسلموا علٰی یدَیَّ وفَرِحتُ بذلک إذا شدُّ اللّٰہ عَضُدَ الإسلام بھم ولَمْ أعلم ما فی کمین الغیب وإنّا سِرْنا إلٰی مکّة حرسھا اللّٰہ نطلُبُ الحجّ، فطاف جبلة بن الایھم بالبیتِ سجًا، فوطِئَ إزارہٗ رجلٌ من بنی فزارة، فسقط الإزار عن کَتِفیہِ فالتفتا إلی الفزارِیّ وقال: یا ویلک کشَّفتَنِی فی حرم اللّٰہ، فقال الفزارِیّ: واللّٰہ ما تعمدتک فلطم الفزارِیَّ لطمةً ھشَّم أنفَہٗ وکسَّر ثناياہ الأربع، فأقبل الفزارِیُّ إلَیَّ مستعدیًا علٰی جبلة فأمرتُ باحضارہٖ وقُلتُ ما حملک علٰی أن لطَمت أخاک فی الإسلام؟ فکسرتَ ثناياہُ الأربع وھشمت أنفہٗ، فقال: إنّہٗ وطِئَ إزاری فحلَّہٗ و واللّٰہ لو لا حرمة البیت لقتَلْتُہٗ، فقلتُ قد أقررتَ علٰی نفسک، فأمّا أن یعفوَ عنک وإمّا أن آخذ منک القصاص لہٗ. فقال: أتقتصُّ منّی وأنا ملِکٌ وھو سُوقی؟ قلتُ قَدْ شملک وإیّاہ ما تفضّلہٗ إلّا بالإسلام. قال یا عمر! تَترکنی إلٰی الغد. فتقصّ منّی. فقلتُ للفزارِیّ أتترکہٗ إلٰی غدٍ؟ فقال نعم. فلمّا کان الَّیل رَکب فی بنی عمه وتوجّه إلٰی الشام إلٰی کلب الطاغیة وأرجو أن یظفرک اللّٰہ بہٖ، فأنزِل علٰی حمص ولا تبعد عنھا. فإن صالحک أھلھا فصالحھُم وإنْ أبَوا فقاتلْھُم وابعث عیونک إلٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انطاکیة وکُن علٰی حذر من المتنصّره. والسّلام علیک وعلٰی من معک من المسلمین ورحمة اللّٰه وبرکاتهٗ.

(الواقدی ص ۱۰۰ جزء الاول)

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین عمر بن خطاب کی طرف سے ابوعبیدہ امین الملت کے نام۔تم پر سلامتی ہو۔ امابعد! اللہ کی حمد وثنا اور اس کے نبی پر درود وسلام!

واضح رہے کہ اللہ کے حکم اور تقدیر کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔لوحِ محفوظ میں جسے کافر لکھ دیا گیا ہے، اسے ایمان نصیب نہیں ہوسکتا۔ جبلہ بن اُیہم کا بھی یہی معاملہ ہے۔ وہ چچازاد بھائیوں اور اکابرین قبیلہ کے ہمراہ ہمارے پاس مدینہ منورہ آیا، میں نے ان کی قدر و منزلت کی، ان سے حسنِ سلوک کیا، وہ میرے ہاتھ پر اسلام لائے، میں ان سے بہت خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو تقویت دی، پردۂ غیب کا مجھے علم نہ تھا، ہم حج کے لئے مکہ مکرمہ گئے، جبلہ نے بیت اللہ شریف کا سات دن طواف کیا، بنی فزارہ دورانِ طواف اس کا ازار بنی فزارہ کے ایک آدمی کے پاؤں تلے آ گیا اور چادر اس کے شانوں سے گر گئی۔ جبلہ نے تیکھی نظروں سے فزاری کو دیکھا اور کہا تُو نے حرم شریف میں مجھے ننگا کر دیا۔فزاری نے کہا: ''خدا کی قسم میں نے ارادۃً ایسا نہیں کیا''۔اس نے فزاری کو اس زور سے مُکا مارا کہ اس کے چار دانت ٹوٹ گئے۔اس کی ناک زخمی ہوگئی۔فزاری فریاد لے کر میرے پاس آیا۔ میں نے اسے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے اپنے اسلامی بھائی کو تھپڑ کیوں مارا کہ اس کے چار دانت ٹوٹ گئے اور ناک زخمی ہو گئی؟ اس نے کہا ''اس نے میری ازار پاؤں کے نیچے دبا کر کھول دی، خدا کی قسم بیت اللہ شریف کی حرمت کا پاس نہ ہوتا تو میں اسے قتل ہی کر ڈالتا''۔ میں نے اس سے کہا کہ تُو نے اقبالِ جرم تو کر ہی لیا ہے اب یا تو فزاری تجھے معاف کر دے ورنہ میں تجھ سے قصاص لوں گا۔ کہنے لگا ''مجھ سے قصاص لیا جائے گا جبکہ میں بادشاہ ہوں اور وہ ایک عام سا آدمی؟'' میں نے کہا ''تم دونوں مسلمان ہو، اسلام میں فضیلت تو صرف اسلام پر موقوف ہے''۔ کہنے لگا ''عمر! مجھے کل تک مہلت دے دیں''۔ میں نے فزاری سے دریافت کیا تو وہ اس پر راضی ہوگیا۔ پھر وہ اپنے عزیز و اقارب کے ہمراہ راتوں رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کلب طاغیہ کے پاس چلا گیا۔ مجھے امید ہے کہ وہ تمہارے ہتھے چڑھے گا۔ حمص میں ہی ٹھہریں اور آگے پیش قدمی نہ کریں۔ اگر اہلِ حمص صلح کی درخواست کریں تو صلح کر لیں۔ انکار کریں تو ان سے جنگ کریں۔ اپنے جاسوس انطاکیہ روانہ کر دیں۔ نصرانی عربوں سے چوکنا رہنا۔ والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابوعبیدہؓ نے حبیب بن مسلمہ الفہری کو تعاقب کرنے والے رسالہ پر مقرر کیا تو جبلہ بن ایہم انصار کے پاس آیا اور کہنے لگا ''تم ہمارے بھائی ہو اور باپ کے بیٹے ہو''۔ ان پر اپنا اسلام ظاہر کیا۔ ۱۷ھ میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام آئے۔

جبلہ کا ایک نرنی سے جھگڑا ہو گیا۔ جبلہ نے اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قصاص کا حکم دیا، جبلہ نے برافروختہ ہو کر کہا کہ میری آنکھ اور اس کی آنکھ برابر ہے؟ خدا کی قسم میں ایسے شہر میں ہرگز نہیں رہوں گا جس میں مجھ پر کوئی بالا دست قوت ہو۔ وہ مرتد ہو کر روم چلا گیا۔ (فتوح البلدان۔ بلاذری)

بلاذری نے ایک اور روایت بھی نقل کی ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبولِ اسلام اور ادائے صدقہ کی دعوت دی تو اس نے انکار کیا اور کہا میں اپنے دین پر رہوں گا اور صدقہ دوں گا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تُو اپنے دین نصرانیت پر قائم رہنا، تُو جزیہ دے۔ اس پر اس نے ناک بھوں چڑھائی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس تیرے لئے تین باتوں کے سوا کچھ نہیں۔ اسلام یا جزیہ یا جلاوطنی۔ وہ تیس ہزار آدمیوں کے ہمراہ بلادِ رُوم کی طرف چلا گیا۔ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بزرگ صحابی تھے، انہوں نے کہا ''آپؓ صدقہ قبول کر لیتے اور اس کی تالیفِ قلب کرتے وہ ضرور مسلمان ہو کر مرتا''۔

امیر المومنینؓ پر اس نصیحت کا بڑا اثر ہوا۔ ۲۱ھ میں عمر بن سعد الانصاری کو بلادِ روم الصالفہ کا والی مقرر کیا تو اسے حکم دیا کہ جبلہ بن ایہم سے لطف و کرم سے پیش آنا۔ اسے پاسِ قرابت کا احساس دلانا۔ اسلام لانے کی دعوت دینا، اور اپنے دین پر قائم رہنے کی صورت میں صدقہ دینے کی شرط بھی قبول کر لینا۔ عمر بن سعد نے جبلہ کو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پیغام دیا تو اس نے رَد کر دیا۔ (فتوح البلدان بلاذری۔ ص ۲۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔عمّال کے نام فرمان

ابن ابی شیبہؒ نے اپنی تصنیف میں حکم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق امیر المومنینؓ نے اپنے عمّال کو یہ فرمان جاری کیا:

ألا لا يجلدنَّ أمير الجيش ولا سريّة أحدًا الحدَّ حتّٰى يطلع الدّرب لئلّا تحمله حميّة الشيطان ان يلحق بالكفار. (تاريخ الخلفاء سيوطي: ص ۱۱۱)

''حدودِ مملکتِ اسلامی کے اندر ہی داخل ہونے پر حد شرعی نافذ کی جائے۔ایسا نہ ہو کہ حدود کفار میں سزا دینے سے شیطان انہیں بھڑکا کر پھر کافروں کے ساتھ ملا دے۔''

۱۷۔ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام فرمان

ہرقل نے یرموک میں اپنی فوج کی ہزیمت کے احوال سنے تو وہ انطاکیہ سے قسطنطنیہ بھاگ گیا۔الدّرب (سرحدی علاقہ) سے گزرتے شام سے خطاب کیا:''سوریہ کو سلام۔دشمن کے لئے کیسا اچھا ملک ہے (مرغزاروں کی کثرت کی وجہ سے) حمص ایک فوجی چھاؤنی تھا۔اس کی حفاظت ایک بطریق کے سپرد کر رکھی تھی۔لشکر اسلام نے حمص کا محاصرہ کر لیا۔مجاہدین نے کلمہ طیبہ ''اللہ اکبر'' کا نعرہ مارا،اہلِ حمص پر رعب طاری ہو گیا۔انہوں نے صلح کر لی اور خراج ادا کیا۔حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو خمس کے ہمراہ بارگاہِ خلافت میں بھیجا۔ قبائل کی ایک جماعت مشرف بہ اسلام ہو گئی تھی۔انہیں یہاں آباد کیا،غالباً وہ ہرقل کے تعاقب میں نکلنا چاہتے تھے۔امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا:

أقِم في مدينتِك واذع أهل القوة والجلد من عَرب الشام، فإنّي غيرُ تارك البعثة إليك بمن يكافيك إنْ شاء اللّٰه. (ازالة الخفاء: ص ۲۱۳)

''اپنی جگہ (حمص) میں قیام کریں۔شام کے عرب قبائل جو قوی اور پُرعزم ہوں اپنے جھنڈے تلے جمع کریں۔اور میں بھی یہاں سے تمہاری طرف لشکر روانہ کرتا رہوں گا جو تمہاری ضرورت کی کفایت کریں گے۔اِن شاء اللہ!

امیر المومنینؓ کے فرمان کے بموجب عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کو حمص میں قائم مقام کیا اور خود دوسرے امصار حماۃ اور.....آدساں.....کی فتح کے لئے نکلے،اور ایک شہر کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا فتح کرتے ہوئے پیش قدمی جاری رکھی۔

۱۸۔ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

انطاکیہ مستحکم شہر تھا۔اسے بلند و بالا فصیلوں نے گھیر رکھا تھا۔ان فصیلوں کی دیواریں وادی حلب سے اٹھائی گئی تھیں۔اور اکثر مقامات پر پہاڑوں سے بھی بلند تر ہوگئی تھیں، یوں لگتا تھا کہ کوہساروں نے شہر کو آغوش میں لے رکھا ہے۔آرنڈ دریا کے کنارے پر بحر روم کی ساحلی بندرگاہ سے متصل تھا۔شاہراہ قسطنطنیہ بھی یہیں سے گزرتی تھی۔انطاکیہ محل وقوع کے اعتبار سے گویا شام کا دروازہ (Gateway) تھا۔(ہیکل) مشرق میں رومی سلطنت کا پایہ تخت تھا۔اس کے محل وقوع نے مشرق و مغرب کا نقطہ اتصال بنا دیا۔محمد بن سہم انطاکی کہتے ہیں کہ سر [illegible] (دروب) کے مشائخ کا بیان ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے انطاکیہ کی بڑی وقعت تھی۔وہ اس کا بہت خیال رکھتے تھے، جب یہ فتح ہوا تو سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمان جاری کیا:

رتّب بانطاكية جماعةً من المسلمين أهل النيّات وحسبته ، اجعلهم لها مرابطه ولا تحبس عنهم العطاء.

''انطاکیہ میں پُرعزم اور باتدبیر مسلمانوں کی جماعت ترتیب دیں اور ان کو مرابطہ (گشتی فوج) کی حیثیت متعین کردیں۔اوران کی تنخواہ کبھی نہ روکیں۔''

(آرنڈ یا ارنط۔دریائے Ornates ہے) (فتوح البلدان بلاذری ص ۲۲۱)

قورس انطاکیہ کے لئے سرحدی چھاؤنی کی حیثیت رکھتا تھا۔یہاں ہر حال جند انطاکیہ سے ایک طالعہ (گشتی دستہ) آتی تھی۔بعد میں انطاکیہ کی فوج کا ایک دستہ متعین کردیا۔بعد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ والی ہوئے تو مسلمانوں کی ایک جماعت کو انطاکیہ میں بسا دیا گیا۔

(فتوح البلدان بلاذری۔ازالۃ الخفاء ص ۲۱۴)

(۲۰) سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ رومیوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے حکمت عملی وضع کررہے تھے کہ ان کے مخبروں نے اطلاع دی کہ رومی ٹڈی دل کی صورت میں ان پر چڑھ دوڑے ہیں۔اس میں ہزاروں کی تعداد میں مذہبی رہنما ہیں جو خانقاہوں سے نکل نکل کر اپنے فوجیوں میں قومی غیرت اور عصبیت کے جذبات ابھارنے کے لئے فوج میں شامل ہوگئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رومیوں کے ہراول میں غسان، لخم اور جذام کے نصرانی عرب ہیں جن کی تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ سب سے پہلے جبلہ ابن ایہم غسانی ساٹھ ہزار جمعیت لے کر نکلا۔ باری تعالیٰ عز اسمہٗ نے مشرکین کو ہزیمت دی، اس وقت ہم یرموک میں مقیم ہیں۔

(واقدی ص ۳۷۰۔۱۲ ذی الحجہ بروز جمعہ)

یہ خط ملفوف عبداللہ بن قرط ازدی کے سپرد کیا، اس نے ملفوف مسجد نبوی میں امیر المومنینؓ کے حوالے کیا، آپؓ نے ملفوف کھول کر پڑھا تو چہرہ مبارک پر پریشانی کے آثار ہویدا ہوئے۔ پھر آپؓ نے منبر پر تشریف فرما کر فضیلتِ جہاد پر خطبہ ارشاد فرمایا اور مکتوب گرامی روانہ کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. من عبداللہ عمر امیر المومنین إلٰی أمین الملت أبی عبیدة ومن معهٗ من المهاجرین والانصار. سلام علیکم!

فإنّی أحمد اللّٰہ الّذی لا إلٰہ إلّا ھو، وأُصلّی علٰی نبیّہٖ محمّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم. اما بعد! فإن نصر اللّٰہ خیر لکم من معونتِنا. واعلَمُوا أنّهٗ لیس بالجمع الکثیر یهزم الجمع القلیل وإنّما یهزم بما أنزل اللّٰہ من النصر وإنّ اللّٰہ عزوجل یقول: ولن تغنی عنکم فئتکم شیئًا ولو کثُرَت وانّ اللّٰہ مع المومنین. وربما ینصر اللّٰہ العصابة القلیل عددها علی العصابة الکثیرة وما النّصر إلّا من عند اللّٰہ وقد قال تعالٰی "فمنهم من قضٰی نحبهٗ ومنهم من ینتظر" (الآیة) فیا طوبٰی للشهداءِ ویا طوبٰی لمن یتّکِل علی اللّٰہ. فالْق العدوّ بمن معک من المسلمین. فقد رأیت من صُرِعَ بین یدی رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وما عجزوا من عدوّهم فی مواطن کثیرةٍ حتّٰی قُتِلوا فی سبیل اللّٰہ ولَم یُهابوا لِقاءَ الموت فی جنب اللّٰہ تعالٰی. بل جاهدوا فی سبیل اللّٰہ حقّ جهادهٖ، وما کان قولهم إلّا ان قالوا: ربّنا اغفر لنا ذنوبنا وإسرافنا فی أمرنا وثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین. (آل عمران) فاٰتاهم اللّٰہ ثواب الدّنیا وحُسن ثوابِ الأخرة واللّٰہ یحب المحسنین. (آل عمران: ۱۴۸)

فإذا وردَ کتابی هذا فاقرء ہ علی المسلمین وامرهم أن یقاتلوا العدوَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فی سبیلِ اللّٰہ عزّوجلّ واقرِءْ علیھم: یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتّقوا اللّٰہ لعلّکم تفلحون. (آل عمران: ۱۸۹)

والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین عمر کی طرف سے امین الامۃ ابوعبیدہؓ ومہاجرین وانصار کو سلام۔ اللہ کی حمد وثنا اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد واضح ہو کہ ہماری مدد کی نسبت اللہ کی نصرت تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ فتح وشکست کا انحصار فوج کی قلت وکثرت پر نہیں بلکہ صرف اللہ کی نصرت پر ہوتا ہے، اللہ بزرگ و برتر کا فرمان ہے ''تمہاری فوجی قوت کتنی زیادہ ہو تمہارے کسی کام کی نہیں، اللہ تعالیٰ مومنوں کا ساتھی ہے''۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ کم فوج کو بھاری لشکر پر فتح عطا کر دیتا ہے۔ نصرت تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے کچھ نے جان کا نذرانہ پیش کر دیا اور ان میں کچھ انتظار میں ہیں۔'' ان کی وفاداری میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ خوش نصیب ہیں جو جامِ شہادت نوش کر گئے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شہید ہونے والوں کی مثال موجود ہے۔ دشمن سے معارک میں اللہ کی راہ لڑے، نہ موت سے بھاگے، جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا، ان کے پائے ثبات میں تزلزل نہ آیا بلکہ ان کی زبانوں پر یہ دعا ورد ہوتی: ''اے ہمارے رب ہماری خطائیں معاف فرما۔ بے اعتدالیوں سے صرفِ نظر کر۔ ہمارے قدم جما دے۔ کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما''۔ (آلِ عمران)

اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں انعام دیا اور آخرت میں عمدہ انعام۔ اللہ نیکوکاروں کا قدردان ہے۔

میرا یہ مکتوب ملے تو پڑھ کر مسلمانوں کو سنائیں، اور اللہ کی راہ میں جہاد کی تلقین کریں۔ یہ آیات مبارکہ تلاوت کریں: ''اے ایمان والو! صبر کرو، دوسروں کو صبر کی تلقین کرو، گھوڑے تیار رکھو، اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔'' والسلام

(فتوح الشام الواقدی۔ ص ۱۶۷۔ الجزء الاول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

قد جاء نی کتابکم (أی المسلمین بالیرموک). تستمدونی. وإنّی أدلکم علی من هو أعزُّ نصرًا وأحضر جندَ اللّٰه عز وجل فاستنصروه فإنّ محمّدًا صلی اللّٰه علیه وسلم قد نُصِرَ یوم بدرٍ فی أقلّ من عُدّتکم. فإذا أتاکم هذا فقاتلوهم ولا تراجعونی.

''تمہارا مکتوب ملا، تم نے مجھ سے کمک طلب کی ہے، میں تمہاری توجہ اس ذاتِ باری کی طرف دلاتا ہوں جس کی مدد انسانی کمک سے زیادہ طاقتور اور جس کا لشکر سریع رفتار ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معرکۂ بدر میں فتح ہوئی حالانکہ ان کی تعداد تمہاری فوج سے کم تھی۔ میرا مکتوب ملتے ہی رومیوں سے جنگ کریں اور کمک کے لئے میری طرف رجوع نہ کریں''۔

۲۲۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ خلافت کو مراسلہ روانہ کیا، اس میں رومیوں کی عددی کثرت و جوش و خروش کا ذکر کیا۔ ان کی جانب سے جو اندیشہ ہائے دور دراز تھے وہ بھی تحریر کئے۔ امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی ہمت افزائی اور صبر کی تلقین کی۔ امیرالمومنینؓ کے مراسلہ کا متن:

أمّا بعد! فإنّه مَهما ینزلُ بعبدٍ مومنٍ: من منزل شدّةٍ یجعل اللّٰه بعدهٗ فرجًا وأنّهٗ لن یغلبَ عُسُرٌ یسیرین وانَّ اللّٰه یقول فی کتابه: یا ایها الّذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتّقوا اللّٰه لعلکم تفلحون.

(ازالۃ الخفاء۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

''امابعد! یاد رکھئے جب بھی بندۂ مومن پر کوئی سختی کا موقعہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد کشائش بھیج دیا کرتا ہے۔ ایک سختی کبھی دو یسر (آسانیوں) پر غالب نہیں آ سکتی، کیونکہ ہر عسر کے بعد یسر ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرنے کی تلقین کرو، ثابت قدم رہو، اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۳) واقدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہؓ نے حمص کے باہر پڑاؤ ڈالا۔ موسم سرما کے گزرنے کا انتظار کرنے لگے۔ حمص کی حفاظت کے لئے ہرقل نے بطریق مقرر کر رکھا تھا۔ خود رہاء میں کیمپ لگایا (ازالۃ الخفاء ج ۳ ص ۲۱۲)

عمق حلب اور انطاکیہ میں تاخت وتاراج

مسلمان حلب، عمق اور انطاکیہ میں تاخت وتاراج کرتے رہے۔ لیکن قنسرین اور بلادِ عواصم کے قریب نہ جاتے کہ ان کے ساتھ ایک سال کے لئے معاہدہ ہو چکا تھا۔ اس انتظار میں تھے کہ مدتِ معاہدہ ختم ہو جائے تو فوج کو حرکت میں لائیں۔ دریں اثناء دربارِ خلافت کو نہ تو احوال نامہ ارسال کیا نہ نئی فتوحات کی بشارت۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ صورتِ حال گوارا نہ تھی۔ ان کے دل میں طرح طرح کے خدشات ووسوسے جنم لے رہے تھے کہ حضرت ابوعبیدہؓ بزدل ہو گئے ہیں، جہاد سے جی چُرانے لگے ہیں۔ اس لئے دربارِ خلافت سے حسبِ ذیل فرمان صادر ہوا:

بسم الله الرحمن الرحيم. من عبدالله عمر بن الخطاب أمير المومنين إلىٰ أمين الأمة أبى عبيدة عامر (بن عبدالله) بن جراح. سلام عليك. فإنّى احمد اللّٰه الّذى لا إله إلّا اللّٰه وأصلّى علىٰ نبيّه محمّدٍ صلى اللّٰه عليه وسلم وامُرك بتقوى اللّٰه عزّوجل سرًّا وعلانيةً وأحذّركم من معصية اللّٰه عزّوجل وأحذركم وأنهاكُم أن تكونوا ممّن قال اللّٰه فى حقّهم "قل إن كان اٰباؤكم وأبناؤكم وأزواجكم وعشيرتُكم وأموالُ نِ اقترفتموها وتجارةٌ تخشون كسادها ومساكن ترضونها أحبَّ إليكم مّن اللّٰه ورسوله وجهادٍ فى سبيله فتربّصوا حتّٰى ياتِىَ اللّٰه بأمره واللّٰه لا يهدى القوم الفٰسقين. وصلّى اللّٰه علىٰ خاتم النّبيّين وإمام المرسلين والحمد للّٰه ربّ العالمين.

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے، اللہ کے بندے عمر بن خطاب امیر المومنین کی طرف سے اُمین الامت ابوعبیدہؓ عامر بن عبداللہ بن جراح کو سلام۔ میں خدائے واحد کا شکر گزار ہوں اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا ہدیہ بھیجتا ہوں۔ میں تمہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کرتا ہوں کہ ظاہر و باطن میں اللہ بزرگ و برتر سے ڈرتے رہیں۔ اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔ اور اس امر سے خبردار کرتا ہوں اور منع کرتا ہوں کہ تمہارا طرزِ عمل ان لوگوں کا سا نہ ہو جائے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے نبی! فرما دیجئے، کہ اگر تمہیں اپنے آباؤ اجداد اولاد، بیویاں، عزیز و اقارب، اپنی دولت اور تجارت گھٹنے کا ڈر ہے، اپنے پسندیدہ گھر اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب ہیں تو اللہ کے عذاب کا انتظار کریں، بے شک اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' اللہ کی رحمتیں ہوں خاتم النبیین و امام الرسل ﷺ پر، اور ہر قسم کی حمد و ثنا صرف ربّ کائنات کے لئے ہے۔

یہ فرمان ملا، آپؓ نے پڑھ کر مسلمانوں کو سنایا، مسلمان سمجھ گئے کہ امیر المومنینؓ کا مقصد جہاد کے لئے برانگیختہ کرنا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ قنسرین کی مصالحت سے نادم ہوئے۔ ہر مسلمان اس کے مضمون کو سن کر رونے لگا اور سپہ سالار پر دباؤ ڈالا کہ قنسرین سے صلح ہے تو حلب اور انطاکیہ پر فوج کشی کر دیں، نیز صلح قنسرین کی مدت گزر جائے گی۔

(الواقدی ص ۱۰۷، جزء الاول)

۲۴۔ ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

حلب پر رومی سردار کے دو حقیقی بیٹے یوقنا اور یوحنا حکمران تھے۔ وہ بیرونِ شہر ایک پہاڑی قلعہ میں رہتے تھے۔ حلب نہایت مستحکم و مضبوط شہر تھا۔ اس کے چاروں طرف فصیل تھی۔ فصیل کے اردگرد حفاظتی اقدام کے طور پر گاؤں بسا دیئے گئے۔ یوقنا بڑا بیٹا بہادر، جنگجو اور جنگ کے خطرات میں کود جانے والا تھا۔ جبکہ یوحنا انجیل اور مزامیر داؤدی پڑھا ہوا تھا، عالم، نرم خو اور تارک الدنیا، یوقنا حکمران تھا اس کے سر پر جنگ کا بھوت سوار تھا، اس نے قلعہ میں خوراک ذخیرہ کر رکھی تھی۔ آلاتِ حرب سے مستحکم کر رکھا تھا۔ اہلِ حلب نے حضرت ابوعبیدہؓ کی شرائط پر صلح کر لی۔ یہ صلح یوقنا کو ناگوار گزری، اس نے اہلِ حلب سے کہا کہ تم مسلمانوں کے مددگار و معاون بن گئے ہو۔ طیش میں آ کر اپنے بھائی یوحنا کو قتل کر دیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے اپنے جیش کو کمر بندی کا حکم دے دیا اور حلب کا محاصرہ کر لیا۔ رومی قلعہ میں محصور ہو گئے۔ دن کو سنگباری اور شب کو شبخون مارتے۔ قلعہ کا محاصرہ سنگین صورت اختیار کر گیا۔ اس اثناء میں حضرت ابوعبیدہؓ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فتح کی اُمید میں کوئی اطلاع نامہ ارسال نہ کیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عالم اضطراب میں یہ فرمان بھیجا:

بسم الله الرحمن الرحيم. من عبدالله عمر إلى عامله أبي عبيدة. سلام عليك.

فإنّي أحمد الله الّذي لا إله إلّا هُوَ وأصلّي على نبيّه محمّدٍ صلى الله عليه وسلم. واعلم يا أباعبيدةؓ أنّ بإنقطاع كتابك وإبطاءِ خبرك يكثر قلقي ويفنى جسدي على إخواني المسلمين. ومالي ليلٌ ونهارٌ إلّا وقلبي عندكم ومعكم. فإذا لَم يأتِ منك خبرٌ ولا رسولٌ فإن عقلي طائرٌ وفكري حائرٌ. وكأنّك لا تكتب إلّا بالفتح أوِ الغنيمة، واعلم يا أباعبيده إنني وإن كنتُ نائيًا عنكم وقلبي عندكم وإنّي داعٍ لكم وقلقي عليكم كقلقِ الوالدة الشفوقة على ولدِها. فإذا قرأتَ كتابي هذا فكن للاسلام والمسلمين عضدًا. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمرؓ کی طرف سے عاملِ شام ابوعبیدہؓ کو سلام۔ میں معبودِ حقیقی اللہ کی حمد وثنا کرتا ہوں اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ ابوعبیدہ یقین کر لیجئے کہ تمہارا مکتوب نہ ملنے اور خیریت معلوم نہ ہونے سے شدید پریشانی ہے۔ اور مسلمان بھائیوں کی فکر سے جسم کو روگ سا لگ گیا ہے۔ شب وروز میرا دھیان تمہاری طرف ہوتا ہے۔ جب تمہاری طرف سے نامہ آتا ہے اور نہ قاصد، تو میں طرح طرح کے خدشات کا شکار ہو جاتا ہوں (گویا) میرا جسم مفلوج ہو جاتا ہے۔ تم ہو کہ نویدِ فتح یا مالِ غنیمت کی خوشخبری کے علاوہ کوئی خط تحریر ہی نہیں کرتے۔

ابوعبیدہ! یقین کرو کہ اگرچہ میرا جسم تم سے دور ہے لیکن میرا دل ہر وقت تمہارے پاس ہوتا ہے، میں تمہاری خیریت کے لئے دعا گو ہوں۔ میرا دل تمہارے لئے ہے، دل یوں بے چین ہے جیسے شفیق ماں کا دل اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے۔ میرا مکتوب پڑھتے ہی مسلمانوں اور اسلام کو تقویت پہنچانا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(واقدی۔ ص ۲۵۱۔ الجزء الاول)

(۲۵) حضرت ابوعبیدہؓ نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ملاطفت نامہ کے جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں بارگاہِ خلافت کو تحریر کیا کہ قنسرین فتح ہو گیا ہے۔ حلب بذریعہ صلح فتح ہوا۔ یوقنا انبوہِ غفیر اور اسلحہ کثیر سمیت قلعہ بند ہو گیا۔ یوقنا نے ہمارے ساتھ چند مرتبہ مکر کیا، ہمارے بہت سے آدمی شہید کر دیئے، ہم اس کی تاک میں ہیں۔ چار پانچ ماہ کے جانگسل محاصرہ کے باوجود کامیابی کی کرن بھی نظر نہیں آئی۔ سرِ دست محاصرہ اٹھا لینے اور پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا ہے، حلب اور انطاکیہ کے درمیان شہروں کی طرف جانے کا ارادہ ہے"۔

جب یہ اطلاع مرکز کو پہنچی تو فرمان صادر ہوا:

أمّا بعد! فقد ورد علیّ کتابک مع رسلک فسرّنی ما سمعتُ من الفتح والنّصر علی اعداء کم ومن قُتِل الشهداء وأما ما ذکرتَهُ من إنصرافک إلی البلاد الّتی بین حلب وأنطاکیه وترکک القلعة ومن فیها. فهذا رأی غیرُ صواب تترک رجلًا قد دنوت من دیارهِ وملکت مدینتهِ ثم ترحَّل، فیبلغ إلیٰ جمیع النّواحی أنّک لم تقدر علیه ولم تَصِل إلیه، فیضعف ذکرک ویعلُوا ذکرهُ ویطمع من یطمع ویجتریٔ علیک أجناد الرُّوم خاصَّتهم وعامّتهم وترجع إلیه الجواسیس وتکاتب ملوکها فی أمرک. فإیّاک أن تبرح عن مجاهدتهِ حتّٰی یقتلهُ اللّٰه أو یسلم إلیک إن شاء اللّٰه أو یحکم اللّٰه وهو خیر الحاکمین، وبُثَّ الخیلَ فی السَّهلِ والوعر والضّیق وأکناف الجبل والأودیة وشُنَّ الغارات فی حدودِ الفراتِ. ومَن صَالَحکم منهم فأقبل صلحهُ ومن سالمک فسالِمهُ واللّٰه خلیفتی علیک وعلی المسلمین وقد أنفذتُ کتابی إلیک ومعهُ عُصبةٌ من حضرموت وغیرهم وأهلِ مشائخ الیمنِ مِمَّن وهَبَ نفسَهُ لِلّٰهِ تعالیٰ ورَغب فی الجهاد فی سبیلِ اللّٰه تعالیٰ وَهم عرب وموالٍ وفرسان ورجالٌ والمدد یاتیک متواتر إن شاء اللّٰه تعالیٰ. والسلام

(فتوح الشام الواقدی۔ ص ۲۵۳۔ الجزء الاوّل)

تمہارے قاصد تمہارا خط لے کر آئے، دشمن پر حاصل ہونے والی فتوحات اور کامیابیوں کی خبر سن کر دل مسرور ہوا۔ اور شہداء کا بھی علم ہوا۔ تم نے حلب کے قلعہ کا حصار اٹھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور حلب اور انطاکیہ کے درمیانی علاقے کی طرف رُخ کرنے کا ذکر کیا ہے، میرے خیال میں یہ اقدام ہرگز درست نہیں۔ ایسے شخص کو چھوڑ کر جس کا ملک اور صدر مقام تمہاری دسترس میں تھا، اسے چھوڑنا مناسب نہیں۔ یہ خبر ہر طرف پھیل جائے گی کہ تم اس پر غلبہ نہیں پا سکے، نہ اس تک پہنچ سکے (اس کا بال بیکا بھی نہیں کر سکے) تمہاری کمزوری عیاں ہوگی اور دشمن کی ساکھ بہتر ہو جائے گی۔ دشمن جو تمہاری قوت و دبدبہ سے دبکے بیٹھے تھے، انہیں تم پر چڑھ دوڑنے کی جرأت و ہمت پیدا ہوگی۔ خاص طور پر قیصر روم کے لشکر میں تم سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ انگڑائیاں لینے لگے گا۔ اس کے جاسوس مستعد و ہوشیار ہو جائیں گے۔ شام کے اعیانِ حکومت تمہارے خلاف سازشوں کے جال بُنیں گے۔ خبردار! اس کا تعاقب اس وقت تک نہ چھوڑیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیں یا وہ اپنے آپ کو تمہارے حوالے کر دے (ان شاء اللہ) یا اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرما دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ میدانوں، بیابانوں میں، کوہساروں اور پہاڑوں میں، گھاٹیوں اور ننگائیوں میں، یہاں تک کہ حدودِ فرات کے چپے چپے پر رسالے پھیلا دیں۔ جو صلح کے خواہش مند ہوں ان سے صلح کر لیں، جو سلامتی چاہیں سلامتی دیں، میں تمہیں اور تمام مسلمانوں کو اللہ کی امان میں دیتا ہوں۔ اس مکتوب کے ہمراہ حضرموت کے عرب، موالی، مشائخ اہلِ یمن جنہوں نے اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عہد کر رکھا ہے کی جماعت روانہ کر رہا ہوں، اس کے علاوہ بھی کمک کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ (ان شاء اللہ) والسلام

۲۶۔ ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام فرمان

۱۷ھ میں شمالی شام کا جنت نظیر شہر، قیصر روم کا صدر مقام اَنطاکیہ فتح ہوا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے زید بن وہب کو تہنیت نامہ دے کر مرکز روانہ کیا اور تحریر کیا کہ انطاکیہ بڑا دلفریب مقام ہے۔ اس کی آب و ہوا عمدہ اور روح افزا ہے۔ تفریح اور زیست کی رنگینی کا سامان فراواں ہے۔ مسلمانوں کو یہ جگہ بہت پسند آئی، وہ رومی لڑکیوں کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گئے ہیں اور ان سے شادی کرنے کے آرزومند ہیں۔ مجھے خوف ہوا کہ عرب زیادہ دیر یہاں ٹھہریں تو وہ عیش و طرب کے دلدادہ ہو جائیں گے۔ اسی لئے حلب لوٹ آیا ہوں۔ علاوہ ازیں

13324

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنینؓ سے اگلے فوجی اقدام کے بارے میں مشورہ کیا۔ امیر المومنینؓ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور فرمایا "اللّٰھم لک الحمد والشکر علی نعمتک البالغة" الٰہی آپ کی کامل نعمت ہزار ہزار شکر۔ اور پھر یہ حکمنامہ تحریر فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم. من عبدالله عمر إلى عامله أبي عبيدة. سلام عليک.

فإنّي أحمد اللّٰه الّذي لا إله إلّا هُوَ وأصلّي على نبيّه وأشكرهُ على ما وهب من النصر للمسلمين وجعل العاقبة للمتقين ولم يزل بنا معينًا لطيفًا. وأمّا قولک لم نُقِم بأنطاكية لطيبها. فإنّ اللّٰه عزوجل لم يحرّم الطيبات على المومنين الّذين يعملون الصّٰلحٰت. فقال "يٰايها الذين أمنوا كلوا من طيّباتِ ما رزقناكم واشكروا لِلّٰه" (الآية) فكان يجب عليک أن تريح المُسلمين من لَعبَهم وتدعَهم يُرغدون في مطمعهم ويريحُون أبدانهم من نصب القتالِ مع من كفر باللّٰه. وأما قولک إنّک منتظر أمري فالّذي أمرکَ أن تدخل وراء العدوّ وتفتح الدّرب، فإنّک الشاهد وقد يرى الشاهد ما لا يرى الغائب، وأنت بحضرة عدوّک. عيونک تاتيک بالاخبار. فإن رأيتَ أن دخولک إلى الدّرب بالمسلمين صواب فابعث إليهم بالسّرايا وأدخل معهم إلى بلادهم. وضيّق عليهم المسالک وابعث مع سرايا من يدلّهم على الطريق ممن يثق به من المنتصرة. ومن طلب منک الصلح فصالحه ووفّ لهم مما تقدر. وأما قولک إنّ العرب أبصرت نساء الروم فرغبت في التزوج فمن أحبّ ذلک فدعه إن لم يكن لهُ أهل بالحجاز. ومن أراد أن يشتري الإما فدَعهُ، فإنّ ذلک أصون لفروجهم. والسلام

(فتوح الشام ج ۱ ص ۳۰۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر (رضی اللہ عنہ) کی طرف سے والیٔ شام ابوعبیدہؓ بن جراح کو سلام!

میں معبودِ حقیقی کا شکر گزار ہوں، اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ میں اس فتح پر جو اس نے مسلمانوں کو عطا کی اور نیکوکاروں کے لئے آخرت کے انعامات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ وہ ہمیشہ ہی ہمارا مددگار اور مہربان رہا ہے۔ آپؓ نے یہ تحریر کیا ہے کہ انطاکیہ بڑی پُرکشش اور اس کی آب و ہوا بڑی پاکیزہ ہے، میں نے مصلحتاً وہاں قیام نہیں کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ و عمدہ چیزیں مسلمانوں پر حرام تو نہیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ایمان والو! ہماری عطا کردہ نعمتوں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ'' (القرآن) لہٰذا آپ کے لئے مناسب تھا کہ تھکے ماندے مجاہدین کو وہاں ٹھہرنے، ستانے اور آرام کرنے اور جی بھر کر لطف اندوز ہونے دیتے۔ آپ نے تحریر کیا ہے دراب میں داخل ہونے کے لئے میرے حکم کے منتظر ہیں۔ دیکھئے آپ موقع پر موجود ہیں، موقع پر موجود صورت حال کا جو مشاہدہ کر سکتا ہے وہ غائب نہیں کر سکتا۔ پھر آپ کے جاسوس پل پل کی خبریں آپ کو دیتے ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو دستے روانہ کر دیں۔ پھر جیش کے ہمراہ رومیوں کی سرزمین میں داخل ہو جائیں۔ پہاڑی راستوں کی ناکہ بندی کر دیں۔ فوجی دستوں کے ہمراہ قابلِ اعتماد عیسائی عرب روانہ کریں جو ان کی رہنمائی کریں۔ اہل دراب صلح کی پیش کش کریں تو اسے قبول کر لیں۔ شرائط معاہدہ کی پابندی کریں۔ یہ جو آپ نے تحریر کیا ہے کہ عرب رومی عورتوں کے حسن و جمال پر فریفتہ ہیں اور شادی کے آرزومند۔ تو میری رائے یہ ہے کہ انہیں اجازت دے دیں بشرطیکہ حجاز میں ان کی بیویاں نہ ہوں۔ جو رومی کنیزیں خریدنا چاہیں ان سے تعرض نہ کریں۔ انہیں بدکاری سے بچانے کی یہی مؤثر تدبیر ہے۔ والسلام

۲۷۔ ہرقل کے نام فرمان

انطاکیہ کی فتح کے بعد مرکز کی طرف سے تازہ ہدایات کے مطابق سپہ سالار نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دروب (سرحدی) کے علاقہ میں رسالے بھیجے۔ ان چھاپہ مار دستوں نے رومیوں کو بہت زک پہنچائی۔ ان کارروائیوں کے دوران عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا سامنا ہرقل کے مصاحب خاص خلیص بن خریج سے ہوا۔ یہ آہنی لباس پہنے ہوئے تھا۔ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے پھرتی سے اس کی داڑھی (ٹھوڑی) کے نیچے سے تلوار کا وار کیا جو کارگر ثابت ہوا۔ اس کا سر تن سے جدا ہو کر فضا میں اڑ گیا۔ انہوں نے اس کا ساز و سامان اتار لیا، اور اپنے لشکر کی طرف لوٹ آئے۔ اس کا قتل رومیوں کو شاق گزرا، اس کا بدلہ چکانے کے لئے رومی عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی تلاش میں تھے۔ ایک رومی سردار نے انہیں پہچان لیا، پھرتی سے حملہ کیا اور گرفتار کر کے ہرقل کے پاس قسطنطنیہ بھیج دیا۔ اس گرفتاری کی خبر پر امیر المومنینؓ بہت رنجیدہ خاطر ہوئے، کیونکہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیصر روم کو یہ تہدیدی مراسلہ روانہ کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للّٰہ رب العالمین الّذی لم یتّخذ صاحبۃً ولا ولدًا. وصلّی اللّٰہ علٰی نبیّہٖ ورسولہٖ محمّدٍ علیہ السلام.

ھذا الکتاب من عمر بن الخطاب أمیر المومنین.

أما بعد فإذا وصل إلیک کتابی ھذا فابعث إلیَّ بالأسیر الذی فی أسرک وھو عبداللہ بن حذافہ. فإن فعلتَ ذلک رجوتُ لک الھدایۃ وإن أبیت بُعِثتُ إلیک رجالًا وایَ رجالٌ لا تلھیھم تجارۃٌ وّلا بیعٌ عن ذکر اللّٰہ. والسلام علٰی من اتبع الھدی وخشی عواقب الرّدی.

(فتوح الشام واقدی ص ۱۲ (کتاب عمرؓ) ج ۲)

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمد ہے ربّ کائنات کی جس کی نہ بیوی ہے نہ بیٹا۔ اس کی برکتیں اور رحمتیں ہوں اس کے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

یہ نامہ عمر بن خطاب امیر المومنین کی طرف سے ہے۔ واضح ہو کہ جب میرا یہ مراسلہ ملے تو اس قیدی کو جو تیری قید میں ہے فوراً میری طرف روانہ کر دیں۔ وہ عبداللہ بن حذافہ ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے لئے بہتر رہے گا۔ اگر تم نے انکار (سرتابی) کیا تو میں مجاہدین کی ایسی جماعت بھیجوں گا جن کو کاروبارِ حیات اللہ کے ذکر سے نہیں روک سکتے۔'' والسلام علی من اتبع الہدیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۸۔ قیصر روم کے نام فرمان

ابن ابی حاتم نے شعبیؒ کی روایت سے اپنی تفسیر میں تحریر کیا کہ قیصر روم نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میرے سفیر نے مجھے بتایا کہ آپؓ کے پاس ایک ایسا درخت ہے جو کسی دوسرے درخت سے پیدا نہیں ہوا، اس کی پیداوار گدھے کے کان کی طرح ہے، اس کے پھولوں میں سے موتیوں کی مانند کچھ نکلتا ہے۔ ہرے ہونے کی صورت میں سبز زمرد معلوم ہوتا ہے۔ جب لال (سرخ) ہو جاتا ہے تو سرخ یاقوت نظر آتا ہے۔ جب پختگی پر پہنچتا ہے تو عمدہ فالودہ بن جاتا ہے۔ اور خشک ہو جانے کی صورت میں مقیم کی غذا اور مسافر کی زادِ راہ ہوتا ہے، اگر میرے سفیر نے سچ کہا ہے تو درحقیقت یہ پیڑ جنت کا درخت ہے۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۱۱)

اس کا جواب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یوں تحریر کیا:

من عبداللّٰہ عمر امیرالمومنین إلی قیصر لملک الروم. إنَّ رسلک قد صدَقُوکَ، ھذہ الشجرۃ عندنا، ھی الشجرۃ الّتی انبتھا اللّٰہ علی مریم، حین نفست بعیسٰی إبنھا. فاتّقِ اللّٰہ و لا تتّخذ عیسٰی إلٰھًا من دون اللّٰہ فإنَّ مثل عیسٰی عنداللّٰہ کمثلِ اٰدم خلقہٗ من ترابٍ (آل عمران: ۵۹)

''من جانب اللہ کے بندے عمرؓ امیر المومنین، بنام قیصر بادشاہِ روم!

آپ کے سفراء نے سچ کہا، ہمارے پاس جو درخت ہے یہ وہ درخت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر حضرت مریم علیہا السلام کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس لئے اللہ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کے سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود مت بناؤ، کیونکہ حضرت عیسیٰ کی مثال بالکل حضرت آدم کی مانند ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا۔

۲۹۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

جنگ یرموک کے شعلے جو بن پر تھے (طبری) کہ لخمیہ بن زنیم اور شداد بن اوسؓ امین الملت حضرت ابوعبیدہؓ کے تقرر کا فرمان لے کر پہنچے۔ یرموک کی تاریخی فتح کے بعد مالِ غنیمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور انعامات وعطایا تقسیم ہو چکے، خمس (۱/۵) اور وفود بارگاہِ خلافت میں بھیجے جا چکے تو سپہ سالارِ لشکر نے بشر بن کعب کو نائب بنا کر یرموک چھوڑا تا کہ دشمن پلٹ کر اس پر حملہ نہ کر دے اور رسد کے منابع وراستے مسدود نہ ہو جائیں۔ اور خود بھگوڑوں کے تعاقب میں نکلے، جن کا رُخ دمشق کی طرف تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ ابھی مرج الصّفر پہنچے تو مخبروں نے اطلاع دی کہ دشمن نے دریائے اُردن کے کنارے واقع فحل کا رُخ کر لیا ہے جو دمشق سے پانچ میل کی مسافت پر اہم ''دفاعی چوکی'' تھی۔ اس نازک صورتحال کے پیش نظر سپہ سالار اور ان کے فوجی مشیر متردّد ہو گئے کہ تازہ مہم کا آغاز کہاں سے کیا جائے۔ حضرت ابوعبیدہؓ مرج الصفر میں رک گئے اور امیر المومنین کی طرف سے تازہ ہدایات کا انتظار کرنے لگے تو فرمان صادر ہوا:

أما بعد! فابدوا بدَمشق. فانهدمُوا لَها فإنّها حِصْن الشام. وبيتُ مملكتهم وأشغلوا عنكم أهل فحل ويكونُ بإزالهم في نحورهم. وأهل حمص وأهل فلسطين. فافتحها اللّٰه قبل دمشق. فذلك الّذي نحبّ وإلّا فأخّر وإن تاخّر فتحها. فاصبروا حتّٰى يفتح اللّٰه دِمشق.

فلينزل بدمشق من يمسك بها. ودعوها وانطلق أنت وخالد إلى حمص ودع شرحبيل وعمرو وخلّها بالأردن وفلسطين وأمير كلّ بلدٍ وحبرٍ على الناس حتّٰى يخرجوا من إمارته.

دمشق سے شروع کریں، اور اسے منہدم کر دیں، یہ شام کا قلعہ ہے اور ان کا (رومیوں کا) دارالحکومت۔ اہلِ فحل کو اُلجھائے رکھیں۔ اور ان کی گردن پر سوار رہیں۔ اسی طرح اہلِ حمص واہلِ فلسطین کو بھی۔ دمشق کی طرف دستے روانہ کر دیں جو ان کے سامنے ڈٹے رہیں۔ اگر یہ اہم مقامات دمشق سے قبل فتح ہو جائیں تو چشم ما روشن دلِ ما شاد، ورنہ صبر کریں اور ان کی تسخیر دمشق کی فتح تک مؤخر رکھیں۔

دمشق کی فتح کے بعد حفاظتی فوج متعین کر کے تم اور خالد حمص کا رُخ کرو، شرحبیل اور عمرو کو وہاں چھوڑ دو، تا کہ وہ اردن وفلسطین پر قبضہ جمائیں نیز ہر علاقہ کا امیر مقرر کریں جو اپنی عملداری سے گزر جانے تک امیر رہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ امراءِ اجناد کے نام فرمان

یأمرهم أن یضربوا الجزیة علٰی کلّ من جرت علیه الموسٰی وأن یجعلوها علی اهل ابورق علی کل رحل اربعین درهمًا وعلٰی أهل الذهب أربعة دنانیر وعلیهم من ارزاق المسلمین من الحنطة والزیت مدّان وثلاثة أقساط زیتًا کلَّ شهرٍ لکل انسان بالشام والجزیرة وجعل ودکاً عسلًا ولا أدری کم هو؟ وجعل بمصر فی کل شهرٍ اِرْدَبًا. وکسوة وضیافة ثلاثة ایّام.

(فتوح البلدان بلاذری ص ۸۰)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چھاؤنیوں کے امراء کو حکم دیا کہ ہر بالغ مرد (جس پر استرا چل چکا ہو) پر جزیہ عائد کر دیں جس کی مقدار صاحبِ دولت وزر پر چالیس درہم، اہلِ زر (سونا) پر چار دینار ہو، علاوہ ازیں مسلمانوں کی خوراک کے لئے گیہوں اور تیل بھی لینے کا حکم دیا جن کی مقدار شام و جزیرہ میں دو مدّی گیہوں، تین اقساط تیل ماہانہ تھی۔ چربی اور شہد کی کچھ مقدار بھی مقرر کیں۔ اسی طرح مصر میں ایک اُردب گیہوں، کپڑے اور تین دن کی ضیافت مقرر کی۔

مُدی ایک پیمانہ تھا جو شام مصر میں مستعمل تھا، ایک مدی ۱۴ صاع کے برابر تھا۔ اسی طرح قسط بھی پیمانہ تھا۔ اردب ۲۴ صاع کے برابر اہلِ مصر کا پیمانہ تھا۔

(۳۱) جنگِ یرموک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور نصرت اور شفیع الامت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اپنے بندوں کو عدیم المثال فتح سے سرفراز فرمایا، تقریباً ایک لاکھ پانچ ہزار (ایک روایت میں نوے ہزار) رومی قتل ہوئے۔ یاقوسہ کی ندی لاشوں سے اَٹ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ملک کا مالک بنا دیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے مالِ غنیمت اکٹھا کیا۔ مرکز کا حصہ "خمس" علیحدہ کیا، دمشق پہنچ کر ساری تفصیلات بارگاہِ خلافت میں تحریر کیں، اور سربمہر ملفوف حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا، امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی فتح اور دشمن کی ہزیمت پر خوش ہوئے اور یہ فرمان صادر کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. عن عبداللّٰہ عمر بن خطاب امیر المومنین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إلٰی عاملہٖ بالشام: سلامٌ علیک! أما بعد فإنّی أحمد اللّٰہ الذی لا إلٰہ إلّا ھو وأصلّی علٰی نبیّہٖ محمّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقد فرحتُ بما فتح اللّٰہ علی المسلمین من نصرِھم وإنھزام عدوّھم. فإذا وصل ھذا إلیک کتابی ھذا فأقسم الغنیمۃ بین المسلمین وفضّل أھل السبق وأعط کلّ ذی حقّ حقّہٗ، وأحفِظ المسلمین وأکلأھم واشکُرھم علٰی صبرِھم وفعالِھم، وأقِمْ بموضِعِک حتّٰی یأتیک أمرِی. والسّلام علیک وعلٰی جمیع المسلمین ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ.

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر بن خطاب امیر المومنینؓ کی طرف سے گورنر شام کے نام۔ امابعد! معبودِ حقیقی کی حمد وثنا اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد واضح ہو کہ اس خبر پر فرحت محسوس ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت سے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی اور ان کے دشمن کے حصے ہزیمت آئی۔ جب میرا یہ مکتوب ملے تو مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیں، جنگ میں نمایاں کارکردگی و خدمات دینے والوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ ہر حقدار کو اس کا حق دیں، مسلمانوں کی حفاظت ونگہبانی کریں۔ جنگ میں صبر و استقامت اور حسنِ کارکردگی پر شکریہ ادا کریں۔ اگلے اقدام کے لئے میری تازہ ہدایات تک اپنی جگہ پر ہی ٹھہریں، تمام مسلمانوں کو میری طرف سے سلام دیں۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ

۳۲۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ یہ مکتوب لے کر دمشق پہنچے اور ابوعبیدہؓ کے حوالے کیا۔ آپؓ نے فرمان کے مطابق مجاہدین میں مالِ غنیمت تقسیم کیا، ہر سوار کے حصے میں چودہ چودہ ہزار مثقال اور پیادہ کے حصہ میں آٹھ آٹھ ہزار مثقال سونا اور اسی مقدار میں چاندی بھی آئی۔ عتیق، خالص عربی النسل گھوڑے کو دو حصے، ہجین، دوغلے گھوڑے کو ایک حصہ دیا۔ برزون، تیز رفتار گھوڑے کو عربی النسل گھوڑوں کے برابر کر دیا۔ دوغلے گھوڑوں کے مالکوں کو تفریق پسند نہ آئی۔ انہوں نے اپنے گھوڑوں کو اصیل گھوڑوں کے برابر حصہ دینے کا مطالبہ کیا۔ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم چلتے ہوئے مالِ غنیمت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کی ہے۔ (واقدی: ۳۱۸) لیکن وہ لوگ مطمئن نہ ہوئے یہ قضیہ مرکز کو تحریر کیا تو یہ فرمان صادر ہوا۔

أما بعد! فقد عملت بسنةِ رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تتعدَّ حكمه، فأعط الفرس العربيَّ سهمينَ والهجين سَهْمًا. واعْلَم أنَّ رسول اللّٰهِ عرَّب العربيَّ وهجَّن الهجين يوم خيبر، فجعل للهجين سهمًا وللعربيّ سهْمَين. (واقدی فتوح الشام. ۲۱۸)

"تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا، اور آپؐ کے حکم سے تجاوز نہیں کیا، عربی النسل گھوڑے کو دو حصے اور دو غلے کو ایک حصہ دیں۔ یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امتیاز غزوۂ خیبر کے موقعہ پر روا رکھا، دو غلے گھوڑے کو ایک حصہ اور عربی النسل گھوڑے کو دو حصے عطا فرمائے۔

امام مالکؒ نے وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا، "ہم نے گھوڑے، خچر، گدھے تمہاری سواری کے لئے پیدا کئے"، اس آیت مبارکہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ جب حاکم ان کو اسہام کے لئے قبول کر لے تو ان سب کے حقوق ایک جیسے ہوں گے۔ ترکی یا عربی النسل گھوڑے کو تخصیص حاصل نہیں۔ ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ) بھی اسی خیال سے متفق ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلی یا دو غلے گھوڑے میں امتیاز روا نہیں رکھا۔ سنن ابوداؤدؒ نے عبدالرحمٰن بن یزید انصاری سے روایت کی ہے کہ خیبر کے مالِ غنیمت کو اہلِ حدیبیہ میں اس طرح تقسیم فرمایا کہ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ دیا۔

(حدیث ۲۳۴۶ ص ۴۸۰ ج ۲)

۳۳۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

جابیہ محل وقوع کے اعتبار سے پُرکشش مقام تھا، چھوٹے چھوٹے پہاڑوں سے گھرا ایک صحت افزا مقام تھا۔ پانی کثرت سے دستیاب تھا۔ عمدہ گھاس کے وسیع مرغزار تھے۔ گھوڑوں کی خوراک و پرداخت کے وافر ذخائر تھے۔ ان صفات کی وجہ سے مسلمانوں نے شام میں اس مقام کو فوجی چھاؤنی کے لئے منتخب کیا۔ مرکز سے فوجی دستے آتے، پھر ضرورت کے مطابق مختلف محاذوں پر روانہ کر دیئے جاتے۔ فوجی نقل و حرکت اور رسل رسائل کی سہولت موجود تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی سیاست کے خطوط وضع کرنے کے لئے سپہ سالارانِ جیش عساکر اسلامی کو فرامین جاری فرماتے رہتے تھے۔ یہ فرمان بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ فرمان:

أمّا بعد فإنّهُ لا يقيم لأمر اللّٰه إلّا خصيف العقدة بعيد الغرّة لا يطلع الناس منه علٰى عورةٍ ولا يحيق علٰى جرّة ولا يخاف لومة لائم.

(کنز العمال ج۵، رقم ۱۴۳۵۷ ص ۳۸۱)

''واضح رہے کہ اللہ کے قوانین صرف محکم تدبیر انسان ہی نافذ کرسکتا ہے جو فرائض منصبی کی ادائیگی میں غفلت کا شکار نہ ہو۔ لوگوں کی نظر میں اس کی سیرت بے داغ ہو۔ رعیت سے کینہ نہ رکھتا ہو۔ حق بات کہنے میں کسی ملامت سے نہ ڈرے۔

(ازالۃ الخفاء: ص ۳۸۱)

(۳۴) بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مظہر فیض الٰہی تھے، آپؓ اشاعتِ حق کے لئے آلہ جارحہ تھے۔ مشائخ نے تحریر کیا کہ فرشتے ان کی زبان پر کلام کرتے تھے کہ وحی الٰہی منقطع ہوچکی تھی۔ ''ہر لحظہ نئی آن نئی شان'' کے مصداق اسوۂ حسنہ کی تبلیغ و ہدایت کا فریضہ انجام فرماتے رہتے تھے۔ درج ذیل فرامین اسی نوع سے تعلق رکھتے ہیں۔ عروہ بن ندیم سے روایت ہے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان امین الملت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا:

أمّا بعد فإنّي كتبتُ إليك بكتابٍ لم آلك ونفسي خيرًا. إلزَم خمس خصائل، يسلم لك دينك وتحظى أفضل حظّك. إذا حضرك الخصمان، فعليك بالبيّناتِ العدول والايمان القاطعة، ثم أدن الضعيف حتى تبسط لسانه ويجترى قلبه وتعهد الغريب فانه اذا طال جلسه ترك حاجته وانصرف الى اهله. وان الذى ابطل حقه لم يرفع رأسه وأحرِصْ على الصلح ما لم يستبين لك القضاء.

(ازالۃ الخفاء ص ۲۵۴۔ کتاب الخراج امام ابو یوسف)

(کنز العمال ص ۳۸۱۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف)

واضح رہے کہ میں یہ مکتوب تمہاری بھلائی کے لئے لکھ رہا ہوں، اس میں اپنی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ان پانچ خصلتوں کو اپنے اوپر لازم کر لیں تو تمہارا دین سلامت رہے گا، فرائض منصبی کی ادائیگی میں اعلیٰ درجہ ملے گا۔ جب دو جھگڑنے والے (مدعی اور مدعا علیہ) اپنا قضیہ لے کر آپؓ کے پاس آئیں تو مدعی سے عادل گواہ طلب کریں۔ اور مدعا علیہ سے قطعی حلف لیں۔ کمزور و ناتواں سے ہمدردی کا اظہار کریں تا کہ وہ حوصلہ پا کر زبان کھولے۔ پردیسی سے التفات کریں، اگر اسے زیادہ دیر رکنا پڑا تو وہ اپنا حق چھوڑ کر گھر لوٹ جائے گا۔ اس حق تلفی کی ذمہ داری، بے اعتنائی برتنے والے پر ہوگی۔ جب تک صحیح فیصلہ نہ سوجھے تو فریقین میں صلح کرانے کی کوشش کریں۔ مدعی اور مدعا علیہ کے ساتھ مساوی سلوک کریں۔

۳۵۔ ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان

أمّا بعد فإنّه بلغني أنّ النساء المسلمات يدخُلن الحمامات ومعهنّ نساء أهل الكتاب فامنع ذلك وحُلّ دونهُ.

''مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ مسلمان عورتیں حماموں میں داخل ہوتی ہیں جبکہ ان کے ساتھ اہلِ کتاب کی عورتیں ہوتی ہیں۔ اس کو منع کر دیں اور اس میں رکاوٹ بن جائیں''۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے:

فإنّهُ لا يحِلُّ لامرأةٍ تؤمِنُ باللّٰهِ واليومِ الأخر أنْ تنظر إلٰى عورتها إلا اهلُ ملّتِها.

''کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے یہ حلال نہیں کہ اس کے ستر کو کوئی عورت دیکھے، بجز اس کی ہم مذہب عورت کے۔''

(ازالۃ الخفاء ص ۴۰۹)

عن قتادةؓ كتب عمر لا يدخل أحد الحمام إلّا بمئزرٍ.

قتادہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ کوئی شخص تہ بند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو۔

(ازالۃ الخفاء ص ۳۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام

سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ شام کے باشندوں نے ان سے درخواست کی کہ وہ گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن انہوں نے زکوٰۃ لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ نہیں اور امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق تحریر کیا تو آپؓ نے بھی انکار کر دیا۔ یہ لوگ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے بارگاہِ خلافت میں تحریر کیا تو فرمان جاری ہوا:

إن أحبُّوا فخذها منهم وردّوها عليهم وارزُق رقيقهم.

اگر یہ لوگ زکوٰۃ (گھوڑوں پر) ادا کرنے پر بضد ہیں تو ان سے وصول کر لیں اور ان کی طرف ہی لوٹا دیں۔ ان کے غرباء میں تقسیم کر دیں اور ان کے غلاموں اور لونڈیوں کے وظائف مقرر کر دیں۔"

(مؤطا امام مالکؒ: ص ۲۴۱)

(۳۹) قاسم بن برّہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے شام کے ذمی کو قتل کر دیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس کا فیصلہ نہ کر سکے اور معاملہ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا تو فرمان صادر ہوا:

إن كان ذلك لهُ خلقًا فقدّمه فاضربْ عنقهُ، وإن كانت طيرة طارها، فأعزمه ديَّة أربعة آلافٍ.

"اگر قاتل مسلمان عادی قاتل ہے تو اس کی گردن مار دی جائے، اگر اس نے طیش میں آ کر قتل کیا ہے تو اس سے مقتول کے ورثاء کو چار ہزار درہم تاوان دلوائیں۔

(کنز العمال)

قرآن کریم کی رُو سے مسلم و غیر مسلم معاہد و ذمّی کی دیت برابر ہے۔ (سورۃ نساء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل معاہد مشرکوں اور ذمیوں کی جان و مال کا تاوان مسلمانوں کے برابر ادا کیا۔ ابن عباسؓ و دیگر صحابہ سے بھی یہی روایت مروی ہے کہ پہلے چار خلفاء کے زمانہ میں یہی دستور تھا۔ ذمی کے قتل کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۔ فتح بیت المقدس

جعفر بن عبداللہ بن الحکم کا بیان ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیت المقدس کے محاصرہ کے دوران بطریق کے پاس گئے، بطریق نے ان کا پُر جوش استقبال کیا۔ آپؓ کے طرزِ تکلم، فصیح البیانی اور اطوار سے بھانپ گیا کہ یہ مسلمانوں کا کوئی اہم رہنما ہے۔ اس نے رومی زبان میں اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میری بات مانیں اور باہر نکلنے سے قبل اسے قتل کر دیں۔ بطریق کے رومی مصاحب نے کہا کہ یہ بات نہیں، کیونکہ عمرو کے ساتھیوں میں ایک آدمی رومی زبان جانتا ہے، اس نے بطریق کے ارادے سے انہیں باخبر کر دیا ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے تو خوشی سے ''اللہ اکبر'' کہا اور فرمانے لگے آئندہ وہ ایسا کوئی اقدام نہیں کریں گے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا تو فرمان صادر ہوا:

الحمد للّٰہ الّذی علٰی احسانہٖ إلینا وإیّاک والتعزیر بنفسک أو بأحدٍ من المسلمین فی ھذا وشبھہ بحسب العلج منھم أن یتکلّم من مکانٍ سواءٍ بینک وبینہٗ، فتأ من غائلتہ ویکون أکبر لہ.

(کنز العمال ج۵ ص۲۷۶ حدیث رقم:۱۴۲۰۴)

''تمام حمد و ثنا ربّ کائنات کے لئے ہے، جس نے ہم پر احسان فرمایا۔ آئندہ اپنے آپ کو یا کسی بھی مسلمان کی جان کو خطرہ سے دوچار نہ کریں۔ کسی بھی کافر سے بات چیت کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جو اس کے اور تمہارے درمیان برابر ہو تا کہ تم اس کے دھوکے فریب سے محفوظ رہو۔ یہ صورت حال اس کے لئے حوصلہ شکن ہوگی۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نامہ مبارک پڑھ کر کہا: امیر المومنینؓ اپنی رعیت کے کتنے خیر خواہ ہیں۔

(۴۱) عمرو بن عاص فلسطین میں جیش اسلامیہ کے امیر تھے انہوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا۔ اہل شہر نے جوش و خروش سے مدافعت کی۔ محاصرہ طویل ہوتا گیا اور عیسائیوں کی طرف سے مزاحمت شدید تر۔ ایلیا کے باشندے ابن العاص کے لئے اور ابن العاص ان کے لئے مصیبت بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے مرکز سے مدد اور ہدایت چاہی اور خط میں یہ بھی تحریر کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ ''بہت سخت جنگ لڑ رہا ہوں۔ تاہم میں نے ملک آپ کے لئے تیار کر دیا ہے'' (جریر طبری۔ ص ۳۶۸) یہ اشارہ غالباً ارطبون سے سفارت کاری کے دوران ملا جب اس نے یہ کہا ''اس علاقہ کا مالک وہ شخص ہے جس کا نام عمر ہے، اور اس کے تین حرف ہیں'' (طبری) فتح یرموک اور متروکہ علاقوں کی بازیابی کے بعد حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اعیانِ عساکرِ اسلامیہ سے مستقبل کے لائحہ عمل کے حوالے سے مشاورت کی تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مرکز سے استفسار کا مشورہ دیا۔ چنانچہ عرفجہ بن ناصح رضی اللہ عنہ کو عرضداشت دے کر مدینہ منورہ بھیجا تو فرمان صادر ہوا:

أمّا بعد فإنّی احمد اللّٰه الّذی لا اله إلّا هو، وأصلّی علٰی نبیّه، وقد وردَ علَیَّ کتابک وفیه تستشیرونی فی أیّه ناحیةٍ تتوجّه إلیها وقد أشارَ إبن عمّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بالمسیر إلٰی بیت المقدس. فإنَّ اللّٰه سبحانهٗ وتعالٰی یفتحُها علٰی یدیک. والسّلام

(فتوح الشام واقدی۔ ص ۲۲۰۔ جزءالاول)

''امابعد! میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ اور اس کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔

تمہارا خط ملا، جس میں تم نے مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے کہ کس طرف کا رخ کروں؟ اس کے متعلق ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس پر لشکر کشی کا مشورہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں اسے ضرور فتح کرادیں گے۔ والسلام

یہ ملفوف عرفجہ بن ناصح نے جابیہ میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیش کیا۔ مسلمان بیت المقدس کا نام سن کر بہت خوش ہوئے۔ تیس ہزار کا لشکر چھ دستوں کی صورت روانہ کیا۔ یہ جیش اسلامیہ تازہ ہدایات کے انتظار میں القدس کے باہر پڑا رہا۔ اس اثنا میں وہاں کے کسی باشندے نے ان سے گفتگو نہ کی بلکہ ضروری اسلحہ سے اپنی قوت میں اضافہ کرتے رہے۔

وقد حصّنُوا أسوارَهم بالمجانیق والطوارق والسیوف والدرق والجراش والزاد الفاخرة.

''اور اس کی فصیل کو منجنیقوں، تلواروں، تختوں، چمڑے کی ڈھالوں، جوشنوں اور عمدہ زرہوں سے مضبوط کیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پہنچنے پر فضا تہلیل و تکبیر سے گونج اٹھی۔ عیسائیوں پر رعب چھا گیا۔ صفرینوس پوپ کو علم ہوا تو کہنے لگا ''انجیل مقدس کی قسم! طول و عرض زمین کا فاتح، گندم گوں رنگت والا، سیاہ سیاہ آنکھوں والا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی عمرؓ ہے۔ سن لیں اس کے مقابلے کی تم میں سکت نہیں، میں اس کی شکل وصورت دیکھ کر ہی چابیاں اس کے حوالے کردوں گا''۔ (واقدی)

عیسائی یرموک، فحل اور اجنادین کی فتوحات سے شکستہ خاطر تو تھے ہی مسلمانوں کے سخت محاصرہ سے ہمت ہار بیٹھے۔ انہوں نے مصالحت کی گفتگو کی پیش کش کی۔ شرائط صلح میں شام کے دوسرے شہروں کی شرائطِ صلح پر آمادہ ہو گئے لیکن ایک شرط کا اضافہ کر دیا کہ صلح نامہ کی تکمیل و تسوید کے لئے امیر المومنینؓ خود تشریف لائیں۔ معاہدہ پر اپنے ہاتھ سے دستخط ثبت کریں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی صلح جُو طبیعت نے اسے قبول کر لیا اور عرضداشت بھیجی کہ بیت المقدس کی فتح آپ کی تشریف آوری پر موقوف ہے۔ جلد تشریف لائیے۔ (طبری)

مورخین کی رائے ہے کہ عیسائی امیر المومنین کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر بہتر شرائط پر معاہدہ کرنا چاہتے ہوں گے۔ میرے خیال میں اس کی اصل وجہ یہ تھی بیت المقدس انبیاء کا مسکن اور قبلہ تھا۔ عیسائیوں کا اہم مقدس مذہبی مرکز تھا۔ ان کی کتابوں انجیل و تورات میں فاتح القدس کی نشانیوں کا تذکرہ تھا۔ وہ عین الیقین کے بعد ہی معاہدہ کرنا چاہتے تھے۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ خط مسجد نبوی میں موجود تمام مسلمانوں کو سنایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کر کے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائیں۔ (ہیکل)

امیر المومنین مدینہ منورہ سے جابیہ گھوڑے پر سوار ہو کر گئے۔ واقدی کا بیان ہے کہ سرخ اونٹ پر روانہ ہوئے۔ اس پر دو تھیلے (خرچی) تھے۔ ایک میں ستو، دوسرے میں کھجوریں تھیں۔ آپ کے سامنے پانی کا مشکیزہ تھا۔ پیچھے زادِ راہ کا کشکول تھا۔ مسلمانوں کی جماعت ساتھ تھی۔ بیت المقدس میں داخلے کے وقت نمدے کا کرتہ زیبِ تن تھا جس پر اوھوڑی سمیت چودہ پیوند تھے۔ بطریق کے مشورہ پر سفید لباس پہنا۔ کندھے پر ریشمی رومال ڈال لیا۔ ترکی گھوڑے پر سوار ہوئے۔ وہ کلیلی بھری چال چلا تو اتر آئے۔ اس کے منہ پر مارتے ہوئے فرمایا'' اللہ تجھے کچھ نہ سکھائے یہ تعلیم تجھے کس نے دی کہ اَکڑ اَکڑ کر چلو''۔ (طبری ص ۲۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھیوں سے فرمایا کہ میری لغزش سے درگذر کریں اللہ قیامت کے روز تمہاری لغزش سے درگذر فرمائے گا۔ جس نخوت و کبر نے اس وقت میرے دل میں راہ پائی شاید وہ تمہارے امیر کو ہلاک کر دیتی۔ اس کے بعد پوشاک اتار کر پیوند لگے کپڑے پہن لئے۔

ابنِ کثیر نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خاکستری رنگ کے اونٹ پر ایلیہ کے راستے جابیہ تشریف لے گئے۔ آپ کی پیشانی سے اوپر کا حصہ دھوپ میں چمک رہا تھا۔ سر پر ٹوپی تھی نہ عمامہ۔ دونوں پاؤں بے رکاب کجاوے کے اگلے اور پچھلے حصے کے درمیان رگڑ کھا رہے تھے۔ اونٹ کی پیٹھ پر اونی کمبل تھا جو قیام کی حالت میں بستر کا کام بھی دیتا تھا۔ خرجی چیتے کی کھال کی تھی جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ بوقتِ ضرورت تکیہ بھی بنالیا جاتا تھا۔ امیر المومنینؓ کا ڑھے کا بوسیدہ کرتہ پہنے ہوئے تھے جو پہلو سے پھٹا ہوا تھا۔ قوم کے سردار (جلوس) نے عرض کیا: ''آپؓ عرب کے بادشاہ ہیں، اگر آپ دوسرا لباس پہن لیں اور ترکی گھوڑے پر سوار ہو جائیں تو رومیوں کی نظر میں عظمت بڑھے گی''۔ تو ارشاد فرمایا: ''اللہ نے ہمیں جو عزت اسلام سے دی ہے اس کے سوا ہمیں کچھ نہیں چاہئے''۔ طارق بن شہاب کی روایت کے مطابق شام میں ایک مقام پر پانی رکاوٹ بنا تو اونٹنی سے اترے، موزے اتار کر ہاتھ میں لئے، اونٹنی کے ہمراہ پانی میں اتر گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے آج آپؓ نے وہ کام کیا جس کی اہلِ زمین کی نظر میں بڑی قدر ہے۔ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ''یہ بات تمہارے کہنے کی نہ تھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام سے عزت دی ہے''۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں قیام فرمایا، سالم بن عبداللہ کی روایت ہے کہ اس موقعہ پر دمشق کے ایک یہودی نے کہا ''آپؓ ایلیا کے مالک ہیں، خدا کی قسم آپ واپس نہیں جائیں گے جب تک اللہ ایلیا آپؓ کے ہاتھوں فتح نہیں کرائے گا''۔ (طبری ص ۳۱۸)

طبری نے تحریر کیا ہے کہ معاہدہ صلح یہیں لکھا گیا۔ واقدی کا بیان ہے صلح نامہ بیت المقدس میں تحریر کیا گیا۔

فتح بیت المقدس کے وقت لکھا جانے والا معاہدہ

(۴۲) بیت المقدس کا معاہدہ جو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ان کے الفاظ میں تحریر ہوا، بتمامہ درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم. هذا ما أعطى عبداللّٰه عمر امیر المومنین أهل إیلیاء من الأمان.

أعطاهم أمانًا لأنفسهم وأموالهم ولكنائسهم وصُلبانِهِمْ وسقيمها وبريها وسائرِ ملّتِها، إنَّهُ لا تُسكَنُ كنائِسِهم ولا تهدم ولا ينقص منها ولا من حيّزها ولا من صليبهم ولامِنْ شيءٍ من اموالِهم ولا يكرِهون على دينهم ولا يَضارُّ احدٌ منهم ولا يُسكَن بِأيلِياء منهم أحدٌ من اليهود. وعلى أهلِ إيلياء أن يُعطوا الجزية كما يُعطى أهل المدائن وعليهم أن يخرجوا منها الرومَ واللصوتَ فمن خرج منهم فامن على نفسه وماله حتّى يبلُغَ مأمنه ومن أقام منهم فهو امن وعليه مثل ما على أهلِ إيلياء من الجزية، ومن احبَّ من أهلِ إيلياء أن يسير بنفسه وماله مع الرّوم ويخلّى بيعهم وصُلبهم فإنَّهم امنون على انفسهم وعلى بِيَعِهم وصُلبهم حتّى يبلغوا مأمنَهم ومن كان بها من الأرض قبل مقتل فلان. فمن شاء منهم قعد وعليه مثل ما على أهلِ إيلياء من الجزية ومن شاء منهم سارَ مع الرّوم ومن شاء رَجع أهله فإنَّهُ لا يؤخذُ منهم شيءٌ حتّى نحصيد حصادهم. وعلى ما في هذا الكتاب عهد اللّٰه وذمّة رسوله وذمّة الخلفاء وذمّة المومنين إذا أعطوا الّذى عليهم من الجزية.

شهد على ذلك خالد بن وليد، عمرو بن عاص، وعبدالرحمن بن عوف و معاوية بن سفيان.

کتب حضر ۱۵ھ

(ابن خلدون)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ امان ہے جو اللہ کے بندے عمر (رضی اللہ عنہ) امیر المومنین نے اہل ایلیاء کو دی۔ ان کی جان مال، گرجے، صلیب، بیمار، تندرست ان کے تمام مذہب والوں کے لئے ہے۔ کسی کو ان کے گرجاؤں میں سکونت کرنے کا اختیار نہ ہوگا نہ وہ گرائے جائیں گے، ان کو اور نہ ان کے اصاطے کو نقصان پہنچایا جائے گا، نہ ان کی صلیبوں اور نہ ان کے وقف میں کمی کی جائے گی۔ مذہب کے حوالے سے ان پر جبر نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے گا اور نہ ان کو ضرر پہنچایا جائے گا۔ ایلیاء میں ان کے ساتھ یہودی نہ رہنے پائیں گے۔ اور اہلِ ایلیاء پر فرض ہوگا کہ وہ دوسرے شہروں کی طرح جزیہ دیں گے۔ یونانیوں اور چوروں کو نکال دیں گے۔ ان یونانیوں میں سے جو شہر سے نکلے گا ان کے جان و مال کو امن ہے جب تک وہ محفوظ جگہ پر نہ پہنچ جائے۔ ان میں سے جو شخص ایلیاء میں قیام کرے اسے بھی امن ہے، اس پر بھی اہل ایلیاء کی طرح جزیہ لاگو ہوگا۔ اہلِ ایلیاء میں سے جو شخص اپنی جان مال لے کر یونانیوں کے ہمراہ جانا پسند کریں انہیں، ان کے گرجاؤں اور صلیبوں کو امن ہے، یہاں تک کہ وہ محفوظ مقام تک پہنچ جائیں۔ دوسرے ملکوں کے لوگوں میں جو یہاں سکونت اختیار کرنا چاہے اسے بھی اہلِ ایلیاء کی طرح جزیہ دینا ہوگا۔ جو رومیوں کے ساتھ جانا چاہے یا جو اہل وعیال کے پاس لوٹنا چاہے تو لوٹ آئے۔ ان سے کھیتوں کی کٹائی تک کوئی چیز نہیں لی جائے گی۔ اس عہد نامہ میں جو کچھ ہے اس پر اللہ اور اس کے رسول، ان کے خلفاء اور مومنوں کا ذمہ ہے جب تک وہ مقرر کردہ جزیہ ادا کرتے رہیں گے۔ معاہدے پر حضرت عمر رضی نے مہر ثبت فرمائی۔ وثیقہ پر خالد، عمرو بن عاص، عبدالرحمن بن عوف، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم نے گواہی دی۔

(۴۳) یعقوبی نے معاہدہ ایلیاء پر مختصر تذکرہ کیا ہے:

إنّكم آمنون على دماءِ كم و كنائسِكم، لا تسكنُ ولا تخربُ إلّا أن تحدثوا حدثًا عامًا.

"یہ دستاویز عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے لکھ دی کہ تمہارے جان و مال و کنیسوں کو نہ گرایا جائے گا، نہ ان میں کوئی سکونت اختیار کرے گا، ماسوائے اس کے کہ وہ عہد شکنی کریں۔

(۴۴) بیت المقدس کی فتح کے موقع پر یوسف بن نون بیس یہودیوں کے ہمراہ امیر المومنینؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپؓ نے ان پر جزیہ مقرر کیا اور یہ تحریر لکھ دی:

بسم الله الرحمن الرحيم. أنتم آمنون على دماء كم واموالكم وكنائسكم ما لَم تحدثوا اوتاؤوا محدثًا لِمَن أحدث منكم او اوىٰ محدثًا فقد برأتْ منه ذمّة الله وإنّي بريءٌ من معرّة الجيش.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شهد معاذ بن جبل وابو عبيده

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمہارے لئے تمہارے مال، جانیں اور گرجے محفوظ ہیں۔ جب تک تم خود کوئی شرارت نہ کرو اور نہ شرارت کرنے والے کو پناہ دو۔ اگر تم میں سے کسی نے شرارت کی یا شر پسند عناصر کو پناہ دی تو اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جائے گا۔ اور لشکر کے حملے کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی۔

گواہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

۴۵۔ صائب بن اُقرع کے نام فرمان

أيما رَجلٌ من المسلمين وجَدَ رقيقه ومقامَهُ بعينه فهو أحقّ به، وإن في أيدى التجار بعد ما قُسِمَ فلا سبيل إليه وإنّما حرٌّ إشتراه التجار، فيَرُدُّ عليهم رءوس اموالهم. فإن الحرَّ لا يُباعَ ولا يُشترى.

(شعبی. کنز العمال ج۴، ص ۲۳۲. حدیث رقم: ۱۱۶۰۳)

''مسلمانوں سے جو کوئی بھی اپنا غلام اور سامان پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے، اگر اس نے مال تقسیم ہونے کے بعد کسی تاجر کے پاس پایا تو اس کا اب کچھ نہیں ہو سکتا، کسی آزاد مرد کو تاجر نے خرید لیا تو ان کو اصل قیمت واپس کی جائے کیونکہ آزادی کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی۔

۴۷۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مالِ غنیمت کے حوالے سے بڑی واضح حکمت عملی اپنا رکھی تھی۔ اسی حکمت عملی سے مالِ غنیمت سے عمان فرار شدہ غلام حضرت زبیر ابن العوام کے سپرد کیا گیا۔ مگر باندی کا مسئلہ ذرا مختلف نوعیت کا تھا۔ زید المرادی کا بیان ہے ایک باندی ہمارے سے بھاگ کر دشمن کے ساتھ جا ملی۔ معرکہ یرموک میں ہم نے اسے پکڑا اور غنائم (مالِ غنیمت) میں شامل کر دیا، اس کی واپسی کے بارے میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے بات کی، مگر آپؓ نے امیر المومنینؓ کو تحریر کیا تو فرمان صادر ہوا:

إن كانَت جارية حرَبية، ففيها السّهام وإلّا لا سبيل إليها. وإن كان لم تجر فيها السّهام فردّوها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اگر باندی حربیہ ہے تو اس میں سہام ہے، ورنہ نہیں! اگر اس میں سہام جاری ہو تو مالِ غنیمت میں لوٹا دیں۔''

(فتوح الشام الواقدی الجزء الاول ص ۲۱۹)

امام مالکؒ نے مدونۃ الکبریٰ میں اسی قسم کا فرمان نقل کیا ہے:

أحرز العدوّ من اموال المسلمين. ثم غنيمها المسلمون من العدوّ، فما إعترفه المسلمون من اموالهم قبّل ان يقسم فهو مردودٌ إليهم.

مسلمانوں کا جان و مال جس پر دشمن قابض ہو جائیں۔ مسلمان اسے دوبارہ غنائم میں پا لیں، تو مال کا وہ حصہ جسے قبل از تقسیم مالک پہچان لیں انہیں لوٹا دیا جائے۔ (رجاء بن حرۃ۔ مدونۃ الکبریٰ)

۴۸۔ صوبائی عمال کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے، معاہدہ بیت المقدس کے بعد ایلیاء کے باشندوں کی دعوتِ عام کی۔ اس موقع پر انہوں نے امیر المومنینؓ سے شکایت کی کہ شام کی سرزمین میں وباء اور آب و ہوا میں ثقل ہے، یہ ہمارے موافق نہیں، اس میں شراب کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں۔ آپؓ نے فرمایا ''شہد پیو''۔ لوگوں نے بتایا کہ شہد بھی ہمارے موافق نہیں۔ وہاں کے باشندے (بقول جریر طبری) راہب نے کہا کہ اس سے ایسا مشروب بنا دوں جو نشہ آور نہ ہو؟ آپؓ نے فرمایا، ''کیوں نہیں!'' لوگوں نے اسے پکایا، یہاں تک کہ اس کا دو تہائی ختم ہو گیا اور ایک تہائی باقی رہ گیا۔ ذهب ثُلُثاه و بقي ثلثه۔ (مدونۃ الکبریٰ: ۶/۷)

وہ اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے۔ آپؓ نے اس میں انگلی ڈبوئی، پھر اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایک تار سا کھنچ گیا۔ فرمایا ''یہ تو اونٹ کے طلاء کے مشابہ ہے''۔ بقول جریر طبری ''اسے چکھا اور پیا''۔ پھر دوسرے امصار کے عمال کو فرمان جاری کیا:

إنّي قد أُتيتُ بشرابٍ مما قد طبِخَ من القصير حتّى ذهب ثُلُثاهُ و بقِي ثلثهُ كالطّلاء فاطبخُوهُ وارزقوه المسلمين.

''میرے پاس وہ شربت لایا گیا جو رس نکال کر پکایا گیا، یہاں تک کہ اس کا دو تہائی ختم ہو گیا اور ایک تہائی وہ باقی رہ گیا۔ تم بھی اسے پکاؤ اور مسلمانوں کو استعمال کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دو۔" (موطا امام مالکؒ ص ۵۹۲، مؤطا امام محمد باب النبیذ ص ۳۱۷)

دوسری روایت:

کتب عمرؓ إلی عمّالہ أن یرزُق النّاس الطلا ما ذھب ثلثاہُ وبقی ثلثہ.

"امیر المومنینؓ نے اپنے گورنروں کو تحریر کیا کہ لوگوں کو وہ نبیذ دیا جائے جس کا دو تہائی پکانے سے اڑ گیا ہو، اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔"

(سوید بن غفلہ۔ کنز العمال۔ متقی برہان پوری حدیث رقم ۱۳۷۸۶)

۵۰۔۴۹: عمار بن یاسرؓ کے نام فرمان:

امّا بعد. اُتِی إلَیَّ بشرابٍ من الشّام من عصر العنب قد طُبخ وھو عصیرٌ قبل أن یغلی حتّٰی ذھَبَ ثلثاہُ وبقی ثلثہ فذھب شیطانہ وربحُ جنونہ وبقی حلوہ وحلالہُ فھو شبیہ بطلاء الابل. فمرَّ من قبلک فلیتوسَّعوا فی شرابِھم. والسلام

امابعد! ارضِ شام میں میرے پاس انگور کا شیرہ لایا گیا، جسے پکایا گیا، یہاں تک کہ پکنے سے اس کا دو تہائی کم ہو گیا اور ایک تہائی باقی رہ گیا۔ اس طرح اس کا شیطان اور پاگل کر دینے والی بُو (حرام حصہ) ختم ہو گیا اور اس کی شیرینی اور حلال حصہ باقی رہ گیا وہ اونٹوں کے طلاء کی مانند ہے، تمہارے پاس جو لوگ اس نبیذ کو پینا چاہیں انہیں گنجائش دے دیں۔ والسلام

(کنز العمال حدیث رقم ۱۳۷۷۰ ص ۲۰۳)

تھوڑے لفظی تصرف سے حیان بن اسدی سے یہ روایت منقول ہے:

جاء کتابُ عمر فذکر بلفظ ذھب شرّہ وبقی خیرہُ.

"ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ لوگوں کو وہ نبیذ دی جائے جس کا شر چلا گیا ہو اور خیر باقی رہ گیا ہو۔"

عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپؓ اسے حلال کر رہے ہیں؟ تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا بخدا ہرگز نہیں، اے اللہ میں ان کے لئے (مسلمانوں) وہ شے حلال نہیں کر رہا جسے تو نے ان کے لئے حلال کر دی۔

(کنز العمال۔ ازالۃ الخفاء بروایت بغوی: ص ۴۵۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس فرمان پر عمل ہوتا رہا۔ کچھ عرصہ بیت گیا۔ یہاں تک کہ ایک مسلمان نشہ میں دھت ہوگیا۔ اس موقع پر امیر المومنینؓ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''میں ایک بشر ہوں''۔ اور اس مشروب کو ترک کرنے کا حکم دیا۔

(کنز العمال ص ۲۵۴۔ سفیان بن وہب)

ایک روایت کے مطابق امیر المومنینؓ کے اس اجتہادی فرمان پر عمل ہوتا رہا۔

ثم رجَعَ عنهُ حيث حدّ ابنهُ في الطلاء.

''پھر اپنے اس فرمان سے اس وقت رجوع فرمالیا جب طلاء (نبیذ) کے استعمال پر اپنے بیٹے پر حد جاری کی۔''

(موطا امام محمد۔ زرقانی ص ۳۱۷)

(۵۱) ایک آدمی نے کسی کا ہار نوچ لیا۔ اسے گورنر کوفہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا، انہوں نے یہ واقعہ امیر المومنینؓ کو تحریر کر کے بھیجا تو فرمان صادر ہوا:

إنّهُ ذاک عادِی الظهيرة فانهکه عقوبة ثم حلّ عنه ولا تقطعه.

''یہ ایک کھلی چیز پر ڈاکہ ہے، اسے سزا دیں، پھر اسے چھوڑ دیں۔ اس کے ہاتھ نہ کاٹیں۔'' (شعبی)

(کنز العمال حدیث رقم: ۱۳۸۷۹ ص ۲۱۵ ج ۵)

۵۲۔ عمال کے نام فرمان

حضرت عمر فاروق رعایا کی خبر گیری لئے رات کے وقت مدینہ منورہ کا گشت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ گشت کے دوران ایک عورت کو یہ اشعار پڑھتے سنا:

تطاول خدالليل ازدرّ جانبه
وليس إلى جنبى خليل الاعبه
فو اللّٰه لو لا تخشى عواقبه
تزحزحَ من السرير جوانبه
مخافة ربّى والحياء يصدُّنِى
وأكرام بَعلى تنال مراكبُهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ولکنی أخشی رقیبا موکلا

بانفسنا لا یفتر الدھر کاتبہٗ

''رات لمبی اور کالی ہوگئی ہے۔ اور میرے پہلو میں یار نہیں جس سے خوش فعلیاں کروں۔ بخدا اللہ کا خوف نہ ہوتا تو اس چارپائی کی تمام طرفیں کانپنے لگتیں۔ اللہ کا خوف ہے، حیا اور شوہر کا اکرام مانع کہ اس کی سواری کے مقامات دوسروں کو دوں۔ میں اس نگہبان سے ڈرتی ہوں جو ہر لحظہ ہمارے نفسوں پر مقرر ہے اور کبھی سستی نہیں کرتا (ہر حال میں ہر حرکت لکھتا رہتا ہے)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فراق کے دردناک اشعار سنے تو اس سے پوچھا تجھے کیا ہوگیا ہے؟ اس نے جواباً کہا کہ شوہر جنگ پر ہے اس کا شوق دامن گیر ہے۔ اس کے بعد اپنی صاحبزادی اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے استفسار فرمایا کہ عورت اپنے مرد کے لئے کب تک مشتاق نہیں ہوتی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے شرماتے اور سر جھکائے ہاتھ کے اشارے سے کہا ''تین یا چار ماہ''۔ تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امراءِ فوج کو فرمان جاری کیا:

أن لا تحبس الجیوش فوق أربعة أشھُرٍ.

''فوجیوں کو چار ماہ کی مدت سے زیادہ میدان کارزار میں نہ روکا جائے۔''

(سیوطی۔ تاریخ الخلفاء بروایت ابن جریج ص ۱۱۳
ازالۃ الخفاء۔ شاہ ولی اللہ دہلوی ص ۲۷۹)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

لا یغیب أحدٌ اکثر من أربعة اشھرٍ. (ص ۱۱۱)

''کسی کو دارالحرب میں چار ماہ سے زیادہ نہ رکھا جائے۔''

۵۳۔ ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان

قیساریہ ساحل شام کا اہم شہر ہے۔ واقدی کا بیان ہے کہ رجب ۱۹ھ میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے قسطنطین کے بقیہ خزانہ اور دو لاکھ درہم پر اہلِ قیساریہ سے صلح کر لی۔ قیساریہ کی فتح کی خبر مرکز کو بھیجی۔ قاصد عرفجہ بن مازن لباسِ فاخرہ میں ملبوس تھا۔ امیر المومنین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ کو یہ لباس دیکھ کر صدمہ ہوا، جو مکتوب فرمایا ملاحظہ ہو:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. من عبداللہ عمرؓ امیر المومنین إلٰی أبی عبیدہؓ عامر بن الجراح: أمّا بعد. فإنّی احمد اللّٰہ الّذی لا الٰہ إلّا ھو وأصلّی علٰی نبیّہٖ: وقد فرِحتُ بما فتح اللّٰہ علی المسلمین ما وعدنا بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کنوز قیصر وسیفتح علینا کنوزِ کسریٰ إن شاء اللہ.

وقد بلغنی أنَّ قومًا من الأعراب قد إستَندوا إلی الدنیا وزینتھا وتمسکوا بذیلِ غرورھا ونسوا الجنۃ وقصورھا. ورضوا فی ثیاب الدیباج وأکلوا الحلوی وخبز الخیطۃ. وامھاھم ذلک من الأخرۃ حتّٰی تھاونوا بالصّلوۃ ونَسُوا المفترضاتِ فجرّد لَھم عتاق الخیل واغلظ علیھم ولا یلِن جانبک لَھم. فیطمعوا فیک. ومن اخلّی بشیءٍ مما إفترضہ اللّٰہ علیہ فاقِم فیہ حدود اللّٰہ. واعلم أنک راعٍ وکُلُّ راعٍ مسئولٌ عن رعیّتہٖ. قال اللّٰہ عزّوجل: "الّذین إن مکنّاھم فی الأرضِ أقاموا الصّلوٰۃ واٰتوا الزکوۃ وأمروا بالمعروف ونھَوا عن المنکر. وقد قال فیکَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "أبوعبیدۃ أمین ھذہ الاُمّۃ". فأعطِ الأمانۃ حقّھا. ومن ترک الصلوۃ فاضرِبہ علیھا. ولقد کان رسول اللہ یحدثنا ونحدثہ فإذا حضرت الصّلوۃ فکانّہ لم یعرفنا ولَم نعرفہٗ وقال صلی اللّٰہ علیہ وسلم، إنَّ بیوتی فی الارض المساجد. وإنَّ زواری عمارھا. فطوبٰی لعبدٍ تطھّر فی بیتہٖ. ثم زارنی، فحقَّ علی المزورِ أن یکرم زائرہ. وقال صلی اللہ علیہ وسلم إنّ اللّٰہ افترض جمیع المفترضات علیَّ فی الأرض إلّا الصّلوۃ. فانہ إفترضَھا علیَّ فی السّماء فإذا قرأت کتابی ھذا فامُر عمرو بن العاصؓ أن یتوجّہ إلی مصر بعسکرہ وارسل معہٗ عامر بن ربیعۃ العامری. ومشائخ من أصحاب رسولِ اللّٰہ ممّن یقتدی بھم عند المشورۃ وابعث من یعتمِدُ علیہ إلی ارض ربیعۃ وجد بن صالح. واللّٰہ أسألہ ان یکون لکم عونًا ومعینًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والسلام علیک ورحمة الله وبرکاته علی جمیع المسلمین.
(فتوح الشام واقدی۔ الجزء الثانی ص ۳۳۔ فتح مصر)

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین عمرؓ کی جانب سے ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام۔

اللہ کی حمد وثنا اور اس کے نبی مکرم پر درود وسلام کے بعد واضح ہو کہ اس خبر سے فرحت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح ونصرت سے نوازا۔ قیصر کے خزانے عطا کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعدہ ہمارے ساتھ فرمایا تھا پورا ہو گیا۔ ان شاء اللہ عنقریب کسریٰ کے خزانے بھی ہاتھ آئیں گے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ فوج کے بدو عرب لذاتِ دنیا کے شائق ہوتے جا رہے ہیں اور فریبِ دنیا کا دامن تھام لیا ہے، اور جنت اور اس کے محلات (نعمتوں) کو بھول گئے ہیں۔ زرق برق ریشمی لباس زیب تن کئے اِترا کر چلتے ہیں۔ گیہوں کی روٹی اور حلوہ (حلوئی پوری) کھاتے ہیں، کام ودہن کی لذات نے انہیں آخرت سے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ نماز اور دوسرے فرائض کو بھی بھولتے جا رہے ہیں۔

اِبن جراح! عزم راسخ سے ان کی خبر لیں۔ آہنی ہاتھ سے ان کی بے راہ روی کو روکیں۔ ورنہ وہ خود آپ کے درپے ازار ہو جائیں گے۔ ان میں سے کوئی بھی اسلام کے عائد کردہ فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی کرے تو اسے قانون کے مطابق سزا دیں۔ یہ مت بھولئے کہ آپ حاکم ہیں، اور ہر حاکم رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے، اللہ تعالیٰ عزوجل کا ارشاد ہے کہ ''ہم نے دنیا میں تمہیں اقتدار عطا کیا تا کہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، نیک باتوں کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں۔ آپؓ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ''ابوعبیدہؓ اس امت کے امین ہیں''۔ اس امانت کا حق ادا کریں، جو شخص نماز ادا نہ کرے اسے سزا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم کلام کر رہے ہوتے تھے، نماز کا وقت آ جاتا تو ہم نماز میں یوں مشغول ہو جاتے گویا نہ ہم ان سے آشنا ہیں نہ وہ ہم سے آشنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ روئے زمین پر مساجد میرا گھر ہیں۔ ان کے آباد کرنے والے میرے مہمان ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جو گھر پر پاک صاف ہو کر میری ملاقات کے لئے آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسے مہمان کا اکرام میزبان پر فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے سارے فرائض صرف دنیا تک فرض کئے ہیں مگر نماز ایسا فریضہ ہے جسے آسمان پر بھی ادا کرنے کا حکم ہے۔

میرا یہ مکتوب پڑھتے ہی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ اپنے لشکر کے ہمراہ مصر کا رُخ کریں۔ عامر بن ربیعہؓ اور دوسرے برگزیدہ صحابہ ان کے ہمراہ کر دیں، تاکہ مشورہ کے لئے ان سے استفادہ کریں، ربیعہ اور جد بن صالح کا علاقہ (سیسو پوٹامیہ) فتح کرنے کے لئے قابلِ اعتماد فوج روانہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے سوالی ہوں کہ آپؓ کا معین و مددگار ہو۔ والسلام

۵۴۔ معاویہؓ بن ابی سفیان کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر اپنے عمال اور سپہ سالاروں کی تربیت و رہنمائی کے لئے پند و نصائح پر مشتمل فرمان جاری فرماتے تھے۔ یہ فرمان اس سلسلے کی کڑی ہیں:

إيّاك والإحتجاب دون النّاس، وائذن للضّعيف وادنه حتى ينبسط لسانه ويجترئ قلبه وتعهّد الغريب، فإذا حبسُه ضاق أُذنه و ضعف قلبه وترك حقّهٗ.

(إزالة الخفاء)

عوام سے حجاب اختیار نہ کریں۔ غریبوں و کمزوروں کو ملاقات کی عام اجازت دیں۔ انہیں شفقت سے قریب بٹھائیں۔ تاکہ اس کی زبان کھلے اور بات کرنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ اجنبی سے الفت سے پیش آئیں۔ اس کی بات توجہ سے سنیں۔ اگر اسے زیادہ دیر انتظار کرنا پڑا تو اکتا جائے گا۔ کبیدہ خاطر ہو کر اپنا حق چھوڑ کر (وطن) چلا جائے گا۔

۵۵۔ معاویہ بن اَبی سفیانؓ کے نام فرمان

اما بعد فاكرم الحقّ. يبيّن لك الحقّ. منازل أهل الحقّ. وَلا تقض الا بالحقّ. والسلام

(ابوالحسن بن زرقویہ۔ کنز العمال)

''راہِ حق میں یکسو ہو کر گامزن رہیے۔ اس طرح حق تم پر حق پرستوں کی منازل واضح اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عیاں کر دے گا۔ حق و انصاف پر مبنی فیصلے صادر کریں"۔

۵۶۔ عبید بن عامر بن جذیم کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ متحرک و بیدار مغز شخصیت اور محدث تھے۔ دور دراز محاذوں سے جنگی امور، اسیروں کی حالت و کیفیت، علاقے کے طبعی و سماجی رجحانات سے باخبر رہنے کے لئے مخبرین اور سوانح نگار مقرر کر رکھے تھے جو مرکز کو چھوٹی چھوٹی جزئیات سے باخبر رکھتے۔ ان رپوٹ تاثر کی روشنی میں ایسے قوانین وضوابط مرتب فرمائے جو ابدی حیثیت اختیار کر گئے۔ آج بھی مہذب دنیا کے دساتیر اس کی نورانیت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

ذیل کا فرمان بھی اسی نوع کا ہے۔ متن

إن من امنه منكم حُرٌّ أو عبدٌ مِنْ عدوّكم فَهُو امن حتّى تردُّوه إلى مأمنه أو يقيم فيكم. وإن نُهيتُم أن يومن أحد أحدا منهم فليس لكم عليه سبيلٌ مِن أجل أنّكم نُهيتموه. فَرُدُّوه إلى مأمنه إلّا أن يُقيمَ فيكم. ولا تحملوا إساءَ تكم على النّاس فإنّما أنتم جندٌ من جنود اللّٰه. وأشار أحدٌ منكم إلى رَجُلٍ مّنهم أن هَلُمَّ أنا أُقاتلك. فَجَاءَ على ذٰلك ولَم يَفهم ما قيل له. فليس لكم عليه سبيلٌ. إن كنتم علمتم أنّه جاء كم متعمّدًا. فَإن شككتم فيه وظننتم أنّه جاء كم ولم تستيقنوا ذالك. فَلا تَرُدُّوه إلى مأمنه. واضربوا عليه الجزية. وإن وجدتُّم في عسكر كم أحدًا لَم يعلِمكم بنفسه حتى قدرتم عليه فليس لَهُ ولا ذِمّة فاحكُمُوا عليه بما ترون أنّه أفضل للمسلمين.

(مدونۃ الکبریٰ۔ ص ۲۲۵۔۲۲۶ ج ۱۔ طبع بیروت)

"تم میں سے کوئی مسلمان دشمن کے کسی آزاد یا غلام کو امان دے دے تو اسے جائے پناہ تک پہنچنے تک امان دیں۔ یا وہ تمہارے ساتھ مسلمان ہو کر ٹھہر نہ جائے۔ اگر تم نے یہ حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے کہ کوئی مسلمان دشمن کے کسی فرد کو پناہ نہ دے۔ لیکن پھر بھی کسی مسلمان نے حکم امتناعی سے لاعلمی کی بناء پر یا بھول کر یا دانستہ اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پناہ دے دی تو تم اس شخص کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ اسے حفاظت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جگہ پر پہنچائیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اسلام لا کر تمہارے ساتھ مقیم ہو جائے۔ تم اللہ کے سپاہی ہو اس لئے بندگانِ خدا کے ساتھ ہرگز زیادتی نہ کرو۔ اگر کوئی مسلمان دشمن کے کسی فرد کو اشارۃً یا کنایۃً کہے کہ آؤ میں اور تم لڑیں۔ وہ بات سمجھے بغیر اشارہ پر آ گیا تب بھی اس کو گزند نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن اگر تمہیں شک ہو کہ وہ از خود آیا ہے تو اسے محفوظ جگہ پر پہنچانے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے ذمی بنا کر جزیہ وصول کر لیں۔ اگر کسی فرد کو اسلامی کیمپ میں موجود پائیں جس نے اپنی شناخت ظاہر نہیں کی اور تم نے اسے پکڑ لیا تو نہ تو اسے ذمی بنائیں نہ امان دیں نہ جزیہ لیں بلکہ مسلمانوں کے اجتماعی مفاد میں جو فیصلہ مناسب ہو کر گزریں۔

سعید بن عامر بن جذیم صوبہ حمص اور جزیرہ کے گورنر تھے۔ عبدالرحمٰن بن اشعری کی روایت کے مطابق قیساریہ کے محاذ پر فرمان موصول ہوا۔ (مدونۃ الکبریٰ)

۵۷۔ معاویہؓ کے نام فرمان

یزید بن ابی سفیان کا انتقال ہوا تو ان کی جگہ ان کے بھائی معاویہ بن ابی سفیان نے جانشین بننے کی خواہش ظاہر کی تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تقرر نامہ لکھ کر بھیج دیا:

إستخلف أخاه على عمله فكتب عمر بعهده على ما كان يزيد يلي من عمل الشام ورِزقُه ألف دينارٍ في كلّ شهرٍ.

''ان کے بھائی معاویہؓ نے ان کی جگہ نامزد ہونا چاہا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا کہ انہی شرائط پر منظور ہے جن پر یزید شام میں عامل کے فرائض سرانجام دیتا تھا، اس کا ماہانہ مشاہرہ ایک ہزار دینار ہوگا۔''

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

ابو حفص کی روایت سے بلاذری اپنی تصنیف فتوح البلدان (ص ۸۲) میں لکھتے ہیں کہ

(۵۸) معاویہ رضی اللہ عنہ جب اپنے بھائی یزید کے بعد والی مقرر ہوئے، انہوں نے سواحل کے حالات تحریر کئے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ساحل پر حفاظتی اقدامات کرنے کے بارے میں فرمان بھیجا:

كتب إليه في مرمة حُصونها وترتيب المقاتلة فيها وإقامة الحرسِ على

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مناظرها وإتخاذ المواقب لها ولَم يأذن لهُ في غزو البحر.

''یزید کو لکھا کہ اس کے قلعوں کی مُرمت کرائیں۔ ان میں خصوصی دستے ترتیب دیں، اس کے ساحلی قلعوں میں مناظر پر نگہبان مقرر کریں، ان دیدہ بانوں کے لئے آگ روشن رکھنے کا بندوبست کریں۔''

لیکن بحری جنگ کی اجازت نہ دی۔

تقتا ورجاء نا ومولانا ، نعم المولٰی ونعم النصير.

میں نے تمہیں قیساریہ کا والی بنایا۔ اس کی طرف پیش قدمی کرو، ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ، اللہ ربنا نعم المولیٰ ونعم النصیر کا ورد کرتے رہو۔''

(سیرت عمر بن خطاب محمد رضا ص ۱۹۹)

۵۹۔ یزیدؓ بن ابی سفیان کے نام فرمان

یزید بن ابی سفیان برگزیدہ صحابی تھے۔ صلح جُو، نیک خو، خوش رو، حلیم وفہیم تھے۔ انہی نو صفات کی بناء پر مسلمانوں میں ہر دلعزیز تھے۔ اور ان کے ساتھی انہیں یزید الخیر کے نام سے پکارتے تھے (استیعاب) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں شام کی ولایت کی زمام کام سونپتے ہوئے یہ فرمان جاری کیا۔

أمّا بعد! فقد ولّيتُک أجناد الشام كلَّهُ وكتبتُ إليهم أن يستمعوا لک وَيُطيعوا وألّا يخالفوا لک أمرًا. فاخْرُج فعَسْكر بالمسلمين ثم سِرْ إلٰى قَيْسارِيَّة. فأنزِلْ عليها، ثمَّ لا تفارِقْها حتّٰى يفتحها اللّٰه عليک، فأنَّهُ لا ينبغي إفتتاح من ارض الشام مع مقام أهل قيسارِيَّة فيها وهُم عدوّكم وإلٰى جانبكم وإنَّهُ لا يزال قيصر طامِعًا في الشام ما بقي أحدٌ من أهلِ طاعته ولَو قد فتحتموها قطع اللّٰه رَجاءَهُ من جميع الشام. واللّٰه عزّوجلّ فاعِلٌ ذلک وصانِعٌ للمسلمين إن شاء اللّٰه.

''میں نے تمہیں شام کی تمام افواج کا سپہ سالارِ اعلیٰ مقرر کیا۔ اور تمام سالاروں کو ہدایت کر دی ہے کہ تمہارے احکام وصوابدید کی تعمیل کریں اور کسی بھی معاملہ میں اختلافِ رائے نہ کریں۔ اب تم افواج کی تنظیم وترتیب مکمل کر کے قیساریہ کا رُخ کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اس وقت تک مورچہ جمائے رکھو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں اسے فتح نہ کر دیں۔ سرزمین شام کی فتوحات کے ثمرات سے بہرہ مند ہونے اور فیضیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اہلِ قیساریہ (رومی) تمہارے سامنے سپر انداز ہو جائیں اور وہ تمہارے پکے دشمن ہیں اور پھر تمہارے پہلو میں کانٹا ہیں۔ سرزمین شام کا ایک بھی باسی اس کا دم بھرنے والا موجود رہے گا وہ للچائی ہوئی نظریں جمائے رکھے گا۔ اس کی امیدوں کا سہارا دم نہیں توڑے گا، وہ شام کا خیال ترک نہیں کرے گا۔

قیساریہ کی فتح سے اس کی ساری امیدوں کا محل زمین بوس ہو جائے گا۔ اللہ بزرگ و برتر اپنے احسان و کرم سے قیساریہ کے دروازے مسلمانوں کے لئے وا کر دیں گے۔

حسبِ فرمان ۱۸ھ میں یزیدؓ نے قیساریہ کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن جلد ہی بیمار پڑ گئے اور اپنے بھائی معاویہ بن ابی سفیان کو قیساریہ پر قائم مقام مقرر کیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا محاصرہ کیا۔ محاصرہ سات ماہ رہا۔ ۱۹ھ میں فتح ہوا۔ (بلاذری ص ۱۹)

۶۰۔ شام میں عساکر اسلامیہ کے نام فرمان

راوی کہتا ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر سنی تو ان کی جگہ یزید بن ابی سفیان کو شام کا والی مقرر کیا اور یہ فرمان جاری کیا:

أمّا بعد فقد ولّيتُ يزيد بن أبي سفيان أجناد الشّام كلّه، وأمرتُهُ أن يسير إلى أهل قيساريه. فلا تعصوا لهُ أمرًا ولا تخالفوا له رأيًا.

والسلام

"واضح رہے کہ میں نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی تمام افواج کا سپہ سالار مقرر کیا ہے، اور حکم دیا ہے کہ قیساریہ پر چڑھائی کر دیں۔ ان کے حکم اور صوابدید سے سرتابی نہ کی جائے۔ والسلام

(۶۱) اس فرمان کے بعد یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے قیساریہ کا محاصرہ کر لیا۔ ۱۸ھ میں بیمار ہو گئے۔ اس مہم پر اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ معاویہؓ نے قیساریہ فتح کیا اور خوشخبری مرکز کو بھیجی۔ یہ شوال ۱۹ھ کا واقعہ ہے۔ فتح کی خوشخبری سن کر امیر المومنینؓ نے نعرہ تکبیر بلند فرمایا اور حکم صادر فرمایا کہ فلسطین کے باقی ماندہ مقامات فتح کیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائیں۔

إبعث جيشًا وادفع لوالوائهم إلى رجل من ربيعة. فإنّي سمعت النّبيّ صلى الله عليه وسلم يقول لا يُهزَمُ جيشٌ لواء هم مع رجلٍ من ربيعة.

ایک لشکر بھیجیں اور اس کا علم قبیلہ ربیعہ کے کسی لیڈر کو دیں کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس لشکر کا علم کسی ربیعی کے ہاتھ میں ہوگا وہ شکست نہیں کھائے گا۔

(کنز العمال)

۶۲۔ عیاض بن غنم کے نام فرمان

عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ ممتاز صحابی تھے۔ ایثار اور بے نفسی ان کی نمایاں خصوصیت تھی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے چچا یا ماموں زاد بھائی تھے۔ ان کا شمار حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے مشیرانِ خاص میں ہوتا تھا۔ آپؓ نے انہیں اپنا جانشین نامزد کیا اور میسوپوٹامیہ کی مہم ان کے سپرد کر دی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں منصب پر بحال رکھنے کے لئے یہ مختصر فرمان جاری کیا:

إنّي قد ولّيتُك ما كان أبو عبيدةؓ يليه فاعمَل بالّذي يحيق عليك.

''میں نے تمہیں اس سارے علاقہ پر والی مقرر کیا ہے جو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے زیر انتظام تھے، اللہ کی طرف سے عائد شدہ اصولوں کے مطابق کام کیجئے۔''

۶۳۔ عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ نے زمین کا لگان مرکز کو بروقت نہ بھیجا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ لگان کی مقدار متعین نہ تھی۔ اس کا انحصار فصل کی برداشت پر تھا۔ زمینداروں سے یہ طے تھا کہ لگان کی مقدار کی تشخیص اراضی کی زرخیزی اور فصل کی برداشت پر ہوگی۔ فصل اچھی ہوگی تو لگان زیادہ ہوگا۔ فصل خراب ہوگی تو لگان کم لگان کی مخصوص شرح متعین نہ تھی اور یہ ایک غیر یقینی کیفیت تھی۔ مسلمانوں کے حملے کی وجہ سے افراتفری اور بے چینی مستزاد۔ زیر کاشت رقبہ کی کمی بیشی سے لگان کی تشخیص اور وصولنے میں تاخیر ہوگئی۔ جس سے امیر المومنین سیدنا عمرؓ کو شکایت پیدا ہوئی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان جاری کیا:

إنّك قد أبطأت بالخراج من وقته وقد عرفتَ موضع الخراج من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المسلمين وأنّهٗ قوة لهم على عدوّهم ولفقيرهم وضعيفهم وقد عرفت الموضع الّذى أنابه.

''تم نے خراج بھیجنے میں تاخیر کردی۔ حالانکہ تمہیں علم ہے کہ مسلمانوں کے لئے یہ کتنا اہم ہے، وہ اسی کے بل بوتے پر دشمنوں سے نبرد آزما ہیں۔

۶۴۔ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے نام فرمان

امیر معاویہؓ شام کا ساحلی علاقہ فتح کرلیا تو مرکز سے جزیرہ قبرص پر حملہ کرنے کی اجازت چاہی اور تحریر کیا کہ رومی سمندر حمص کے اس قدر قریب ہے حمص کے ہر گاؤں والے اہلِ روم کے کتوں کے بھونکنے اور مرغیوں کے چلانے کی آوازیں سنتے ہیں'' (جریر طبری) جزیرہ بہت زرخیز اور قدرتی نعمتوں سے مالا مال ہے۔ اس میں پھل اور میوے بکثرت ہیں۔ نیز اس پر قبضہ کرنا آسان ہے۔ (اعثم کوفی)

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی درخواست اتنی پُرتاثیر تھی کہ امیر المومنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ والی مصر سے بحری سفر کے بارے میں مشورہ مانگا اور فرمان جاری کیا:

أنْ صيف لى البحر وراكبهٗ.

''بحری کوائف اور جہاز کے مسافروں کی کیفیت بیان کریں۔''

ابن العاص نے بحری سفر کا ڈراؤنا نقشہ کھینچا اور تحریر کیا:

''میں نے مشاہدہ کیا کہ چھوٹی سی مخلوق ایک بڑی چیز پر سوار ہوتی ہے۔ جہاز کی روانی سے رک جانے پر سوار مسافروں کے گلے لپٹنے لگتے ہیں۔ ان کی ہوائیاں اڑ جاتی ہیں۔ کامیابی کی امید کم اور خطرات کا اندیشہ زیادہ۔ جہاز پر سوار مسافروں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کیڑا ایک لکڑی پر بیٹھا ہے۔ لکڑی ذرا جھکی، کیڑا ڈوب گیا۔ صحیح سلامت رہا تو کنارہ ساحل پر اترنے سے چہرہ چھپا اٹھا''۔

(تاریخ ابن خلدون)

امیر المومنینؓ نے اس معروضہ کو پڑھ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان جاری کیا:

والّذى بعث محمّدًا صلى اللّٰه عليه وسلّم بالحقّ لا أحمِل فيه مسلمًا ابدًا. وقد بلغنى أنّ بحر الشام يشرف على أطول شىءٍ من الأرضِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فیساء لون اللّٰہ کلّ یومٍ ولیلةٍ أن یغرق الأرض. فکیف أحمل الجنود علٰی ھذا الکافرِ وباللّٰہ المسلم واحدٌ أحبّ إلیّ مما جرت الروم. فإیّاک أن تعرّض فی ذلک. فقد علمت ما بقیَ العلاء منّی.

(تاریخ ابن خلدون ص ۳۲۷)

''اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں مسلمانوں کو ہرگز بحری سفر پر نہ بھیجوں گا۔ مجھے معلوم ہوا ہے بحر شام زمین کے بڑے حصے کو دبائے ہوئے ہے۔ روزانہ اللہ تعالیٰ کے حضور زمین کو غرق کرنے کی اجازت طلب کرتا رہتا ہے۔ اس حالت میں میں اس کافر سمندر پر مسلمانوں کو سفر کرنے کی اجازت کیسے دوں؟ واللہ ایک مسلمان کی زندگی ملک روم سے زیادہ عزیز و محبوب ہے۔ خبردار آئندہ مجھ سے ایسی درخواست نہ کرنا۔ حکم عدولی کی صورت میں علاء بن حضرمی کے حشر کو مدنظر رکھنا۔

اس بناء پر قبرص کا جہاد ملتوی ہو گیا۔ یہ خط معمولی سے اختلاف کے ساتھ ڈاکٹر خورشید فارق نے ''حضرت عمرؓ کے خطوط'' میں نقل کیا ہے۔

(۶۵) امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ۱۵ھ میں عثمان بن أبی العاص کو بحرین و عمان کا والی مقرر کیا۔ وہ عمان گئے اور ایک بحری مہم تھانہ (تانہ) روانہ کی۔ جیش کی بسلامت واپسی پر اس کی اطلاع مرکز کو دی تو امیر المومنین سیدنا عمرؓ کی طرف سے یہ فرمان موصول ہوا:

یا أخا ثقیف حملت دودًا علٰی عودٍ، وإنّی أحلف باللّٰہ أن لو أصیبوا لأتّخذت من قومک مثلھم.

''ثقیف کے بھائی! تو نے کیڑے کو لکڑی پر چڑھا دیا، اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ کام آ جاتے تو میں تیری قوم سے اتنے ہی آدمی لے لیتا۔''

تھانہ دریائے سندھ کے مغرب میں لب جو ایک بڑا تجارتی شہر تھا۔ صاحب تحفۃ الکرام رقم طراز ہیں کہ اس کا موقع وہی ہے جس کے آثار پر لاہری بندر آباد ہوا۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ دیبل اس مقام پر تھا جہاں اب کراچی کا منوڑا منارہ ہے۔

(حاشیہ فتوح البلدان ص ۶۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۸۔۶۷۔۶۶ حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان

فتوح البلدان میں بلاذری نے واقدی کے حوالے سے تحریر کیا کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جزیرہ کے ایک حصے کے والی تھے۔ وہ شہر قنسرین یا کسی اور مقام (ممکن ہے قنسرین ہی ہو) حمام میں گئے اور اپنے جسم پر کوئی ایسی چیز ملی جو (خمر) شراب سے تیار کی گئی تھی اس کی خبر امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملی تو یہ فرمان جاری کیا:

بلغني أنّک دخلتَ حمامًا بالشّام وأن مَن بها من الأعاجم أعدُّوا لک ..... عجن بالخُمر. وإنّي أظنّكم آل المغيرة ذرؤ النار.

''مجھے خبر ملی ہے کہ تم شام کے حمام میں گئے۔ وہاں رومی عملہ نے تمہارے لئے شراب سے گندھی ہوئی اُبٹن تیار کی۔ میرے خیال میں آلِ مغیرہ جہنم کے لئے پیدا ہوئے۔''

کہا جاتا ہے کہ اس پر امیر المومنینؓ نے انہیں معزول کر دیا لیکن یہ روایت ثابت نہیں۔ (ص ۲۶۳/۱۱۱)

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قنسرین کے حمام میں گئے اور شراب (خمر) سے تیار شدہ اُبٹن سے مساج کرایا۔ یہ خبر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو ملی تو یہ انتباہ فرمایا:

بلغني أنّک قد لکت بخمرٍ وإنّ اللّٰه تعالٰی قد حرّم ظاهر الخمر وباطنها كما حرّم الاثم وباطنه وقد حرّم مسّ الخمر إلّا تغسل كما حرّم شُربها. فلا تمسّوها اجسادكم فإنّها نجسٌ وإن فعلتم فلا تعودوا.

''مجھے خبر ملی ہے کہ شراب سے تیار کردہ اُبٹن سے جسم پر مساج کرایا ہے۔ خمر (شراب) خالص ہو یا آمیزہ، بہر حال اسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ جس طرح گناہ ظاہری ہو یا باطنی ممنوع ہے، اسی طرح اس کا چھونا تک حرام ہے۔ یہ نجس ہے، اپنے جسم پر مت لگائیں۔ اگر غلطی سے ایسا ہو ہی گیا ہے تو اس کا اعادہ نہ کرنا''۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی صفائی پیش کی اور تحریر کیا کہ اس میں اتنا پانی ملایا گیا کہ یہ پانی کے حکم میں آ گئی۔ اس جواب پر امیر المومنین برہم ہو گئے اور فرمایا:

إنّي اظنُّ آل المغيرة قد ابتلوا بالجفاء، فلا أماتكم اللّٰه عليه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''میرے خیال میں آلِ مغیرہ اکھڑ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اس حالت میں دنیا سے نہ اٹھائے''

(۶۹) یزید بن الاصم سے مروی ہے کہ شام کا ایک صاحب ثروت شخص اپنے اثر ورسوخ کو کام میں لا کر سامانِ جہاد جمع کرتا اور امیر المومنین کی بارگاہ میں بھیجا کرتا تھا۔ امیر المومنین کو چند روز تک اس کے احوالِ واقعی کا علم نہ ہوا تو لوگوں سے اس کا حال دریافت کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ برابر شراب پیتا رہتا ہے۔ آپؓ نے اپنے کاتب کو بلا کر یہ فرمان تحریر کرایا:

مِن عمر بن الخطاب إلٰی فلان بن فلان. سلامٌ علیکم!

فإنّی أحمدُ إلیک اللّٰہ الّذی لا إلٰہ إلّا ھو غافر الذنب وقابلِ التّوبِ شدید العقاب ذی الطّولِ لا إلٰہ إلّا ھو إلیہ المصیر.

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام۔ سلام علیکم! میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور بڑی قوت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔''

پھر آپؓ نے دعا کی۔ محفل میں موجود سب حاضرین نے صمیم قلب سے آمین کی تو فرمایا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کو توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جب یہ فرمان اس شخص کے پاس پہنچا تو اس نے اس کو پڑھنا شروع کیا اور کہنے لگا غافر الذنب اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے بخش دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے اور وہ خیر کثیر کا مالک ہے۔ وہ شخص یہ کلمات بار بار دہراتا اور اپنے آپ کو سناتا رہا۔ یہاں تک کہ اس پر گریہ طاری ہو گیا۔ اس نے سچی توبہ کی۔ یہ خبر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملی تو فرمایا کہ جب تم اپنے بھائی کو کسی لغزش میں پھنسا دیکھو تو اس کے لئے نرمی کرو، اور اس کے ساتھ موافقت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی مغفرت کے لئے دعا کرو۔

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

۷۰۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ انتظامی امور مرتب کرنے کی غرض شام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ارادے سے چلے۔ وہاں کے عامل کو تحریر کیا:

إذا وقع الوباء بأرضٍ فاكتب إلَيَّ. (زرعة بن ذونب دمشقی)

''جب کسی جگہ پر وباء پھیلے تو مجھے اطلاع دینا''۔

جب وبا کی اطلاع ملی تو چلے، یہاں تک کہ وادیٔ تبوک میں ''سرغ'' کے مقام پر سپہ سالارِ عسا کرِ اسلامی حضرت ابوعبیدہؓ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ امیر المومنینؓ سے ملے اور سرزمینِ شام میں طاعون کی وباء کی اطلاع دی۔ یہ وباء عمواس کے قصبہ سے شروع ہوئی اور پورے علاقے کو لپیٹ میں لے لیا۔ (مہلبی کی روایت کے مطابق قصبہ عمواس رملہ کے قریب تھا جو بیت المقدس کے راستے سات میل کے فاصلہ پر واقع تھا)

امیر المومنینؓ اس خبر سے بہت مضطرب ہوئے۔ اکابر صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا، مگر وہ کوئی متفقہ رائے نہ دے سکے۔ حضرت ابوعبیدہؓ اور معاذ بن جبلؓ رضا بالقضا کے شدت سے قائل تھے، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''أفرارًا مِن قدرِ اللّٰه'' ان کے اِس جملے سے امیر المومنینؓ نے حیرت زدہ ہوکر فرمایا ''لو غيرك قالها'' کاش یہ جملہ آپؓ کے علاوہ کوئی اور کہتا۔ ابھی اس پر تبادلہ خیال جاری تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا:

إن عندي من هذا عليمًا.....

''اس بارے میں مَیں جانتا ہوں''.....پھر فرمایا:

سمعتُ يقولُ رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم إذا سمعتُم به بأرضٍ فلا تقدِموا عليه وإذا وقع بأرضٍ وأنتم بها فلا تخرجوا فرارًا منه.

''جب کسی جگہ وبا پھیلی ہو تو وہاں مت جاؤ۔ جب کسی جگہ وباء پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو فرار کی نیت سے وہاں سے نہ نکلو''

(بخاری و مسلم۔ مسند احمد)

یہ ارشادِ نبوی سن کر امیر المومنین نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور چل دیئے۔ (مالکؒ)

تمام سالارانِ عسا کر اپنی اپنی عملداریوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ طاعون کی وباء سے مشاہیر صحابہ کرام جن میں حضرت ابوعبیدہ امیر شام، معاذ بن جبل، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم سمیت پچیس ہزار مسلمان لقمۂ اجل بن گئے۔ (یاقوت)

جابیہ میں چوبیس ہزار صحابہؓ جن میں چار ہزار باقی بچے (یونس بن میسرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوالموجہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہؓ کے ہمراہ چھتیس ہزار مجاہدین تھے جن میں سے صرف چھ ہزار (۶۰۰۰) باقی بچے۔

(۷۱) امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر طاعون کی وباء اور اس کی ہلاکت آفرینیوں سے بچاؤ کے متعلق سوچنا شروع کر دیا۔ خاص طور پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت تشویش تھی۔ وہ انہیں اس لئے بھی عزیز رکھتے تھے کہ اپنے بعد انہیں خلیفہ نامزد کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا:

إنّی بَدَتْ لِی حاجة إلیک فلا غِنًی بِی عنک فیها. فإن أتاک لیلًا فإنّی أعزِم علیک أن تصبح حتّٰی ترکب إلیَّ. وإن أتاک نهارًا فإنّی أعزم علیک أن تمسِی حتّٰی ترکب إلیَّ. (طارق بن شهاب)

(کنز العمال حدیث رقم: ۱۱۷۴۵)

''آپؓ سے ضروری کام ہے جو آپؓ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اگر میرا خط رات کو ملے تو اگلی صبح روانہ ہو جایئے۔ اگر دن کو ملے تو شام کو میرے پاس پہنچنے کے لئے روانہ ہو جایئے''۔

(۷۱۔ب) دوسری روایت:

امّا بعد! فإنّهٗ قد عرضتْ لِی إلیک حاجةٌ، أرید أن أُشافهک فیها. فعزمتُ علیک إذا نظرت فی کتابی لا تضعه من یدک حتّٰی تقبل إلیّ.

''امابعد! مجھے آپ سے ضروری کام ہے، اس کے لئے میں آپؓ سے زبانی بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ میرا یہ خط دیکھتے ہی میری طرف روانہ ہو جائیں۔''

(سیرت عمرؓ بن خطاب۔ محمد رضا ص ۱۸۹۔ دار الغد الجدید)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرمان کا مدعا پا گئے کہ امیر المومنین انہیں وباء کے خوف سے یہاں سے نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ ادائے فرض کو جان سے عزیز رکھتے تھے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنینؓ کو معاف فرمائے، اور پھر یہ مکتوب تحریر کیا:

إنّی فی جندٍ من المسلمین لن أرغب بلغنی عنهم. وإنّی قد علمتُ حاجتک الّتی عرضتَ لی. وإنّک نستبقی من لیسِ بباقٍ. فإذا أتاک کتابی هذا فحللنی من عزمک وأذن لِی فی الجلوس.

(کنز العمال۔ متقی برہان پوری۔ ص ۲۵۴۔ ج ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں، خود کو ان سے الگ نہیں کر سکتا۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ آپ کو مجھ سے کیا کام ہے۔ آپؓ اسے باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں۔ جب میرا یہ عریضہ ملے تو میرے بارے میں اپنے عزائم سے رُک جائیں۔ اور مجھے اپنے ارشاد کی تعمیل سے معذور سمجھیں''۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھا تو رو دیئے۔ مجلس میں حاضرین سے کسی نے پوچھا کہ حضرت ابوعبیدہؓ انتقال کر گئے؟ کہنے لگے ''نہیں، مگر یوں ہی سمجھئے''۔

(۷۲) امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سپہ سالارِ لشکر کو فرمان جاری کیا:

إنّ الأردن أرضٌ وبية عمقه وإنّ الجابية أرضٌ نزهةٌ فاظهر بالمهاجرين إليها. (كنز العمال : ص ۲۵۴)

''اردن گہری وباؤں والی سرزمین ہے۔ جبکہ جابیہ بارونق صحت افزا مقام ہے لہٰذا مہاجرین کو لے کر وہاں چلے جائیں۔''

''سیرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب'' کے مؤلف محمد رضا نے لفظی تصرف کے ساتھ یہ تحریر کیا: (ص:۱۸۹)

أما بعد! فإنّک أنزلت الناس أرضًا عمقة فادفعهم إلى ارضٍ نزهةٍ.

''تم نے لوگوں کو نشیبی علاقہ میں ٹھہرایا ہے، انہیں بلند اور پُر فضا مقام پر لے جائیں۔''

اس فرمان کی تعمیل کے لئے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مشورہ کر رہے تھے کہ طاعون نے ان پر وار کیا اور وہ وفات پا گئے۔

الجزیرہ

(۷۳) الواقدی کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کو شام میں قائم مقام مقرر کیا۔ ۱۸ھ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سپہ سالاری کا منصب سنبھالنے کے لئے روانہ ہونے ہی والے تھے کہ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص، قنسرین اور الجزیرہ کی ولایت کا فرمان جاری ہوا۔ وہ پانچ ہزار فوج کے ہمراہ الجزیرہ روانہ ہوئے۔ ان کے مقدمہ پر میسرہ بن مسروق عبسی، میمنہ پر سعید بن عامر بن حذیم جمحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور میسرہ پر صفوان بن معطل سلمی تھے۔ (فتوح البلدان ص ۱۰۸)

شعبان ۱۸ھ۔ عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کے طلیعہ (چھاپہ مار سرایا) نے الرقہ کے گرد و نواح میں چھاپہ مار کارروائیوں کا آغاز کیا۔ یہاں عربوں اور کسانوں کی قوم آباد تھی۔ یہ باشندے بھاگ کر شہر میں داخل ہو گئے۔ عیاض بن غنم شہر کے دروازے الرا میں خیمہ زن ہو گئے۔ محاصرہ نے طوالت پکڑی تو شہر کے بطریق (قائد) نے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کو پیغامِ صلح بھیجا۔ انہوں نے اس شرط پر صلح کر لی کہ "الارض لنا" زمین ہماری ہے۔ پھر ساری زمین خراج پر انہی کے پاس رہنے دی۔ جن زمینوں کو انہوں نے لینے سے انکار کیا وہ عشر پر مسلمانوں کو دے دی، تمام اہل الرقہ پر بچوں اور عورتوں کے سوا فی کس ایک دینار سالانہ جزیہ عائد کیا۔ نیز چند قفیر (پیمانہ ہے) گیہوں، کچھ مقدار میں تیل زیت، سرکہ اور شہد۔" بعد میں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو الجزیرہ کا والی مقرر کیا تو فرمان جاری کیا:

أن ألزِم كل إمرئ منهم أربعة دنانير كما الزم اهل الذهب.

"اس کے باشندوں پر چار دینار فی کس مقرر کریں جس طرح اہلِ زر پر مقرر کیا گیا ہے۔"

(بلاذری ص ۱۰۸)

عمرو الناقد سے مروی ہے کہ چار دینار جزیہ کے علاوہ سرکہ، تیل، زیت اور طعام بھی مدت تک وصول ہوتا رہا۔ لیکن جزیرہ کے باشندے جنس کی صورت میں جزیہ پسند نہیں کرتے تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمرؓ کی نظر عنایت کی بناء پر اس میں رعایتاً تخفیف کر دی۔ ان سے ۴۸ درہم، ۲۴ درہم اور ۱۲ درہم لینے پر اکتفا کی گئی۔

۴۷۔ عمیر بن سعد انصاریؓ کے نام فرمان

عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے الجزیرہ میں نمایاں کارکردگی دِکھائی۔ راس العین میٹھے ٹھنڈے پانی کی سرزمین فتح کی۔ یہ شہر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح نہ ہو سکا تھا۔ امیر المومنینؓ کے فرمان کی تعمیل میں عین الوردہ بزور فتح کیا۔ الحجاج کی روایت ہے کہ عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے رأس میں داخل ہو کر اہلِ شہر سے کہا "ڈرو نہیں، ڈرو نہیں میرے پاس آؤ"۔ یہی ان کے لئے امان تھی۔ (بلاذری) صلح پر زمین انہیں دے دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورتوں، بچوں کو لونڈی غلام نہ بنایا، ہر مکلف (بالغ) پر چار دینار جزیہ عائد کیا۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی کارکردگی سے متاثر ہو کر حمص کی ولایت سپرد کی لیکن وہ ان کی توقعات پر پورے نہ اترے، نہ تازہ ترین حالات کی رپورٹ ارسال کی نہ جزیہ، تو فرمان صادر ہوا:

إذا أتاكَ كتابي هذا فأقبِل أحمِل ما جبيتَ من مال المسلمين.

''جب میرا یہ نامہ ملے تو چل دیں، جتنا مسلمانوں کا مال (خراج) وصول ہوا وہ ساتھ لائیں۔''

(ازالۃ الخفاء۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

۷۵۔ عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

رئی بنی تغلب فرات الشامی (شام کی شمالی سرحد) میں آباد تھے اور عرب ہی کا قبیلہ تھا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا تو ان کا ایک گروہ کسی دور دراز گوشے کی طرف بھاگ گیا۔ امیر المومنین کو مشورہ دیا گیا کہ یہ عرب قبیلہ بڑا بہادر اور جنگجو ہے، ان سے بگاڑ پیدا کر کے دشمن کی طاقت میں اضافہ نہ کیا جائے۔ لیکن آپؓ نے مشورہ رَد کر دیا اور ان پر دگنا صدقہ وصول کرنے کا حکم دیا۔ عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو لکھا کہ فرات الشامی کے تمام قلائع اور شہر فتح کر لئے۔ بنی تغلب کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بلادِ روم کی طرف جانے کے لئے رختِ سفر باندھنے لگے۔ مشرقی حصے کے باشندوں نے جلاوطن ہونے کی اجازت طلب کی ہے۔ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے سارے واقعات تحریر کیے اور امیر المومنینؓ کی رائے دریافت کی تو فرمان صادر ہوا:

أن يضعف عليهم الصدقة الَّتي تُؤخذ من المسلمين في كلّ سائِمةٍ وارضٍ وإن أبوا ذلك حارِبْهُم حتى يبيدهم أو تسلموا.

''ان کے اراضی و مواشی پر اس صدقہ سے دگنا صدقہ لیں جو مسلمانوں سے لیا جاتا ہے۔ اگر وہ اِس سے انکار کریں تو ان سے جنگ کریں، حتیٰ کہ وہ مٹ جائیں یا اسلام لائیں۔''

(فتوح البلدان۔ بلاذری ص ۱۱۳)

عمرو الناقد نے یہ روایت بھی کی ہے کہ ''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بنی تغلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ وہ نہ کسی بچے کو اصطباغ دیں گے نہ اپنا دین اختیار کرنے پر مجبور کریں گے اور یہ کہ ان پر صدقہ دوگنا ہوگا۔"

یہود نجران

(۷۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حینِ حیات میں دینِ اسلام کو تیزی سے پھیلتے اور تناور ہوتے دیکھ کر نصاریٰ نجران کے منتخب نمائندوں کا وفد بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور صلح کی درخواست کی۔ (بلاذری) جسے نبی علیہ التحیۃ والتسلیم نے شرفِ قبولیت فرمایا، چند شرائط اور مقررہ مقدار پر خراج کے عوض یہ صحیفہ تحریر فرما دیا۔ انہیں اللہ اور اس کے رسول نے عہد دیا کہ:

"انہیں ان کے مذہب سے برگشتہ نہ کیا جائے گا۔ نہ ان کے مراتب میں کمی کی جائے گی۔ نہ انہیں فوجی خدمت کے لئے طلب کیا جائے گا، نہ ان پر عشر لگایا جائے گا (لا یحشروا ولا تعشروا)۔ مگر یہ شرط عائد کر دی کہ نہ وہ سود کھائیں گے نہ سودی کاروبار کریں گے۔" (بلاذری)

یحییٰ بن آدم سے مروی ہے کہ انہوں نے اس صحیفۂ نبویؐ مبارک کی نقل نجرانیوں کے پاس دیکھی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کے معاہدہ کی تجدید فرما دی۔ لیکن جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اہلِ نجران نے صحیفۂ نبوی کی عائد کردہ شرط کے علی الرغم سود کھانا شروع کر دیا۔ نیز ان کی تعداد چالیس ہزار تک پہنچ گئی وہ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے نوزائیدہ امیر المومنین سیدنا عمرؓ کے لئے خطرہ محسوس کیا تو ان کو جلاوطن کر دیا اور امرائے عراق وشام کو یہ فرمان صادر کر دیا:

أمّا بعد! فمن وقعوا به من أهل الشام والعراق فليوسِعُهم من حرث الأرضِ وما اعتملوا من شيءٍ فهو لهم مكان ارضهم باليمن.

(ایک روایت میں ہے خریب الارض: افتادہ زمین)

"امابعد! یہ لوگ عراق وشام میں سے جس کے پاس جائیں وہ انہیں زراعت کیلئے زمین دے۔ یہ لوگ جتنی زمین بونے جوتنے لگیں وہ ان کی یمن (میں چھوڑی ہوئی) اراضی کے معاوضے میں انہی کی ہوگی۔"

(فتوح البلدان۔ بلاذری ص ۴۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس صلح میں نصاریٰ کے ساتھ یہودِ نجران بھی شامل ہو گئے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا یبقین دینانِ فی ارض العرب (زیلعی۔نصب الرایہ) اسی ارشادِ گرامی کی روشنی میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے دوران اہلِ نجران کو نجرانیہ (کوفہ) کی طرف جلاوطن کر دیا۔ان کے اموال و جائیدادیں خرید لیں۔

اہلِ نجران کی جلاوطنی

مشہور محدث وکیع بن جراح سے مروی ہے کہ اہلِ نجران آپس میں حسد کرنے لگے، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنی جلاوطنی کی درخواست کی۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس موقع کو غنیمت جانا اور جلاوطن کر دیا۔ (کنز العمال ص ۲۱۰) بعد میں وہ پچھتائے اور معافی مانگی لیکن آپؓ نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔بقول سیوطیؒ نوشتۂ الٰہی یہی تھا۔(ازالۃ الخفاء:ص ۱۱۱)

(۷۷) امام ابو یوسف نے کتاب الخراج ص پر یہ فرمان نقل کیا ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. ھذا ما کتب بہ عمرؓ امیر المومنین لأھلِ نجران من سار منھم امن بأمانِ اللّٰہ لا یضُرُّہ أحد من المسلمین وفاءً لھم بما کتب لَھم محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأبوبکر رضی اللہ عنہ، امّا بعد فمن مَرُّوا بہ مِن أُمراء الشّام وأُمراء العراق فلیُوسِعْھم من حرث الأرضِ. فما اعتملوا من ذلک فھو لھم صدقۃً لوجہِ اللّٰہ وعقبی لَھم مکانَ أرضِھِمْ لا سبیل علیھم فیہ لِأحد ولا مَغْرَم. أمّا بعد فمن حضرھم من رَجُل مسلمٍ فلینصرھم علٰی من ظلمھم فإنّھم أقوام لَھم الذّمّۃ. جزیتھم عنھم متروکۃ أربعۃ وعشرین شھرًا بعد أن یقدمُوا ولا یکلّفُوا إلّا من صنعھم البرّ غیر مظلومین ولا معتدًی علیھم.

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ نجران کے لئے یہ دستاویز لکھ کر دی ہے کہ ان میں جو گھر بار چھوڑ کر چلا جائے گا وہ اللہ کی امان میں رہے گا۔کوئی مسلمان اسے ضرر نہ پہنچائے۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان سے جو عہد کئے ان کی مکمل پاسداری کی جائے گی۔ یہ امر واضح رہے کہ امرائے عراق وشام میں سے جس کسی کے پاس نجران کے عیسائی جائیں گے وہ انہیں کاشت کے لئے زمین دیں گے۔ جتنی زمین وہ کاشت کر لیں گے، خوشنودیٔ خدا کے لئے صدقہ کے طور پر نجران کی چھوڑی ہوئی زمین کے عوض انہی کی ہوگی۔ اور کوئی شخص اس تصرف میں مزاحم نہیں ہوگا۔ نہ ان سے لگان یا ٹیکس لیا جائے گا۔ ان پر ظلم وستم کی صورت مسلمان ان کی مدد ونصرت کے پابند ہیں۔ کیونکہ ذمی ہیں۔ نئی جگہ پر آباد ہونے کے دِن سے چوبیس ماہ تک جزیہ سے معافی دی جاتی ہے۔ ان پر ظلم کیا جائے نہ زیادتی۔

(۷۸) مشہور فقیہ ابن سیرین نے کنز العمال میں یہ مکتوب گرامی روایت کیا:

إنّی إستوصَیتُ یعلی بمن أسلمُ منکم خیرًا وأمَرتُهُ أن یأخذ نصف ما عَمِل من الأرضِ ولستُ أریدُ إخراجَکم منها ما أصلَحتم ورضیتُ عملکم. (کنز العمال)

''میں نے یعلی کو تاکید کر دی ہے کہ تم میں سے جو اسلام لائے اس سے حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ اور اسے حکم دیا ہے کہ زمین کی پیداوار کا نصف وصول کر لیں اور جب تک تمہارا طرزِ عمل درست رہا میں تمہیں نکالنے میں ارادہ نہیں رکھتا''۔

حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کے نام

(۷۹) امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو مرکز پہنچنے کی ہدایت کی اور ان کی جگہ عثمان ثقفی کو والیٔ بحرین مقرر کیا۔ علاء بن حضرمی مدینہ منورہ پہنچے تو انہیں عتبہ بن غزوان کی بجائے والیٔ نصیرہ مقرر کیا اور یہ فرمان صادر کیا:

أن سِرْ إلٰی عُتبه بن غزوان قد ولّیتُک عمله ، واعْلَم أنّک تقدم علٰی رَجُلٍ مِّن المُهَاجِرِین الأوّلین الّذین قد سَبَقتْ لَهُم مِّنَ اللّٰه الحُسْنٰی لم أعزِلْهُ أن لا یَکون عَفِیفًا صلیًّا شدید البأس ولکنّی ظننت أنّک اغنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

من المسلمين في تلك الناصية منه. فاعرف له حقه. وقد وليت قبلك رجلا فمات قبل ان يصل. فان يرد الله تعالى ان تلي وليتَ وإن يرد أن يلي عتبه فالخلقُ والأمرُ لِلّٰه ربّ العالمين. واعلَم انَّ امر اللّٰه محفوظ بحفظه الّذى أنزله فانْظُر الّذى خلقت له فاكرح له ودَعْ ما سِواهُ. فإنَّ الدنيا أمدٌ والاخرة أبدًا فلا يشغلنّك شيءٌ. مُدبرُ خيره عن شيءٍ شرّه وأهرِب إلى اللّٰه مِن سخطه فإنَّ اللّٰه يجمع لمن يشاء الفضله في حكمه وعِلمه. نسأل اللّٰه لنا ولك التقوٰى علٰى طاعته والنجاة من عذابه. (شعبي. ابن سعد)

(کنز العمال، علامہ الہندی ص ۲۷۶۔ حدیث رقم ۱۴۲۰۳ ج ۵)

''علاء بن حضرمی کو حکم دیا کہ عتبہ بن غزوان کے پاس جاؤ، میں نے تمہیں اس کی جگہ امیر بنایا ہے۔ یہ بات (امر) ذہن میں رکھو کہ جس کے پاس جاؤ گے اولین مہاجرین میں سے ہیں، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی نیکی لکھ دی ہے۔ میں نے ان کو اس لئے معزول نہیں کیا کہ وہ عفیف نہیں ہیں، دین میں راسخ نہیں، جنگجو نہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ ان کی نسبت تم مسلمانوں کے مفاد کی بہتر حفاظت کر سکو گے۔ اس لئے ان کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھنا۔ میں نے اس سے قبل بھی انکی جگہ ایک آدمی کو مقرر کیا لیکن وہ راستے میں وفات پا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوئی کہ تم امیر بنو تو وہ تمہیں امیر بنا دے گا۔ اگر مشیتِ ایزدی عتبہ ہی کے حق میں ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہی غالب رہے گا۔ ساری مخلوق اور دنیا کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ جان لو کہ اللہ کا حکم محفوظ ہے، اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارا خالق کون ہے، اس کو پلے باندھ لو اور لایعنی باتوں کو چھوڑ دو۔ دنیا عارضی ہے اور آخرت ابدی۔ لہٰذا لذتِ فانی تمہیں کسی ایسے شر و برائی سے دوچار نہ کر دے جو دائمی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے دور بھاگو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے فضیلت و حکمت عطا کر دیتا ہے۔

پس ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے تقویٰ و اطاعت کا سوال کرتے ہیں اور اس کے عذاب سے نجات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۰۔ زیاد بن جدیر اسدی کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زیاد بن جدیر اسدی کو شام و عراق کے عشر وصول کرنے پر مُحصّل مقرر کیا اور ہدایت کی کہ مسلمانوں سے عشر کا چوتھائی (۱/۴) حصہ وصول کریں جبکہ اہلِ ذمہ سے عشر کا نصف اور اہلِ حرب سے دسواں حصہ وصول کیا جائے۔ نصاریٰ عرب کے قبیلہ بنی تغلب کا ایک فرد محصول چوکی سے گزرا، اس کے پاس گھوڑا تھا، جس کی قیمت کا اندازہ بیس ہزار لگایا، اور محصول ایک ہزار مانگا۔ اس شخص نے ایک ہزار محصول ادا کر دیا۔ وہ شخص اسی سال واپس لوٹتے ہوئے پھر زیاد کی طرف سے گزرا۔ انہوں نے تغلبی سے ایک ہزار طلب کیا۔ تو تغلبی امیر المومنین سے مکہ مکرمہ میں ملا۔ اس وقت وہ گھر پر تھے۔ اس نے آپؓ کو قضیہ سنایا تو آپؓ نے فرمایا ''کُفیتَ (تجھے لوٹا دیا گیا) اس پر کسی اور لفظ کا اضافہ نہ کیا۔ نصرانی سمجھا کہ غالباً مُحصّل کے وصول کردہ ٹیکس میں کوئی تغیر نہیں کیا جائے گا۔ نصرانی نے دِل میں ٹھان لیا کہ مطلوبہ ٹیکس ادا کر دے گا۔ اس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا:

من صَرَّ عليك فأخذتَ منهُ صدقةً فلا تأخُذْ منه شيئًا إلى مثل ذٰلك اليوم مِن قابِل إلّا أن تجدوه فضلًا.

''جو شخص تم سے گزرے اور تم نے اس سے محصول وصول کر لیا۔ تو اگلے سال کے اس دن تک اس سے اور کچھ نہ وصول کرو۔ اِلّا یہ کہ تم اس کے پاس زائد مال دیکھو۔''

یہ ہدایت نامہ (فرمان) اس سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ یہ دیکھ کر تغلبی نصرانیت سے بیزار ہو گیا۔ اور کہا:

إنّي على دين الرجل الّذي كتب إليك هذا الكتاب.

''میں اس شخص کے دین پر آ گیا ہوں جس نے یہ تحریر لکھ کر تمہارے پاس بھیجی ہے۔''

آپؓ نے دارالحرب کے تاجروں کو متامن بنایا۔ اور اجازت دی کہ وہ دارالاسلام میں آئیں۔ مسلمانوں کے ساتھ تجارت کریں۔ اور اہلِ ذمہ کے ساتھ نیک برتاؤ کی تاکید کی۔

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی ج ۳ ص ۲۶۱)

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس اقدام سے بین المملکی تجارت کی بنیاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑی۔

۸۱۔ھانی بن کلثوم کے نام فرمان

اسلامی لشکر نے شام فتح کرلیا۔ سالارِ لشکر نے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا کہ ہم نے ایسا ملک فتح کیا ہے جہاں کھانے پینے کا سامان اور چارہ بہت ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی اقدام مناسب نہیں سمجھا۔ مجھے اس معاملے میں ہدایت تحریر فرمائیں۔ تو امیر المومنینؓ نے فرمان جاری کیا:

ان دَع النّاس یاکلون ویحلفون فمن باعَ بذھبٍ او فضّةٍ خمس اللّٰہ وسِھام المسلمین.

(کنز العمال۔ ج۳۔ ص۲۲۱)

''لوگوں کو کھانے پینے کو دیں۔ جو کوئی سونے چاندی کی خرید و فروخت کرے تو اس میں اللہ کا حصہ خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے۔'' (متفق علیہ)

۸۲۔امراءِ شام کے نام فرمان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام فتح ہوا۔ اس لشکر کے سرکردہ سالاروں میں حضرت بلالؓ، حضرت معاذؓ بن جبل بھی تھے۔ انہوں نے بارگاہِ خلافت میں تحریر کیا:

إن ھذا الفیئ ، الذی أصبنا خمسة لک، ولنا ما بقی، ولیس لأحدٍ منه شیءٌ کما صنَع النَّبیّ صلی اللہ علیه وسلم بخیبر.

''یہ مالِ غنیمت جو ہمیں حاصل ہوا، اس میں سے پانچواں حصہ (خمس) آپؓ کا ہے، اور باقی ہمارا۔ اس کے علاوہ اور کوئی بھی حقدار نہیں جیسا کہ فتح خیبر کے موقعہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا''۔

اس کے جواب میں امیر المومنینؓ نے تحریر کیا:

إنَّ لیس علٰی ما قلتم ولکنّی أقفھا للمسلمین.

''ایسا نہیں جیسا کہ تم سمجھتے ہو، بلکہ میں تو اسے (خمس) کو مسلمانوں کی بہبود کے لئے وقف کرتا ہوں۔''

(کنز العمال ج۳، حدیث رقم ۱۱۵۳۳ ص۲۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۳۔ یعلی بن منیہ کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یعلی بن منیہ کو سرکاری واجبات کی وصولی کے لئے نجران کا والی بنایا تو یہ فرمان صادر ہوا:

أنظر كلَّ أرضٍ خلا عنها، فما كانَ مِن أرضٍ بيضاءَ تسقى .....ميحًا..... أو تسقيها السّماء فما كان فيهما من نخيلٍ أو شجر فادفعهُ إليهم يقومون عليه ويَسقَونه. فما أخرج اللّٰه مِن شيءٍ فلِعُمَر ولِلْمُسلِمينَ ثلثانِ ولهم الثلث وما كانَ لغرب فَلَهم الثلثانِ ولِعُمر وللمسلمين الثلث وادفَع إليهم ما كان مِن أرض بيضاء يزرعونها. فما كان مِنها سبحًا أو تسقيه السّماءُ فلَهم الثلث ولعُمَر وللمسلمين الثلثانِ. وما كانَ مِنْ أرضٍ بيضاء تسقى بغَربٍ فَلهم الثلثانِ ولعُمَر وللمسلمين الثلث.

(کتاب الخراج لابن ابی یوسف ص ۷۵)

''جس اراضی کے مالک جلاوطن ہو گئے ہوں اسے سرکاری تحویل میں لے لیں۔ شور، بنجر زمین جس کی رَونی بارش، سیلاب یا ندی نالے سے ہوتی ہو، اس میں کھجور، ثمر دار درخت مقامی لوگوں کو دے دیں تا کہ تا کہ وہ اس کی دیکھ بھال کریں، اس کی پیداوار کا دو تہائی عُمر اور مسلمانوں کا حصہ ہوگا۔ اور ایک تہائی محنت والوں کا حصہ ہوگا۔ اگر اس کی آب پاشی ڈول سے ہو تو دو تہائی حصہ محنت کرنے والوں کے لئے اور ایک تہائی عمر اور مسلمانوں کا ہوگا۔ اگر کلراٹھی زمین کی آبپاشی ڈول سے ہو تو دو حصے زمین دار کے اور ایک حصہ عمر اور مسلمانوں (ریاست) کا ہوگا''۔

۸۴۔ یعلی بن منیہ کے نام فرمان

یمن کے پایہ تخت صنعاء میں ایک عورت تھی جس کا خاوند لاپتہ ہو گیا، اس کا لڑکا بھی تھا۔ اس عورت کے بڑے بڑے لوگوں اور رؤساء سے ناجائز مراسم استوار ہو گئے۔ انہیں خدشہ ہوا کہ یہ لڑکا ان کی خفیہ ملاقاتوں کا راز افشانہ کرے۔ اس خدشہ کے پیش نظر ان لوگوں نے لڑکے کو قتل کر کے اس کی لاش کو نمدان کے کھنڈرات میں واقع اندھے کنوئیں میں پھینک دیا۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورت نے یعلی بن منیہ کو لڑکے کی گمشدگی کی اطلاع دی۔ انہوں نے جلسہ عام میں گمشدہ لڑکے کو تلاش کرنے کی اپیل کی۔ اتفاق سے ایک شخص کا گزر نمدان کے اندھے کنوئیں کے پاس ہوا۔ اس نے نیلی مکھیاں کنوئیں میں آتے جاتے دیکھیں، اسے شبہ ہوا۔ کنوئیں میں جھانکا تو ناک نہ دی گئی۔ یعلی کے پاس آیا اور شبہ ظاہر کیا کہ لڑکا نمدان کے اندھے کنوئیں میں مرا پڑا ہے۔ لوگ اتارے گئے، لڑکے کی لاش مل گئی۔ تحقیق پر مجرمین نے اعترافِ جرم کر لیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ عورت بھی شریکِ جرم تھی۔، اس واقعہ کی ''سمری'' بارگاہِ خلافت میں ارسال کی گئی، تو فرمان صادر ہوا:

اقتلهم فلو تمالأ عليه أهل صنعاء لقتلهم جميعًا.

''شریک قتل لوگوں کی گردن مار دیں، صنعاء کے سارے باشندے بھی شامل ہوں تو سب کو سزا دیں۔''

سنن دار قطنی کی روایت ہے:

إضرب أعناقهم أجمعين واقتلها معهم. فإنَّهُ لو كان أهل صنعاء، اشتركوا في دمه قتلتُهم به.

''ان سب کی گردنیں مار دیں، اس عورت کو بھی ان کے ساتھ قتل کر دیں۔ اہلِ صنعاء کے سارے باشندے اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرنے کا حکم دیتا''۔

۸۵تا۸۸۔ سفیان بن عبداللہ ثقفی کے نام فرمان

۱۔ طائف کی سرزمین زرخیز تھی، اس میں بکثرت نخلستان تھے۔ وادی میں متنوع قسم کی اجناس اور سبزیاں پیدا ہوتی تھیں۔ اجناس کے علاوہ عمدہ قسم کے میوہ جات، فواکہ و ثمرات، انگور انار، شفتالو کے اور کھجور کے باغات تھے۔ اشجار کی پھلوں سے لدی پھندی ڈالیاں اور ثمرات کی رس بھری بالیاں، پھولوں کی پتیوں نے شہد کی مکھیوں کے لئے وافر اور مرغوب سامان مہیا کر دیے تھے۔ ان وادیوں میں شہد کے چھتوں کی بہتات تھی۔ ''وادی سلبہ'' شہد کی پیداوار کے لئے مشہور تھی۔ سفیان بن عبداللہ ثقفی والیٔ طائف تھے۔ انہوں نے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کیا کہ مجھے یہاں چند باغات کا مسئلہ درپیش ہے، ان باغات میں انگور، شفتالو، انار پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ چند اشیاء اور بھی ہیں جن کی پیداوار انگور کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیداوار سے کئی گنا زیادہ ہے۔ان اشیاء پر عشر عائد کرنے کی اجازت طلب کی تو امیر المومنین نے فرمان جاری کیا۔

لیس علیھا عشرٌ... ''ان اشیاء پر عشر نہیں ہے۔''

(بلاذری ص۴۲)(کنز العمال ۶۷۵)

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ تمام میوہ جات پر کچھ صدقہ نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ السنن للبیہقی کا بھی یہی مسلک ہے۔

۲۔ طائف کی وادی خصوصاً وادی میں شہد کے چھتے کثرت سے تھے۔ یہاں حضرت عبدالمطلب کی زمین بھی تھی جس میں کشمش پیدا ہوتی تھی۔ فتح کے بعد اسے مکہ کی ایک قسمت بنا دیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد بھی حاضر ہوا۔امیر المومنین سیدنا عمرؓ نے عشر کے بدلے شہد کے ان چھتوں کو سرکاری حفاظت میں لے لیا۔

ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ والیٔ طائف نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شکایتاً تحریر کیا کہ ان چھتوں کے مالک عشر ادا نہیں کرتے لیکن وہ چاہتے ہیں کہ انہیں سرکار کی سرپرستی حاصل رہے۔انہوں نے لکھا:

إن أصحاب العَسل لا يرفعون إلينا ما كانوا يرفعون إلى رسولِ الله صلى الله عليه وسلم وهو من كل زقاقٍ زق.

''شہد کے چھتوں کے مالک وہ ٹیکس ادا نہیں کرتے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو ادا کرتے تھے، وہ ہر دس مشکیزوں پر ایک مشکیزہ تھا''۔

تو امیر المومنینؓ نے فرمان جاری کیا:

إن فَعلوا فاحمِ لهم أوديتهم وإلَّا تحموها.

''اگر وہ محصول ادا کریں تو ان کی وادیوں کی حفاظت کرو ورنہ نہیں۔''

(فتوح البلدان۔ بلاذری ص۴۱)

عمرو الناقد نے بیان کیا کہ امیر المومنینؓ نے شہد میں زکوٰۃ کا دسواں حصہ مقرر کیا۔ دس مشکیزوں پر ایک مشکیزہ۔

۳۔ عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کا عشر لے کر حاضر ہوا، اور ''وادی سلبہ'' ٹھیکہ پر عطا فرمانے کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وسلم نے اسے منظور فرمالیا۔ اور وادی سلبہ اسے ٹھیکہ پر دے دی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب (ازالۃ الخفاء ص ۳۶۷ جلد سوم) نے اس بارے میں استفسار کیا تو فرمان صادر ہوا:

إن أدّى إليك ما كانوا يؤدّى إلى رسولِ الله صلى الله عليه وسلم من عشورِ نخلة فاحمِ لهُ سلبه وإلّا فإنّما هو ذباب غيثٍ ياكله من شاءَ.

''اگر وہ تمہیں شہد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہے تو اسے سلبہ میں رہنے دو۔ ورنہ وہ بارش کی مکھیاں ہیں ان میں سے جو شخص چاہے کھائے۔''

شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ تفسیر شدہ ہے۔ اس کے بعد شہد کے بارے میں کوئی اشتباہ نہیں۔ (ص ۳۶۷)

۴۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں دریا پر عامل مقرر کیے تا کہ خمس وصول کیا جائے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے یعلی بن امیہ کو دریا پر عامل بنایا تو وہاں کسی شخص کو دریا کے کنارے پڑا عنبر ملا۔ یعلی نے امیر المومنین سے استصواب کیا کہ یہ (عنبر) کس کی مِلک ہے؟ اور اس پر محصول کیا ہوگا؟ تو فرمان صادر ہوا:

إنّهُ سيب من سيبه اللّٰه فيهما وفيما أخرج الله جل ثنائهُ من البحر الخمس.

''یہ عطیہ ہے جو اللہ نے اسے دیا۔ اس میں اور جو چیز ایسی ہو جسے اللہ تعالیٰ سمندر (دریا) سے نکالے اس پر خمس (۱/۵) ہے۔''

(کتاب الخراج۔ ص ۷۰۔ ازالۃ الخفاء ص ۲۴۹)

عنبر ایک پُر اسرار مادہ ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ جنوبی ہوائیں عدن کے ساحل سے لا کر یہاں ڈال دیتی تھیں۔

۸۹۔ اہلِ شام کے نام فرمان

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شام کے باشندوں کو فرمان بھیجا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أيُّها النّاس! إرمُوا واركَبُوا والرَّمْيُ أحبُّ إليَّ من الركوب. فإنّي سمعتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إنّ الله يدخل بالسَّهم الواحد الجنة من عمله في سبيله ومن قوّى به في سبيلِ الله.

''اے لوگو تیر اندازی کرو، اور سواری کرو، تیر اندازی مجھے سوار ہونے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے جو کسی نے اللہ کے دین کی تقویت کے لئے چلایا۔''

(الرقاب فی فضل الرمی۔ کنز العمال ص ۱۹۸ حدیث رقم: ۱۱۳۶۷)

۹۰، ۹۱۔ تین امور کا حکم

حضرت نزال بن سیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تین امور کا حکم صادر فرمایا:

۱. تعلَّمُوا المشيَ حُفَاةً واحتفُوا.

۲. وَشمِّرُوا الأزَر.

۳. وتعلّموا الرَّمي. (بكر بن بكار في جزئه)

''ننگے پاؤں چلنا سیکھو اور چلو

تہبند (شلوار) کو ٹخنوں سے اوپر رکھو

اور تیر اندازی سیکھو۔'' (کنز العمال۔ حدیث رقم ۱۱۳۴۸)

اہلِ شام کے نام فرمان

أن لا يجاورونكم خنزير ولا يُرفَعُ فيكم صليبٌ ولا تاكلوا على مائدةٍ يُشربُ عليها الخَمر، وادّلُوا الخيلَ، وامشوا بين الغرفين.

''خنزیر تمہارے پاس بھی نہ آئیں، اور نہ ہی تمہارے اندر صلیب بلند کی جائے، اور نہ کسی ایسے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاؤ جہاں شراب پی جا رہی ہو، اور گھوڑوں کی تربیت کرو، دونوں نشانوں کے درمیان چلو۔''

(حرام بن معاویہ۔ کنز العمال ص ۲۰۰ حدیث رقم ۳۸۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۲۔اُمرائے شام کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امرائے شام کے نام فرمان جاری کیا:

أن يتعلّموا الرمي ويمشوا بين العرضين حفاةً وعلّموا اولادكم الكتابة والسباحة. عن زيد بن حارثه (عب)

''تیر اندازی سیکھیں، دونشانوں کے درمیان ننگے پاؤں چلیں۔اپنی اولاد کو کتابت و تیراکی سکھائیں۔

(کنز العمال علامہ الہندی ۱۱۳۸۰۔ مصنف عبدالرزاق)

دوسری روایت:

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے باشندگانِ شام کو ہدایت جاری فرمائی:

أن عَلِّموا أولادكم السّباحة والرّمي والفروسةِ.

حضرت مکحولؒ (القراب فی فضائل الرّمی)

''اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی اور گھڑسواری سکھائیں۔''

(کنز العمال۔حدیث رقم ۱۱۳۸۲)

حربی ہتھیار کے طور پر دشمن کے مقابلہ کے لئے انوکھی ہدایت:

وقّروا اظفارَكُم في أرض العدوّ فإنّها سِلاحٌ.

''دشمن کی سرزمین پر ناخن بڑھاؤ، یہ بھی اسلحہ کا کام دیں گے۔''

۹۳۔عمال کے نام فرمان

أن يامرهم يقتل الخنازير ونقصِ أثمانِها لِأهل الجزية من جزيتهم.

(ابو عبيد . ابن زنجويه)

(کنز العمال ص ۶۳۳۔حدیث ۱۱۴۵۹)

گورنروں کو لکھا کہ خنزیروں کو قتل کر دیں اور جو لوگ جزیہ دیتے ہیں ان کے جزیہ سے ان خنزیروں کی قیمت ادا کریں۔

۹۴۔امرائے اجناد کے نام فرمان.

أنِ اختموا رِقاب أهل الجزية وأن خذوا من المجوس الجزية.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اہلِ جزیہ کی گردنوں پر مہر لگاؤ اور اہلِ مجوس سے جزیہ لو۔''

(سنن بیہقی۔ اسلم۔ کنز العمال حدیث ۱۱۴۷۸)

(۹۵) دوسری روایت۔ امیر المومنین کا فرمان:

أن اعرضوا علٰی من قبلکم من المجوس أن یدعُوا نکاحَ إمائِهم وبناتِهم واَخواتِهم وأن یاکلوا جمیعًا کما تلمتُم بأهلِ الکتاب واقتلوا کُلَّ کاهنٍ وساحِرٍ.

(ابن زنجویہ فی الاموال۔ علامہ الہندی رقم ۱۱۴۶۰)

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا کہ ''مجوسیوں کی باندیوں، بیٹیوں اور بہنوں کے نکاح پر دعوت پر بلائیں تو ان سے پہلوتہی کریں تا کہ انہیں اہلِ کتاب کے ساتھ نہ ملا دیں۔ ہر کاہن وساحر کو قتل کر دیں۔''

۹۶۔ امراء کے نام (اجناد) فرمان

أن لا تضرِبوا الجزیة علی النّساءِ ولا علی الصبیانِ وأن تضرِبوا الجزیة علٰی مَن جرتْ علیه الموسٰی من الرجال وأن تختموا فی أعناقهم وتجزوا نواصیهم من اتّخذ منهم شعرًا وتلزموهم المناطق بعض الزنانیر وتمنعوهم الرکوب إلّا علی الاکف عرضًا ولا یرکبوا کما یرکبُ المسلمون. (کنز العمال . علامه الهندی رقم: ۱۱۴۱۸)

''عورتوں اور بچوں پر جزیہ عائد نہ کریں۔ صرف ان مردوں پر جزیہ مقرر کریں جو استرا استعمال کرتے ہیں۔ ان کی گردنوں پر مہر لگائیں۔ ان کی پیشانیوں کے بال کاٹ دیں، ان پر زنانیر لازم قرار دیں۔ انہیں اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنے سے منع کر دیں، وہ مسلمانوں کی طرح گھوڑوں پر سوار نہ ہوں۔

(۹۷) نعمان بن عدی کو میسان (اضلاعِ دجلہ) کا عامل بنایا۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کی بیوی بھی ان کے ہمراہ میسان جائے مگر وہ نہ مانی تو نعمان بن عدی نے یہ چند اشعار لکھ کر بھیجے:

من مبلغ الحسناء أنّ خلیلها
بمیسان یَسْقی فی زجاجٍ وخنتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''کوئی ہے جو اس حسینہ کو یہ خبر سنا دے کہ اس کا ساتھی میسان میں بمور کے جام اور کوزہ شراب میں پیتا ہے۔

إذا شئتُ غنّتْني دهاقين قرية
ومنّاجة تجذو على كلّ منسَم

''میں جب چاہتا ہوں تو گاؤں کی دہقان حسینائیں دلربا انداز میں شادی وخوشی کے گیت سناتی ہیں۔''

لعلّ أمير المومنين ليَسُوئُهُ
تنادِمُها بالجوسَق المُنهَدم

''امیر المومنین کو شاید بوسیدہ محل میں ہماری رنگین محفلیں سجانا ناگوار گزرے۔''

یہ اشعار ہوا کے دوش پر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو پہنچے تو فرمان جاری ہوا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. حمٓ. تنزیل الکتاب من اللّٰہ العزیز العلیم. غافرِ الذنب وقابلِ التّوبِ شدید العقاب ذی الطول.

أمّا بعد! فقد بَلغَنِی قولک "لعلَّ أمیر المومنین تنادِمُنا فی الجوسق المنهدم" وأقسم اللّٰہ لقد ساءَ نی فی ذلک. وعزلهٗ.

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، ہر چیز کا جاننے والا ہے، گناہ بخشنے والا ہے، سخت سزا دینے والا ہے اور قدرت والا ہے۔
امابعد! مجھے تمہارا قول پہنچ گیا ہے، اللہ کی قسم اس نے مجھے دُکھ پہنچایا۔ اور پھر اسے معزول کر دیا۔

منصب سے علیحدگی کے بعد امیر المومنینؓ سے ملنے آیا تو وضاحت کی کہ اشعار میں حقیقت کا عنصر نہیں۔ امیر المومنینؓ نے ان کی معذرت تو قبول کر لی مگر ارشاد فرمایا: ''اب تم کبھی میرے عامل نہ بن سکو گے''۔

(ازالۃ الخفاء ص ۲۵۸۔ فتوح البلدان بلاذری ص ۲۳۰)

۹۸۔ امرائے اجناد کے نام

أیما وفقة من المهاجرین آواهم الیل إلی قریة من قری المعاهدین من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المسافرين فلَم ياتوهم بالقرٰى بَرِئت منهم الذمة.

''اگر دورانِ سفر مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کو ذمیوں کے علاقے رات آ جائے اور وہ ان علاقوں میں رات نہ بسر کریں تو ان کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔''

(حکیم بن عمیر۔ کنز العمال حدیث رقم:۱۱۴۱۳)

۹۹۔عمال کے نام فرمان

يَنهاهُم عن قتل النساء والصبيان من المشركين ويامرهم بقتل مَن جَرت عليهم المواسى منهم.

(ابن زنجويه. كنز العمال . حديث رقم: ١١٤١٨)

''امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو تحریر کیا کہ: ''مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کریں اور حکم دیا کہ صرف ان لوگوں کو قتل کریں جو استرا استعمال کرتے ہیں (یعنی قابلِ قتال نوجوان کو قتل کرنے کا حکم دیا)۔

۱۰۰۔عمال کے نام فرمان

ان اختتموا رقاب أهل الجزية.

''اہل جزیہ کی گردنوں پر مہریں لگائیں۔''

(اسلم۔کنز العمال۔علامہ الہندی رقم:۱۱۴۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا تعارف

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ ممتاز صحابی، ذہین، مدبر اور ممتاز عسکری قائد تھے۔ قد چھوٹا، دہانہ چوڑا بھنویں گھنی، موٹی موٹی سیاہ چمکیلی مسکراتی آنکھیں جن سے اندرونی قلبی کیفیات عیاں تھیں۔ داڑھی لمبی، خندہ رُو، ہاتھ پاؤں بڑے بڑے، اعضاء چست و چالاک تھے، جن سے وقار و تمکنت، ذہانت و فطانت اور صعوبتیں برداشت کرنے کی صلاحیت مترشح تھی۔

ابن العاص رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو سہم کے قبیلہ سے تھا جو اوقاف و قضا جیسے اہم مناصب پر فائز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؓ کو اصابت رائے اور معاملہ فہمی جیسی خصوصیات ورثہ میں ملی تھیں۔ بعض اہم مواقع پر آپؓ کے غیر معمولی طرزِ عمل سے آپؓ کی خداداد صلاحیتوں کا اظہار ہوا۔ آپؓ کے والد عاص بن وائل اتنے امیر تھے کہ زرکار کا لباس زیبِ تن کرتے تھے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے قبل پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ و کد رکھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان تراشی کرتے، ہجویہ اشعار بھی کہتے تھے۔ آپؓ جادو بیان مقرر تھے۔ چمڑے اور عطر کا کاروبار کرتے تھے۔ اس حوالے سے مصر، شام، فلسطین اور حبشہ کا متعدد بار سفر کیا۔ مختلف مذاہب کے لوگوں سے میل جول بڑھا، ان کی رسومات و اخلاق نے آپؓ کے مشاہدات و تجربات میں وسعت و گہرائی و گیرائی پیدا کر دی۔ مسلمانوں کے خلاف بپا ہونے والے اہم معارک جنگ بدر، اُحد، اور احزاب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہی عوامل کی بناء پر وہ قریشِ مکہ کی آنکھوں کا تارا بن گئے۔ ہر معاملے میں انکی رائے و مشورہ کو وقعت دی جاتی تھی۔ غزوۂ خندق میں شکست و ہزیمت کے بعد ان کی نگاہِ دوربین نے بھانپ لیا کہ ''پھونکوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا''..... آپؓ نے قریش کو مشورہ دیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بہتر ہے کہ شاہ نجاشی کے پاس چلے جائیں، وہیں سکونت اختیار کر لیں۔ اور بدلتے حالات کا جائزہ لیں، نتائج کا انتظار کریں۔ قریشِ مکہ نے اس رائے کو پسند کیا۔ شاہِ نجاشی کو عرب کی چمڑے کی کھالیں بہت پسند تھیں۔ عمدہ چمڑے کی کھالوں کا ہدیہ تیار کیا، اتفاقِ رائے سے آپؓ کو وفد کا قائد بنایا گیا۔ مکہ مکرمہ سے حبشہ پہنچے، نجاشی سے ملاقات کی، کھالوں کا ہدیہ پیش کیا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اسی اثناء میں عمرو بن امیہ الضمیری رضی اللہ عنہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ مسلمانوں کے وفد کے ساتھ اپنا نمائندہ اور قاصد بنا کر بھیجا تھا۔ نجاشی سے ملاقات کے بعد باہر نکلے۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کے بعد نجاشی سے مل کر عرض گزاری: ''اے بادشاہ! میں نے ابھی ابھی ایک شخص کو تم سے مل کر باہر جاتے دیکھا ہے، یہ آدمی اس شخص کا قاصد ہے جو ہمارا دشمن ہے، آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں تا کہ میں اسے قتل کر دوں۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چیدہ اشخاص کو قتل کیا ہے۔ یہ سنتے ہی نجاشی برہم ہو گیا۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور زور سے ایک مُکا ان کی ناک پر مارا۔ یوں لگا کہ آپؓ بے ہوش ہو جائیں گے، آپؓ اس کی اس حرکت سے اس قدر سراسیمہ ہو گئے کہ جی چاہ رہا تھا کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں دھنس جاؤں۔ میں نے معذرتاً کہا بخدا مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ کو اس بات سے اس قدر رنج ہو گا، ورنہ تو کبھی اس خواہش کا اظہار نہ کرتا۔ نجاشی نے کہا ''تم اس شخص کے قاصد کو مجھ سے طلب کرتے ہو جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں۔ جیسا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے تا کہ تم اسے قتل کرو۔ عمرو! تجھے کیا ہو گیا ہے، وہ ضرور اپنے مخالفوں پر غالب آئیں گے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کے لشکر پر غالب آئے''۔ اس واقعہ نے ابن العاص رضی اللہ عنہ کی دنیا بدل دی۔ انہوں نے نجاشی سے کہا ''اچھا تو آپ اسلام کے نام پر ان کے لئے میری بیعت لے لیں''۔ اس نے ہاتھ بڑھایا۔ ابن العاصؓ نے اسلام قبول کر لیا۔

(ابن جریر طبری: ص ۲۸۸ ج ۲)

۸ھ میں پینتیس سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ابن جریر طبری کی روایت کے مطابق ان کے ہمراہ دو اور معززینِ قریش خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ بھی قبولِ اسلام کے لئے بارگاہِ رسالت میں باریاب ہونے کے لئے ان کے ساتھ ہو لئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وسلم نے مسرت وانبساط کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''مکہ نے اپنے جگر پارے تمہارے پاس پھینک دیئے ہیں''۔ سب سے پہلے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! اس شرط پر بیعت کرتا ہوں کہ میرے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''عمرو! بیعت کرو، اسلام اور ہجرت ماقبل کو قطع کر دیتے ہیں'' (طبری) اسلام پچھلے تمام گناہ دھو دیتا ہے جس طرح ہجرت سے قبل تمام معصیتیں دھل جاتی ہیں (الحدیث) ابن العاص رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور رخصت ہو گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''سب سے بہتر اسلام اور سب سے بہتر ایمان عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ہے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بڑی قدر کی۔ قبولِ اسلام سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر بڑا اعتماد ہو گیا۔ (ہیکل۔ سیدنا فاروقِ اعظمؓ) پہلے چند قبائل کی دعوتِ اسلام پر مامور فرمایا۔ پھر عمان کی سفارت کے لئے انتخاب فرمایا۔ ان کی پیہم مساعی سے جیفر نے اسلام قبول کر لیا۔ اسے عمان کی امارت پر بحال رکھا۔ اسی کے پاس قیام فرمایا اور عوام میں تعلیم وتبلیغِ دین میں مصروف ہو گئے۔ عمان میں ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سنبھالا، فتنۂ ارتداد پھوٹ پڑا۔ اس افراتفری کے عالم میں ابن العاص رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے۔ مرتدین کی سرکوبی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ پھر شام کی فتح کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مختلف سالاروں کی قیادت میں چار افواج روانہ کیں۔ فلسطین کی مہم ابن العاص رضی اللہ عنہ کے سپرد کی۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی کہ شام میں جب کبھی لشکر جمع ہوں تو سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ہوں گے۔ شام میں انہوں نے اپنے فرائض بڑی تندہی سے انجام دیئے۔ امینُ الملت حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دوسرے سالاران کی معاملہ فہمی اور دور بینی سے متاثر تھے۔ انہیں مشاورت میں شامل کرتے اور ان کی رائے کو اہمیت دی جاتی تھی۔ ان کی رائے خطرات کو دور کر دیتی اور فتح وظفر کی ضامن ہوتی تھی۔ کئی اہم مواقع پر تدبّر وشجاعت کا مظاہرہ کیا۔ اور کامیابی نے قدم چومے۔ فلسطین کی فتح اور انتظام وانصرام میں ان کی خدمات قابلِ ذکر تھیں۔

۱۸ھ میں شام کی فتح کی تکمیل کے بعد امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں فتحِ مصر پر مامور کیا۔ باور کیا جاتا ہے کہ فتح مصر ان کے دل ودماغ میں ہر وقت انگڑائیاں لیتی رہتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ جس کا محرک وہ محیر العقول دیو مالائی واقعہ تھا جو انہیں مصر کے سفر کے دوران پیش آیا۔ وہ تجارت و سیاحت کی غرض سے اکثر مصر جایا کرتے تھے۔ ایک دن ابن العاص اپنے ہمراہیوں کے ساتھ بیت المقدس گئے۔ وہاں اونٹ چرا رہے تھے۔ سکندریہ کا ایک باشندہ شماس بیت المقدس کی زیارت کی غرض سے آیا ہوا پہاڑ سے اتر رہا تھا۔ دن شدید گرم تھا۔ شدت پیاس سے شماس کا حلق خشک ہو گیا۔ اس نے ابن العاص سے پانی مانگا۔ انہوں نے اتنا پانی پلایا کہ وہ سیر ہو گیا۔ تھکان اور پیاس کے مارے ہلکان ہو رہا تھا۔ پانی پیا وہیں گرا اور بے خطر سو گیا۔ قریب ہی گڑھے سے بہت بڑا سانپ نکلا۔ ابن العاص نے اسے دیکھ لیا اور تیر سے ہلاک کر ڈالا۔ شماس نیند سے بیدار ہوا۔ اس نے اپنے قریب مرا ہوا سانپ دیکھا۔ ابن العاص نے واقعہ بیان کیا تو شماس نے آگے بڑھ کر ان کے سر کو بوسہ دیا اور کہنے لگا ''آپ نے دو دفعہ مجھے موت کے منہ سے بچایا ہے۔ ایک دفعہ شدتِ پیاس سے اور دوسری دفعہ سانپ سے۔ آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا۔ عمرو بن العاص نے بتایا کہ مقصدِ سفر سیاحت و تجارت ہے۔ شماس نے کہا کیا آپ میرے ملک میرے ساتھ چلیں گے۔ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آپ کو دو جانوں کا خون بہا دوں گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں مجھے دو دفعہ موت سے بچایا ہے۔ دورانِ کلام ابن العاص کو معلوم ہوا کہ وہ سکندریہ کا باشندہ ہے۔ اس سے پہلے انہیں سکندریہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ ساتھیوں سے مشورہ کے بعد ایک ساتھی کو ہمراہ لیا اور شماس کے ساتھ سکندریہ پہنچ گئے۔ شہر کی عظیم الشان عمارات، عجائبات اور دولت کی ریل پیل دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔ اتفاق سے جس دن سکندریہ پہنچے وہاں ایک عظیم الشان جشن بپا تھا۔ جس میں شہری امراء و حکام بھی شامل تھے۔ شماس نے ابن العاص کو ریشمی لباس پہنایا اور جشن میں اپنے ساتھ لے گیا۔ ملوک و امراء ایک سنہری گیند اچھال رہے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ گیند جس کی آستین میں گرے گی وہ اس شہر کا بادشاہ بننے سے پہلے مر نہیں سکتا۔ اس دن یہ گیند ابن العاص رضی اللہ عنہ کی آستین میں گری۔ اس پر سارے لوگ دم بخود ہو گئے۔ اور کہنے لگے یہ پہلی بار ہے کہ گیند نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ بھلا یہ بدو ہمارا بادشاہ کیسے ہو سکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں!! شماس نے اہلِ سکندریہ سے دو ہزار دینار اکٹھے کئے۔ اور ابن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک آدمی کے ہمراہ بیت المقدس پہنچا دیا۔ یہ طرفہ قصہ ہے۔ ''ہیکل'' کے نزدیک یہ مصر کی فتح کا نقطۂ آغاز نہیں ہو سکتا۔ مگر بہت سے نامور مؤرخین جن میں بلاذری اور مقریزی بھی شامل ہیں کا خیال ہے کہ مصر کی فتح کا محرک ضرور ہو سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس محیر العقول واقعہ کے بعد ابن العاص رضی اللہ عنہ مصر کی فتح کی آرزو کے امین بن گئے۔ ایک روایت کے مطابق اسی آرزو کی تکمیل کے لئے ابن العاص رضی اللہ عنہ ساڑھے تین ہزار کے جیش کے ہمراہ فتح مصر کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی حوالے سے ان کی سرزنش بھی کی۔

ابن العاص رضی اللہ عنہ اکثر اوقات امیر المومنینؓ سے مصر کے حالات کا تذکرہ کرتے رہتے۔ مگر وہ بوجوہ اس کی طرف توجہ نہ دیتے۔ شام کی فتح کی تکمیل اور طاعونِ عمواس کی ہلاکت آفرینیوں اور جزیرۃ العرب کے قحط کے بعد جب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ جابیہ (شام) آئے تو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے تسخیر مصر کا ذکر چھیڑا اور ایسے ایسے دلائل دیئے جو ان کے خیال کے مطابق امیر المومنینؓ کا تذبذب دور کرنے کے لئے کافی تھے۔ ابن العاصؓ نے کہا کہ مصر کی فتح ایسی کامیابی ہوگی جس کے سامنے دوسری کامیابیاں اور کامرانیاں ماند پڑ جائیں گی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابن العاص رضی اللہ عنہ کی سیاسی بصیرت، جنگی حکمت سے مطمئن تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ابن العاصؓ مصر کی مہم میں اللہ کے حکم سے سرفراز ہوں گے۔

۱۸ھ میں شام کی فتح کی تکمیل کے بعد انہیں مصر کی فتح پر مامور کیا۔ مصر کی تسخیر کے بعد ۲۲ھ بحر روم سے متصل ساحلی علاقہ پر دو مشہور بندرگاہوں برقہ اور طرابلس پر قبضہ کیا۔

مصر کے عوام میں ہر دلعزیز اور مقبول تھے۔ کاشتکاروں اور زمین داروں سے نرمی سے پیش آئے، ان کی فلاح و بہبود کو ہمیشہ پیش نظر رکھا، ان کی رواداری کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک مصری پادری نے کہا ''عمرو بن عاصؓ نے معاہدہ کے مطابق جزیہ وصول کیا، معبد خانوں، گرجا گھروں کی کسی جائیداد کو نہیں چھیڑا، نہ لوٹ مار کی، نہ کسی کا مال غصب کیا، بلکہ اپنی حکمرانی کے پورے دور میں مقامی باشندوں کو تحفظ فراہم کیا۔ انہیں ظلم و تشدد سے اپنی امان میں رکھا۔ ان کی اس فراخدلانہ حکمت عملی سے خراج میں کمی آ گئی۔ خراج میں اضافہ اور مالی امور کی نگرانی کے لئے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو بالائی مصر کا افسر خراج مقرر کیا گیا۔ وہ مالی امور کے ماہر، لائق اور معتمد عرب تھے۔ لیکن ابن العاص رضی اللہ عنہ نے مرکز کے اس اقدام کو نگاہِ تحسین سے نہ دیکھا۔

۲۵ھ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ دوغلی حکومت سے مشکلات جنم لیتی ہیں، ابن سعد کو بالائی مصر سے ہٹا لیجئے۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ابن العاص رضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ احتجاجاً مستعفی ہو گئے۔ اسی دوران سکندریہ میں شورش نے سر اٹھایا۔ قیصر روم نے مصر کو واگزار کرانے کیلئے ایک بڑی فوج بھیجی۔ مصری قائدین کا ایک وفد خلیفہ سے ملا، اور رومیوں کے مقابلہ کے لئے ابن العاص رضی اللہ عنہ کو نامزد کرنے کا مشورہ دیا۔ مصر و روم پر ان کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم پر بغاوت فرو کرنے کے لئے کمان سنبھال لی۔ قیصر روم کے لشکر کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔ سکندریہ پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ استعفیٰ واپس لے لیں۔ سیاسی، انتظامی اور دفاعی معاملات اپنے پاس رکھیں۔ مالی امور عبداللہ بن سعد کی تحویل میں رہنے دیں، لیکن وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے اور کہا کیا خوب! گائے کے سینگ میں پکڑوں اور دودھ دوہے کوئی اور۔

مصر کی امارت سے علیحدگی کے بعد وہ فلسطین میں قیام پذیر ہو گئے۔ گاہے گاہے مدینہ منورہ آتے۔ امارت کے مسئلہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تلخی تھی۔ ان پر تنقید کرتے، ان کے انکار پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن سعد کو مصر کا گورنر مقرر کر دیا۔ انہوں نے اپنی قابلیت اور ایمانداری سے ایسے اقدامات کئے کہ مصر کا خراج ایک کروڑ چالیس لاکھ دینار ہو گیا۔ ایک ملاقات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابن العاص سے اضافہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ''تمہارے بعد اونٹنی کا دودھ بڑھ گیا ہے''۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے برجستہ جواب دیا ''کیونکہ آپ نے اس کے بچوں کا پیٹ کاٹ لیا ہے''۔

عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے مابین کشمکش شروع ہوئی تو موخر الذکر نے ابن العاص کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کی ٹھان لی۔ لیکن وہ بلا کے ذہین اور معاملہ فہم تھے۔ ان سے تعاون کا وعدہ اس شرط پر کیا کہ مصر کی امارت ان کے سپرد کر دی جائے گی۔

۳۷ھ میں جنگ صفین کے موقع پر ابن العاص رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو نیزوں پر بلند کر کے یہ نعرہ لگایا ''لا حکم إلا اللہ''، فریقین میں جنگ بند کرانے کی اس انوکھی تدبیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں افتراق و انتشار پیدا کر دیا، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان پر بے پایاں اعتماد تھا۔ ۳۸ھ میں تحکیم کی مجلس کے انعقاد کے موقع پر یہ ان کے نمائندہ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

۳۸ھ میں تحکیم کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابن العاص رضی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عنہ کو مصر کی امارت دے دی۔ وہ ہر معاملہ میں آزاد و خود مختار تھے۔ مصر کے خزانے کی تمام آمدنی بھی ان کے حوالے کر دی گئی۔ امارت کا یہ دور پانچ برس رہا، اسی عرصہ میں شمالی افریقہ پر دو مہمیں روانہ کیں۔ زرعی اور انتظامی اصلاحات کیں۔ فلاحِ عامہ کے کام کیے۔ جس کے نتیجے میں مصر کا خراج ۹۰ لاکھ دینار رہ گیا۔

۴۳ھ میں ستر برس کی عمر میں انتقال کیا۔ موت سے ہم آغوش ہونے کے تصور سے آبدیدہ ہو گئے۔ ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا ''ابا جی بڑی سے بڑی ابتلاء و آزمائش میں آپ کی آنکھیں نمناک نہ ہوئیں، آج کیا ہوا؟'' جواب دیا ''اس وقت تین باتوں کے تصور سے رقت ہو رہی ہے۔ روزِ جزا، احباب کی جدائی، تعلیل۔ مرتے وقت یہ الفاظ ورد زبان تھے ''اللّٰھم لآ إلٰہ إلّا انت'' اے اللہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ بہت مال دار ہو گئے تھے۔ سرکاری اخراجات کے بعد جو کچھ بچتا تھا وہ خود لے لیتے تھے۔ بعض اس کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ موت کے وقت ان کے پاس صرف سات دینار تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فتوحِ مصر

مصر کی فتح کے اسباب اور حملے کے سنین میں مورخین میں اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔

۱۰۰۔ بلاذری فتوح البلدان میں یوں رقمطراز ہیں:

وکان عمروؓ بن العاص حاصر قیسارية بعد إنصراف الناس من حرب اليرموک، ثم إستخلف عليها إبنه حين وُلي يزيدؓ بن أبي سفيان ومضٰى إلٰى مِصْرَ من تِلقاءِ نفسه في ثلاثة الاف وخمس مأة فغضبَ عُمر لذلک وکتب إليه بصنفه علٰى إفتنانه عليه برايه.

"امرهُ بالرجوعِ إلٰى موضعِهٖ إنْ وافاهُ کتابَه دونَ مصر".

یزید بن ابی سفیان کے زمانے میں عمروؓ بن العاص نے اپنے بیٹے کو جانشین بنایا اور اپنی مرضی سے اپنے ساڑھے تین ہزار کے لشکر کے ہمراہ مصر روانہ ہو گئے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی اس خود رائی پر ناراض ہو کر زجر و توبیخ کی اور یہ فرمان بھیجا:

"اگر یہ نامہ مصر کی حدود میں داخل ہونے سے قبل مل جائے تو اپنی جگہ واپس لوٹ آئیں۔" (فتوح البلدان ص ۱۳۵۔ بیروت لبنان)

۱۰۰(ب) دوسری روایت یہ ہے کہ عمروؓ بن العاص اپنے صوبہ فلسطین میں تھے کہ امیر المومنینؓ کی اجازت کے بغیر فتح مصر کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب امیر المومنینؓ کو اس امر کی اطلاع ملی تو فوراً ایک مراسلہ روانہ کیا۔ وہ اس فرمان کا مقصد بھانپ گئے اور اسے پڑھے بغیر بڑھتے چلے گئے۔ مصر کی سرحد عبور کر کے اسے کھولا تو یہ فرمان تحریر تھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

من عمرؓ بن الخطاب إلى العاص بن العاص. إنک سِرْتَ إلى مِصر ومن معک وبها جموع الروم وإنّها معک نفرٌ يسرٌ. ولعمری لو كانوا تكل أمک ماسِرتَ بِهم، فإن لم يكن بلغت مصر فارجع.

عمرؓ بن خطاب کی طرف سے عاصؓ بن عاص کے نام۔

تم اپنے لشکر کے ہمراہ مصر کی جانب گامزن ہو، وہاں کثیر تعداد میں رومی افواج ہیں جبکہ تمہاری فوج ان کے مقابلے کے لئے ناکافی ہے۔ میری جان کی قسم تم اس فوج کو اپنے سگے بھائیوں کی طرح گردانتے، تم انہیں لے کر نہ نکلتے، اگر مصر کی حدود میں نہیں پہنچے تو واپس آ جاؤ"۔ (ابن عبدالحکم)

۱۰۰(ج)۔ ایک روایت یہ ہے کہ ابن العاص رضی اللہ عنہ شام کے قلعہ بند شہر قیساریہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ انہیں معلوم ہوا کہ امیر المومنینؓ انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے جابیہ تشریف لائے ہیں۔ عمروؓ بن العاص کا دل مصر پر حملے کے لئے مچل رہا تھا۔ انہوں نے خفیہ مراسلے کے ذریعے حملے کی اجازت چاہی۔ ابھی اجازت نامہ موصول نہ ہوا تھا کہ ایک رات اپنی ساڑھے تین ہزار فوج کے ہمراہ چپکے سے مصر چل دیئے، قیساریہ میں موجود جیش اسلامیہ کے سالاروں نے بغیر توقف کے مرکز کو اس اقدام کے مضرات سے آگاہ کیا اور خیال ظاہر کیا ہے کہ انہوں نے ایک خطرہ مول لیا ہے۔ یہ اطلاع موصول ہوتے ہی امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکتوب گرامی روانہ کیا:

أمّا بعد. إنک قد غررت بمن معک. فإن أدرکک كتابی هٰذا ولَم تدخل مِصر فارْجع وإن أدرَکک وقد دخلت فامضِ واعلَم أنی ممدک.

"تم نے مصر پر لشکر کشی کر کے مسلمانوں کی جانوں کو خطرے میں جھونک دیا اگر میرا یہ مکتوب مصر کی سرحد عبور کرنے سے قبل مل جائے تو واپس لوٹ آئیں۔ اگر سرحد عبور کرنے کے بعد ملے تو پیش قدمی جاری رکھیں میں تمہاری مدد کروں گا"۔

(فتوح مصر۔ ابن عبدالحکم)

۱۰۰(د)۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ازالۃ الخفاء میں تحریر کیا:

"چوں دریں ایام اَرطبون در متحصن شدہ اغوائے اہلِ شام سے نمود لہٰذا برائے عمرو بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

العاص نوشت.....

''کہ بجانب مصر رواں شود وارطبون را بسزا رساند''

ان دنوں ارطبون مصر میں قلعہ بند ہو کر اہلِ شام کو بغاوت اکسا رہا تھا۔ عمروؓ بن عاص کو تحریر کیا: ''مصر جاؤ اور ارطبون کو سزا دو''۔ (ص ۲۱۹۔ ج ۳)

الواقدی کی رائے:

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خود مصر پر لشکر کشی کا حکم صادر فرمایا۔

۱۰۰۔س:

لمّا فتح عمروؓ بن العاص قيساريه أنفَذَ أبو عبيدةؓ لعمروؓ بن العاص أن يسيرَ إلى مصرَ بأمر عُمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه.

''فتح قیساریہ کے بعد ابوعبیدہؓ نے امیر المومنین کے حکم پر عمروؓ بن العاص کو مصر کی فتح پر مامور کیا۔

فإذا قرأتَ كتابي هذا فأمُر عمروؓ بن العاص أن يتوجّه إلى مصر بعسكره ويقدمهم عامر بن ربيعة العامرى ومشائخ من اصحابِ رسول الله صلى الله عليه وسلم يفضى بهم عنده مشورة.

''جب میرا یہ نامہ پڑھیں، عمروؓ بن العاص کو حکم دیں کہ وہ اپنے لشکر کے ہمراہ مصر کا رُخ کریں اور عامر بن ربیعہ عامری اور برگزیدہ اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے ہمراہ کر دیں جن کے قیمتی مشورہ سے رہنمائی اور فیض حاصل کریں۔''

(الواقدی فتوح مصر، جزالثانی ص ۳۴)

حکم ملتے ہی قیساریہ کا محاصرہ معاویہ بن ابی سفیان کے حوالے کیا اور خود اپنے ساڑھے تین ہزار لشکر کے ہمراہ سمندر کے کنارے کنارے آہستہ آہستہ روم چل دیئے۔ راستے میں خبر ملی کہ حضرت عثمانؓ اور ان کے ہمنوا اکابر صحابہ مصر پر حملہ نوزائیدہ دولت اسلامیہ کے لئے خطرہ سمجھتے ہیں۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معاملہ کی نزاکتوں اور مصالح کے پیش نظر متردد تھے کہ اکابر صحابہ اور مجلس شوریٰ کی بات نہ مانی تو وہ برافروختہ ہو جائیں گے۔ دوسری طرف یہ اندیشہ تھا کہ مجاہدین سرحد مصر میں داخل ہو گئے ہیں تو ان کی پیش قدمی کو روکنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کے عزم واستقلال پر زد پڑے گی۔ مجلس شوریٰ کی مخالفت کے پیش نظر فرمان جاری کیا کہ میرا مکتوب پڑھتے وقت کہ اگر مصر کی حدود سے اس طرف مل جائے تو واپس آ جائیں۔ ابن العاص سکندریہ میں سنہری گیند کے واقعہ کے حوالے مصر پر حملہ کے لئے بے قرار تھے۔ ذہین و فطین، عبقری، مدبر، معاملہ کو بھانپ گئے۔ قاصد سے فرمان لئے بغیر منزل پہ منزلیں مارتے ہوئے العریش پہنچ گئے (بلاذری) وہ رفح اور العریش کے درمیان تھے (مقریزی) قاصد سے فرمان لے کر سب کے سامنے پڑھ کر سنایا تو کسی کو کہنے کا موقعہ نہ ملا کہ واپس لوٹ چلیں۔ امیر المومنینؓ کا قاصد مدینہ روانہ ہو گیا تو مرکز کو مژدہ سنایا کہ عمروؓ فولادی عزم کے ساتھ مصر کی سرزمین پر قدم رکھ چکے ہیں۔ لیکن فوج کی تعداد قلیل ہونے کے باعث کمک کی ضرورت ہے۔ بقول ہیکل ''قضا وقدر نے یہ فیصلہ دیا کہ فتح مصر عمروؓ کا مقدر تھی کہ مصر دولتِ اسلامیہ کے تاج کا چمکتا موتی بن جائے۔ امیر المومنینؓ کا یہ مکتوب شریک بن عبدہ لائے تھے۔ (بلاذری)

۱۰۱۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

سرحد مصر کے اندر پہلی منزل العریش تھی۔ یہ علاقہ بیت المقدس کے قریب تھا، جہاں سے مسلمانوں کو آسانی سے کمک مل سکتی تھی۔ العریش میں جیشِ اسلامی فروکش ہوا اور بغیر کسی مزاحمت کے اس پر قابض ہو گیا۔ اگلی منزل قلعہ بند شہر فرما تھا جو العریش سے قریباً ستر میل کی مسافت پر واقع تھا۔ یہاں سے ابن العاص اس راستہ پر ہو لئے جو صحرا میں سے گذرتا تھا۔ جس میں کہیں کہیں بستیاں اور چشمے بھی تھے جو صحرائی مسافروں کی آسودگی کا باعث تھے۔ مصر سے فلسطین جانے کا قدیم ترین راستہ یہی تھا۔ حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب، حضرت یوسف اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے نقوشِ پا کی مہک کا امین تھا۔ اب بھی زائرینِ بیت المقدس یہی راستہ اختیار کرتے تھے۔ ابن العاص متعدد بار تجارت وسیاحت کے لئے اس راہ سے گزرے۔ اس حوالے سے وہ اس راہ کے شناسا تھے۔ بلکہ ''شماس'' دو جانوں کا خون بہا دینے کے لئے بھی انہیں اسی راستے سکندریہ لے گیا تھا۔ ''فرما'' کے اردگرد دلدل تھی۔ دو ماہ کے جانگسل مقابلے کے بعد رومیوں نے ہتھیار ڈال دئے۔ فرما کی فتح کے بعد انہوں نے جنوب مغرب کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ دیہاتوں اور قصبات کو سرنگوں کرتے، ان سے معاہدہ کرتے بلبیس پہنچے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قلعہ بند شہر کی تسخیر میں دو ماہ کا عرصہ لگ گیا۔ جیشِ اسلامی کی پیش قدمی جاری رہی۔ اگلی منزل بیس میل کے فاصلہ پر بابلیون تھا۔ دریائے نیل کے مشرقی کنارے مشہور قلعہ بند شہر بابلیون کو قدرت اور انسان دونوں نے ناقابلِ تسخیر بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس کی دیواریں ٹھوس اور مضبوط تھیں۔ دریائے نیل کا وسیع پاٹ اس کے گرد سرسبز و شاداب درخت اور مسکراتے لہلہاتے پودے اسے جنت نظیر بنا دینے کے علاوہ قدرتی محافظ و نگہبان کے فرائض بھی سرانجام دینے کے لئے مستعد کھڑے تھے۔ شہر کا مغربی بازو دریائے نیل سے ٹکراتا تھا۔ اس کے سامنے قلعہ بند خبریز ''روضہ'' تھا۔ جہاں اسلحے اور ہتھیاروں کے انبار و ذخائر تھے۔ قلعہ روضہ کو بابلیون کے مغربی دروازے سے کشتیوں کے پل کے ذریعے ملا دیا گیا۔ اہلِ بابلیون کو جب بھی کسی افتاد کا سامنا ہوتا تو وہ اسی قلعے میں پناہ لیتے۔ جیشِ اسلامی اس ناقابلِ تسخیر قلعے کے سامنے فروکش ہوا۔ اپنے کیمپ کے اردگرد حفاظتی خندق کھودی۔ یہی وہ مقام تھا جہاں سے مسلمانوں کی مشکلات و امتحانات کی ابتداء ہوئی۔ مقابلہ سخت تھا۔ یہاں تک کہ مرکز سے کمک طلب کرنا پڑی۔ بابلیون صوبائی صدر مقام تھا۔ اس لحاظ سے مصر کی پہلی دفاعی چوکی، باب مصر اور مکید فتح سمجھا جاتا تھا۔ پایہ تخت سکندریہ کے بعد ملک کا اہم ترین شہر تھا۔ مصر رومی حکومت کا صوبہ تھا۔ اس کا صوبہ دار مقوقس تھا۔ یہ وہی مقوقس ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبولِ اسلام کی دعوت دی۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کی بڑی قدر و تکریم کی۔ دعوتِ اسلام کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ مگر بوجوہ مصلحتاً اسے قبول نہ کیا۔ ابن عاص کو اس ساری صورتِ حال کا علم تھا۔ انہوں نے مناسب سمجھا کہ مقوقس کو اسلام کی طرف راغب کرنے کی ایک اور کوشش کر لیں۔ اسلام قبول کرنے کی صورت میں ایسا کوئی معاہدہ طے پا جائے جس سے فریقین کے جانی اتلاف و خون خرابہ کے بغیر مصر پر اسلامی حکومت کا پرچم سربلند ہو جائے۔ مگر مقوقس سے ملاقات سے قبل اس کے لڑکے ارسطو کو ملاقات کی دعوت دی۔ بقول واقدی ارسطو نے اپنے والد کو اس خدشہ کے پیشِ نظر قتل کر دیا تھا کہ وہ یا تو مسلمان ہو جائے گا یا اسلامی اقتدار قبول کر لے گا۔ لیکن واقدی کے اس خیال کی کسی دوسرے مورخ نے تائید نہیں کی بلکہ مقوقس مصر کی فتح کے کئی سال بعد تک زندہ رہا۔ بہرحال ابن العاص رضی اللہ عنہ نے بابلیون کے قلعہ میں ارسطو سے ملاقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی جو ثمر آور نہ ہوئی۔ ارسطو نے بہانہ بنایا کہ ہمارے ہاں رمضان ہے۔ اس دوران والد صاحب کسی سفارت سے ملاقات کرتے ہیں نہ دربار لگاتے ہیں۔ جب رمضان ختم ہوگا تو میں آپ کی تجاویز ان کے گوش گزار کر دوں گا۔ اس وقت تک جنگ سے باز رہیں اور انتظار کریں۔ اس طرح اس نے ابن العاص رضی اللہ عنہ سے مکر و فریب کی چال چلی، دراصل وہ مسلمانوں پر ضرب کاری لگانا اور انہیں سبق سکھانا چاہتا تھا۔

ابن العاص رضی اللہ عنہ کے کیمپ کے قریب مقطّم پہاڑ تھے، ان کی اوٹ میں ارسطو نے چھاپہ مار دستے چھپا دیئے اور طے پایا کہ جمعہ کے روز جب مسلمان حالتِ نماز میں ہوں تو ان پر اچانک حملہ کر دیا جائے۔ اس حملہ میں ساٹھ اکابر صحابہ ؓ سمیت چار سو چھتیس مسلمان شہید ہوئے، باقی کو ایک معجزہ نے بچا لیا۔ جیش اسلامی کی چند جماعتیں نواحی قصبوں سے غلہ اور چارہ خریدنے گئے ہوئے تھے، ان کی واپسی اتفاق سے عین اسی وقت ہوئی جب ارسطو کے رسالے حملہ آور ہوئے۔ وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے ان واقعات کی تفصیل مرکز کو روانہ کی اور درخواست کی کہ دشمن کے مقابلے میں ہماری نفری قلیل ہے اور کمک کے بغیر چارہ نہیں۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکتوب گرامی ارسال فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم. من عمر بن الخطاب إلى عمرو بن العاص. سلام عليك.

فإنّي أحمد الله الّذي لا إله إلّا هو وأُصلّي وأُسلّم على نبيّه محمّدٍ صلى الله عليه وسلم وقد بلغني ما جرى بكم بمصرَ من غدر عدوّكم كما سُبق في أُمّ الكتاب. وكان يَجبُ عليك يا ابن العاصؓ أن لا تطمئنّ إلى عدوّك ولا تسمعُ منه حيلةً وما كنتُ أعرفك إلّا حُسن الرّأي والتدبير ولكن ليقضي الله أمرًا كان مفعولًا. فاستعمل انشاط في أمرك ولا تأمَن لعدوّك واستعمل الحذرَ فإنّ الإمام ما يكون إلّا على حَذرٍ والله يعيننا وإيّاك على طاعته وقد انفذت إلى أبي عبيدةؓ أن يرسل إليكم جيشًا. والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

(الواقدی، فتوح المصر: ص ۵۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عمرؓ بن خطاب کی طرف سے عمروؓ بن العاص کی جانب۔ سلام علیک۔ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور اس کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام ہوں۔ سرزمین مصر پر جو کچھ تمہارے ساتھ دشمن کی غداری سے بیتی، خبر ملی۔ ابن العاص! اللہ کی کتاب میں جو ذکر آیا ہے اس کی وجہ سے تمہارے لئے ضروری تھا کہ دشمن کی حیلہ جوئیوں اور مکر وفریب سے مطمئن نہ ہوتے۔ تم صاحب الرائے اور مدبر تھے لیکن اللہ کی طرف سے مقدور ہو کر رہتا ہے۔ ہوشیاری سے کام کریں اور دشمن کے مکر وفریب سے غافل نہ ہوں۔ ہمیشہ احتیاط پیش نظر رکھیں۔ اللہ مددگار ہوگا۔ میں نے ابوعبیدہؓ کو تمہاری کمک کا تحریر کر دیا ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۱۰۲۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

بابلیون کے محاصرہ کے دوران مسلمانوں کو پہلی بار فوجی استعداد کی قلت وکمزوری کا احساس ہوا۔ قلعہ کے شمال، جنوب اور مشرق میں دریائے نیل کا وسیع پاٹ موجزن تھا۔ جو اس کی بلند وبالا فصیل کا نگہبان تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ رومی فوج کی کمان گرم سرد چشیدہ سپہ سالار کے ہاتھ میں تھی۔ فوج کی حوصلہ افزائی اور قیادت کے لئے والی مصر مقوقس بذاتِ خود محاذ پر موجود تھا۔ ابن العاصؓ نے قلعہ پر متعدد بار حملے کئے۔ بیرونِ قلعہ بھی کئی ماہ تک صبح وشام جھڑپیں ہوتی رہیں مگر کوئی قابلِ ذکر پیش رفت نہ ہوئی۔ ابن العاصؓ محاصرہ کو موثر اور فیصلہ کن بنانے کی حتی المقدور کوشش کر چکے لیکن بات بنتے دکھائی نہ دی تو امیر المومنینؓ سے مزید کمک کی درخواست کی۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بلا تاخیر چار ہزار فوج جس کی کمان زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی روانہ کی۔ ہر ہر ہزار پر ایک سالار مقرر کیا۔ سپہ سالار ابن العاص کو مکتوبِ گرامی روانہ کیا:

انی قد امددتک باربعة آلاف رجل منهم مقام الالف: الزبیر ابن العوام، والمقداد بن عمرو، وعباده بن الصامت وسَلمَه بن مخلّد، واعلم ان معک اثنی عشر الفًا ولا یُغلَب إثنا عشر الفًا من قلّةٍ.

(لابن عبدالحکم۔ کنز العمال ص ۲۸۰ ج ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں تمہاری امداد کے لئے چار ہزار مجاہدین پر مشتمل جیش روانہ کر رہا ہوں، ان میں زبیرؓ بن عوام، مقدادؓ بن عمرو، عبادہؓ بن صامت، مسلمہؓ بن مخلد جیسے سورما جو ایک ایک ہزار کے برابر ہیں، اب تمہارے پاس بارہ ہزار مجاہدین کے برابر فوجی قوت ہے، اب ہارنے کی وجہ قلتِ تعداد نہیں ہو سکتی''۔

بارہ ہزار کی تفصیل یہ ہے، چار ہزار مجاہدین ابن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، چار ہزار کی کمک آئی، ان میں چار سو ما سالار چار ہزار کے برابر تھے۔ یزید بن حبیب کے خیال میں کمک بارہ ہزار تھی۔ سب کو ملا کر پندرہ ہزار کا جیش اسلامی تھا۔

۱۰۳۔ عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

سات ماہ کے طویل محاصرہ کے بعد محرم ۲۰ھ میں قلعہ بابلیون سرنگوں ہوا، ابن العاصؓ نے قرآنی اصول پر عمل کیا۔ قلعہ کی شکست خوردہ فوج کا نہ تو قتل عام کیا، نہ ہی باشندوں پر ہاتھ اٹھایا، بلکہ فاِمّا منًّا بعدُ و اِمّا فداءً کے مطابق سب کو معاف کر دیا۔ یہ طے پایا کہ ہارنے والوں پر جزیہ لگا دیا جائے۔ قلعہ میں پناہ گزین رئیسوں کی اراضی کے مسئلہ پر عسکری قیادت کے اکابرین میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ (فتوح البلدان)

عسکری قائدین کی اکثریت ابن العاص رضی اللہ عنہ کی ہم نوا تھی، جبکہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھی اراضی فوج میں تقسیم کرنے پر اصرار کر رہے تھے۔ یہ مسئلہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو فرمان جاری ہوا:

أقِرّها حتى يغزو منها حبل الحبلة.

(کنز العمال ص ۲۳۷ ح ۱۱۶۳۵۔ فتوح البلدان۔ بلاذری)

''اراضی اہل زمین کے پاس رہنے دی جائے، اس سے لگان وصول کریں تا کہ اس سے آنے والی نسلیں جہاد کر سکیں''۔

ایک روایت جسے شرح معانی الآثار کے مصنف طحاوی نے نقل کیا:

بسم الله الرحمن الرحيم. أما بعد! فقد وصل إليَّ ما كان مِن اجماعكم على أنّ تغتصبوا عطايا المسلمين ومؤن من يغزو العدو وأهل الكفر. وانى إن قسمتُها بينكم لم يكن لمن بعدكم من المسلمين مادة يقوون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہ علی عدوکم، ولولا ما احملہ علیہ فی سبیل اللّٰہ وأدفع عن المسلمین من مؤنھم وأجری علی ضعفائھم وأھل الدیوان منھم لقسمتھا بینکم فأوقفوھا فیئًا علی من بقی من المسلمین حتی ینقرض اٰخر عصابۃ تغزُوا من المسلمین. والسلام علیکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسلمانوں کے وظائف اور دشمن کے خلاف صف آراء مجاہدین کے مصارف غصب کرنا چاہتے ہو، اگر میں مصر کی اراضی تمہارے درمیان تقسیم کردوں تو آنے والی نسلیں دشمن کے خلاف جہاد کے لئے کیسے کمر بند (ہتھیار بند) ہوسکیں گی۔ اگر غرباء مساکین کے وظائف، سرکاری ملازمین کی تنخواہیں، مجاہدین کے اخراجات کا بار مجھ پر نہ ہوتا تو مصر کی اراضی تمہارے درمیان بانٹ دیتا۔ یہ اراضی اس وقت تک کے لئے وقف کردیں جب تک مجاہدین کی آخری جماعت باقی ہے۔''

ہشام بن عمرو سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو مصر بھیجا گیا۔ راوی کہتا ہے کہ مسلمانوں نے سیڑھیاں لگالیں اور قلعہ پر چڑھ گئے۔ عمروؓ ساڑھے تین ہزار فوج کے ہمراہ مصر گئے تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اندیشہ ہوا، انہوں نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بارہ ہزار جمعیت کے ساتھ روانہ کیا۔ وہ فتح مصر میں شریک ہوئے۔ اور یہاں اپنے لئے ایک خطہ زمین پر خط بندی کی، اس میں مکان بنوایا۔

عمرو الناقد کی روایت ہے کہ مصر بغیر عہد فتح ہوا، تو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا ''اے عمرو! تقسیم کرو، خدا کی قسم تمہیں تقسیم کرنا پڑے گا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر تقسیم فرمایا تھا''۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمرؓ کو لکھا تو امیر المومنینؓ نے فرمان صادر کیا:

أقرھا حتی یغزوا منھا حبل الحبلۃ.

''اسے باقی رکھو، حتیٰ کہ اس سے اولاد کی اولاد پرورش پائے''۔

یعنی آئندہ نسلوں کی ضروریات اور فوائد کے لئے باقی رہنے دیں۔

(فتوح البلدان بلاذری ص ۲۱۰۔ کنز العمال نمبر ۱۱۶۳۵، ص ۲۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۰۴۔عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

تسخیر بابلیون کی خبر موصول ہوئی تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکتوب گرامی روانہ کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. سلام علیک. فإنّی أحمد اللّٰہ الّذی لا إلٰہ إلّا ھو وأصلّی علٰی نبیّہٖ محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فإذا وصلک کتابی ھذا فاطلُب أعداء اللّٰہ حیث کانوا من البلاد، وإیّاک أن یلینَ جانبک لَھم وانظر فی احوال الرّعیۃ وأعدل فیھم ما استطعتَ واطلُب العفو من اللّٰہ بالعفو عن الناس، وأجرِ الناس علٰی قوانینھم وقرّز لھم واجبًا فی دواوینھم وأحی رسُوم العافیہ بالعدل فی الرَّعیۃ، فإنّما ھی أیام تمضی ومدہ تنقضی ذکر جمیل وإمّا خزیٌ طویلٌ. والسلام

(الواقدی۔فتح مصر۔الجزء الثانی ص ۶۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں معبودِ حقیقی اللہ کا سپاس گزار ہوں اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ میرا یہ مکتوب ملتے ہی ملک میں جہاں بھی اللہ کے دشمن ہیں، ٹھکانے لگا دیں۔ ان سے ہرگز نرمی نہ برتیں، رعایا کے امور پر نظر رکھیں۔ ان سے حتی المقدور منصفانہ سلوک کریں۔ لوگوں کی خطائیں معاف کریں تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف کرے۔ ملک میں مروّج قوانین و معاملات بحال رکھیں۔ رعایا کے ٹیکس اور خراج کی شرح کا اندراج رجسٹرات میں کریں۔ عدل و انصاف کے ذریعے امن و عافیت کو فروغ دیں۔ اقتدار ڈھلتی چھاؤں ہے، نیک نامی اَبدی ہے، بدنامی و رُسوائی انمٹ۔ والسلام

۱۰۵۔عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

مرکزی شہر ہونے کے حوالے سے بابلیون مصر کی کلید اور ریڑھ کی ہڈی تھی۔ اس کے محاصرہ میں کئی ماہ لگ گئے۔ مسلمانوں کو پہلی بار اپنی کمزوری کا احساس ہوا۔ مرکز سے کمک طلب کرتے ہی بنی۔ ان کی تعداد چار ہزار تھی۔ مزید کمک بارہ ہزار فوج تھی۔ جن کی قیادت نامور سورماؤں کے ہاتھ میں تھی۔ بقول بعض بارہ ہزار جمعیت کے ساتھ خارجہ بن حذیفہ العدوی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمیر بن وہب الجمحی بھی تھے۔ زبیر بن العوام بھی تھے۔ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے بے مثال جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا۔ رومی فوج سے کھلے میدان میں گھمسان کا رَن پڑا۔ رومی بری طرح ہارے۔ مسلمانوں نے بابلیون پر بزورِ شمشیر قبضہ کر لیا، لیکن مقوقس اور رومی جرنیل فوج کی قابل ذکر تعداد کے ہمراہ دریائے نیل میں کھلنے والے مغربی دروازے سے قلعہ رومنہ میں محصور ہو گئے۔ اس میں اسلحہ کے ذخائر تھے۔ وہ تمام پل توڑ دیئے جو آمد و رفت کا ذریعہ تھا۔ کشتی ساز گرفتار کر لئے اور چھپا دیئے۔ دریائے نیل کی موجیں بپھری ہوئی تھیں۔ جزیرہ میں محصور فوج کا خاتمہ ضروری تھا۔ اس کی تسخیر کے بغیر بالائی مصر پر قبضہ ممکن نہ تھا جس کا پایہ تخت سکندریہ تھا۔ مسلمان مشکل دفاعی صورتِ حال سے دوچار تھے۔ اس پر مستزاد یہ کہ دریائی اور بحری جنگ کا تجربہ بھی نہ تھا۔

دوسری طرف مقوقس مسلمانوں کے نظم و ضبط، سادگی اور جذبہ لگن سے حد درجہ متاثر تھا۔ آثار و قرائن سے اس نے جان لیا تھا کہ قیصر و کسریٰ کے آفتاب اقبال کو گہن لگ چکا ہے۔ ان کے ہچکولے کھاتی کشتی اقتدار ڈوبا چاہتی ہے۔ مقوقس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔ قبطی پادری کی تحریر اس سے بار بار تقاضا کر رہی تھی کہ رومی حکومت چراغِ سحری ہے مسلمانوں سے تعاون کرو، مقوقس نے مسلمانوں سے صلح کرنا چاہی۔ قبطی اکابرین بھی آمادہ ہو گئے۔ مگر رومیوں نے حامی نہ بھری۔ طویل بحث و مباحثہ کے بعد طے پایا کہ قبطیوں کی طرف سے صلح کر لی جائے۔ رومیوں کو قیصر کی منظوری کے بعد اس میں شامل کیا جائے۔ صلح کی شرائط یہ تھیں:

۱۔ مصر کی ساری بالغ قبطی رعیت پر دو دینار جزیہ عائد کر دیا۔ عورتیں، بچے، فقراء اور محتاج اس سے مستثنیٰ تھے۔

۲۔ زمین کے مالکوں پر تین اردب گیہوں، دو قسط تیل، دو قسط شہد اور دو قسط سرکہ بطور جزیہ عائد کر دیا۔ یہ دارالرزق میں جمع کر کے تقسیم ہوتا۔

۳۔ عمرو الناقد راوی ہے کہ رومیوں کو تحریر لکھ دی کہ وہ جزیہ دے کر چاہیں تو مصر میں سکونت اختیار کر سکتے ہیں۔ جو مصر سے جانا چاہیں انہیں جانے دیا جائے۔ (بلاذری)

جو لوگ ان شرائط کی پاسداری کریں گے، انکے اموال و خزائن ان کی تحویل میں رہیں گے، نہ ان کے بچے فروخت کئے جائیں گے نہ لونڈی غلام بنائے جائیں گے۔

(فتوح البلدان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی کہتا ہے کہ البونہ کا بادشاہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے معاملات سے فارغ ہو گیا تو اس نے تمام اہلِ مصر کے لئے ایسی ہی صلح کر لی، وہ اس پر راضی اور قانع ہو گئے۔ ارضِ مصر پر خراج مقرر کیا گیا اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی۔ (بلاذری)

روم کے بادشاہ کو اس کی خبر ہوئی تو وہ بہت غضبناک ہوا، اور مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ مقوقس کو ہدایت کی کہ رومیوں کو ساتھ لے کر نکلو اور مٹھی بھر مسلمانوں کو لقمہ بنا لو''۔ سکندریہ مصر کا دار السلطنت تھا۔ ہرقل نے سکندریہ کی طرف افواجِ قاہرہ روانہ کیں۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے خارجہ بن حذیفہ کو جانشین مقرر کیا اور اسکندریہ کی طرف بڑھے۔ ہرقل نے تین سو جہازوں میں جنگ آزماؤں کو روانہ کیا۔ ان کی قیادت منویل کر رہا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کے مرابط کو قتل کر دیا۔ سکندریہ کو بچانے کے لئے رومیوں نے جوش وخروش کا مظاہرہ کیا جس سے مسلمانوں کی فتح میں تاخیر ہو گئی، امیر المومنینؓ کو یہ تاخیر ناپسند تھی۔ تو فرمان صادر ہوا:

أمّا فقد عجبتُ لإبطائكم عن فتحِ مصر إنكم تقاتلوهم منذ سِنين. وما ذاك إلّا لما أحدثتم وأحببتُم من الدنيا ما أحب عدوّكم وإنّ الله تبارك وتعالٰى لا ينصر قومًا إلّا بصدق نيّاتِهم وقد كنتُ وجّهتُ إليك أربعة نفر وأعلمتك أنّ الرجل منهم مقام ألف رجل علٰى ما كنت أعرف، إلّا أن يكونوا غيَّرهم ما غيَّر غيرهم. فإذا أتاك كتابي هذا فاخطب الناسَ وحُضَّهم على قتال عدوّهم ورغّبهم في الصبر والنيّة وقدّم اولٰئك الاربعة في صدورِ الناس ومُر الناس جميعًا ان يكون لهم صدمة كصدمة رجل واحدٍ. ولكن ذلك عند الزوال يوم الجمعة فأنّها ساعة تنزل الرحمة ووقت الإجابة وليتحجّ الناس إلى الله ويسألوه النصر على عدوّهم.

(کنز العمال ص ۲۸۰ ج ۵)

میں حیران ہوں کہ مصر ابھی تک فتح نہیں ہو سکا، حالانکہ تم دو سال سے جنگ کر رہے ہو۔ اس کی وجہ صرف یہی ہو سکتی ہے کہ تم دنیا کی محبت میں پڑ گئے جس طرح تمہارا حریف۔ اللہ تعالیٰ صرف خلوصِ نیت اور جذبہ صادق رکھنے والوں کی مدد کرتا ہے۔ میں نے تمہارے پاس چار آدمی بھیجے، میرے علم کے مطابق ان میں سے ہر ایک ایک ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے برابر ہے۔ یہ اور بات وہ بھی دنیا کے چکر میں مبتلا ہو گئے ہوں۔ جونہی میرا یہ فرمان ملے لوگوں کے سامنے تقریر کریں اور انہیں جہاد کی ترغیب دیں۔ ان کے سامنے ان چار بہادروں کو رکھیں، اور انہیں حکم دیں کہ تنِ واحد کی مانند دشمن پر ٹوٹ پڑیں۔ لیکن یہ کام جمعہ کے روز زوال کے وقت ہونا چاہیے۔ اس ساعت میں رحمت و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اس ساعت میں تضرع و گریہ سے دشمن پر فتح کی دعا مانگیں۔

امیر المومنینؓ کے حسبِ فرمان عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فوج کو اکٹھا کیا اور پُر اثر تقریر کی۔ بجھے ہوئے جذبے تازہ ہو گئے۔ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کو بُلا کر ان کے نیزہ پر اپنا عمامہ لگا کر ان کے حوالے کرتے ہوئے کہا ''آج سپہ سالار تم ہو''۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور مسلمہ بن خویلد رضی اللہ عنہ کو فوج کا ہراول کیا۔ اس سروسامان سے قلعہ پر یکبارگی حملہ کیا کہ پہلے ہی ہلّہ میں شہر فتح ہو گیا۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے اسی لمحے معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کو خوشخبری اور مژدۂ فتح سنانے کے لئے بارگاہِ خلافت روانہ کیا، وہ منزلوں پر منزلیں مارتے مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم میں پہنچے، اتفاق سے امیر المومنینؓ کی کنیز ادھر آ نکلی اور ان سے پوچھا ''کون ہو اور کہاں سے آئے؟'' انہوں نے جواب دیا ''سکندریہ'' سے۔ امیر المومنینؓ نے بے تابی کے عالم میں انہیں باریاب فرمایا، فتح کی خبر پا کر سجدۂ شکر ادا کیا۔ (الفاروق بحوالہ مقریزی)

بلاذری نے اپنی فتوح البلدان میں سکندریہ کی تسخیر کی تفصیل یوں بیان کی (ص ۳۲۰)

ترجمہ:

''سکندریہ کے متصل دیہات میں سخت معرکہ رزم و قتال ہوا۔ حتیٰ کہ رومی دم دبا کر یوں بھاگے کہ سکندریہ انہیں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی، یہاں آ کر یہ لوگ قلعہ بند ہو گئے۔ انہوں نے عرّادہ نصب کئے، عمروؓ نے بھی سخت جنگ کی۔ منجنیق لگائیں، اور ان کی دیواروں کا بھرکس نکال دیا۔ جنگ جاری رکھی یہاں تک کہ بزور شہر میں داخل ہو گئے۔ جنگ آزماؤں کو قتل کیا۔ بال بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا، یہاں کے بعض رومی روم بھاگ گئے اور اللہ کا دشمن ''منویل'' مارا گیا۔ اس کے بعد عمروؓ نے سکندریہ کی دیواریں مسمار کر دیں۔ انہوں نے منت مانی تھی کہ سکندریہ فتح کر کے ایسا ضرور کریں گے۔''

عمر والناقد نے بیان کیا کہ فتح سکندریہ کے وقت مسلمان انہی ''رباط'' میں مقیم تھے، وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرودگاہیں حاصل کرنے کے لئے جھپٹے، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہا کہ "اللہ کی برکت سے چلو۔ تم میں سے جو جس گھر میں اپنا نیزہ گاڑ دے وہ گھر اس کا اور اس کی اولاد کا ہوگا"۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے آزاد کردہ غلام وردان کو سکندریہ کا حاکم مقرر کیا۔ (بلاذری)

علامہ الہندی نے کنز العمال میں بیان کیا کہ سکندریہ کی فتح کے بعد لوگوں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو عمرو رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو فتح کے متعلق لکھا اور کہا کہ مسلمان اس کی تقسیم طلب کر رہے ہیں، تو فرمان صادر ہوا:

لا تقسِمُها، وذرهم يكون خراجُها فيئًا للمسلمين وقوة لهم على جهاد عدوّهم. (رقم: ١٤٢٢٧، ص ٢٨٢)

سکندریہ کی فتح کے موقع پر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنینؓ کو بتایا کہ سکندریہ صرف طاقت کے بل بوتے پر فتح ہوا، تو امیر المومنینؓ نے فرمان صادر کیا: لَا يُجَاوِرُهَا، اس کے قریب بھی نہ جائیں۔ (کنز العمال: ۱۴۲۲۶ ص ۲۸۱)

۱۰۷۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

سکندریہ کی نواحی بستیوں اور دیہاتوں کے باشندوں نے جیش اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، ان کی عورتیں اور بچے غلام بنا لئے گئے اور فوج میں تقسیم کر دیے گئے۔ ان کی بڑی تعداد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور یمن کے بازاروں میں پہنچ گئی۔ سکندریہ کے حاکم نے ابن العاص رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ روم و فارس کے بادشاہوں کو تحائف دیتے تھے، تمہیں بھی بخوشی دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ تم دیہاتوں سے پکڑے گئے غلام واپس کر دو۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھ بھیجا کہ تمہاری تجویز خلیفہ کو لکھے دیتا ہوں ان کا جو حکم ہوگا اس پر عمل کروں گا، خلیفہ کے فرمان آنے تک فریقین نے جنگ نہ کرنے کا عہد کر لیا۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے حاکم سکندریہ کی تجویز خلیفہ کے سامنے رکھی تو فرمان صادر ہوا:

أمّا بعد فإنّهُ جاء نی كتابك تذكر أن صاحب الإسكندرية عَرضَ أن يعطيك الجزية على أن ترُدَّ عليه ما اصيب من سبايا أرضه ولعمرى لجزية قائمة تكون لنا ولمن بعدنا من المسلمين أحبّ إلىَّ من فى تقسيم ثم كانهُ لم يكن فاعرض على صاحب الإسكندرية أن يعطيك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الجزية على أن تخيروا مَن في أيديكم من سبيّهم بين الإسلام وبين دين قومه، فمن اختار منهم الإسلام فهو من المسلمين لهُ ما لَهم وعليه ما عليهم ومن اختار دين قومه وضع عليه من الجزية ما يوضع علىٰ أهل دينه، فأمّا من تفرق من سبيّهم بأرض العرب فَبَلغ مكّة والمدينة واليمن فإنّا لا نقدِر على رَدّهم ولا نحبّ أن نصائحهُ علىٰ أمر لا نفي لهُ به. (طبری)

''تمہارا مکتوب ملا، جس میں سکندریہ کے حاکم کی اس تجویز کا ذکر تھا کہ وہ جزیہ اس شرط پر دینے کے لئے تیار ہیں کہ اس کی عملداری سے پکڑے جانے والے غلام لوٹا دیئے جائیں۔ میری جان کی قسم مستقل جزیہ جس سے مسلمانوں اور ان کی آنے والی نسلوں کا بھلا ہو، مجھے اس مالِ غنیمت سے زیادہ پسند ہے جو فوج میں غتر بود ہو جائے، عام مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہ ملے۔ سکندریہ کے حاکم کی تجویز اس شرط پر تسلیم کر لیں کہ جو غلام اس کے پاس ہیں وہ چاہیں تو اسلام قبول کر لیں چاہے عیسائیت پر قائم رہیں۔ اسلام قبول کرنے کی صورت میں وہ مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہو جائیں گے، ان کے حقوق و فرائض مسلمانوں کی طرح ہوں گے۔ جو اپنی قوم کے مذہب پر قائم رہے، اس پر جزیہ عائد کر دیں جو اس کی قوم پر ہے۔ جو غلام مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور یمن جا چکے ہیں ان کی واپسی ہمارے بس سے باہر ہے، ہم کوئی ایسا معاہدہ نہیں کر سکتے جس کے پورا کرنے سے ہم قاصر ہیں۔

۱۰۸۔ عامل مصر کے نام فرمان

خذ من كلّ جلجلةٍ من القبض (القبط) كذا وكذا.

''ہر قبطی فرد سے اتنا اتنا وصول کریں''۔

۱۰۹۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

سکندریہ کے مضافاتی علاقہ میں رومی النسل لوگوں کی اکثریت تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کا بے جگری سے مقابلہ کیا، بالآخر شکست کھائی۔ مروّجہ حربی قانون کے مطابق غلام بنا لئے گئے۔ شدید لڑائی ہوئی۔ شہر بزور شمشیر فتح ہوا۔ قبضہ کے بعد وہاں کے باشندوں کو نہ قتل کیا گیا نہ غلام بنایا گیا۔ بلکہ جزیہ عائد کیا گیا۔ زمینداروں اور کاشتکاروں پر لگان عائد کیا گیا۔ حاکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سکندریہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے التماس کی کہ غلام نہ بنا کر ہمارے ساتھ جو رعایت برتی گئی ہے وہی ہمارے دوسرے ہم قوموں کے ساتھ بھی کی جائے۔ سکندریہ کے مضافات کے باشندوں پر کرم کرتے ہوئے ان سے بھی جزیہ وصول کرلیں۔ مگر یہ لوگ غلام بن کر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں جا چکے تھے۔ معاملہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ انہوں نے بابلیون اور سکندریہ کے باشندوں کی طرح انہیں بھی آزاد کرنا مناسب سمجھا۔ بارگاہِ خلافت سے فرمان صادر ہوا:

من كان منهم في ايديكم فخيروه بين الاسلام فإن اسلم فهو من المسلمين. له ما لَهُم وعليه ما عَلَيْهِم . وان اختار دينه فخلُّوا بينه وبين قريته.

جو رومی غلام تمہارے پاس موجود ہیں انہیں اختیار دیں۔ چاہے مسلمان ہو جائیں، چاہے اپنے مذہب عیسائیت پر قائم رہیں۔ جو مسلمان ہو جائے وہ اسلامی برادری میں داخل ہوا۔ اس کے حقوق و ذمہ داریاں دوسرے مسلمانوں کی طرح ہوں گی۔ جو اپنے دین پر قائم رہیں انہیں اپنے گاؤں لوٹ جانے دیں۔

(فتوحِ مصر لابن عبدالحکم)

۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام:

سقوطِ سکندریہ کے بعد رومی صحرا اور سمندر کے راستے قیصر کی قلمرو کی طرف بھاگ گئے۔ مسلمانوں کو بہت سے مکانات، کوٹھیاں اور محل خالی ملے۔ شہریوں نے اطاعت قبول کرلی۔ اور چابیاں مسلمانوں کے حوالے کردیں۔ حضرت عوف بن مالک نے اہلِ سکندریہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''اے اہلِ سکندریہ تمہارا شہر کس قدر خوبصورت ہے''۔ وہ بولے سکندر نے کہا تھا کہ میں ایسا شہر تعمیر کر رہا ہوں جو اللہ کا محتاج ہوگا، لوگوں سے بے نیاز رہے گا۔ اس وجہ سے اس کی رونق اور خوبصورتی باقی رہی۔ (جریر طبری ص ۱۱۹)

سکندریہ کے حسن و جمال کو دیکھ کر مسلمان حیران رہ گئے۔ یہ نادر عجائبات کا مرکز تھا۔ سکندر کے بسائے شہر میں اس کا مقبرہ تھا جس میں اس کی لاش تھی۔ جس پر طلائی چادر پڑی تھی۔ اس کے گرد دنیا کے عدیم المثال کتب خانے تھے۔ ایک بہت بڑا ایوان تھا جس کے متعلق روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشہور تھی کہ سکندر اعظم نے اس میں ''ارمیا'' پیغمبر کو دفن کیا تھا۔ ایک بلند ٹیلے پر قلوپطرہ تعمیر کردہ عالیشان مندر تھا جو اس نے جولیس سیزر کی یاد میں تعمیر کرایا تھا، یہ حسن و جمال کی لاثانی تصویر تھا۔

سکندریہ کے جنوبی دروازہ کے قریب ''وقلابوس'' ستون تھا جو زبانِ حال سے اپنے جمال وجلال کی داستان بیان کر رہا تھا۔ عربوں نے اسے عمود السواری سے موسوم کیا۔ شہر کے حسن و جمال بیان کرنے سے الفاظ قاصر ہیں۔ سب سے زیادہ قابلِ ذکر وہ مینار تھا جسے ''بطلیموس ثانی'' نے جہازوں کی رہنمائی کے لئے ایک سمندری چٹان پر تعمیر کیا جس میں شیشہ ملائے پتھر استعمال کئے گئے تاکہ پانی کے اثرات سے محفوظ رہے۔ اس کی چوتھی منزل پر ایک آئینہ نصب تھا۔ اس کی قوتِ انعکاس کے متعلق بہت سی داستانیں مشہور تھیں۔ مسعودی کا خیال تھا کہ یہ شفاف پتھر کا بہت بڑا آئینہ تھا۔ جس میں روم سے آنے والے جہازوں کا عکس پڑتا تھا حالانکہ وہ حدِ نگاہ سے دور ہوتے تھے۔ ''علامہ سیوطی'' کے خیال میں یہ سات فٹ چوڑا تھا جس میں یورپ سے آنے والے جہاز نظر آتے تھے۔ اس سے دشمن کے جہازوں کو جلانے کا کام بھی لیا جاتا تھا۔ یہ جدید دور کے راڈار کا کام دیتا تھا۔ اور عجوبہ روزگار تھا۔ بقول علامہ سیوطی حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کے جنات کا تعمیر کردہ ایوان بھی تھا جس کے ستونوں کے پتھر آئینے کی طرح چمکتے تھے۔ علاوہ ازیں اس میں تمام مدنی سہولتیں موجود تھیں۔ عرب یہ سب کچھ دیکھ کر مبہوت رہ گئے۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو فتح کے بعد ایک خط لکھا ''میں نے ایک شہر فتح کیا ہے جس کی تعریف الفاظ میں نہیں ہو سکتی''۔ (ہیکل)

سکندر نے اسے آباد کیا۔ اس وقت سے یہ مصر کا دارالسلطنت چلا آ رہا ہے۔ بارگاہِ خلافت سے سکندریہ کو پایہ تخت بنانے کی اجازت چاہی۔ لیکن سکندریہ اور مرکز کے درمیان دریائے نیل حائل تھا۔ امیر المومنین کو یہ گوارہ نہ تھا کہ مرکز اور فوجی مستقر کے درمیان کوئی دریا حائل ہو۔ امیر المومنین نے مکتوب روانہ کیا جس کا متن یہ ہے:

إنّی لا أحب أن تُنزل المسلمین منزلًا یحول الماء بینی و بینهم فی شتاءٍ ولا صیف.

میں اسے پسند نہیں کرتا کہ مسلمان ایسی جگہ قیام کریں جس کے اور میرے درمیان گرمی یا جاڑے میں دریا حائل ہو۔

رقم: ۱۴۲۲۵ (فتوحِ مصر لابن عبدالحکم ص ۱۱۵۔ کنز العمال علامہ ہندی: رقم ۱۴۲۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یزید بن حبیب کی روایت کے مطابق امیر المومنین عمر فاروق نے اس مکتوب گرامی کے تین نسخے تحریر کرائے۔ ایک سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مدائن، دوسرا والیِ بصرہ، تیسرا عمرو بن العاص کو جو اس وقت سکندریہ میں تھے بھجوائے۔ مکتوب گرامی کا متن یہ ہے:

لا تجعلوا بینی وبینکم ماء حتی أردت أن أرکب إلیکم راحلتی أقدم الیکم، قدمتُ. (فتوح مصر)

(کنز العمال ص ۲۸۲)

''میرے اور اپنے درمیان کوئی دریا مت حائل کریں، تاکہ میرا جب جی چاہے اونٹ پر سوار تمہارے پاس پہنچ سکوں''

اس فرمان کی تعمیل کے لئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کوفہ، امیر بصرہ بصرہ، اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سکندریہ سے فسطاط آ گئے۔ بقول یعقوبی یہ مکتوب اس وقت ملا جب مسلمان جنوبی مصر کے نیم وحشی قبائل سے سخت معرکہ آرائی کے بعد واپس لوٹے اور بابلیون کے سامنے دریائے نیل کے مغربی کنارہ پر جیزہ میں رہائشی مکانات بنانے لگے۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنینؓ کے فرمان کے مطابق قلعہ بابلیون کے پاس وسیع میدان کا انتخاب کیا۔ ان کے خیال میں اس سے بہتر اور کوئی مقام نہ تھا۔ یہ دریائے نیل کے کنارے واقع تھا۔ پایۂ تخت بھی رہ چکا تھا۔ اس کے اور حجاز کے درمیان کوئی دریا بھی حائل نہ تھا۔ امیر المومنینؓ جب بھی چاہتے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر دریا عبور کئے بغیر پہنچ سکتے تھے۔

قلعہ بابلیون کے محاصرہ کے دوران ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا خیمہ یہیں نصب کیا تھا جو قبہ فسطاط کے نام سے مشہور ہوا (فسطاط قلعہ بند بستیوں کے اجتماع کو کہتے ہیں جو جامع مسجد کے گرد واقع ہوں)۔ اس خیمے میں ایک کبوتر نے بچے دے رکھے تھے۔ سکندریہ روانگی کے وقت ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اس خیمے کو اکھاڑنے سے منع کر دیا تھا کہ کبوتر نے ہمارے ساتھ حرمت قائم کر دی ہے۔ تسخیر سکندریہ سے واپسی کے بعد اسی جگہ فوج نے پڑاؤ ڈالا۔ اس کے گرد مکان بنائے گئے۔ خیمے کی جگہ پر مسجد تعمیر کی گئی۔ ایک منبر بھی بنایا جس پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس طرح سکندریہ کی بجائے مصر کے مستقر فسطاط کی بنیاد پڑی۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اس میں قیام کیا۔ مصر کے مستقبل کے لئے سیاسی حکمت عملی وضع کی۔ مذہبی رواداری کو اپنایا۔ قبطیوں کے پادری بنیامین کی عزت و تکریم کی۔ رعایا کی فلاح و بہبود ترجیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اول قرار پائی۔ فسطاط کی آبادی و وسعت میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کے لاوارث راہبوں کے متعلق سوال کیا کہ ان کی میراث کا کیا کیا جائے؟ تو امیر المومنینؓ نے جواب دیا:

أن من كان منهم لهٗ عقبٌ فادفَع ميراثه إلٰى عقبه ومن لم يكن لهٗ عقِبٌ فاجعل مالهٗ في بيت مالِ المسلمين. فإنَّ ولاءهٗ للمسلمين.

''جس راہب کے پیچھے کوئی ہو اس کی میراث اس کے حوالے کر دی جائے، جس کے پیچھے کوئی وارث نہ ہو اس کا ورثہ مسلمانوں کے بیت المال میں دے دیا جائے کیونکہ اس کی ولاء مسلمانوں کے لئے ہے''۔

(عمرو بن شعیب۔ رقم: ۱۴۲۲۴ کنز العمال، ص ۲۸۷۔ علامہ الہندی)

۱۱۴، ۱۱۵۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

مذکورہ فرمان کے مطابق ابن العاص رضی اللہ عنہ نے بابلیون کے مشہور تاریخی قلعہ کے جوار میں دریائے نیل کے دائیں کنارے دارالخلافہ کے لئے وسیع میدان کا انتخاب کیا جو ہر لحاظ سے موزوں تھا۔ میدان کے عین درمیان جامع مسجد کی بنیاد رکھی۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے ایک مکان بھی تعمیر کرایا اور انہیں اس کی اطلاع کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

أنّى لِرَجلٍ من الحجاز تكونُ لهٗ دار بمصر وأمرهٗ أن يجعلها سوقًا للمسلمين.

(کنز العمال ص ۲۷۱ حدیث رقم ۱۴۱۸۹)

''حجاز میں رہنے والے ایک آدمی کا مکان مصر میں کیسے ہو سکتا ہے اور حکم دیا کہ اسے مسلمانوں کے لئے بازار بنا دیا جائے''۔

اس حکم کی فوری تعمیل ہوئی (ہیکل) مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی ایک منبر بھی بنوایا۔ وہ اس پر کھڑے ہو خطبہ دیا کرتے تھے۔ ان کے اکابر ساتھیوں کو یہ بات ناگوار گزری۔ مرکز کو اس کی اطلاع ملی تو بارگاہِ خلافت سے مکتوب گرامی موصول ہوا، متن یہ ہے:

أما بعد! فإنهٗ بلغني أنك اتّخذتَ منبرًا ترقى به على رقاب المسلمين أو الناس أوَ ما بحَسبك أن تقوم قائِمًا والمسلمون تحت عَقَبيك، فعزمتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عليك بما كسرتَهُ.

(ابن لہیعہ فتوح مصر۔ وکنز العمال۔ أبي تميم الجيشاني
کنز العمال ص ۳۷۸ ج ۵ حدیث رقم ۱۴۳۳۷/۱۴۳۳۳)

ابن العاص رضی اللہ عنہ نے منبر توڑ دیا۔ (فتوح مصر لابن عبد الحکم ص ۱۶)

۱۱۶، ۱۱۷۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

کندی عرب صحابی عرفہ بن حرب رضی اللہ عنہ نے ایک صاحبِ ثروت مصری کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، اس نے دعوت تو قبول نہ کی اور باتوں باتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی۔ عرفہ مشتعل ہو گئے اور اسے قتل کر ڈالا۔ معاملہ ابن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے عرفہ کے فعل کی مذمت کی اور کہا کہ اہلِ معاہدہ کی جان و مال اور حقوق کی حفاظت کا ذمہ ہم نے لے رکھا ہے۔ عرفہ نے اسے تسلیم کیا اور کہا کہ ذمیوں کو ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا حق کب سے ملا ہے؟ عرفہ کے جذبات بھڑکے ہوئے تھے۔ انہوں نے تلخ ترش لہجے میں اور بھی باتیں کیں اور ابن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا ''ہمارے سامنے تکیہ لگا کر نہ بیٹھا کریں، یہ طریقہ ہمیں چبھتا ہے، اگر اپنا وطیرہ نہ بدلا تو میں خلیفہ کے سامنے تمہاری شکایت کر دوں گا۔'' ابن العاص رضی اللہ عنہ اس اعتراض کو پس پشت ڈالتے ہوئے حسبِ معمول تکیہ لگا کر براجمان ہوئے تو عرفہ نے امیر المومنینؓ سے اس کی شکایت کر دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکتوب گرامی ارسال فرمایا:

بلغني أنّك إذا جَلستَ مع أصحابِك إتّكأتَ بين أظهرهم كما يفعل العجم، فلا تفعل. إجلس معهم ما جلستَ، فإذا دخلت بيتك فافعَل ما بدالك.

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم عجمیوں کے طور طریقہ پر چلتے ہوئے مجلس میں اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھتے ہو۔ ایسا ہرگز نہ کریں۔ مجلس میں اپنی بیٹھنی بیٹھئے۔ جب گھر جائیں تو جس طرح جی چاہے کریں، اس کا تمہیں اختیار ہے۔''

ابن عساکر نے تاریخ مدینہ دمشق میں اسی قسم کی ایک اور روایت نقل کی ہے کہ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اہلِ مصر کے رویہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شکایت کی تو وہ اپنے مکتوب گرامی میں یوں رقمطراز ہوئے:

كن لرعيتك كما تُحِبُّ أن يكون لك أميرك، ورُفِع إليَّ عنك أنك تتكئ في مجلسك فإذا جلستَ فكن كسائرِ الناس ولا تتكئ.

(تاريخ مدينه ابن عساكر)

''اپنی رعایا کے ساتھ وہ شیوہ اپناؤ جو اپنے امیر کی طرف سے اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ تمہارے بارے میں میرے پاس شکایت ہے کہ مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھتے ہو، ایسا ہرگز نہ کرو۔ مجلس میں یوں بیٹھو جیسے دوسرے لوگ بیٹھتے ہیں۔''

۱۱۸۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

ابن العاص رضی اللہ عنہ نے دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر فسطاط کے مقام صوبائی صدر مقام کا سنگِ بنیاد رکھا۔ فسطاط کی تعمیر کے درمیانی عرصہ کے لئے نیل کے مغربی کنارے عارضی فوجی چھاؤنی قائم کی گئی۔ جسے ''جیزہ'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس میں یمن کے قبیلے اور حبشی دستے متعین کیے گئے تاکہ مسلمانوں کو شہر کی تعمیر میں مصروف پا کر مغرب کی طرف سے کوئی دشمن حملہ نہ کر دے یا مقامی آبادی آمادۂ بغاوت نہ ہونے پائے۔ فسطاط کا شہر بس گیا۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے فوجی چھاؤنی کو بھی منتقل کرنا چاہا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ جیزہ ایک پُرکشش و پُرفضا مقام بن گیا۔ سرسبز و شاداب مرغزار اُبھر آئے۔ اردگرد کے باغات نے اس کے حسن و جمال کو چار چاند لگا دیئے۔ یہاں کے باسی اِس جنت نظیر شہر کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا کہ مسلمان نیل کے مغربی کنارے پر بس گئے ہیں تو یہ اُن کی افتادِ طبع پر گراں گزرا۔ یہ ان کی حکمت عملی کے خلاف تھا۔ تو گورنر ابن العاص رضی اللہ عنہ کو نامہ مبارک تحریر فرمایا۔ متن یہ ہے:

كيف رضيتَ أن تفرّق عنك أصحابك لَم يكن ينبغي لك أن ترضى لأحد من أصحابك ان يكون بينهم وبينك بحر لا تدري ما يفجاهم فلعلك لا تقدر على غياثِهم حتى ينزِل بِهم ما تكره. فأجمعهم إليك فان أبَوا عليك وأعجبَهُم موضِعهُم فابن عليهم من في المسلمين حِصنًا. (فتوح مصر ص ۱۵۲ ابن عبدالحکم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''تم اس امر پر کیسے راضی ہو گئے کہ تمہارے فوجی ساتھی تم سے الگ تھلگ رہیں۔ تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ تمہارے ساتھی ایسی جگہ رہیں کہ ان کے اور تمہارے درمیان دریا حائل ہو۔ تمہیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ ان کے ساتھ کیا بیتی۔ اس ناگہانی صورتِ حال میں تم ان کی مدد بھی نہ کر سکو۔ انہیں فوراً اپنے پاس لیں۔ اگر انہیں وہ جگہ اتنی مرغوب ہو کہ وہ اسے چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوں تو پھر مسلمانوں کی بستی کے گرداگرد سرکاری خرچ پر قلعہ تعمیر کرا دیں۔

۲۱ھ میں قلعہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۲۲ھ میں بن کر تیار ہو گیا۔ قلعہ کی تعمیر شروع ہوئی تو قبیلہ ہمدان نے کہا ہم نامردوں کی طرح قلعہ کی پناہ میں نہیں رہنا چاہتے۔ ہمارا قلعہ ہماری تلوار ہے۔ چنانچہ یہ قبیلہ اور اس کے ہم نوا قلعہ سے باہر رہنے لگے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی برکت سے یہ چھوٹا سا مقام بھی علم و حکمت کا مرکز بن گیا۔ یہاں بڑے نامور محدث پیدا ہوئے۔ (الفاروق شبلی نعمانیؒ)

۱۱۹۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

صوبائی دارالحکومت فسطاط بسا۔ اس کی آبادی اور رونق میں روز افزوں ترقی ہونے لگی۔ اہلِ مصر کے بہت سے لوگ مختلف اطراف سے سمٹ کر یہاں آباد ہو گئے، یہ تجارتی مرکز بنا تو اس کی مدنی ضروریات میں اضافہ ہو گیا۔ خارجہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو پولیس افسر مقرر کیا گیا۔ طبقاتِ ابن سعد کی روایت کے مطابق قاضی مقرر کیا گیا۔ خارجہ بن حذیفہ پیکر شجاعت و جرأت تھے۔ خطرات میں بے خوف و خطر کود جاتے تھے۔ اس زمانہ میں یہ عہدہ صرف ذی وقار عالی نسب اور معتمد لوگوں کو تفویض کیا جاتا تھا۔ سب لوگوں کی طرح انہوں نے بھی مکان تعمیر کیا اور مکان کی چھت پر غرفہ (کمرہ) بھی تعمیر کرایا۔ فسطاط میں یہ پہلا بالا خانہ تھا۔ لوگوں کے لئے یہ نئی بات تھی جو ایک آنکھ نہ بھائی۔ اس کو مٹانے کی ٹھان لی۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شکایت پہنچی کہ بنگلہ کی کھڑکی یا روشندان سے پڑوسیوں کو جھانکا جاتا ہے اور پرائی ویسی میں دخل اندازی ہوتی ہے تو فوراً مکتوب گرامی روانہ کیا:

أما بعد فإنّهٗ بَلَغنی أن خارجه بن حذافة بنیٰ غرفة، ولقد أراد خارجه أن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يطلع على عورات جيرانه، فإذا أتاك كتابي هذا فاهدِمْها. إن شاء الله. والسلام

''مجھے شکایت ملی ہے کہ خارجہ بن حذافہ نے ایک بالا خانہ تعمیر کرایا ہے تا کہ وہ اس سے اپنے پڑوسیوں کے خلوت کے راز جان سکے۔ میرا یہ فرمان ملتے ہی اسے فوراً گرادیں۔ انشاءاللہ والسلام!

ب۔۱۱۸: فتوحِ مصر میں اس نامہ کو یوں نقل کیا ہے:

إنصَب سريرًا في الناحية الَّتي شُكِيَتْ. ثم أقِم عليه رجلًا لا جسيمًا ولا قصيرًا. فإن أشرفت فَسُدّها.

ایک چارپائی اس جگہ رکھیں جہاں سے جھانکنے کی شکایت کی گئی ہے، چارپائی پر میانہ قد کے آدمی کو کھڑا کریں۔ اگر اس سے کھڑکی یا روشندان سے جھانکنا ممکن ہو تو اسے پٹوادیں''۔

(فتوح مصر ص ۱۳۳ لابن عبدالحکم)

۱۱۹ تا ۱۲۱۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

فسطاط کی تعمیر کے بعد مصر کے سابق حکمران مقوقس نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے دامن مقطم کی اراضی ستر ہزار دینار میں خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ حیران ہوئے، پھر تعجب سے بولے کہ یہ سرزمین مصر کے مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ اس کا کوئی حصہ بک نہیں سکتا۔ تاہم خلیفہ کو لکھتا ہوں، اجازت ملی تو بیچ دوں گا۔ یہ معاملہ بارگاہِ خلافت میں پیش ہوا تو امیر المومنین نے مکتوب گرامی ارسال فرمایا:

سَلهُ لِم أعطاك به ما أعطاك وهي لا تترُد رع ولا يستنبط بها ماءٌ ولا يُنتفعُ بها.

''مقوقس سے ذرا دریافت تو کریں کہ وہ اس ناکارہ بنجر زمین کی اتنی زیادہ قیمت کیوں دیتا ہے؟'' اس میں نہ پانی ہے نہ یہ زراعت کے قابل ہے۔ نہ کسی اور مفید کام میں لائی جاسکتی ہے''۔

(لیث بن سعد۔ فتوحِ مصر لابن عبدالحکم ص ۱۸۳۔ کنز العمال علامہ الہندی ۱۴۲۲۳)

امیر المومنینؓ کے نامہ مبارک کی روشنی میں مقوقس سے خرید کی وجہ دریافت کی گئی تو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: "إنا لنجد صِفَتُها في الكتب أنَّ فيها غِداسَ الجنة" کہ عیسائیوں کی قدیم کتب میں ہے "اس قطعہ اراضی میں جنت کے پودے لگائے جائیں گے۔ ہمارا اس زمین سے جذباتی لگاؤ ہے اور وابستگی ہے"۔

اس جواب سے امیر المومنین عمر فاروقؓ کو مطلع کیا گیا۔ تو نامہ مبارک ملا:

إنّا لا نَعْلَمُ غراس الجنّة إلّا المومنين، فأقبر فيها من مات قبلك من المسلمين ولا تَبِعه بشيءٍ.

(فتوح مصر ابن عبدالحکم ص ۱۸۴)

"میرے خیال میں مومنوں کے علاوہ اور کون سا جنت کا پودا ہو سکتا ہے (فسطاط) جو مسلمان فوت ہوں انہیں دامنِ مقطم میں دفن کریں اور اسے کسی قیمت پر نہ بیچیں"۔

(کنز العمال۔ حدیث رقم ۱۴۲۲۳۔ لیث بن سعد)

دوسری روایت ہے:

فقال عمر صَدق فاجعلها مقبرةُ المسلمين.

(کنز العمال۔ حدیث رقم ۱۴۲۲۴۔ ص ۲۸۱)

"مقوقس نے سچ کہا، اسے مسلمانوں کا قبرستان بنا دیں۔"

۱۲۲۔ عمرو بن العاصؓ کے نام فرمان

مصر میں دستور تھا کہ ہر سال ایک دوشیزہ کو زیورات اور عمدہ لباس پہنا کر دریائے نیل کی نذر کیا جاتا۔ مصریوں کے عقیدے کے مطابق اس سے دریائے نیل کے پانی کی سطح بلند ہو کر ان کے کھیتوں کو سیراب کرتی تھی۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ والیٔ مصر مقرر ہوئے۔ خراج کا بندوبست بھی ان کے ہاتھ آیا تو مصر کے سربرآوردہ زمینداروں کا ایک وفد ان کے پاس آیا اور عرض کی کہ دریائے نیل کی ریت ہے کہ ہر سال جون کی بارہ تاریخ کو زیورات سے لدی پھندی قیمتی لباس میں ملبوس دوشیزہ اس کی نذر کی جاتی ہے جس سے پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہے اور ہمارے کھیتوں کو سیراب کر دیتی ہے۔ ابن العاص نے کہا کہ اسلام ایسی باطل رسومات وعقائد کو مٹاتا ہے۔ زمینداروں نے بیک آواز کہا کہ دریائے نیل میں روانی پیدا نہ ہوئی تو وہ ترکِ وطن پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے تین دن کی مہلت دی۔ دریائے نیل رواں نہ ہوا تو جلاوطنی کی تیاریاں کرنے لگے۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ گھبرائے۔ بارگاہِ خلافت کو ساری صورت حال سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آگاہ کیا۔ تو نامہ مبارک موصول ہوا:

قد أصبتَ أنّ الاسلام يهدم ما كان قبله وقد بعثت إليك ببطاقة في كتابي فألقِها في داخل النيلِ إذا أتاك كتابي.

''تم نے ٹھیک کیا۔ بلاشبہ اسلام پہلے کی تمام باطل رسومات کو مٹاتا ہے۔ میں تمہیں ایک پرزہ (رقعہ) بھیج رہا ہوں، میرا مکتوب ملتے ہی اس وثیقہ کو دریائے نیل میں ڈال دیں۔''

دریائے نیل کے نام وثیقہ یہ تھا:

اما بعد فإن كنت تجري من قبلك فلا تجرِ ، وإن كانَ اللّٰه الواحِدُ القهّارُ الذي يجريكَ فنسأل اللّٰهَ الواحد القهار أن يُجريك.

امابعد! اگر تو اپنے اختیار سے بہتا ہے تو نہ بہ، اگر اللہ واحد وقہار تجھے بہاتا ہے تو ہم اللہ واحد قہار سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تجھے رواں کر دے۔

(ابن لہیعہ۔ فتوح مصر ص ۷۷ الابن عبدالحکم)

ب ۱۲۲۔ فتوح الشام کے مصنف واقدی نے اس کی روایت یوں کی ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم. من عبدالله عمر بن الخطاب أمير المومنين إلى نيل مصر، أما بعد فإن كنت مخلوقًا لا تملِكُ ضَرًّا ولا نفعًا. وإن تجرِ من قبلُ نفسك وبأمرك، فانقَطِعْ، ولا حاجة لنا بِك. وإن كنتَ تجرِي بحولِ اللّٰه وقوّته فأجِر كما كنتَ. والسلام

(الواقدی۔ ص ۶۳)

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف دریائے نیل کے نام۔ اگر تو مخلوق ہے تو نفع نقصان تیرے اختیار میں نہیں۔ اگر تو اپنی مرضی واختیار سے بہتا ہے تو رُک جا۔ ہمیں تیری ضرورت نہیں۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے بہ رہا ہے تو رواں ہو جا۔''

ایسٹر کے دن (عید صلیب) سے ایک روز قبل اس رقعہ کو دریا میں ڈال دیا گیا۔ اہلِ مصر ترکِ وطن کے لئے صبح اٹھے تو رات ہی رات میں دریائے نیل کا پانی سولہ ہاتھ اونچا ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس طرح مصر سے دختر کشی کی رسمِ باطل مٹ گئی۔ (حضرت عمر فاروقؓ۔ از ہیکل)

۱۲۳۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

سیف کی روایت کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ اور اس کے نواح میں شدید قحط نمودار ہوا۔ عبدالرحمٰن بن کعب کی روایت کے مطابق ۱۷ھ کا آخر اور ۱۸ھ کا آغاز تھا۔ یہ قحط اتنا شدید تھا کہ مدینہ کے ندی نالے خشک ہو گئے، کھیت نخلستان سوکھ گئے۔ ہر طرف خاک اڑنے لگی۔ ہوا چلتی تو مٹی راکھ کی طرح اڑتی۔ اسی وجہ سے یہ سال عام الرمادہ (راکھ کا سال) کہلانے لگا۔ غذا اور چارہ کی کمی کی وجہ سے انسان اور مویشی سوکھ کر کانٹا ہو گئے۔ اشیاءِ خورونوش منقا ہو گئیں۔ کساد بازاری اور بھوک و افلاس کی وجہ سے ساٹھ ہزار بدوؤں نے صحرا سے نکل کر مدینہ منورہ کا رُخ کر لیا اور اسے گھیر لیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خورد و نوش کی تمام چیزیں اپنے اوپر حرام کر لیں۔ اور قسم کھائی کہ جب تک لوگ بارش سے فیضیاب نہ ہوں، دودھ، دہی، گھی اور گوشت کا ذائقہ نہ چکھیں گے۔ آپ صرف روغن زیتون سے روٹی کھانے لگے اور کثرت سے فاقے کرنے لگے۔ ان کا سرخ و سپید رنگ سیاہ ہو گیا۔ لوگوں نے ان کی یہ حالت دیکھی تو وہ کہنے لگے کہ قحط ختم نہ ہوتا تو امیر المومنینؓ جان کی بازی ہار جاتے۔'' امیر المومنینؓ نے مسلمانوں کا بڑا غم کھایا۔ عراق و شام جملہ راحتیں و آسائشیں انہیں میسر تھیں لیکن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت و ایثار کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دُکھ درد میں برابر کے شریک تھے۔ مدینہ منورہ اور امیر المومنینؓ دیگر شہروں سے کٹ کر محاصرہ جیسی صورتِ حال سے دوچار تھے۔ امانت کی راہیں تنگ ہوتی جا رہی تھیں۔ امیر المومنینؓ کاشانۂ خلافت میں ساری ساری رات گڑگڑا کر دعائیں مانگتے۔

جریر طبری نے عاصم بن عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ مویشی اس قدر لاغر ہو گئے کہ ان کے گوشت سے بدبو نکلتی تھی اور کراہت آتی تھی۔ قبیلہ مزینہ صحرا نشین تھا، انہوں نے بکری ذبح کی تو گوشت کی بجائے سرخ ہڈیوں کا ڈھانچہ نکلی۔ اس وقت اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا ''یا محمداہ'' بلال بن حارث مزنی نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے ''تمہیں بارش کی خوشخبری ہو۔ تم عمر کے پاس جاؤ۔ میری طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے سلام پہنچا کر کہو میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ عہد و پیمان میں بڑے مستحکم ہو۔ اے عمر! دانش مندی کا طریقہ اختیار کرو"۔ (جریر طبری ص ۱۱۲)

بلال بن حارث مزنی نے خواب سنایا۔ لوگ خواب کا اشارہ سمجھ گئے۔ امیر المومنینؓ سے نماز استسقاء ادا کرنے کی گزارش کی۔ امیر المومنینؓ نماز استسقاء کے لئے نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک ان کے جسم پر تھی۔ نماز کے بعد تمام مسلمانوں سے مل کر تضرع و زاری سے دعائیں مانگیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دیر تک روتے رہے، یہاں تک کہ ان کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ پہلو میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کھڑے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو تیرے حضور شفیع بناتے ہیں۔ دونوں کی آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے"۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ موسلا دھار بارش ہوئی۔ زمین سرسبز و شاداب ہوگئی۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قحط کی ہلاکت آفرینیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ساری توانائیاں صَرف کر دیں۔ عراق، شام و مصر کے عمال کو مدد کے لئے لکھا۔ سب سے پہلے شام کے گورنر امیر معاویہ بن ابی سفیان نے غلّے سے لدے تین ہزار اونٹوں کا قافلہ بھیجا اور اتنے ہی کپڑے بھی۔ گورنر کوفہ دو ہزار اونٹ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار اونٹ اور چار ہزار کپڑے روانہ کئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح چار ہزار اونٹوں پر غلہ لاد کر لائے۔ اس کی تقسیم کا کام بھی انہی کے سپرد ہوا۔ اس کام سے فارغ ہوئے تو امیر المومنینؓ نے انہیں چار ہزار درہم دیئے۔ انہوں نے یہ لینے سے معذرت کی۔ مگر امیر المومنینؓ کے اصرار پر قبول کر لئے۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے والی مصر ابن العاص رضی اللہ عنہ کو مختصر مکتوب گرامی ارسال کیا اس سے سنگینی حالات کا اندازہ ہوتا ہے۔ مکتوب گرامی کا متن یہ ہے:

مِن عبد اللّٰہ عمر امیر المومنین إلی العاص بن العاص سلامٌ علیک.

أما بعد فانک لعمری کتابی إذا شبعتَ أنت ومن معک ان أهلک أنا ومن معی فیاغوثاه، فیاغوثاه.

"اگر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا پیٹ بھرا رہے تو تمہیں ذرہ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ساتھی بھوکوں مریں، مدد کرو، مدد کرو!!"

(فتوح مصر لابن عبدالحکم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ب)۱۲۳۔ اسی مضمون کا ایک اور نامہ مبارک:

إلى العاص بن العاص فإنك لعمري لا تبالي إذا سمعتَ أنت ومن معك أن أعجَف أنا ومن قِبَلي فياغوثاهُ، فياغوثاهُ.

''عاص بن عاص کے نام میری جان کی قسم، تمہیں اس بات کی ذرہ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ساتھی بھوک سے سوکھ کر کانٹا ہو جائیں جبکہ تم اور تمہارے ساتھی آسودگی سے اور موٹے تازہ رہیں۔ المدد المدد''۔

(ج)۱۲۳۔ مالک بن انس نے مدوّنۃ الکبریٰ میں اس طرح نقل کیا:

يا غوثاهُ ، يا غوثاهُ، يا غوثاهُ للعرب إجهَّز إليَّ غيرًا يكونُ اوّلها عندي واٰخرها عندك تحمل الدقيق في العباء.

''المدد المدد، عربوں کی مدد کے لئے آٹا عباؤں میں ڈال کر اونٹوں کا قافلہ روانہ کریں جس کا اگلا سرا میرے پاس ہو اور آخری سرا تمہارے پاس''۔

ابن العاص رضی اللہ عنہ نے جواباً امیر المومنین کو تحریر کیا، جس کا متن یہ ہے:

أما بعد لبيك، ثُمّ يا لبّيك. أتتك عيرًا أولها عندك واٰخرها عندي مع إنّي أرجوا أن أجد السَّبيل إلى أن أحمل إليك في البحر.

(فتوح مصر: ص ۱۹۲)

''امابعد، امیر المومنین میں حاضر ہوں۔ میں پھر حاضر ہوں۔ بہت جلد غلّے سے لدے اونٹوں کا ایک ایسا قافلہ روانہ کروں گا جس کا اگلا حصہ آپ کے پاس اور آخری حصہ میرے پاس ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اُمید ہے کہ بحری راستے سے غلّہ بھیجنے کی صورت بھی نکل آئے گی''۔

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی دعائیں مستجاب ہوئیں۔ بارش سے زمین سرسبز و شاداب ہوگئی۔ قحط سالی کے اثرات ختم ہو گئے۔ زندگی معمول پر آ گئی تو آپ نے بدویوں کو ان کے گھروں تک پہنچانے کا بندوبست فرما دیا۔ (فتوح مصر لابن عبدالحکم ص ۱۹۹)

۱۲۴ تا ۱۲۶۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

فراعنہ مصر کے عہد میں بابلیون کے قریب سے ایک نہر دریائے نیل کو بحر قلزم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملاتی تھی اور اس کے ذریعے کشتیوں پر آمد و رفت اور تجارت ہوتی تھی۔ تجارتی کشتیاں سامان لے کر حجاز کے مشہور بندرگاہ ''جار'' تک جاتی تھیں، یہ بندرگاہ مدینہ منورہ سے ساٹھ میل جنوب میں تھا۔ اسی راستہ سے مصر کا غلہ اور دوسرا تجارتی سامان مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور یمن پہنچتا تھا۔ یہ آبی راستہ اس تاریخی بڑی راستہ سے چھوٹا اور سستا تھا جو جزیرہ سنائی سے ہو کر مدینہ منورہ جاتا تھا۔ لیکن رومیوں اور قبطیوں نے اسے ذاتی مفادات و مصالح کی وجہ سے بند کر دیا۔ مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے امتدادِ زمانہ کے ساتھ ریت سے اَٹ گیا۔

جزیرۃ العرب کے قحط کے وقت ابن العاص رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کے مکتوب کے جواب میں یہ تحریر کیا تھا کہ

''مجھے امید ہے کہ بحری راستے بھی غلہ کی ترسیل کا بندوبست ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت شامی سمندر بحر قلزم کو کھود کر بحر مغرب سے ملا دیا گیا۔ مگر رومیوں اور قبطیوں نے اسے بند کر دیا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں غلہ کی کثرت اور بھاؤ مصر کے بھاؤ کے برابر رہے تو اس نہر کو کھود کر اس پر پل بنانے کی اجازت چاہتا ہوں''۔ (جریر طبری)

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس تجویز پر بہت خوش ہوئے اور تحریر فرمایا کہ یہ کام جلدی کریں کہ اس سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قحط سالی کے امکانات معدوم ہو جائیں گے۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ یہ بات لکھ تو بیٹھے مگر مصر میں اپنے قبطی مشیروں سے ذکر کیا انہوں نے کہا ''تمہارا خراج کافی ہے، تمہارا امیر تم سے خوش ہے۔ یہ راستہ کھلنے سے سارا غلہ مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور یمن چلا جائے گا، تمہارا خراج کم ہو جائے گا۔ مصر کی معیشت پر بھی بُرا اثر پڑے گا۔ مصر ویران ہو جائے گا۔ (جریر طبری)

اب ابن العاص رضی اللہ عنہ کو ندامت ہوئی انہوں نے خلیفہ کو تحریر کیا۔

إنّی نظرتُ فی امر البحر فإذا هو عَسیر، لا یتأم ولا یستطاع.

''بحری راستے کھولنے کی تجویز بے سوچے سمجھے دی تھی۔ یہ کام بڑا دشوار ہے اور اتنا مہنگا ہے کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔''

(فتوح مصر: ص ۱۹۲)

ابن العاص رضی اللہ عنہ کے اس مراسلہ پر امیر المومنینؓ برافروختہ ہو گئے، اور غصے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے عالم میں مکتوب گرامی تحریر فرمایا:

إلى العاص بن العاص. فقد بلغني كتابك تعتلُّ في الَّذي كنتَ كتبتَ إليَّ بهِ من أمر البحر. وايم اللّٰه لتَفُعلنَّ أو لأفعلنَّ بأذنك أو لأبعثنَّ من يفعل ذلك.

(فتوح مصر لابن عبدالحكم، ص ۱۹۲)

''عاص بن عاص بحری راستہ کھولنے کے بارے میں اپنی تجویز پر عذر تراش رہے ہو، اللہ کی قسم تمہیں یہ راستہ کھولنا پڑے گا، ورنہ میں تمہارے کان اکھیڑلوں گا یا کسی کو بھیجوں گا جو یہ کام کرے''۔

جریر طبری کی روایت کے مطابق ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مشیروں کے مشورہ کے تحت یہ عذر بھی کیا کہ بحری رستہ کھولنے سے مصر کا خراج کم ہو جائے گا اور اس کی ویرانی ہوگی، تو خلیفہ نے یہ مکتوب گرامی روانہ کیا:

إعمل فيه، وعَجّل، أخرب اللّٰه مصر في عمران المدينة.

''بحری راستہ جلدی کھولیں، یہ کام جلدی کریں، مدینہ منورہ کی خوشحالی میں مصر کا نقصان ہو تو حرج نہیں۔'' (سیف بن عمر طبری)

ابن زولاق نے اپنی فضائل میں ان الفاظ میں ذکر کیا:

إحفر من النّيل إليه ولو أنفقتَ عليه جميع مال مصر.

''نیل سے سمندر تک نہر کھدوائیں خواہ امیر مصر کا سارا خراج صرف کرنا پڑے۔''

چنانچہ والی مصر نے بحیرہ قلزم تک یہ کام مکمل کیا۔ نتیجتاً مدینہ منورہ کے بھاؤ مصر کے بھاؤ کی طرح ہو گئے بلکہ اس کے ذریعے مصر کی ترقی اور خوشحالی میں اضافہ ہوا۔ اہلِ مدینہ نے قحط رمادہ کے بعد کوئی قحط نہیں دیکھا۔

۱۲۷۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

زیریں مصر کے اہم شہر بابلیون، سکندریہ، ڈیلٹائے نیل فتح ہو چکے۔ سامنے مصر کا بالائی علاقہ (صعید) تھا یا مغرب میں شمالی افریقہ۔ اگلے اقدام کے لئے مقتدر صحابہ کرام اور عسکری قیادت میں اختلاف تھا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کا جلسہ طلب کیا تاکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اتفاقِ رائے حاصل ہو سکے۔ شرکائے مجلس نے تجویز کیا کہ مرکز سے استصواب کر لیا جائے۔ سپہ سالار عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ خلافت میں تحریر کیا:

''زیریں مصر پر پرچمِ اسلام اعلائے کلمۃ الدین لہرا چکا۔ تمام مقتدر صحابہ اور سالاروں کی خواہش ہے کہ اگلا اقدام (محاذ) امیر المومنینؓ کی اجازت سے ہو۔ صعید یا مغرب میں افریقہ..... تمام مسلمان جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کی سچی لگن اور تڑپ رکھتے ہیں''۔

صوارمنا تشکوا نطماً فی اکفنا

وارماحنا تشکوا القطیعة الهجر

سالم کندی یہ نامہ لے کر بارگاہِ خلافت میں پیش ہوئے تو امیر المومنینؓ نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ عمرو خود صدر مقام (فسطاط) میں رہیں تا کہ وہاں کے باشندوں کو بغاوت کی جسارت نہ ہو، اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زیرِ کمان دس ہزار صحابہ کا لشکر تازہ فتوحات کے لئے روانہ کریں۔ تو بارگاہِ خلافت سے یہ فرمان جاری ہوا:

بسم الله الرحمن الرحيم. من عبدالله عمر بن الخطاب إلى عامله على مصر ونواحيها. سلامٌ عليك ورحمة الله وبركاتهٗ.

امّا بعد: فإنّي أحمد اللّٰه الّذي لا إله إلّا هو، وأصلّي على نبيّه محمّدٍ صلى اللّٰه عليه وسلم والسّلام عليك وعلى من معك من المهاجرين والانصار، ورحمة الله وبركاته.

وقد قرأتُ كتابك وفهمتُ خطابك فإذا قرأتَ كتابي هذا، فاستعن باللّٰه واربط الخيل وأرسل الأمراء لكل بلدٍ امير ليقيموا شرائع الدين ويعلّموا الأحكام ثم إنتدبْ عشرة الافٍ من اصحاب رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وأمّر عليهم خالدٌ بن وليد وأرسل معه الزبيرؓ بن العوام والفضلؓ بن عباسؓ والمقدادؓ بن الأسود وغانمؓ بن عياض الاشعرى ومالكا الاشترؓ وجميع الامراء واصحاب الرايات ينزلون على المدائن ويدعون الناس إلى الاسلام، فمن أجاب فلهٗ مالنا وعليه ما علينا ومن أبى فليامُروهُ بأداء الجزية وإن عصى وامتنع فالحرب والقتال وأمُرهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إذا حاضروا مدينة أن يشنوا الغارات على السوار، وإن بمصر مدينتين كما بلغني، إحداهما يقال لها أهناس قريبة من مصر والثانية يقال لها البهنساء أمنع وأحصن وبلغني أن بها بطريق طاغيًا سفّاكًا للدّماء يقال له البطليوس وهو اعظم بطارقة مصر كما بلغني وانه ملك الواحات، فلا تقربوا الصعيد حتى تفتحوا هاتين المدينتَينِ وعليك بتقوى اللّٰه في السّرّ والعلانية، أنت ومن معك، وأنصِف المظلوم من الظالم، وأمر بالمعروف وانه عن المنكر، وخذ حق الضعيف من القوى ولا تاخذك في اللّٰه لومة لائم. وأقم انت بمصر وأرسل الاجناد وإن احتجت إلى مدد فأرسل وكاتبني وأنا أرسل المدد، والمعونة من اللّٰه عزّوجل، وأسأل اللّٰه تعالٰى أن يكون لكم بالنصر والمعونة والفتح. والحمد للّٰه رب العالمين

(واقدی ج ۲ ص ۲۰۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر بن خطاب امیر المومنین کی طرف سے گورنر مصر عمرو بن العاص کو سلام۔

اما بعد! میں پروردگار کی حمد بیان کرتا ہوں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں، اور مہاجرین و انصار میں سے تمہارے ہمرکاب لوگوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔

میں نے تمہارا خط پڑھا اور سمجھا۔ جب تم میرا مکتوب پڑھو تو اللہ سے مدد طلب کرو، جہاد کے لئے رختِ سفر تیار کرو، اور ہر شہر میں ایک امیر مقرر کرو تا کہ وہ ان کو دین کے طریقے اور احکام سکھلائے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس ہزار صحابہؓ کا لشکر تیار کرو اور ان پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بناؤ۔ ان کے ساتھ زبیر بن عوام، فضل بن عباس، مقداد بن اسود، غانم بن عیاض اشعری، مالک اشتر اور تمام سالار اور پرچم بردار اُن کے ہمراہ کرو جو شہروں کو گھوم کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ جو اسلام قبول کر لیں تو انکے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو ہمارے ہیں۔ جو انکار کریں ان پر جزیہ عائد کر دیں۔ جو جزیہ کی ادائیگی سے انکار کریں ان سے جنگ کریں۔ ان سالاروں کو ہدایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کریں تو سوار پر چھاپہ ماریں۔ یاد رکھو مصر میں دو شہر ہیں۔ ایک کا نام اھناس ہے جو مصر کے قریب ہے اور دوسرا بہنساء ہے جو نا قابلِ تسخیر اور مستحکم ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس کا والی ایک سرکش، خونخوار بطلیوس نامی بطریق ہے اور الواحات کا مالک ہے۔ دونوں شہروں کو فتح کئے بغیر صعید کے قریب نہ جائیں۔ تم اور تمہارے ساتھی ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ مظلوم سے انصاف کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو، طاقتور سے کمزور کو حق دلاؤ، اور اللہ کے احکام نافذ کرتے وقت کسی قسم کی ملامت سے نہ ڈرو۔ خود مصر میں ٹھہرو اور لشکر روانہ کر دو۔ مدد کی ضرورت پڑے تو لکھو، میں کمک بھیجوں گا، اصل مدد تو اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ تمہارا ناصر و مددگار ہو۔ والحمدللہ رب العالمین

جب یہ فرمان موصول ہوا تو تمام لوگ یکسو ہو گئے۔

بالائی مصر کے دو اہم شہر تھے اُہناس اور بَہنساء۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مولد سرزمینِ شام تھی۔ اللہ کے حکم سے وہ مصر میں داخل ہوئے تو اس ٹیلہ (بہنساء) پر ٹھہرے، جس کا ذکر فرقانِ مجید میں ہے "وَاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ" (المومنون:۵۰) وہ یہاں بارہ سال کی عمر تک رہے، اسی مقام پر آیات اللہ (اللہ کی نشانیاں) اور معجزات ظہور میں آئے۔ تاریخ و سیَر کی مشہور کتب میں بہنساء (ٹیلہ) کے فضائل منقول ہیں۔ ''اس کی زیارت سے گناہ دھل جاتے ہیں، غم واندوہ کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ روحانی قدامت نکھر جاتی ہے۔ رزق فراخ ہوتا ہے۔ دُکھ اور ذلت سے نجات ملتی ہے، اللہ کی نصرت ورثہ بن جاتی ہے۔'' (ابوعبداللہ بن المحدث مصری ص ۲۰۳) ذوالنون مصریؒ جیسے واصلین ہر سال بہنساء کے تبرکات کی زیارت کے لئے جایا کرتے۔ (واقدی)

مسلمانوں نے ''بہنساء'' خون کے سمندر میں تیر کر فتح کیا۔ ان گنت نعشوں کے انبار تھے۔ اس کا محاصرہ نو ماہ تک رہا۔ خونیں معارک کے بعد سرنگوں ہوا۔

دوسرا اہم قلعہ بند شہر اُہناس تین ماہ کے محاصرہ کے بعد فتح ہوا۔ اس میں اکابر صحابہؓ نے حصہ لیا۔ اس دوران مسلمان مرکز کو تازہ ترین حالات سے باخبر نہ رکھ سکے، تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اضطراب و پریشانی کے عالم میں یہ فرمان صادر فرمایا۔ (عمروؓ بن عاص کے نام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ما سببُ إنقطاع كتبك عنّي وأنا في قلق على المسلمين وعلىٰ خالدٍ ومن معهُ؟ واعلَمْ أنّك لا ترسل بي إلّا بالفتح والغنائم. وإن احتاجَ خالدٌ إلىٰ نجدة فأرسل إلىٰ أبي عُبيدة، فقد كاتَبتُهُ بأن يرسِل لهُ جنودًا من الشام. والسلام

''مجھے خط کیوں نہیں تحریر کرتے۔ مجھے خالدؓ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بڑی تشویش ہے۔ تم صرف فتح کی بشارت یا مالِ غنیمت کے بارے میں تحریر کرتے ہو۔ اگر خالد کو کمک کی ضرورت تو وہ ابوعبیدہ سے رابطہ کریں، میں نے انہیں تحریر کر دیا ہے کہ وہ ان کی مدد کے لئے شام سے فوجی دستہ روانہ کریں۔ والسلام

(فتوح الشام واقدی ج ۲ ص ۲۷۹)

جب عمرو بن عاص نے یہ فرمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔

۱۲۹۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں عطا کی ابتدا اور نظام

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں بیت المال اور وظائف وعطا کا ادارہ قائم ہوا۔ عہد نبوی میں آخری بار بحرین کا خراج آیا جسے ایک ہی جلسہ میں ختم کر دیا۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی یہی طریقہ جاری رہا۔ ۱۵ھ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا والی بنایا۔ سال کے آخر میں وہ پانچ لاکھ کی کثیر رقم لائے تو امیر المومنین نے مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا جس میں ولید بن ہشام نے بیت المال کی تجویز دیتے ہوئے کہا ''میں نے شام کے بادشاہوں کو دیکھا کہ انہوں نے دفتر اور خزانہ کا جدا جدا محکمہ قائم کر رکھا ہے اور فوج بھرتی کر رکھی ہے''۔ اس تجویز کی تحسین کی گئی۔ بیت المال قائم کیا گیا اور فوج بھرتی کی گئی۔ (محرم ۲۰ھ) معزز صحابی عبداللہ بن ارقم کو مرکزی بیت المال کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ نیز صوبائی صدر مقامات اور بڑے بڑے امصار میں بیت المال قائم ہوئے۔ عقیل بن ابی طالب، مخرمہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم کو بلا کر مراتب کے لحاظ سے درجہ بندی کا حکم دیا گیا۔ عراق وشام کی فتوحات کے بعد مرکزی بیت المال میں خمس، خراج، جزیہ کی لگی بندھی رقوم جمع ہونے لگیں تو ۲۰ھ میں ''سالانہ وظائف وعطا کا ادارہ'' قائم کیا گیا۔ جس میں تمام مسلم مرد وزن حتیٰ کہ شیر خوار بچوں تک کے نام رجسٹر ہوئے۔ ہر ایک کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مختلف شرحوں سے وظائف مقرر کیے گئے۔ وظائف وعطا کے لئے باقاعدہ حکمت عملی وضع کی گئی۔ حفظِ مراتب اور قومی خدمات کو ملحوظ رکھا گیا۔ سب سے زیادہ وظیفہ امہات المومنین کو دیا گیا۔ ان کے بعد اہلِ بیت، مجاہدینِ بدر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری اور قومی خدمات کا درجہ تھا۔ وظیفہ کی مقدار دو ہزار سے پانچ ہزار درہم تھی۔ بلا امتیاز مراتب دو سو درہم سالانہ تھی۔ وظیفہ محکمہ کے رضا کاروں کو بھی دیا جاتا تھا، جنہیں مطوع کہا جاتا تھا۔

مرکزی بیت المال کے سوا صوبہ جات اور اضلاع کے حکام کو یہ ہدایت تھی کہ ضروری مصارف نکال کر بقیہ رقم سال تمام ہونے پر مرکزی بیت المال مدینہ منورہ بھیج دیا کریں۔

عمرو بن العاص والی مصر کے نام فرمان

فإذا حَصَل إليك وجمعهُ اخرجت منذ عطاءِ المسلمين وما يحتاج إليه مما لابدّ منه ثم انظر فما فضل بعد ذلك فأحمله إليَّ.

(ابن خلدون ص ۳۱۳)

''جب سارا مالیہ وصول ہو جائے اور جمع ہو جائے تو اس میں سے مسلمانوں کے وظائف اور ضروری مصارف نکال کر جو کچھ پس انداز ہو وہ میرے پاس بھیج دیں۔''

۱۲۹۔ب: حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رعیت کی بہبود کا بہت خیال رکھتے۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں رعیت کا نگہبان ہوں، اس لئے نصیحت کرتا ہوں کہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

من مات غاشًا لرعيّته لم يرح ريح الجنة.

(کنز العمال حدیث ۱۱۲۶۱)

جو حاکم اس حال میں مرا کہ اس نے اپنی رعیت کے ساتھ خیانت کی اسے جنت کی خوشبو تک نصیب نہ ہوگی۔

پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرمان جاری کیا:

أعطِ النّاسَ أعطياتهم وأرزاقهم. (فتوح البلدان بلاذری۔ ص ۲۶۹)

''لوگوں کو ان کی عطا اور ارزاق دے دو''۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواباً تحریر کیا سب کو وظائف وعطایا دے کر مال بچ گیا ہے۔ تو فرمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جاری ہوا:

إنهٗ فيهم الّذى أفاء هُ اللّٰه عليهم ليس هُم لِعُمر ولا لِآلِ عمرؓ فاقسِم بينهم.

''یہ مال ان کے لئے ہے جو اللہ نے انہیں عطا کیا ہے۔ یہ مال نہ عمرؓ کا ہے نہ آلِ عمرؓ کا، جو کچھ باقی ہے ان میں تقسیم کر دو۔''

(فتوح البلدان بلاذری۔ص ۲۶۹)

۱۲۹،ج۔ سعد رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

الحسن سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے قراء کے دو دو ہزار مقرر کئے تو فرمان جاری ہوا:

لا تعطِ على القرآنِ أحدًا. ''قرآن پڑھنے پر کسی کو نہ دیں''۔

(فتوح البلدان بلاذری۔ص ۲۷۰)

۱۲۹۔د۔عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

إنظر من قبلَک فمن بايَع تحت الشجرة فأتِم لهم العطاء مِأتين واتمها لنفسک لأمرتک وأتمها لخارجه بن حذيفه لشجاعته ونعمان بن ابى العاص لضيافته.

''اپنے پاس موجود ان صحابہ کو جنہوں نے بیعت رضوان (درخت کے نیچے) کی دو سو اور امارت کے لحاظ سے اپنے لئے اور خارجہ بن حذیفہ کی شجاعت و بہادری اور نعمان بن ابی العاص کی ضیافت کرو۔

۱۲۹۔ر۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

أفرِض لِمَن بايع تحت الشجرةِفى مأتينِ من العطاء (مأتَىْ دينارٍ) وأبلغ ذلک لنفسِک بامارتِک وأفرض لخارجة بن حذافه فى شرفِ العَطاء لشجاعته.

''شرکائے بیعتِ رضوان کی عطا دو سو دینار مقرر کرو۔ اپنے لئے بھی اسی قدر، کیونکہ تم امیر ہو (اپنی ذات کو امارت کی وجہ سے اسی درجہ میں رکھو) خارجہ بن حذافہ کو ان کی شجاعت کی وجہ سے ''شرف العطاء'' ممتاز بڑے درجے (دو سو پچاس دینار) کی عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقرر کرو۔"

۱۲۹۔س۔ یزید بن حبیب نے روایت کی ہے:

أنّ عُمر جَعل عمرو بن العاص في مأتين لأنّه أمير و عمير بن وَهب الجمعي في مأتينِ لصبر على الضّيق ويَسُر بن أرطاة في مأتينِ من العطاء لأنّهُ صاحب الفتح. رُبَّ فَتح قد فتحه اللّٰهُ على يدهُ.

کہ عمر فاروقؓ نے عمرو بن عاص کے دوسو دینار مقرر کئے کیونکہ وہ امیر عسکر تھے۔ عمیر بن وہب الجمعی کو دوسو دینار دیئے اس لئے کہ وہ نرغہ میں ثابت قدم رہے، یَسر بن ارطاۃ کو دوسو دیئے کہ وہ صاحبِ فتح تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر کئی فتوحات عطا کیں۔

۱۲۹۔ش: علامہ بلاذری نے فتوح البلدان ص ۲۷۱ میں الحسن کے حوالے سے یہ نقل کیا:

کہ عمرؓ بن الخطاب کے ایک عامل کے پاس ایک جماعت آئی۔ اس میں عرب بھی تھے اور موالی بھی۔ عامل نے عربوں کو تو وظیفہ دیا اور موالی کو چھوڑ دیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کو فرمان بھیجا:

أما بعد فيحسب المرء من الشرّ يحقر أخاهُ المسلم. والسلام

کسی شخص کے لئے یہ بات نہایت نازیبا ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ والسلام

۱۳۰۔امراءِ اجناد کے نام فرمان

من إعتقهم من الحمراء فاسلَموا فالحقُوهُم بموالِيهم لَهم ما لَهُم وعليهم ما عليهم وان أحبّوا أن يكونوا قبيلة وحدهم فاجعلهم أسوتهم في العطاء.

حمراء میں سے جن کو تم نے آزاد کر دیا اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ان کے وہی حقوق و فرائض ہیں جو موالی کے ہیں۔ اگر وہ کسی قبیلہ میں داخل ہونا چاہیں تو انہیں ایسا کرنے دیں۔ عطا میں انہیں اس قبیلہ کے موالی کے برابر رکھیں۔

۱۳۱۔عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

"دیوان عطا" یا "دفتر وظائف" کا باقاعدہ وجود سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں عمل میں آیا۔ وظائف کے عطا کی حکمت تشکیل پائی۔ وظائف کی بلحاظِ مراتب شرح کا تعین ہوا۔ یہ مراحل تدریجاً طے پاتے رہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ ممکن ہے مورخین کے درمیان تاریخ اجراء کے بارے میں اختلاف کی وجہ بھی یہی ہو۔ مکتوب گرامی میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بڑھاپے، کمزوری اور ملکی حدود کی وسعت کا تذکرہ بھی کیا ہے، اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ بارِ خلافت خوفِ الٰہی، روزِ جزا کی جوابدہی کے غلبۂ احساس سے اس قدر سرشار تھے کہ "وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" (ہمیں خداترسوں کا امام بنا) جیسی دعا بھی تحریر فرمادی۔ مکتوب شریف کا متن حاضر خدمت ہے:

أما بعد. فإنّي فرضتُ لمن قِبَلي في الديوان ولذريّتهم ولِمَن ورد علينا بالمدينة من أهلِ اليمن وغيرهم ممّن توجه إليک وإلى البلدان. فانظر من فرضتُ له فنزل بک. فارود عليه العطايا وعلى ذرّيّته ، ومَن نزل بک ممن لَم أفرض لَهُ. فافرض لهُ علىٰ نحو ما رأيتَني فرضتُ لإشباهِهِ وخُذ لنفسک مأتَي دينارٍ، فهذه فرائضُ اهلِ بدرٍ من المهاجرين والأنصار، ولم أبلغ بهذا أحدًا من نظرائک غيرک لأنّک من عمّال المسلمين فالحقتُک بارفع ذلک وقد علمتُ أن مؤنا قلزمک فوفّر الخراج وخذه من حقه. ثم عفّ عنه بعد جمعه فإذا حَصَل إليک وجمعته أخرجت عطاء المسلمين وما يحتاج إليه مما لا بدّ منه ثم انظر فيما فضل بعد ذلک فاحمِله إليَّ، واعلَم انّ ما قبلک من أرضِ مصر ليس فيها خمس، وإنّما هي أرضُ صلح وما فيها للمسلمين في تبدأ، بمن أغنى عنهم في نعورهم واجزأ عنهم في أعمالهم، ثم يفيض فرق ما فضّل بعد ذلک على من سمى اللّه واعلم يا عمرو! أنّ اللّٰه يراک ويرىٰ عملک فانّهُ قال تبارک وتعالىٰ في كتابه: واجعلنا للمتقين إمامًا". يريدُ أن يقتدىٰ به. وإن معک اهل ذمة وعهد وقد اوصىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم اوصى بالقبط. فقال:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

استوصوا بالقبط خيرًا فإنّ لهم ذمة ورحما ورحمهم أن أمّ اسماعيل منهم،وقد قال صلى الله عليه وسلم: من ظلم معاهدًا أو كلّفه فوق طاقته، فإنا حصمه يوم القيامة ، فاحذر يا عمرو! أن يكون رسول الله خصمًا لک فانّه من خاصمه خصمه، والله يا عمرو! لقد إبتليتُ بولاية هٰذا الأمّة وانست من نفسي ضعفًا وانتشرت رعيّتي ورق عظمي. فأسأل اليه أن يقبضني إليه غير مفرط، والله لأني لأخشى لو مات جمل باقصى عملک ضياعًا أن أسئل عنه يوم القيامة.

(کنزالعمال)

واضح رہے کہ میں نے ''دیوانِ عطا'' میں مدینہ منورہ کے تمام مرد وزن اور ان کے بچوں کے سالانہ وظائف مقرر کر دیئے ہیں۔ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو جہاد کی غرض سے مصر یا دوسرے محاذوں پر مصروفِ جہاد ہیں یا لوٹ آئے ہیں۔ کچھ لوگ یہاں وظیفہ مقرر ہونے کے بعد مصر میں قیام پذیر ہو گئے ہیں،ان کے بیوی بچوں کا وظیفہ میری مقرر کردہ شرح کے مطابق جاری رکھیں۔مصر میں آباد ہونے والے جن لوگوں کا وظیفہ یہاں مقرر نہیں، ان کا وظیفہ اسی شرح سے مقرر کریں جو ان جیسی صلاحیت واہلیت وخدمات والے دوسرے مسلمانوں کے لئے میں نے مقرر کیا ہے۔ اپنا وظیفہ دوسو دینار مقرر کریں،وظیفہ کی یہ وہ شرح ہے جو غزوۂ بدر میں شریک مہاجرین و انصار کو دی گئی ہے۔تمہارے ہم مرتبہ کسی اور کو یہ وظیفہ نہیں دیا گیا۔امارت کے حوالے سے تمہیں زیادہ وظیفہ دیا ہے۔یہ کسی امیر کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ کے برابر ہے۔ مجھے احساس ہے کہ سرکاری اخراجات کے لئے تمہیں روپیہ پیسہ کی ضرورت ہے،اس کے لئے آمدنی میں اضافہ کریں۔لیکن خراج کی وصولی حق و انصاف پر ہو۔اس کے وصولنے کے بعد اس میں کوئی تصرف نہ کریں۔جب خراج وصول ہو جائے تو اس میں سے مسلمانوں کے وظائف اور دوسرے سرکاری واجبات نکال کر بقیہ رقم سرحدوں کی حفاظت پر مامور مجاہدین اور سرکاری فرائض سرانجام دینے والوں پر خرچ کریں۔جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے۔عمرو! اللہ تمہیں اور تمہارے اعمال کو دیکھ رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "اور ہمیں خدا ترسوں کا امام بنا دے"، وہ چاہتا ہے کہ اس کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت کی پیروی کی جائے۔ تمہاری عملداری میں معاہد اور ذمی بھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبطیوں سے اچھے سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قبطیوں سے حسنِ سلوک کریں۔ وہ تمہاری حفاظت میں ہیں۔ تمہارے ہم نسب ہیں۔ ان سے رشتہ یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ قبطی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص معاہد پر ظلم روا رکھے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالے گا، روزِ قیامت میں اس کا گریبان پکڑوں گا۔ عمرو! اس گھڑی سے ڈرتے رہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گریبان گیر ہوں گے۔ جس کے گریبان گیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے وہ رُسوا ہو کر رہے گا۔ عمرو! اس قوم (ملت) کا حاکم بنا کر میری آزمائش کی گئی ہے۔ مجھے اپنی صفت کا احساس ہونے لگا ہے۔ میری رعیت دور دور تک پھیل گئی ہے۔ میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے اُٹھا لے، میری تعریف میں زیادتی ہو نہ میری برائی میں۔ بخدا مجھے اس امر سے وحشت ہوتی ہے کہ تمہاری عملداری میں لاپرواہی سے گم ہونے والے یا ضائع ہونے والے اونٹ کی باز پُرس مجھ سے ہوگی"۔

۱۳۲، ۱۳۳۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ والیٔ مصر تھے۔ وہ امیر المومنینؓ کا تذکرہ کرتے اور کہتے کہ ان سے زیادہ خدا خوف، خدا ترس اور حق بات پر عمل کرنے والا نہیں دیکھا۔ یہ محیر العقول واقعہ یوں ہے۔ ۲۱ھ میں (بقول طبری) امیر المومنینؓ کے دو بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بہار کی غرض سے مصر گئے اور کسی دور افتادہ گاؤں میں ٹھہرے۔ اس موقع پر والیٔ مصر کو مکتوب گرامی روانہ کیا۔ متن یہ ہے:

إيّاك وأن تقدم عليك احدٌ من أهلِ بيتي، فتجيزه أو تحيره بامرٍ لا تصنعه بغيره، فافعل بك ما انت أهلهُ.

"میرے کنبہ کا کوئی فرد تمہارے پاس آئے تو اسے کوئی تحفہ دیں نہ اس سے کوئی امتیازی برتاؤ کریں، ورنہ میں تمہارے خلاف مناسب تادیبی کارروائی کروں گا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ امیر المومنینؓ کے اس حکم امتناعی کی بدولت دونوں بھائیوں کی مصر میں آمد پر نہ تو خیر سگالی کا پیغام بھیجا نہ تحفہ وسوغات۔ ان سے ملنے تک نہ گیا۔ چند روز گزرے، مجھے بتایا گیا کہ عبدالرحمٰن اور ابوسروعہ آپ سے ملنے آئے ہیں۔ میں نے انہیں اندر بلا لیا۔ وہ بہت ہی پریشان حال تھے۔ انہوں نے کہا ''ہم نے رات شراب پی لی اور مدہوش ہو گئے، ہم پر حد لگایئے''۔ میں نے سرزنش اور ملامت کرنے کے بعد چلے جانے کو کہا۔ امیر المومنینؓ کے بیٹے اور بدری صحابی کو حد لگاؤں؟ عبدالرحمٰنؓ کہنے لگا کہ آپ نے حد نہ لگائی تو مدینہ منورہ جا کر امیر المومنینؓ سے شکایت کر دوں گا۔ دریں اثنا عبداللہؓ بن عمرؓ بھی آ گئے۔ میں نے ان کا استقبال کیا۔ تکریماً صدرِ مجلس بنانا چاہا مگر انہوں نے معذرتاً کہا کہ والد نے مجھے صرف ناگزیر ضرورت کے بغیر آپ سے ملنے سے منع فرمایا تھا۔ اس وقت صرف اتنی گزارش ہے کہ شراب نوشی کی حد جہاں چاہیں لگایئے مگر سرِ عام حلق نہ کیجئے۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حد کے ساتھ تشہیر کے لئے سر منڈایا جاتا تھا۔ میں دونوں کو گھر لایا، حد لگائی۔ اس کے بعد عبداللہؓ اپنے بھائی عبدالرحمٰنؓ اور ابوسروعہ کو محل کے کمرے میں لے گئے۔ اور دونوں کے سر مونڈائے۔ میں نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو ایک حرف بھی نہ لکھا۔ لیکن چند روز بعد ایک تہدید آمیز مکتوب گرامی موصول ہوا:

من عبدالله عمر امیر المومنین إلٰی العاصی بن العاصی. عجبتُ لک یا ابن العاصی ولجرأتک علَیَّ ومخالفتک عهدی أما إنّی خالفت فیک اصحاب بدرٍ ومن هو خیرٌ منک وأخترتُک وأنت خامل وقدَّمتُک وأنت المؤخر وأخبَرنی النّاس بِجُرأتک وخلافک وأراک کما اخبروا، وما أرانی إلا عازلک فمسیٔ عزلک.

وَیحک تضرِب عبدالرحمن بن عمر فی داخل بیتِک وتحلقُ رأسه فی داخل بیتک وقد عرفتُ أن فی هٰذا مخالفتی وإنّما تُصنع به ما تصنع بغیرہٖ من المسلمین ولکن قلتَ هو ابن امیر المومنینؓ وقد عرفتُ أن لا هوادة لِأحد من الناس عندی فی حق یجب للّٰهِ عزّوجل، فإذا جاءَ کَ کتابی هذا فابعث به فی عباءة علی قتب حتی یعرفُ سوء ما صنَعَ. (کنز العمال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے عاصی بن عاصی کے نام! مجھے حیرت و استعجاب ہے تم پر اور تمہاری جرأت پر کہ تم نے میری ہدایت کی خلاف ورزی کی۔ تو گمنام تھا مگر میں نے اصحابِ بدر اور تم سے بہتر لوگوں کو نظر انداز کر کے تمہارا انتخاب کیا۔ تمہیں پچھلی صف سے اٹھا کر اگلی صف میں لا کھڑا کیا۔ حالانکہ لوگوں نے اس وقت حکم عدولی سے خبردار کیا۔ تم نے ان کے خدشات سچ ثابت کر دکھائے۔ لگتا ہے تمہیں خرابیٔ بسیار سے معزول کرنا پڑے گا۔ تیرا بُرا ہو، تو نے عبدالرحمٰن کو اپنے گھر میں حد لگائی اور گھر میں ہی اس کا حلق (سر منڈایا) کرایا، حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہ بات میرے مزاج کے خلاف ہے۔ وہ تمہاری رعیت کا ایک فرد ہے۔ اس کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے تھا جو کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ ہوتا۔ لیکن تم نے سمجھا کہ امیر المومنینؓ کا بیٹا ہے۔ تمہیں بخوبی معلوم ہے کہ حدود اللہ میں کسی کے ساتھ رورعایت کا روادار نہیں۔ میرا یہ مکتوب ملتے ہی اسے عبا پہنا کر قتب (کھردرا نمدہ) پر میرے پاس بھیج دیں تا کہ وہ بداعمالی کا مزہ چکھ لے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے:

ابعث إليَّ عبدالرحمن بن عمر على قتب.

''عبدالرحمٰن بن عمر کو نمدے پر بٹھا کر میری طرف بھیج دیں۔''

(سنن الکبریٰ للبیہقی)

یہ مکتوب گرامی ملتے ہی عبداللہ بن عمر کو دِکھایا، اور امیر المومنینؓ کی ہدایت کے مطابق قتب (نمدے) پر بٹھا کر مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔ معذرت نامہ بھی ارسال کیا کہ عبدالرحمٰن کو گھر کے صحن میں حد لگائی، یہ وہی جگہ ہے جہاں دوسروں کو سزا دیتا ہوں۔ عبدالرحمٰن موٹے بالوں کی عباء میں والد کے سامنے آئے۔ بے گدی کی سواری سے جسم چُور تھا۔ چلنا محال، عبدالرحمٰن کو بُرا بھلا کہتے ہوئے کوڑا منگوایا۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سفارش کی اور کہا کہ شراب نوشی کی سزا مل چکی ہے۔ مگر امیر المومنینؓ نے ایک نہ سنی اور کوڑے پر کوڑے برسنے لگے۔ عبدالرحمٰن چیختے چلاتے رہے، ''میں بیمار ہوں، مجھے مارے ڈالتے ہیں''۔ حد لگانے کے بعد زندان میں ڈال دیا۔ جہاں ایک ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

(کنز العمال علامہ الہندی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۴۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام

سندر، زنباع، جذامی غلام تھا۔ ایک دن اس نے اسے اپنی کنیز سے بوسہ لیتے ہوئے دیکھ لیا، وہ غضبناک ہو گیا اور سندر کے خصیے، ناک، کان کاٹ ڈالے۔ سندر بارگاہِ رسالت میں فریادرس ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت دُکھ ہوا۔ زنباع کو دربارِ رسالت مآب میں طلب فرمایا، سرزنش کی اور ارشاد فرمایا ''غلاموں کے ساتھ ناقابلِ برداشت سلوک نہ کرو، جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ، جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ، ان سے مطمئن ہو تو رکھو ورنہ بیچ دو، اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو، جس نے غلام کا مثلہ کیا یا آگ میں جلایا تو وہ آزاد ہو جائے گا''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ سندر نے عرض کیا ''آپؐ ہر مسلمان کو میرے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید فرما دیں''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریفہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پوری کیجئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زندگی بھر اس کی کفالت کرتے رہے۔ ان کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میرے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش پوری کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیوں نہیں، اگر تم میرے رہنا پسند کرو تو میں ابوبکرؓ کا وظیفہ جاری رکھوں گا''۔ پھر پوچھا ''مدینہ منورہ رہنا چاہتے ہو یا باہر جانا چاہتے ہو''۔ تو سندر نے جواب دیا ''مصر میں رہنا چاہتا ہوں، یہ سرسبز و شاداب ملک ہے''۔ تو امیر المومنینؓ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھیجا:

إحفظ فيه وصيّة رسول الله.

''سندر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش پوری کریں''۔

سندر (بن مستور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت و شفقت سے آزاد ہو گئے، انہیں جنگ کے ناقابل قرار دے دیا۔ انہیں حکم امتناعی کے خاتمے کے بعد قطعہ زمین کا مل گیا۔

(ابن لہیعہ۔ فتوح مصر لابن عبدالحکم ص ۱۶۲)

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلامی قلمرو میں حکمنامہ جاری کیا کہ ہر عرب اور اس کے افرادِ کنبہ کو سرکار کی طرف سے وظیفہ اور بھتہ ملے گا۔ لہٰذا کوئی عرب کھیتی باڑی اور زراعت نہ کرے۔ شریک بن سمیؓ صحابی تھے، ابن العاصؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سرکاری وظیفہ میرے اخراجات کی کفالت نہیں کرتا، مجھے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت ہے؟ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا، اس کے باوجود شریک نے کھیتی باڑی کی۔ ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کی اطلاع امیر المومنینؓ کو دی تو فرمان جاری ہوا: "أن ابعث إلیّ به" (اسے میرے پاس بھیج دیں)۔ جب وہ بارگاہِ خلافت میں پہنچا تو امیر المومنینؓ نے کہا کہ شاید تو شریک بن سمّی ہے"۔ اس نے جواباً کہا "ہاں"۔ فرمایا "لأجعلنّک نکالًا لمن خلفک" میں تمہیں مصر کے لوگوں کے لئے نمونۂ عبرت بنا دوں گا۔" شریک نے کہا "نادم ہوں، معاف فرما دیجئے"۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے معافی نامہ جاری کر دیا:

إن شریکَ بن سُمّی جاء نی تائبًا فقبلتُ منه.

"شریک بن سمّی میرے پاس آئے، اپنے طرزِ عمل پر نادم ہوئے، معذرت چاہی، میں نے معذرت قبول کر لی۔"

(ابن وہب۔ فتوح مصر لابن عبد الحکم ص ۱۸۹)

۱۳۵۔ یزید بن حبیب نے روایت کی کہ:

"ابن العاص رضی اللہ عنہ کے کاتب نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مراسلہ لکھا اور اس میں بسم اللہ لکھتے وقت "س" نہ لکھا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحتِ املاء، تلفظ اور لہجہ کا خاص خیال رکھتے تھے۔ انہیں املاء کی یہ غلطی ناگوار گزری تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا:

إضربهُ سوطًا..... "اسے کوڑا رسید کریں"۔

(تاریخ عمر بن خطاب الجوزی)

۱۳۶۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ جب کسی کو عامل مقرر فرماتے تو اس کے اثاثہ جات کی فہرست طلب کر لیا کرتے تھے۔ اور عامل مقرر کرنے کے بعد اثاثہ جات کی فہرست بڑھ جاتی تو اضافی اثاثے لے کر بیت المال میں داخل کر دیتے تھے۔ (شعبی)

المدائنی سے بھی اس طرح مروی ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تقرر کے وقت اپنے عمال سے اثاثہ جات کی فہرست طلب کرتے۔ اور اس میں جو اضافہ ہوتا اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا ایک حصہ اور بعض اوقات سارا اضافہ ضبط کر لیتے۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی۔ص ۱۱۲)

عمرو بن عاص والی مصر کے اثاثہ جات کی اطلاع ملی تو فرمان جاری ہوا:

أنّهُ قد فشت لک فاشيةٌ من متاعٍ ورقيق وآنيةٍ وحيوانٍ لَمْ يَكُن حين ولّيتُ مِصر.

''مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے پاس ایسا سامان، غلام، ظروف (برتن) اور جانور ہیں جو اس وقت نہ تھے جب میں نے تمہیں والی مصر بنایا''۔

عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب تحریر کیا:

إن أرضنا أرض مزروع ومتجرٌ، فنحن نصيبٌ فضلًا عمّا نحتاج إليه لنفقتنا.

''ہمارا ملک زرعی وتجارتی ہے، اس سے ہمیں روزمرہ مصارف سے زیادہ آمدنی ہوتی ہے۔''

۱۳۶۔ب: اس جواب، وضاحت وصفائی سے امیر المومنین مطمئن نہ ہوئے بلکہ ناجائز طریقہ سے دولت وثروت جمع کرنے کا یقین ہوگیا، تو فرمان جاری ہوا:

إنّي قد خبرتُ من عمّال السّوءِ ما كفى وكتابک إلَيَّ كتابٌ مَن قَد أقلقه الأخذ بالحقّ وقد سوّئت بک ظنًّا وقَدْ وجّهتُ إليک محمد بن مسلمة ليقاسِمک مالک فأطلعه طلعة وأخرج إليه ما يطالبک بها واعفهُ مِن الغلظة عليک فإنّهُ برح الحفاء.

(فتوح البلدان بلاذری ص ۱۳۲)

مجھے عمّال سُوء کا کافی تجربہ ہو چکا ہے، تمہارا خط آیا، یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسے شخص کا خط ہے جسے حق کی گرفت نے بے چین کر دیا ہو، میں تم سے بدظن ہو گیا ہوں، میں محمد بن مسلمہ کو مال کی تقسیم کے لئے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں، تم اسے ہر چیز واضح طور پر بتا دو، جو کچھ وہ مانگے اسے دے دو، اور اس کو اپنے اوپر سختی کرنے سے معاف رکھو، کیونکہ سارا معاملہ کھل چکا ہے۔

محمد بن مسلمہ نے ان (عمرو) کے اموال کی تقسیم کی۔ اس پر وہ بڑے جز بز ہوئے اور امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے نازیبا کلمات بھی کہہ بیٹھے جن پر بعد میں وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پشیمان بھی ہوئے۔

۱۳۷۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

علامہ الہندی متقی برہان پوری نے فتوحِ مصر کے قدیم مؤلف ابن عبدالحکم کے حوالے سے اپنی مشہور زمانہ تالیف کنز العمال میں یہ مراسلات نقل کیے ہیں۔ جن میں والیٔ مصر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طرف سے خراج میں غیر معمولی کمی اور ترسیل میں تاخیر کی شکایت کی گئی ہے۔ مراسلہ میں فراعنہ مصر کی زراعت میں گہری دلچسپی اور نظامِ آب پاشی کی طرف بھی اشارہ کیا اور ان (فراعنہ مصر) کے عہد میں جبر وظلم کے بعد کثیر خراج وصول ہوتا تھا۔ جو کم ہوتے ہوئے مصر میں اسلامی حکومت کے قیام کے بعد صرف ایک کروڑ وصول ہوا۔ تو امیر المومنین سیدنا عمرؓ کی طرف سے یہ مراسلہ بھیجا گیا:

مِن عبدالله امیر المومنین، سلامٌ علیک. فإنّی أحمد إلیک اللّٰه الّذی لا إلٰه إلّا هو، أمّا بعد، فإنّی فکرتُ فی أمرک الّذی أنت علیه، فإذا أرضک أرض واسعةٌ عریضةٌ رفیعةٌ قد أعطی اللّٰه أهلها عددًا و جلدًا وقوةً فی برّ وبحرٍ وأنّها لا تؤدّی نصف ما کانت تؤدّیه من الخراجِ قبل ذلک علٰی قعوطٍ ولا جذوبٍ ولقد أکثرتُ من مکاتبتک فی الّذی علٰی أرضک من الخراج، فظننتُ أن ذلک شیئًا علٰی غیر نذرٍ ورجوتُ أن تفیقَ فترجعَ إلٰی ذلک، فإذا أنتَ تاتینی بمعاریضَ تغتالُها ولا تُوافِقُ الّذی فی نفسی، ولستُ قابلًا منک دون الّذی کانت تُؤخذ به من الخراج قبل ذلک، ولستُ أدری مع ذلک الّذی أنفرک من کتابی فلئن کنتَ مُجزِمًا کافیًا صحیحًا فإن البراءة لنافعةٌ، ولئن کنت مُضیعًا فطِنًا فإن الامر علی غیر ما تُحدث به نفسک، وقد ترکتُ أن أبتلی دلک منک فی العام الماضی رجاء أن تفیق فترجع إلٰی ذلک. وقد علمت أنهٗ لم یمنعک من ذلک إلّا عمّالک عمالُ السُّوء، وما تواليتُ علیه وتُلفق اتخذوک کهفًا، وعندی بإذنِ اللّٰه دواءٌ فیه شفاءٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عما أسالک عنه، فلا تجزع أبا عبدالله أن يؤخذ منک الحق وتعطاه، فإن النهرَ يخرج الدر والحق أبلح، ودعني وما عنه تتلحلج فإنه قد برِحَ الخفاءُ. والسلام

(کنزالعمال رقم ۱۴۲۰۶)(فتوح مصر لابن عبدالحکم ص ۱۸۵)

''بندۂ خدا امیر المومنین عمرؓ کی جانب سے عمرو بن عاص کے نام، سلام علیک۔ میں اللہ کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے تمہارے معاملے پر غور وفکر کیا۔ جس سرزمین پر تم فائز ہو وہ بڑی وسیع وعریض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے باشندوں کو تعداد، قوت اور بحر و بر پر قدرت بخشی ہے۔ تمہاری رعایا اس سے قبل قحط سالیوں کے باوجود جتنا لگان ادا کرتی تھی اب اس کا نصف بھی خراج کی صورت میں ادا نہیں کرتی۔ میں نے خراج کے حوالے سے تم سے خط وکتابت کی ہے۔ میرا خیال تھا کہ صورت حال واضح ہے اور کسی قسم کی غیر معمولی حالت نہیں۔ مجھے توقع تھی کہ تم صحیح روش اپنا لو گے اور پورا پورا خراج ادا کرو گے۔ لیکن تم ہو کہ ایسے بہانے تراشتے ہو جو سمجھ سے باہر ہیں۔ اور نہ ہی وہ میرے خیال کے موافق ہیں۔ میں اس خراج سے کم ہرگز قبول نہیں کر سکتا جو اسلامی فتح سے قبل ہوتا تھا۔ پھر یہ امر بھی میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ میرے خط میں وہ کون سی چیز تھی جس نے تم کو آپے سے باہر کر دیا ہے۔ اگر تم اپنے دلائل قطعیت و وضاحت کے ساتھ بیان کرو تو وہ تمہاری معذرت اور برأت تمہارے لئے نفع بخش ہو سکتی ہے، اگر تم یونہی کھوکھلی باتیں کرو گے تو حالت معمول پر نہ آئے گی۔ میں یہ رعایت کر سکتا ہوں کہ تمہیں گزشتہ سال کے بارے میں آزمائش میں نہ ڈالوں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ خراج کی ادائیگی میں تمہارے برے ارکانِ حکومت ہیں تمہیں روک رہے ہیں۔ تم جس امر کے درپے ہو اور تمہارے کارکنوں نے تمہیں جائے پناہ بنا رکھا ہے، اللہ کے فضل سے میرے پاس ایسی دوا ہے جس میں اس مرض کی شفا ہے۔ جس کے متعلق میں تم سے پوچھ رہا ہوں، اے ابوعبداللہ! فکر نہ کرو تم سے حق ضرور وصول کیا جائے گا۔ دریائے نیل کی راوی (نہر) کم دودھ دیتی ہے۔ حق بات صاف ہے۔ مجھے یہ کہنے دیجئے کہ پوشیدہ امر کھل چکا ہے۔ والسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا جوابی مراسلہ

اس مراسلہ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی دیانت وامانت اور انا پر گہری چوٹ لگی وہ بلبلا اٹھے اور یہ مراسلہ جواباً تحریر کیا:

أمّا بعد فقد بلغني كتابُ أمير المومنين في الّذي إستبطأني فيه من الخراج، والّذي ذكر فيها من عمل الفراعنه قبلي، وإعجابَهُ من خراجِها علٰى ايديهم ونقصَ ذلك منها منذُ كان الاسلام ولَعُمري الخراج يومئذٍ أوفر واكثر والأرض أعمر..... كانوا علٰى كفرِهم وعُتُوّهم أرغب في عمارة أرضِهم منا منذ كان الإسلام وذكرت أنّ النّهر يخرُج الدُّر، فجعلتُها حلبًا قطع ذلك درّها وأكثرت في كتابك وانبت وعرّضت ويرّات وعلِمْتَ أن ذلك علٰى شيءٍ نخفيه علٰى غير خبيرٍ فجئتَ لعمري بالمقطعات المقذعات ولقد كان لكم فيه من الصواب من القولِ وضين صارم بليغ صادقٌ وقد عملنا لرسول صلى الله عليه وسلم ولِمن بعدهُ.

فكنّا بحمد اللّٰه مؤدّين به لأمانتنا حافظين لما عظّم اللّٰه من أحق الْمّتنا. زى غير ذلك قبيحًا والعَمل به شينًا فتعرف ذلك لنا وتُصدق به قبلنا، معاذ اللّٰه من تلك الطعم ومن شر الشيم والإجترا علٰى كل مأثم فاقبض عملك. فإنّ اللّٰه قد نزّهني عن تلك الطعم الدنيا والرغبة فيها بعد كتابك الّذي لم نستبق فيه عرضًا تكرم فيه أخاء واللّٰه يا ابن خطاب لانا حين يُراد ذلك مني أشدُّ لنفسي غضبًا ولها إنزاها واكرامًا. وما علمتُ من عمل أرٰى عليَّ فيه متعلقًا ولكنّي حفظت مالم تحفظ، ولو كنت يهود يثرب ماردت. يغفر اللّٰه لك ولنا وسكت عن اشياء كنت بها عالمًا وكان اللّسان بها منّي ذلولًا. ولكنّ اللّٰه عظّم من حقك ما لا يجهل.

والسلام

(کنز العمال رقم ۱۴۳۰۶۔ص ۲۷۸ جلد سوم) (فتوح مصر ص ۱۸۶، لابن عبدالحکم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امابعد! امیر المومنینؓ کا نامہ موصول ہوا جس میں خراج کی تاخیر کی شکایت ہے۔ اس میں میرے زمانے سے قبل فراعنہ مصر کے زمانہ اور ان کے عمّال کا ذکر بھی فرمایا ہے، امیر المومنین نے اس امر پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ اسلام کے زمانے میں اس سے کہیں کم کیوں ادا کیا جا رہا ہے۔

میری جان کی قسم! خراج اس وقت بہت زیادہ اور وافر تھا، اور زیر کاشت اراضی بھی زیادہ آباد تھی۔ انہیں سرکش اور نافرمان ہونے کے باوجود وہ زمین کی آبادکاری میں بھی مصروف رہتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا ہے کہ وادی نیل کی سرزمین سونا اگلتی ہے، میں نے اس کا دودھ چوس لیا ہے جس سے وہ خشک ہوگئی ہے۔ اپنے نامہ مبارک میں بہت سی باتیں فرمائی ہیں اور آپؓ نے دل کھول کر لعن طعن کیا اور مناسب تو یہ تھا کہ قاعدہ و دستور کے موافق فرما دیتے اور سچی بات فرما دیتے۔ ہم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ اقدس اور اس کے بعد بھی کام کیا، اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ دیانت سے فرائض نبھائے۔ اور ائمہ کرام کے تفویض کردہ فرض کو وفاداری سے نبھایا۔ ہم کسی قسم کی خیانت کرنے اور اس پر عمل کرنے کو بُرا گردانتے رہے۔ ہماری اس خوبی وصفت سے آپؓ آشنا ہیں اور اس سے قبل اس کی تصدیق بھی فرماتے رہے۔ ہم اس قسم کے لقمہ اور گناہ پر جرأت کرنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپؓ اپنا عہدہ واپس لے لیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی گھٹیا روزی اور لالچ سے پاک رکھا ہے۔ آپؓ کے نامہ مبارک کے بعد جس میں آپؓ نے اپنے بھائی کو رُسوا کیا ہے اس منصب کی خواہش باقی نہیں رہی۔

ابنِ خطاب! جب میری عزت پر حملہ ہو تو میری رگِ حمیت پھڑک جاتی ہے، میں اپنے آپ کو الزام سے پاک گردانتا ہوں۔ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کے متعلق مجھے جواب دہ ہونا پڑے۔ میں ایسی باتوں کی حفاظت کرنے کا عادی ہوں جن کی حفاظت (راز) آپ نے نہیں کی۔ اگر میں یثرب کا یہودی بھی ہوتا تب بھی کوئی زیادتی نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور ہماری مغفرت فرمائے۔ میں ان باتوں پر خاموشی اختیار کرتا ہوں جو میرے علم میں ہیں۔ لیکن انہیں زبان پر لانا مناسب نہیں۔ آپؓ کے مرتبہ کا احترام فرض ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۸۔عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام تہدیدی فرمان

والی مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مذکورہ جواب میں تاخیر خراج کی وجوہات کی وضاحت کی بجائے امیر المومنینؓ کی تلخ نوائی کا شکوہ کرتے ہوئے منصب سے علیحدگی کی خواہش کا اظہار کیا۔لیکن خراج کی تاخیر کے محرکات سے پہلوتہی برتی اور بین السطور امیر المومنینؓ کی ذات پر نامناسب اشارے بھی دیئے۔ابن قیس (والی مصر کے غلام) فرماتے ہیں کہ امیر المومنینؓ نے والی مصر کو یہ فرمان تحریر کیا:

سلامٌ علیک. فإنّی أحمد إلیک اللّٰہ الذی لا إلٰہ إلّا ھو. أما بعد ! فقد عجبت من کثرۃ کتبی الیک فی ابطانک بالخراج و کتابک الی بنیّات الطریق، وقد علمت أنّی لَست ارضٰی منک إلّا بالحقّ البیّن ولم أقدمک إلی مصر اجعلھا لک معمۃً ولا لقومک ولکن وجّھتُک لما رجوت من توفیر الخراج وحسن سیاستک. فإذا أتاک کتابی ھذا فاحمِلِ الخراج فإنّما ھو فیءُ المسلمین وعندی من تعلم قوم محصورون.

والسلام

(کنز العمال بحوالہ ابن عبدالحکم۔ ص ۲۷۸ ج ۵)

''تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ اما بعد! خراج کی تاخیر سے متعلق میرے کثرت سے خطوط نے تمہیں پریشان کر دیا ہے۔تمہارا تازہ خط بے سروپا باتوں سے بھرا ہوا ہے۔تمہیں اچھی طرح علم ہے کہ میں کھلے حق کے سوا کسی امر پر راضی نہیں ہوں۔میں نے تمہیں مصر کا عامل بنا کر اس لئے تو نہیں بھیجا کہ تم اور تمہارے خاندان اسے اپنی جائیداد بنا کر اسے کھاؤ پیو، بلکہ اس توقع پر اس کی امارت پر فائز کیا تھا کہ تم خراج جو مسلمانوں کا حق ہے میں اضافہ کرو گے اور حُسنِ سیاست کا مظاہرہ کرو گے۔میرا فرمان ملتے ہی خراج بھیج دو، یہ مسلمانوں کی آمدنی ہے، تمہیں معلوم ہے کہ میرے پاس تنگ دست اور جہاد سے رُکے ہوئے لوگ ہیں۔

والسلام

اس مکتوب کے مراسلہ کے جواب میں والی مصر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا جواب:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم. لعمر بن الخطاب من عمرو بن العاص. فإنّی أحمد إلیک اللّٰہ الّذی لا إلٰہ إلّا ھو. سلامٌ علیک. أمّا بعد! فقد أتانی کتاب امیر المومنین یستنبئنی فی الخراج ویزعمُ أنّی أعنِدُ عن الحق. انکّبُ عن الطریق وإنّی واللّٰہ ما ارغَبُ عَن صالح ما تعلَم ولکن أھل الأرضِ استنظرونی إلٰی أن قدرک غلّتھم، فنظرتُ للمسلمین فکان الرفقُ بھم خیرًا من أن یخرق بھم. فنصبِرُ إلی ما لا غنی لھم عنہ. والسلام

(ابن عبدالحکم۔ کنز العمال ج ۵ ص ۲۸۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عمرو بن عاص کی طرف سے امیر المومنین کے نام۔ تم پر اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے نام کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ اما بعد! امیر المومنین کا نامہ مبارک ملا، جس میں خراج کی ادائیگی میں تاخیر پر شکایت کی گئی ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ میں حق سے عناد رکھنے والا ہوں اور سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہوں۔ بخدا میں اسی روش پر گامزن ہوں جسے آپؓ پسند فرماتے ہیں۔ لیکن باشندگانِ سرزمین (مصر) نے خراج کی ادائیگی میں کچھ مہلت مانگی۔ تاکہ وہ اپنی پیداوار اور غلہ سمیٹ لیں۔ میں نے مسلمانوں کے مفاد کے پیش نظر اور اختلاف سے بچنے کے لئے یہ مناسب سمجھا کہ ان سے نرمی برتوں اور مہلت دے دی تاکہ زمیندار کسی تکلیف دہ صورت حال سے دوچار نہ ہوں۔

۱۳۸۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے والی مصر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا:

أن یسأل المقوقس عن مصر من أینَ تأتی عمارتُھا وخرابھا.

''کہ مقوقس (شاہِ مصر) سے مصر کی آبادی اور خرابی کے اسباب دریافت کریں''

(ابن اسحٰق العامری۔ ابن عبدالحکم۔ کنز العمال: رقم ۱۴۲۰۷)

حسب ارشاد والی مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے رابطہ کیا تو اس نے کہا:

تأتی عمارتُھا وخرابُھا من وجوہٍ خمسۃٍ. الأوّل أن یستخرِج خراجُھا فی إبانٍ واحدٍ عند فروغ أھلِھا من زروعٍ ویرفعُ خراجِھا فی أبانٍ واحدٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عند فراغ اهلها من عصر كرومها. ويُحفر في كل سنةٍ خليجُها ويسدّ ترعُها وجسورها ولا يُقبلُ محل اهلها سريد البغي فإذا فعل هذا عَمُرت وإن عُمِل فيها بخلافه خرِبَت.

(ابن الحکم۔ کنز العمال: ج۵ص۳۴۵)

''مصر کی آبادی اور خرابی کے پانچ اسباب ہیں۔ پہلا یہ کہ اہلِ مصر اپنی کھیتی باڑی سے فارغ ہوں تو اسی وقت ان سے خراج وصول کر لیا جائے، دوسرا یہ کہ جب وہ انگوروں سے نکال کر فارغ ہو جائیں تو ان سے خراج نہ لیا جائے۔ دریا اور اس کی معاون انہار کی صفائی ہر سال کرائی جائے۔ اس کے شگافوں کو بند کیا جائے اور پلوں کی مرمت کرائی جائے۔ دورانِ سال اس کے باشندوں سے کوئی زیادتی نہ کی جائے، ان اقدامات سے مصر کی مالیات بڑھیں گی۔ دوسری صورت میں خرابی ہی خرابی ہے۔''

۱۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نام پند نامہ

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نام نصیحت آموز فرمان بھیجا، متن حاضر ہے:

وإنّي اوصيك بتقوى اللّٰه فإنّه من اتّقى اللّٰه وقاه ٥. ومن توكّل عليه كفاهُ ومن أقرضهُ جزاءهُ ومَن شكرهُ زادَهُ ولتكن تقوىٰ نصيبُ عينيك وعمادُ عملك وجلا قلبك فإنّهُ لا عمل لمن لا نيّة لهُ، ولا اجر لمن لا حسبة لهُ، ولا مال لمَن رفق لهُ ولا جديد لمن لا خلقَ لهُ.

(کنز العمال۔ علامہ الہندی۔ رقم ۴۴۱۸۲)

''میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ جو اللہ سے ڈرا اللہ نے اسے بچا لیا۔ جس نے اس پر توکل کیا اللہ اسے کافی ہوتا ہے جس نے اللہ کو قرض دیا اللہ اسے اسکا بدلہ دیتا ہے۔ جس نے اس کا شکر ادا کیا اللہ اسے مزید عطا کرتا ہے۔ اس لئے اصل مقصد تقویٰ ہونا چاہئے۔ یہ تمہارے دل کا نور، عمل کا ستون ہے۔ جس کی نیت درست نہیں اس کا کوئی عمل نہیں ہوتا۔ جو خالص اللہ کے لئے عمل نہیں کرتا اس کا اجر نہیں ہوتا۔ جس میں نرمی نہیں اس کا مال نہیں۔ جس کا عمدہ اخلاق نہیں اس کی کوئی بزرگی نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمال کے نام فرمان

جعفر بن زرقان سے مروی ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی عامل کو مکتوب گرامی تحریر کیا یہ اس کے آخر میں درج ہے:

أن حاسب نفسک فی الرخاء قبل حساب الشدة، مَن حاسب نفسهٗ فی الرخاء قبل حساب الشدة عادَ مرجعه إلی الرضاء والغبطة ومن الهته حیاتهٗ وشغلته سیّئاته عاد مرجعهٗ إلی النّدامة والحسرة،فتذکر توعظُ به ولکن تنتهی عمّا تنهی عنه.

(بیہقی۔فی الزہد۔ابن عساکر۔کنز العمال علامہ الہندی: رقم ۴۴۱۸۳)

''کشادگی اور راحت کے لمحات میں نفس کا محاسبہ کرتے رہا کرو۔جس نے مصیبت و ابتلاء کا مرحلہ آنے سے قبل اپنا محاسبہ کرلیا اس کا مرجع رضا ورشک ہوتا ہے یعنی سکون و راحت۔جس نے زندگی غفلت و برائیوں کی نذر کردی اس کا انجام ندامت وحسرت ہوتا ہے۔جو عمدہ نصیحت کی گئی ہے اسے ذہن نشین کرلو،اور جن امور سے منع کیا گیا ہے ان سے رک جاؤ''۔

۱۴۰۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

ایک شخص کو سونے کا مدفون گھڑا ملا،تو گورنر نے امیر المومنین سے استفسار کیا،تو جواب ملا:

أن أرضع له منها بشیءٍ فإنهٗ أخری أن یؤدّوا ما وجدوا.

(فتوح مصر لابن عبدالحکم۔ص ۱۹۴)

''اس میں سے کچھ عطیہ اسے بھی دے دیں تاکہ وہ لوگ آئندہ بھی مدفون خزانہ ملنے پر تمہارے پاس لائیں۔''

۱۴۱۔عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

گورنر مصر نے،امیر المومنین کو لکھا کہ ایک آدمی بار بار اسلام قبول کرتا ہے اور پھر کفر کرتا ہے کیا اس کا اسلام لانا قبول کرلوں؟ تو یہ مراسلہ ملا:

أن أقبل منه أعرض علیه الإسلام، فإن قبل فاترکه وإلّا فافترت عنقهٗ.

''اس کا اسلام لانا قبول کرلیں۔اس کے سامنے اسلام پیش کریں،اگر وہ اسے مان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لے تو چھوڑ دیں ورنہ اس کی گردن مار دیں۔"

۱۴۲۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

أمّا بعد فقد بلغني أنّه ظهر لک مال من إبل وغنَم وخدم وغلمان، ولم يكن لک قبله مالٌ ولا ذلک من رزقِک فأنّى لک هذا ولقد كان لي من السابقين الأوّلين مَن هو خيرٌ منک ولكنّي استعملک نعائک فإذا كان عملک لک وعلينا بسم نوثرک علٰى نفسک، فاكتب إليَّ من اين مالِک وعَجّل. والسّلام.

(ازالۃ الخفاء)

"مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے پاس اونٹ بکریاں اور نوکر و غلام ہیں۔ عامل بننے سے قبل تمہارے پاس نہ تھے، نہ ہی تمہیں تنخواہ میں دیے گئے ہیں۔ آخر یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آ گئی؟ میرے پاس تم سے بہتر مہاجرین تھے، جنہیں میں یہ منصب عطا کر سکتا تھا۔ لیکن میں نے تم پر اعتماد کیا کہ تم بہتر کارکردگی دِکھلاؤ گے۔ لیکن اس منصب کا فائدہ تمہیں ملا اور نقصان ہمیں۔ تو پھر تمہیں ان پر ترجیح کیوں ملے؟ پہلی فرصت میں لکھو کہ یہ دولت تمہیں کہاں سے ملی؟"

أمّا بعد! فإنّكم معشر العمال قعدتم على عيون الأموال. فجيتم الحرام وأكلتم الحرام. وقد بعثتُک محمد بن مسلمة الأنصاري ليقاسِمک مالک. فاحضِره مالک. والسلام

"حکومتی اہلکارو! تم مال و ثروت کے خزانوں پر بیٹھ گئے ہو، حرام طریقے سے دولت (رزق) کماتے ہو، حرام مال کھاتے ہو، میں محمد بن مسلمہ انصاری کو تمہاری دولت تقسیم کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں اس پر اپنا سارا مال و متاع پیش کر دو۔" والسلام

۱۴۳۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

جیش اسلامی سرزمین طرابلس پر ۴۲ھ میں پہنچا۔ اسے بزور فتح کیا، اس کی اطلاع بارگاہِ خلافت میں بھیجی اور لکھا کہ طرابلس اور افریقہ کے درمیان نو دِن کی مسافت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنینؓ کی رائے ہو تو حملہ کر دیا جائے۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان بھیجا:

لا إنّها ليست بأفريقية، ولكنّها المفرقة غادرة مغدورٌ بها لا يغزوها احدٌ ما بقيتُ.

''وہاں نہ جاؤ، وہ افریقیہ نہیں مفرقہ ہے، وہ دوسروں سے غدر کرتا ہے اور دوسرے اس سے غدر کرتے ہیں۔''

دوسری روایت یہ ہے:

افريقة المفرقة ثلاث مرات لا أوجه إليها أحدا ما مقلت عيني الماء.

''افریقہ مفرقہ ہے۔ جب تک میری آنکھوں میں پانی ہے وہاں کسی کو نہ بھیجوں گا''۔

انہوں نے یہ اس لئے لکھا کہ یہاں کے باشندے روم کے باجگزار تھے لیکن وہ ہمیشہ بے وفائی کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسعود بن الاسود رضی اللہ عنہ نے افریقہ پر حملے کی اجازت چاہی تو فرمایا:

لا إن أفريقيه غادره مغدور بها.

''افریقہ دھوکا دہی اور فریب کی سرزمین ہے''۔

(فتوح مصر لابن عبد الحکم ص ۱۹۹۔ کنز العمال ۱۴۲۳۲ ج ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محاذ عراق و ایران

پس منظر:

۱۲ ہجری میں خالد بن ولید فتنہ ردّہ سے فارغ ہو کر یمن میں مقیم تھے کہ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حکمنامہ ملا کہ عراق میں داخل ہو جاؤ اور اپنی مہم کا آغاز ابلہ (ہند کی سرحد) سے کرو۔ حضرت خالد بن ولید نے مثنیٰ، حرملہ اور سلمیٰ کو لکھا کہ اپنے اپنے لشکر کے ہمراہ ابلہ (ہندی سرحد) پہنچیں۔ دونوں نے مل کر زریں اور وسطی عراق کا بڑا حصہ فتح کر لیا۔ اسی اثناء میں رومیوں کی عسکری قوت اور یرموک کے محاذ کی اہمیت کے پیش نظر حضرت خالد بن ولید کو شام جانے کا حکم ملا۔ وہ اپنی کمان مثنیٰ کے سپرد کر کے دمشق روانہ ہو گئے۔

ایران سیاسی انتشار اور خانہ جنگی کا شکار تھا۔ حضرت مثنیٰ نے ان حالات سے فائدہ اٹھانے کے لئے مرکز سے باقاعدہ حملہ کی اجازت چاہی اور کمک و رسد کی درخواست کی خلیفۃ الرسول رحلت فرما گئے۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے عنانِ خلافت سنبھالتے ہی عراق کے لئے فوج تیار کی۔ ابوعبیدؓ ثقفی کو اس پر امیر مقرر کر دیا۔ ابتداء میں ابوعبیدؓ کو چند کامیابیاں حاصل ہوئیں لیکن خیبر کی جنگ میں ان کی غلط منصوبہ بندی سے مسلمانوں کو شکست فاش ہوئی اور انہیں شدید جانی نقصان ہوا۔ چار ہزار افراد کام آئے اور فوجی طاقت منتشر ہو گئی۔ لیکن خوش قسمتی سے ایرانی قیادت میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کی توجہ مسلمانوں سے ہٹ گئی۔ مثنیٰ نے اس سے فائدہ اٹھایا اور بکھری ہوئی قوت کو یکجا کیا۔ اور سواد کے علاقے میں چھاپہ مارا۔ سرگرمیاں شروع کر دیں۔ مدائن پر مسلمانوں کے حملہ کا خطرہ منڈلانے لگا۔ ایرانیوں نے متحد ہو کر سوار کو مسلمانوں کی دست برد سے محفوظ کرنے کے لئے متحد ہو کر مقابلہ کرنے لگے متعدد اقدامات کے لئے فوجی چوکیوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مستحکم کیا۔ عربوں کے خلاف پروپیگنڈہ مہم تیز کر دی۔ اس سے مقبوضہ علاقوں میں بغاوت کا سماں پیدا ہو گیا۔ ہر سمت سے ایرانی فوج اٹھنے لگی۔ ان حالات میں مثنیٰ نے اپنی چھاپہ مار کاروائیاں بند کر دیں۔ اور محفوظ عربی علاقے کی طرف آ گئے۔ اور مرکز کو اس صورت حال سے آگاہ کیا تو یہ مراسلہ ملا۔ (متن)

۱۴۴: اما بعد: فاخرجوا من بين الظهرى الاعاجم وتفرقوا فى المياه التى تلى الاعاجم على حدود ارضكم وارضهم ولا تدعوا فى ربيعة احدا ولا مضر ولا حلفائهم احدًا من اهل النجدات ولا فارسا اجتلتموه فان جاء طائفا ولا حشرتموه إحملوا العرب على الجدّ اذا جد العجم فتلقوا جدهم بجدكم.

(طب ج ۳. ص ۴۷۸)

امابعد: تم عجمیوں کے علاقے نکل جاؤ اور جہاں جہاں تمہاری اور دشمن کی سرحدیں ملتی ہیں پانی کے چشموں پر پھیل جاؤ۔ قبائل ربیعہ اور مضر اور ان کے حلیفوں، تمام صاحب شجاعت اور شہہ سواروں کو فوج میں بھرتی کر لو۔ اگر ان میں سے کوئی شخص خوشی سے آمادہ نہ ہو تو اس کا خاتمہ کر دو۔ ان عجمیوں کی طرح تم بھی عربوں کو جہاد پر آمادہ کر کے انہیں ان سے لڑا دو۔ طب ج ۳۔ ص ۴۷۸

یہ حکم ملا مثنیٰ ذی قار میں ٹھہر گئے۔ اور ان کے فوجی دستے شراف اور غضی میں خیمہ زن ہو گئے اس طرح عراقی سرحد پر شروع سے لے کر آخر تک تمام چشموں پر فوجی چوکیاں قائم ہو گئیں۔ جو بوقت ضرورت ایک دوسرے کی امداد کے لئے مستعد ہو گئیں۔

۱۴۵: ایک دوسری روایت

خلید بن زفیر کی روایت کے مطابق مثنیٰ نے امیر المومنین کو اطلاع دی کہ اہل فارس نے یزدجرد کو متفقہ طور پر اپنا بادشاہ بنا لیا ہے۔ اہل ذمہ کی وفاداری بھی مشکوک ہو گئی ہے وہ مسلمانوں سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔ تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ مراسلہ بھیجا۔ (متن)

أن تَنَحّ الى البَرّ وادْعُ مَن يَليك واقم منهم قريبًا على حدود أرضك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وارضَهم حتّٰی یاتیک امری.

(طب ج ۳۔ص۔۴۸۱)

ترجمہ:۔تم خشک علاقے کی طرف آجاؤ اور اپنے قریبی لوگوں کو جہاد کی دعوت دو۔اپنی اور دشمن کے حدود پر ٹھہرے رہو۔اور میرے اگلے احکام کا انتظار کرو۔

۱۴۶:۔ مثنیٰ نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے پاس جریر کی شکایت کی تو اس کے جواب میں یہ فرمان موصول ہوا:

انی لا استعملک علی رجل من اصحاب رسول الله محمد صلی الله علیه وسلم.

یعنی جریر تمہیں ایک شخص پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے کیسے امیر مقرر کرسکتا ہوں۔

(طب ج۔۳۔ص۴۷۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تعارف:

قریش کے کریم النفس خاندان سے نسبی تعلق تھا اور رشتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے۔سترہ برس کی عمر میں اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ نماز ابھی فرض نہیں ہوئی تھی ان کا شمار سابقون الاولون میں ہوتا ہے ان کی صاحبزادی عائشہ کے بقول ان کا تذکرہ جسم دہرا، ہاتھوں کی انگلیاں مضبوط اور بالوں سے بھری تھیں۔وہ بہادر، شاہسوار اور ماہر تیرانداز تھے۔وہ پہلے عرب تھے جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔جنگ احد میں رسالتمآب ﷺ کی حفاظت میں آخری لمحے تک ڈٹے رہے۔یہاں تک کہ لسانِ نبوتؐ سے ارشاد ہوتا ہے ''میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، اسی طرح تیر چلاتے رہو''۔تمام غزوات میں شرکت کی۔فتح مکہ کے موقع پر مہاجرین کے تین پرچموں میں سے ایک پرچم ان کے ہاتھ میں تھا (ہیکل) وہ ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے تھے جو لسان نبوت سے جنت کی بشارت سے سرفراز ہوئے۔خاندانِ نبوتؐ سے نسبی تعلق کے حوالے سے ہر دور میں اہم ذمہ دار مناصب پر فائز رہے۔ان کی سرکاری خدمات اس پایہ کی تھیں کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے ان کا شمار ان چیدہ چیدہ صحابہ میں کیا جنہیں منصب خلافت کا اہل گردانا ۵۵ھ میں ستر برس کی عمر میں وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۷:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نجد کے ہوازن قبائل میں ''تحصیلِ صدقات'' کے منصب پر فائز تھے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کا فرمان ملا:

ان ینتخب اهل الخیل و السلاح ممن له رائ و نجدة.

ایسے افراد کا انتخاب کریں جو شاہسوار، بہادر ہوں جو صاحب الرائے اور دانش ور ہو۔

(طب ۵ ص ۴۸۳)

حضرت سعدؓ نے اس قدر بلیغ سعی کی کہ کیل کانٹے سے لیس ایک ہزار قوی رضا کار تیار ہو گئے۔ اس کی اطلاع مرکز کو دی۔ جب یہ خط ملا تو جنگ قادسیہ کے لئے سپہ سالار کے چناؤ پر مشاورت جاری تھی۔ حضرت سعدؓ کی مقام و مرتبہ، سابقہ خدمات اور پر خلوص کارکردگی کے پیش نظر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور دیگر صحابہؓ نے ان کی سفارش کی امیر المومنین نے ''سپہ سالاری'' ان کے حوالے کی۔ اہل بیت کے حوالے سے متردد ضرور تھے مگر صحابہؓ کی سفارش پر عراق میں عساکر اسلامیہ کا سپہ سالار مقرر کر دیا۔ البتہ افواج کی نقل و حرکت، تنظیمی امور اور دوسری جزئیات کا فیصلہ اپنے دائرۂ اختیار میں رکھا۔ مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت ان کے ہمراہ چار ہزار منتخب شاہسوار خطباء اور رؤوسا تھے جن میں عمرو بن معدیکربؓ، طلیحہؓ بن خویلد اور اشعث بن قیسؓ قابل ذکر ہیں۔

جب امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ کو روانہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہیں اپنے پاس بلایا اور فرمایا:

انی قد ولّیتک حرب العراق فاحفظ وصیتی فإنک تقدم علی امرٍ شدید کریه لا یخلّص منه إلا الحق، فَعَوِّد نفسک ومن معک الخیر واستفتح به وَاعْلَم أنّ لکلِّ عَادَةٍ عَتَادًا فعتادُ الخیر الصبر الصبر فَالصَّبْرَ علی مَا أصابک أفرط بک یجتمعُ لک خشیة اللّٰهِ وَاعْلَم أنَّ خشیة اللّٰهِ فِیْ اَمْرَیْنِ. فی طاعته واجتناب معصیته.

(طبری. ج ۳. ص. ۴۸۳)

میں نے تمہیں عراق کی جنگ کا امیر مقرر کیا ہے۔ میری نصیحت کو پلے باندھ لو کیونکہ تمہیں ایک شدید اور ناگوار صورتِ حال کا سامنا ہوگا۔ جس سے بجز حق پرستی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھٹکارا ممکن نہیں۔ اپنے آپ اور ساتھیوں کو نیکی و بھلائی کا عادی بنائیں۔ یاد رکھئے کہ ہر عادت کی ایک بنیاد ہوتی ہے۔ نیکی کی بنیاد صبر ہے۔ ہر مصیبت اور مشکل میں صبر سے کام لینا۔ اسی سے خشیت الٰہی حاصل ہوگی۔ خشیت الٰہی دو چیزوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کی اطاعت اور دوسرے اجتنابِ معصیت سے۔

بعد ازاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عراق روانہ ہونے کا حکم دیا۔ اور ہدایت کی کہ زرود پہنچ کر کیمپ لگائیں۔ مضافات کے باشندوں کو جہاد کی ترغیب دیں ایسے لوگ منتخب کریں جو بہادر صائب الرائے اور دانش ور ہوں۔ (تاریخ طبری ج ۳۔ ۴۸۵)

واندب ممن حولک وانتخب اهل النجدة والرأی والقوة، والعُدَّةِ.

عرب کے نامور قبائل جن میں قبیلہ ربیعہ مثنیٰ کی بچی کھچی فوج اور بکر بن وائل کے علاوہ دوسرے قابلِ ذکر قبائل کے جنگجو افراد اکٹھے ہو گئے۔ اسی طرح قادسیہ جانے والے لشکر کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی۔ جن میں ربیعۃ الاسد بھی شامل تھے۔ اس موقع پر امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"واللہ لا ضربنّ ملوک العجم بملوک العرب"

میں عجم کے بادشاہوں کو عرب کے بادشاہوں سے ٹکراؤں گا۔

چنانچہ عرب کے ہر رئیس، عقلمند، صاحبِ شوکت و قابل ذکر شاعر کو محاذ جنگ پر مامور کیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمان جاری کیا۔ (متن)

أن أبعث إلٰی فرج الهند رجلا ترضاه یکون بحیاله او یکون ردءً لک من شیءٍ إن أتاک من تلک التخومه.

فرج الہند کے سامنے کسی ایسے شخص کو بھیجیں جو تمہیں موزوں نظر آئے۔ تاکہ وہ آڑ بن جائے اور اس طرف سے دشمن حملہ آور ہو تو دفاع کر سکے۔

(تاریخ طبری ص ۴۸۸)

۱۴۸:۔ حضرت سعدؓ نے مغیرہ بن شعبہ کو پانچ سو مجاہدین کی معیت میں روانہ کر دیا۔ حضرت سعدؓ نے "شراف" پہنچ کر امیر المومنین کو اپنی اور دوسرے امراء کی قیام گاہوں کے متعلق مطلع کیا۔ تو امیر المومنین نے فوج کی تنظیم کے متعلق فرمان جاری کیا۔ (متن)

اذا جاء ک کتابی هذا فعشِرِ النّاس وعَرِّف عَلیهم وَأمِّر علٰی اجنادهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وعبسهم ومَرّ رؤوسا المسلمين فليشهدوا وقدّرهم وشهودهم ثم وجههم الى اصحابهم واعدهم القادسية اضمم اليک المغيرة بن شعبه في خيله واكتب الي بالذي يستقر عليه امرهم.

میرا نامہ جب تمہارے پاس پہنچے تو لوگوں کو دہائیوں میں تقسیم کرو اور ان پر عریف و امیر مقرر کرو اور لشکر کی صف بندی کرو اور مسلمانوں کے سرداروں کو حاضر ہونے کا حکم دو اور ان کی موجودگی میں ان کی تعداد معلوم کرو اس کے بعد ان کو ان کی فوجوں کے پاس بھیج دو اور مقام قادسیہ پر ایک ساتھ پہنچنے کا وقت معین کرو اور مغیرہ بن شعبہ کو مع ان کے سواروں کے اپنے سواروں کے اپنے ساتھ ملا لو اور ان تمام انتظامات کی تکمیل کے بعد مجھے اطلاع دو۔

حضرت سعدؓ (سپہ سالار) نے امیر المومنین کے فرمان کے عین مطابق عمل کیا۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا لیا۔ رؤوسائے قبائل کو طلب کیا جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو ان کا شمار کیا۔ شراف میں ہی ان کی صف بندی کی۔ عہد رسالتمآب ﷺ کی طرز پر ہر دس پر ایک آدمی کو حریف مقرر کیا گیا۔ دورِ فاروقی میں یہی طریقہ جاری رہا بعد میں امیر المومنین عمر فاروقؓ نے تنخواہیں مقرر کر دیں۔ حضرت سعدؓ نے علم برداری کے لئے ان لوگوں کو منتخب کیا جو اسلام میں سبقت رکھتے تھے۔ لوگوں کو دہائیوں میں تقسیم کیا اعشار (دہائیوں کے سربراہ) پر ایسے افراد مقرر کئے جو خاص مراتب کے حامل تھے۔ ہر فوج کے مقدمے میسرے، پیدل، سوار اور طلائع مقرر کئے۔ فوج کی نقل و حرکت، صف بندی میں مرکز کی ہدایت کو پیش نظر رکھا۔ امیر المومنین نے اطباء کا تقرر فرمایا لوگوں کے درمیان قضیوں کے فیصلے اور مال غنیمت کی تقسیم کی خدمت عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو تفویض کی فوج کے قیام کا سفیان کو کاتب مقرر کیا۔

۱۴۹:۔ شراف میں قیام کے دوران حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ملا: (متن)

اما بعد: مسر مِنْ شراف نحو فارس بمن معک من المسلمين وتوكل على اللّٰه واستعِنْ به على أمرک كلّه وَاعلَمْ فيما لديک أنک تَقدَّم عَلٰى أُمَّة عددهم كثير وعَدَّتهم فَاضِلةٌ وبأسُهُم شديد على بلدٍ منيع وان كان سهلا كوود بسحوره وفيوضه ودآدئه الا ان توافقوا غيضا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من فيض اذا لقيتم القوم او احدا منهم فابدؤهم الشدَّ والضرب وإيّاكم والمناظرة بمجموعهم ولا يخدعُنّكم فانهم خدعة مكرة أمرُهم غير امركم إلّا الله ان تجاذوهم واذا انتهيت إلى القادسية والقادسية بابٌ فارسٌ فِي الجاهلية وهي أجمع تلك الأبواب لمادتهم ولا يريدون من تلك الاصل وهو منزل رغيب خصيب حصين دونه تناظر وانهارٌ ممتنعة فتكون مسالحك على اتقابها ويكون الناسُ بين الحجر والمُدرُ على حاقات المدر والجراع بينهما ثم ألزم مكانك فلا تبرحه فإنّهم اذا أحسُّوك انفذتهم ورموك بجمعهم الَّذى يأتى على خيلهم ورجلهم ومدّهم وجدّهم. فان انتم صبرتم لعدوكم واحتسبتم لقتاله ونويتم الأمانة رجوت، أن تنصروا عليهم ثم لا يجتمع لكم مثلهم ابدا إلَّا أن يجتمعوا وليست معهم قلوبهم وإن تكن الاخرىٰ كان الحجر فى ادباركم فانصرفتم من ادنى مدَرَةٍ من أرضهم إلى أدنى حجر من أرضكم ثم كنتم علبها اجرا وبها أعلم وكانوا عنها اجبن وبها أجهل حتى ياتى الله بالفتح عايهم ويُردّ لكم الكرّة.

امابعد: مسلمانوں کو لے کر اشراف سے فارس کی طرف کوچ کریں۔ اللہ پر بھروسہ کریں اور ہر معاملہ میں اسی سے مدد مانگیں۔ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ تمہارا مقابلہ ایک ایسی قوم سے ہے جو تعداد میں کثیر اور ساز وسامان میں کفیل ووفیر ہے ان کا رعب وداب چار سو ہے اور مستحکم ومضبوط مملکت ہے۔ اگرچہ بظاہر وسیع میدان، ترائیوں اور نہروں کی وجہ سے سہل گزار معلوم ہوتی ہے بعض مقامات پر ترائیوں کے جنگل ہیں۔ جب دشمن قوم یا اس کے کسی فرد سے ملو تو سختی اور درشتی سے پیش آئیں۔ ان کی فوج کا تماشا دیکھنے سے بچیں۔ ایسا نہ ہو کہ فریب ودھوکہ میں پھانس لیں وہ انتہائی فریبی ومکار قوم ہے۔ انہیں اپنے اوپر قیاس مت کریں۔ قادسیہ دورِ جاہلیت سے فارس کا دروازہ رہا ہے وہاں کے باشندوں کی تمام ضروریات اسی دروازے سے فراہم ہوتی ہیں۔ قادسیہ دلچسپ اور سرسبز وشاداب علاقہ اور مستحکم علاقہ ہے۔ اس کے اردگرد نہریں اور پل ہیں۔ قادسیہ پہنچنے تک ان کو عبور کرنا پڑتا ہے اس لئے جب قادسیہ پہنچو تو ان کی چال بازیوں کا مقابلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔ اپنی فوجی چوکیاں ان گھاٹیوں میں قائم کریں۔ فوجی دستوں کا پڑاؤ پہاڑوں اور نرم زمین کے درمیان وادیوں میں پانی کے چشموں پر ہونا چاہئے۔ ٹھہرنے کی جگہ سے پیچھے مت ہٹو۔ جونہی دشمن کو تمہاری آمد کا علم ہوگا وہ تم پر پوری قوت سے حملہ آور ہوگا۔

اگر تم ثابت قدم رہے، صبر کیا، پامردی سے مقابلہ کیا تو مجھے امید ہے کہ کامیاب رہو گے پھر وہ لوگ تمہارے مقابلے میں کبھی نہ آئیں گے۔ اگر انہوں نے آنے کی جسارت کی تو ان کے دل وہوش وحواس ٹھکانے نہ ہوں گے۔ اگر وہ جمع ہولیں گے اور تمہیں ناکامی ہوئی تو پہاڑ تمہارے عقب میں ہوگا دشمن کی سرزمین سے نکل کر پہاڑ کے راستے اپنے ملک میں پناہ لے سکو گے۔ وہاں پہنچ کر تم ان کا جرأت سے مقابلہ کر سکو گے اور دشمن اجنبی علاقے میں مشکل محسوس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فتح وکامرانی عطا کرے گا تمہارا دشمن ناکام ہوگا۔

(طبری ج۔۳ ص ۴۰۱)

۱۵۰:۔ سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

حضرت سعدؓ شراف سے کوچ کرنے کی تیاری کر رہے تھے تو اس روز امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے یہ فرمان بھیجا۔ (متن)

فاذا کان یومًا کذا و کذا فارتحل بالناس حتی تنزل فیما بین عذیب الھجانات وعذیب القوادس وشرّق بالناس وغرّبھم. (طبری ص: ۴۹۱ ج ۳)

جب فلاں دن آجائے تو اپنے لشکر کو لے کر روانہ ہو جائیں اور عذیب الہجانات اور عذیب القوادس کے درمیان پڑاؤ ڈالے۔ پھر وہاں سے شرق وغرب کے اطراف میں ترکتازیاں جاری کر دیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے زہرہ کو روانہ کیا کہ عذیب الہجانات میں پڑاؤ کریں بعد میں خود بھی پہنچے اور زہرہ کو ہدایت کی کہ وہ قادسیہ میں نہر عتیق اور خندق کے درمیان پل کے سامنے قیام کریں۔

۱۵۱:۔ سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

حضرت سعدؓ عذیب کے مقام پر وسیع سرسبز وشاداب میدان فروکش تھے لیکن چند ہفتے بیت گئے کہ دشمن کی فوج ان سے مقابلہ کرنے نہ آئی انہوں نے مرکز کو تحریر کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عراق کی کٹھن مہم کے لئے سیلِ خون عبور کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا کہ "سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ" کہ تمہیں عنقریب بہادر قوم سے پالا پڑے گا۔ فتح کے لئے دعا کیجئے تو جواب میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نامہ مبارک تحریر کیا۔ (متن)

اما بعد: فتعاهد قلبک وحادث جُندک بالموعظة والسنية والجسة ومن غفل فليحدثهما الصبر الصبر فان المعونة تاتی من اللّٰه علٰی قدر النيَّة والاجر علٰی قدر الجسة والحذر الحذر علی من انت عليه وما انت بسبيله. وأسألوا اللّٰه العافية واكثروا من قول: لا حول ولا قوة الا باللّٰه. واكتب إلیَّ اين بلغک جمعهم. وَمَن رأسُهُم الَّذی يلی مصادتکم فإنه قد منعنی من بعض ما أردت الكتاب به قلّة علمی بما هجتهم عليه والذی استقرّ عليه امر عدوّكم. مضيف لنا منازل المسلمين والبلد الذی بينكم وبين المدائن صفةً كانی انظر اليها. واجعلنی من امركم علی الجلية وخف اللّٰه وأرجه ولا تدلّ بشیءٍ واعلم أن اللّٰه قد وعدكم وتوكّل هٰذا الأمر بما لا حلف له فاحذر أن تصرفه عنک ويستبدل بكم غيركم. (طب. ص ۴۹۱ ج ۳)

امابعد: واضح رہے کہ دل کو جذبہ استقامت سے معمور رکھیں اور اپنے لشکر کو عزمِ بلند کی تلقین کریں۔ جب جذبہ جہاد کی حرارت سے محروم ہونے لگیں تو تنبیہ کریں۔ صبر واستقامت سے کام لیں۔ نصرت الٰہی کا انحصار خلوصِ نیت پر ہے۔ ثواب بقدر خلوص ملتا ہے۔ اپنے ساتھیوں اور فرائض منصبی کے متعلق احتیاط برتیں۔ اللہ سے عافیت کے طلبگار رہیں۔ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد زبان پر رہے۔ مجھے تحریر کیجئے کہ دشمن کی فوج تم سے کتنی دور ہے۔ ان کا سپہ سالار کون ہے۔ میں بہت سی باتیں لکھنا چاہتا تھا لیکن تمہاری فرودگاہ کے محلِ وقوع اور دشمن کے حربی منصوبوں کے حوالے سے قلتِ معلومات کے باعث نہیں لکھ سکا۔ اس لئے مسلمانوں کے مورچوں اور مدائن کے درمیان علاقے کے جغرافیائی حالات کی یوں تصویر کشی کریں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ حالات سے واضح طور پر باخبر کریں۔ اللہ سے ڈرتے رہیے اسی سے مدد مانگیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور فتح کی اُمید رکھیں۔ یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے وہ اپنے وعدہ سے نہیں پھرتا۔ کسی لغزش اور کوتاہی کے مرتکب نہ ہوں کہ وہ ناراض ہو کر تمہاری بجائے کسی اور کو رحمت کا مستحق گردان لے۔

۱۵۲۔ سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

مذکورہ مکتوب کے جواب میں حضرت سعدؓ نے قادسیہ کے گردنواح کا جغرافیہ اور دوسرے مطلوبہ معلومات پیش کیں اور لکھا ''سواد کے علاقہ میں جن باشندوں نے مجھ سے پہلے مسلمانوں سے مصالحت کی تھی باغی ہو گئے ہیں اور ایرانیوں سے مل کر ہمارے خلاف لڑنے کے لئے آ رہے ہیں۔ یزدگرد نے ایرانی سپاہ کی کمان سورما جرنیل رستم کے سپرد کر کے ہم سے لڑنے ، جنگ کرنے کے لئے روانگی کا حکم دے دیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ تقدیر کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔'' امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب میں مکتوب گرامی روایۃ کیا: (متن)

قد جاء نی کتابک وفهمته فأقم مکانک حتّٰی ینقض علیک عددک واعلم ان لها مابعدها. فان ینحک اللّٰه امربارهم فلا تنزع عنهم حتی تقتحم علیهم المدائن فَأنّه خرابها ان شاء اللّٰه. (طبری ص ۴۹۳ ج۔س)

تمہارا مکتوب ملا اپنی جگہ پر ڈٹے رہو یہاں تک کہ دشمن مجبور ہو کر تم پر حملہ آور ہو۔ وہ یقیناً ناکام ہوگا۔ اور اس کے مابعد اثرات بڑے دور رس ہونگے۔ اگر دشمن مغلوب ہو جائے تو اس کا تعاقب کیجئے یہاں تک کہ مدائن کی سرزمین اس پر تنگ ہو جائے۔ بربادی مدائن کا مقدر ہے۔ ان شاء اللہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کامیابی کے لئے بطورِ خاص دعا فرمایا کرتے تھے۔

۱۵۳:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے زہرہ کو عذیب کیا، اور اس کے پیچھے پیچھے خود وہاں پہنچے۔ اور زہرہ کو ہدایت کی کہ وہ قادسیہ میں نہر عتیق اور خندق کے پل کے سامنے مقیم ہوں جو قادسیہ سے ایک میل نیچے تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین عمر فاروقؓ نے مکتوب گرامی بھیجا جس کا متن یہ ہے:

إنّی قد ألقی فی رُوعی أنّکم إذا لقیتم العدُوَّ هزمتموهم فاطرّموا الشّک و آثروا التقیة علیه فإن لاعب احد منکم أحدًا مِن العجم بأمان أو قرفة بإشارة أو بلسانٍ لا یَدری الأعجمیُّ ما کلّمه به و کان عندهم أمانًا فامروا ذلک مجری الأمانِ وإیّاکم والضّحک ، والوفاء والوفاء فإن الخطأ بالوفاءِ بقیّة وإذا الخطأ بالغدرِ وفیها وهنُکم وقُوّة عدوّکم وذهاب ریحکم، واقبال ریحُهُم واعلموا أنّی أحذّرکم أن تکونوا شنیئًا علی المسلمین وسببًا لتوهینهم. (طبری ص. ۴۸۲، ج.س)

مجھے خواب میں القاء ہوا کہ دشمن سے مقابلہ ہوگا تو تم اسے شکست سے دوچار کرو گے۔ اپنے دل سے شک وشبہ نکال دو۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ اگر تمہارا کوئی فوجی ہنسی مذاق میں کسی عجمی کو امان دے یا اشارہ کرے یا ایسے الفاظ کہے جن کو عجمی نہ سمجھتے ہوں اور وہ اس کو امان جانیں تو تم اس امان کو برقرار رکھو۔ ہنسی مذاق سے بچو۔ وعدہ ایفاء کرو۔ کیونکہ ایفائے عہد اگر غلطی سے بھی ہو جائے تو اس کے اثرات باقی رہتے ہیں۔ اگر وعدہ فراموشی غلطی سے بھی ہو جائے تو اس کا انجام ہلاکت ہوگا۔ اس سے تمہاری کمزوری اور تمہارے دشمن کی قوت ظاہر ہوگی۔ تمہاری ساکھ اور ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور دشمن کی ہوا بندھ جائے گی۔ میں تمہیں اس امر سے خبردار کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی توہین اور ذلت کا باعث نہ بنیں۔

۱۵۴:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

حضرت سعد رضی اللہ عنہ تدلیس میں ایک ماہ ٹھہرے۔ اور ایرانیوں کے حالات سے باخبر ہونے کے لئے اہل حیرہ اور صلوبا کی طرف جاسوس بھیجے۔ انہوں نے یہ خبر دی کہ قیصر نے رستم بن فرخ زاد اربنی کو جنگ کا امیر لشکر مقرر کیا ہے۔ حضرت سعدؓ نے یہ حالات بارگاہ خلافت میں تحریر کئے تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب میں یہ مکتوب گرامی تحریر فرمایا: (متن)

"لا یکرُبنّک ما یاتیک عنهم ولا ما یأتونک به. واستعن باللّٰه وتوکّل علیه وابعث إلیه رجالًا من أهل النّظرة والحبله یدعونه، فإنّ اللّٰه جاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هم توهينًا لهم وملجأً عليهم والله إنّى .....

(طبری ج.۳.ص. ۴۹۵)

جاسوسوں کی لائی ہوئی خبروں یا ایرانی سپاہ کی کثرت اور ساز وسامان سے ہرگز پریشان نہ ہوں اس کے پاس وجیہ، صائب الرائے اور بہادر افراد پر مشتمل وفد روانہ کریں جو اسے اسلام کی دعوت دیں۔ اللہ سے مدد مانگیں، اسی پر توکل کریں۔ مجھے امید ہے کہ اس سے ان کے حوصلے پست ہوں گے۔ مجھے روزانہ حالات سے باخبر رکھیں۔

۱۵۵:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

جواسیس کی اطلاع کے مطابق حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مرکز کو حالات سے آگاہ کیا کہ رستم اپنے تجربہ کار سالاروں کے جلو میں قادسیہ کے مضافات میں صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ابن کسریٰ اپنے قصر سفید میں موجود ہے اس کے اور رستم کے مابین نوے میل کی مسافت ہے۔ ایرانیوں کا بڑا عظیم الشان لشکر جس میں گھوڑے ہاتھی اور سامان حرب کی کثرت ہے۔ اب وہ ہم سے لڑنے آ گیا۔ اس مکتوب کے جواب میں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے درج مکتوب گرامی بھیجا۔ (متن)

"أتانى كتابك تذكر مكان عدوّك ونزولك حيث نزلت ومسافرة ما بينك وبين إبن كسرى وأنّهُ من يرد الله أن يهديه يشرح صدرهُ للإسلام. فأرسل إلى ابن كسرى أن يدعُوه إلى الايمان أو إعطاءِ الجزية أو الحرب. وإن أسلم فلهُ مالِكم وعليه ما عليكم وإن اختار الجزية ولم يسلِم فلهُ ما كسَبَ وعليه ما اكتسبَ وقد حقن دمَهُ وأحرز أرضهُ ولا سبيل عليه إلّا فى حقّ عليه وإنْ أبى الإسلام وإعطاء الجزية فلا يعظم عندك حربهُ ولا يكربنّك ما ياتيك عنهم ولا ما يأتون بهِ وأستعنُ بالله واستنصِرهُ وتوكّل عليه وإذا لقيتَ عدوّك فقدّم اهل البأس فى غير إهانة لهم وتعزير بهم وعليكم بالصّبر فإنّهُ ينزل النصر فإذا ظهرت فاكثر القتل فى دُبر المشركين فى دُبر او اقتل المقاتلة واستبق النّساء والصبيان ثم لا تتركن أحدًا من العدوّ وراءك وإن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أحطوک الصُّلح فلا تصالِحُ إلّا علی الجلاءَ إلّا أن تترک فیها من لا کیدَ لهٗ ولا نکایة وأحِطْ بأمرِی وخذ بعَهْدِی. (مدائنی الاکتفاء ماخوذ)

مجھے تمہارا خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ تمہارا دشمن کہاں ہے۔ تمہارے اور ابن کسریٰ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اور تمہارا کیمپ کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کا سینہ ہدایت کے لئے کھول دیتا ہے۔ ابن کسریٰ کے پاس ایک وفد بھیجیں جو اسے ایمان لانے کی دعوت دے۔ یا جذیہ دینے پر آمادہ کرے یا بدرجہ مجبوری جنگ کی دعوت دے۔ اگر وہ اسلام لائے تو اس کے حقوق وفرائض تمہاری طرح ہونگے۔ اسلام قبول نہ کرے اور جزیہ ادا کرنا چاہے تو نیک وبد کی خبر اس پر ہوگی اسے جان کی امان ملے گی اس کے ذاتی املاک بحال رہیں گے۔ اس کے خلاف کوئی ناحق کاروائی نہیں کی جائے گی۔ اگر وہ اسلام قبول کرنے یا جزیہ ادا کرنے کے لئے انکار کرے تو اس سے جنگ کرنے سے نہ گھبرائیں۔ اس کی فوجی قوت اور آلات حرب کی کثرت سے ہرگز پریشان نہ ہوں اللہ سے مدد مانگیں۔ اسی سے نصرت طلب کریں۔ اسی پر بھروسہ رکھیں۔ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو جرأت منداور بہادر لوگ آگے کریں لیکن اس شان سے کہ ان کی اہانت نہ ہو۔ نہ ان کو بے جا خطرہ میں جھونکیں۔ شدائد جنگ صبر واستقامت سے جھیلیں۔ صبر فتح کی کنجی ہے۔ فتح ونصرت کی صورت میں بھاگتے دشمن کو موت کے گھاٹ اتار دیں۔ جوانوں کو قتل کر دیں۔ بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اپنی فوج کے عقب میں دشمن کا کوئی فرد زندہ نہ چھوڑیں۔ اہل فارس کی طرف سے صلح حرف جلاوطن ہونے کی صورت میں قبول کریں۔ البتہ بے ضرر اور نہتے لوگوں سے درگزر کر سکتے ہو۔ میرا حکم سمجھ لیں اور اس پر عمل کریں۔ (مدائنی الاکتفاء ماخوذ)

۱۵۶۔۱۵۷:۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان

شاور طلیحه بن خویلد و عمرو بن معدیکرب فإن کلّ صانعٍ أعلَم بضیعته ولا تولّهما من أمرِ المسلمین شمأ.

(ازالۃ الخفاء)(ابن جوزی)

طلیحہ بن خویلد اور عمرو بن معدیکرب سے جنگی امور میں مشورہ کریں کیونکہ ہر کاریگر اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نئے کام میں ماہر ہوتا ہے۔لیکن انہیں کوئی منصب نہ دیں۔

إن من أتاكم من الفلّاحين إذا كانوا مقيمين لم يعينوا عليكم فهمو أمانهم ومَن هرب فادركتموهُ فشأنكم به.

وہ کسان جو تمہارے پاس لائے گئے اگر وہ اپنے گھروں میں مقیم رہے اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہ کی تو وہ تمہاری امان میں ہیں۔ جو لوگ گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے اور تم نے ان کو پکڑ لیا ان کا معاملہ تمہاری صواب دید پر ہے۔

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے شیرزاد کے مشورہ کی توثیق کر دی اس اہل سواد کو دریا دجلہ کے کنارے سے سرزمین عرب تک امان دے دی۔ وہ کھیتی باڑی جت گئے۔ مسلمانوں کو خراج ادا کرنے کسانوں کے امن وسکون میں اضافہ کر دیا۔

۱۵۸،۱۵۹،۱۶۰: سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

زہرہ بن حویہ تمیمی معرکہ قادسیہ میں مقدمۃ الجیش کے نڈر اور بے خطر جنگ میں کود جانے والے جوان کمانڈو تھے۔ تلوار کے دھنی اور ماہر تیر انداز تھے۔ بقول حضرت شعبی حضرت زہرہؓ نے عہد جاہلیت اور عہد اسلام دونوں ادوار میں بہادری کے کارنامے سرانجام دیئے۔ نامور ایرانی سردار جالینوس کو پکڑ لیا۔ تلوار کے ایک ہی وار سے کام تمام کر دیا۔ جالینوس کا قیمتی لباس وہتھیار پہن لئے اس کی قیمت ستر ہزار درہم سے زیادہ تھی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے تمام ساز وسامان اتروالیا۔ اور تلخ لہجہ میں فرمایا ''تم نے میری اجازت کا انتظار کیوں نہیں کیا۔'' بعد ازاں دونوں نے امیر المومنین سے خط وکتابت کی تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

''تعتمد إلى مثل زهره وقد صلّى بمثل ما صلّى به وقد بقِي عليك من حربك ما بقي تكسير قرنه وتفسير قلبه، أمضِ لهُ سلبُهُ وفضّله على اصحابه عند العطاء بخمس ماة. (طبری ص ۵۶۸، ج ۳)

زہرہؓ جیسے بہادر کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہو جبکہ وہ آتشی جنگ میں قابل قدر کارنامے انجام دیتے ہیں ابھی تو تمہاری جنگ ختم بھی نہیں ہوئی اس کی ہمت توڑتے ہو اور اس کے دل کو ٹھیس پہنچاتے ہو۔ اس کا مال غنیمت اسے دے دیں۔ عطیات کے موقعہ پر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسے باقی ساتھیوں سے پانچ سو زیادہ انعام دے کر اسے ترجیح دیں۔

فرمان کی دوسری روایت

عصمۃ روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا:

أنا أعلمُ بزُهرةِ منک وإنّ زهرة لم يكن ليغيّب من سلبِ سلبه شيئًا وإن كان الذي يبيعي به اليک كاذِبًا. فلقّاه اللّٰه مثل زُهرة في عضديه بأرمان ، وإنّي قد نفلتُ كلَّ من قتل رجلًا سلبه.

میں زہرہؓ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ زہرہؓ ایسا شخص نہیں کہ مال غنیمت میں سے کوئی چیز غائب کر دے۔ جس نے تمہارے پاس اس کی چغل خوری کی ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ اسے اس کا بدلہ دے۔ میں نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے جو کوئی کسی شخص کو قتل کرے وہی اس کے ساز و سامان کا حقدار ہے۔

فرمان کی ایک اور روایت

ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جالینوس کے ساز و سامان کی قیمت کا بہت خیال کیا۔ اس کے بارے میں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

إنّي قد نفلتُ كلَّ من قتل رجلًا سلبه.

میں نے یہ قاعدہ (کلیہ) مقرر کیا ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے تو اس کا ساز و سامان اسی کو بخش دیا جائے گا۔

لہٰذا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وہ تمام ساز و سامان زہرہ رضی اللہ عنہ کو دے دیا انہوں نے اسے ستر ہزار میں فروخت کر دیا۔

۱۶۱، ۱۶۲: حضرت سعدؓ کے نام فرمان

شعبیؒ نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے گورنر شام حضرت ابو عبیدہؓ کو حضرت سعدؓ کی مدد کے لئے کمک روانہ کرنے کا حکم دیا۔ مشہور یمنی رہنما قیس بن مکشوح المرادی اپنے سات سو ساتھیوں کے ہمراہ موقعہ واردات پر پہنچے تو جنگ ختم ہو چکی تھی۔ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مال غنیمت میں سے حصہ مانگا تو حضرت سعدؓ نے مرکز سے رجوع کیا تو یہ فرمان صادر ہوا۔ (متن)

إنْ كان قيس (بن مكشوح المرادى) قدم قبل دفن القتلى فأقْسِم له نصيبهُ. (فتوح البلدان بلاذرى ص ۱۵۶)

اگر قیس بن مکشوح المرادی مقتولین کی تدفین سے پہلے پہنچ گئے تو مال غنیمت سے انہیں حصہ دیں۔

۱۶۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد دوسرے دن شام سے مجاہدین کی کمک پہنچی۔ میں نے انہیں مال غنیمت میں شریک نہیں کیا اس بارے میں آپؓ کے حکم کا منتظر ہوں۔ تو یہ فرمان صادر ہوا۔

فإنّى احمد الله الذى لا إله إلّا هو. وأُصَلّى على نبيّه محمد صلى الله عليه وسلم وقد وصلنى كتابك حمدت الله كثيرًا بما فتح الله على ايديكم وإنّى أُبتلَيتُ بِكم وأُبتَلَيتُم بِى، وإنّى والله لا احصى شيئًا فأعلَمُهُ وَاما إذا إجتمع صلح، فإذا أشفق الوالى ونصحت الرعية فعليه حسان وعلى الرعية النصح والشكر. واما الغنيمة فلِمَن شهد الواقعة والمواساة لمن أتى بعد ثلاثة أيّامٍ وَمَن شَهِد حَرَبكم من مملوك ثم عتق فى ثلاثٍ بعدها فأشركوه وألزموه الاحسان فيما فتح الله عليكم.

(الواقدى : ۲/۱۱۵)

میں اس اللہ کا شکر بجالاتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ مجھے تمہارا نامہ ملا، تمہارے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے جو فتح عطا فرمائی اس پر اس کا سپاس گزار ہوں مجھے تمہارا امیر بنا کر اور تجھے میرا ماتحت بنا کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزمائش میں ڈالا ہے۔

جب حکمران شفیق ہو اور رعایا خیر اندیش تو اس پر نیک سلوک واجب ہو جاتا ہے اور رعایا پر صبر و شکر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک مال غنیمت کا تعلق ہے وہ ان کا ہی حق ہے جو جنگ میں شریک ہوئے۔ البتہ تین دن بعد تک آنے والی کمک کی دلجوئی کی خاطر کچھ حصہ ملنا چاہئے۔ تمہارے غلام وموالی کو بھی کچھ ملنا چاہئے خواہ وہ تین دن بعد ہی شامل ہوئے ہوں۔ مالِ غنیمت اللہ نے دیا ہے اس کی تقسیم انصاف سے کریں۔

۱۶۴:۔ حضرت سعدؓ ابی وقاص کے نام فرمان

جنگ قادسیہ کے بعد امیر المومنین عمر فاروقؓ نے یہ فرمان جاری کئے:

اخبرنی عن الناس وبلائهم أتفاضلت القبائل فيه او خرجوا على السواء.

''مجھے بتائیں کہ جنگ میں لوگوں کی بہادری وشجاعت کس درجہ کی تھی۔ اس میں عرب قبائل ایک دوسرے بڑھ چڑھ کر لڑے یا سب برابر رہے؟''

أنبئني أيُّ فارسٍ كان يوم القادسية أفرس وَأيُّ رجلٍ كان أرجل وَأيّ راكبٍ كان اثبت.

''مجھے بتایئے کہ جو قادسیہ میں بہتر شہسوار تھا۔ کون بہتر پیادہ تھا۔ سواروں میں سے کون تلواروں کی جھنکار میں ثابت قدم رہا۔

معرکہ القادسیہ کے موقعہ پر امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔

أن يبعث إلى عظيم الفرس قومًا يدعونه إلى الاسلام.

چند لوگوں کو عظیم الفرس (رستم) کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجو۔

(فتوح البلدان بلاذری ص ۱۵۶)

۱۶۵:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ازالۃ الخفاء میں اس مکتوب کا تذکرہ کیا جنگ قادسیہ کے بعد یہ فرمان صادر ہوا:

وَجّه نَضله بن معاويه الأنصاري إلى حلوان (العراق) ليغيّرُوا على ضواحيها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نھلہ بن معاویہ انصاری کی سرکردگی میں ایک لشکر حلوان بھیجیں جو اس کے نواح میں چھاپے مارے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حسب فرمان نھلہ رضی اللہ عنہ کو حلوان کے مضافات میں چھاپہ مار کاروائی کے لئے بھیجا انہیں ان کاروائیوں کے نتیجے میں بہت سا مال غنیمت ملا۔ نھلہؓ نے امیر لشکر کو بتایا تو آپؓ نے مرکز کو مطلع کیا تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمان بھیجا:

سِرْ انت وَمَن مَّعَکَ مِنَ المهاجرين والانصار حتّٰی تنزلوا بِهٰذ الجبل وإن لقيته فاقرأ منّی السَّلام فإنَّ رسول اللّٰه أخبَرنا أنَّ بعض أوصِيَاء عيسٰی بن مريمَ نزل ذلک الجبل ناحية العراق.

''اپنے مہاجر وانصار ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑ (حلوان) کی طرف جائیں اگر اس سے ملاقات ہو تو میری طرف سے سلام کہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ بن مریمؑ کے ایک وصی اس پہاڑ پر مقیم ہیں جو عراق کے ایک طرف واقع ہے۔

۱۶۶:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فتح قادسیہ کے بعد مرکز کو فتوحات کی تفصیل سے آگاہ کیا تو بارگاہِ خلافت سے فرمان صادر ہوا:

قِفْ ولا تطلبوا غير ذٰلک. (طبری ص ۵۷۹ ج ۳)

''یہیں ٹھہرے رہو اور اس سے آگے مت جاؤ''۔

إنّما هی سرِيَّةٌ أدْرکناها، والأرض بين أيدينا.

یہ تو صرف راستہ ہے اصل ملک تو ہمارے آگے ہے۔ (طب ۵۷۹ ج ۳)

۱۶۹،۱۶۸،۱۶۷: فرمانِ فاروقیؓ

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا: (متن)

أن قِفْ مَکانک ولا تَتبَعْهم وَاتَّخِذِ المسلمينَ دارَ هِجْرة ومنزل جهادٍ وَلَا تَجْعَلْ بين وبين المسلمين بحرا.

اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں اور ان کا (ایرانیوں) تعاقب نہ کریں۔ مسلمانوں کے قیام اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھاؤنی کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب کریں لیکن میرے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی سمندر حائل نہ ہو۔

حضرت اپنے لشکر کے ہمراہ ''انبار'' میں مقیم ہو گئے لیکن یہاں کی آب وہوا انہیں راس نہ آئی، مسلمانوں کو بخار آنے لگا۔ امیر لشکر نے بارگاہِ خلافت میں اطلاع بھیجی تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

لا تصلِح العربَ إلّا حيث يُصلح البَعير والشّاةَ ومنابَت العُشْب. فانظر فلاةً في جنب البحر فارتَدَّ بها للمسلمين منزِلًا. (طبری ص ۵۷۹ ج ۳)

''اہل عرب کیلئے وہی آب وہوا مناسب ہے جو اونٹ اور بکریوں کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ اس لئے سمندر کے قریب کوئی ایسا مقام تلاش کریں جو جنگل ہو اور وہاں مسلمانوں کی بستی بسائیں''۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حارث بن سلمہ اور بقول بعض عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو موزوں جگہ کے انتخاب کے لئے مامور فرمایا۔ (طبری ص ۵۷۹ ج ۳)

۲۔ ایک دوسری روایت کے مطابق مسلمان مدائن میں قیام پذیر تھے تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان صادر ہوا۔ (متن)

أن بعثهُ رَوَّادًا يرتادونَ منزِلًا برّيًا بحريًا فإنّ العرب لا يصلِحُهَا مِن البلدانِ إلّا ما أصلَح البعير والشّاة سَلْ من قبله عن هٰذهِ الصّفَة فيما بينهم.

ایسے مقام کی تلاش کے لئے ماہر افراد کا انتخاب کریں۔ عربوں کے مزاج کو ایسے مقامات کی فضا راس آتی ہے جو ان کے اونٹوں اور بکریوں کے لئے موزوں ہو۔

(یسر بن ثور۔ طبری ص ۴۲ ج ۴)

۳۔ حضرت امام شعبیؒ نے لفظی اور معمولی سی معنوی تصریف کے ساتھ یہ روایت کی ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ (سعدؓ کے ساتھی) نے امیر المومنین کو یہ تحریر کیا:

أنّ العَرَبَ قد أترِفَتْ بطونها، وَخَفَّت أعْضَاءُ ها وتغيّرت ألوانها.

''عربوں کے پیٹ نرم پڑ گئے ہیں ان کے بازو ہلکے ہو گئے ہیں اور رنگت تبدیل ہو گئی ہے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا۔(متن)

ما الّذی غیّر ألوان العرب ولحومتها.

''عربوں کی رنگت کی تبدیلی اور جسمانی کمزوری کا سبب کیا ہے؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے استفسار کے جواب میں تحریر کیا کہ مدائن اور دجلہ کی آب وہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں۔تو یہ فرمان صادر ہوا۔(متن)

إنّ العرب لَا یُوَافِقُها إلّا مَا وافق إبِلها من البلدان، فابعث سلمان وحذیفه فسرتاوا منزلًا بریًّا بحریًّا،لیس بینی وبینکم فیه بحرٌ ولا جبرٌ.

عربوں کو وہی علاقہ موافق آتا ہے جو ان کے اونٹوں کے موافق ہو۔سلمانؓ وحذیفہؓ کو اس کام پر مامور کریں تا کہ وہ دونوں مل کر ایسا علاقہ تلاش کریں جو خشک اور سمندر کے قریب ہو لیکن میرے اور تمہارے درمیان کوئی دریا اور پل نہ ہو۔(طبری ص:۱۴۱ ج ۴)

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے مطابق حذیفہ رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لئے مقرر کیا۔ دونوں لشکر کے عمدہ رہنما تھے۔ وہ انبار اور فرات کے کنارے پھرتے رہے۔ انہیں دریائے فرات کے قریب جو دریائے فرات کے قریب کوفہ کا مقام پسند آیا۔کوفہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں زمین ریتلی اور کنکریلی ہو۔اس کا منظر خوش نما تھا۔عمدہ قسم کے عربی پھلوں اور پھولوں کے حوالے سے خدا العذرا کے نام سے موسوم تھا۔اس میدان کا ایک بازو دریائے فرات کا مزروعہ علاقہ اور دوسرا صحرائے عرب سے ملتا تھا۔کوفہ شہر باقاعدہ منصوبہ کے تحت بسایا گیا۔ جامع مسجد کی نیو چبوترہ پر رکھی گئی جس کے سامنے دوسو مربع گز کا سائبان بنایا جس کے ستون سنگ مرمر کے تھے۔مسجد کے صحن کے سامنے ایوانِ حکومت اور بیت المال کی عمارات تھیں۔(۱۸ھ)

۱۷۰:۔امراء کے نام فرمان

کوفہ کی آبادی کے بعد امیر المومنین نے حکام (حضرت سعدؓ اور عتبہ بن غزوانی) کو یہ فرمان بھیجا:

ان یتربّعا بالنّاس فِی کُلّ حین ربیع فی أطیب أرضهم وأُمر لَهُم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ دونوں ہر سال موسم بہار میں مسلمانوں کو صحت افزا مقام پر لے جایا کریں ہر سال موسم بہار میں"۔

سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

اہل فارس کی سلطنت کا زوال معرکہ قادسیہ کے فیصلے پر موقوف تھا۔ جب قادسیہ کی جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو یہ خبر انسانوں سے پہلے جنات نے عالم انسانیت تک پہنچادی۔ (طبری)

قادسیہ کی شاندار فتح کے بعد اسلامی لشکر عراق داخل ہوا۔ مقامی زمینداروں کے متعدد وفود حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ ہم فارسیوں کے دشمن ہیں۔

ان میں سے بعض نے سابقہ معاہدوں کی پابندی اور پاسداری کی یقین دہانی کرائی۔ بعض نے معذرتاً کہا کہ ہم تو فارسیوں کے خلاف نہیں۔ ہمیں زبردستی لڑنے پر مجبور کیا گیا۔ ہم لڑنے نہیں بلکہ روپوش ہو گئے۔ اس موضوع پر حضرت سعدؓ نے امیر المومنین کو خط لکھا کہ ان سے کیا سلوک کیا جائے۔ یہ خط ابن مالک کے ہاتھ بھیجا۔ ساتھ ہی یہ سفارش بھی کی "ہم ایک ایسی سرزمین میں ہیں جس کی بستیاں جنگ کی ہولناکیوں کی وجہ سے مکینوں سے خالی ہو چکی ہیں۔ ان کے ساتھ رعایت اور دلجوئی کی ضرورت ہے۔ اس سے دشمن کمزور ہوگا اس کے حوصلے پست ہونگے۔ اہل سواد کی زراعت پھلے پھولے گی اور خوشحالی میں اضافہ ہوگا۔ (طبری)

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ مکتوب گرامی ارسال فرمایا (متن)

أما بعد! إنّ اللّٰه جل وعلا أنزل فی کلّ شیءٍ رخصة فی بعض الحالات إلّا فِی أمرین: العدل فی السیرة والذکر. واما الذکر فلا رخصة فیه فی حالة ولَم یَرضَ منه إلّا بالکثیر، وأمّا العدلُ فلا رخصَةٍ فیه فی قریبٍ ولا بعیدٍ. ولا فی شدَّةٍ وَلا رُخَاءٍ وَإن رؤیَ لَیّنًا. فَهُو أقوی وَأطفَأ لِلْجَورِ. وَاقْمَح لِلْبَاطِلِ مِنَ الجور. وَإنْ رُئِیَ شَدیدٌ فَهُوَ أنکش الکفر. فمن تَمَّ عَلٰی عهده مِنْ أهْلِ السَّوَادِ وَلَم یُعِنْ علیکم بِشَیءٍ فَلَهُمُ الذمة وعلیهم الجزیة واما مَن إدَّعٰی أنَّهُ إسْتُکرِهُ مِمَّن لم یُخالفُهم إلیکم أو یذهب فِی الْأرض فَلا تُصَدَّقُوهم بِمَا أدَّعُوْ مِن ذٰلک إلّا أن تَشَاءُ وا فَانبذوا إلیهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أبْلَغوا مامَنَهم. (طبری ص ۵۸۵ ج ۳)

حمد وثناء کے بعد واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگ وبرتر نے بعض حالات میں سہولت واختیار دیا ہے۔ مگر دو امور میں نہیں۔ عدل وانصاف اور ذکر میں۔ ذکر وعبادت میں کسی حالات میں بھی اختیار نہیں کیونکہ رب قدیر صرف ذکر کثیر سے ہی راضی ہوتے ہیں۔ جہاں تک عدل وانصاف کا تعلق ہے۔ اس میں اپنا پرایا (دور ونزدیک) سختی اور نرمی میں ہر حال میں انصاف کیا جائے۔ عدل وانصاف بظاہر نرم ہوتا ہے مگر اس میں بے پناہ قوت ہوتی ہے۔ یہ ظلم وستم کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور باطل کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ ظلم وجور اپنی سختی کے باوجود کفر کی نشوونما کرتا ہے۔ اور اسے پروان چڑھاتا ہے۔ اہل سواد میں سے جو اپنے معاہدے پر قائم رہے اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہ کی ان پر جزیہ عائد کرنا ضروری ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مجبور کیا گیا لیکن پھر بھی انہوں نے تمہارے خلاف فارسیوں کی مدد نہیں کی نہ گھر بار چھوڑ کر بھاگے ان کا عذر قبول کر لیں۔ چاہو تو ان کے معاہدے رد کر دیں اور انہیں ان کی امن کی جگہ (محفوظ مقام) پر پہنچا دیں۔

عسکری قائدین کی رپورٹ

معرکہ قادسیہ کے بعد عسکری قیادت نے اپنے طور پر مرکز کو درج ذیل رپورٹ روانہ کی۔

''اہل سواد نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے سابقہ معاہدوں کی پابندی کی۔ لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے کسی نے معاہدوں کی پابندی نہیں کی۔ اہل سواد (دیہاتی) یہ عذر کرتے ہیں کہ انہیں عہد شکنی پر مجبور کیا گیا وہ اپنی مرضی سے نہیں لڑے۔ نہ اپنے علاقے سے بھاگے بلکہ روپوش ہو گئے ہمارے علم کے مطابق اہل بانقیا، بستما اور الیس کے سوا سارے رؤوسا باغی ہو گئے تھے۔

ان کے جواب میں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق نے یہ مکتوب گرامی روانہ کیا۔ (متن)

أمّا مَن أقامَ وَلَم يجلُ وَلَيس لهُ عهدٌ فَلَهُم ما لِأهل العهد بمقامِهم لَكم وكَفِهِمْ عنكم وكذلك الفَلّاحون إذا فَعَلُوا ذٰلك وَكُلٌّ مَنْ إدَّعى ذٰلك. فَصَدِّق فَلَهُمُ الذِّمَّة وإنْ كُذِّبُوا نبذ إليهم. وَأمّا مَن أعَان وجَلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فذلک أمر جعله الله لکم. فإنْ شِئتُم فادعوهم إلیٰ أنْ یقیموا لکم فی أرضِهم وَلَهُم الذِّمَّة وعلیهم الجزیة وإن کرهوا ذلک فأقسِموا أفاء اللّٰهُ علیکم منهم. (طبری ص ۵۸۶ ج ۳)

''جولوگ اپنی جگہ پر قائم رہے اور جلاوطنی اختیار نہ کی ان کے ساتھ اہل معاہدہ کا سا سلوک کریں کیونکہ وہ اپنی جگہ قائم رہے تمہاری مخالفت نہ کی۔ اسی طرح کاشتکاروں اور کسانوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے۔ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ ان کے ساتھ بھی معاہدہ ہے اور اس امر کی تصدیق بھی ہو جائے تو وہ بھی جزیہ دے کر مسلمانوں کے ساتھ امان میں رہیں گے جن زمینداروں نے ایرانیوں کے ساتھ تعاون کیا ان کے بارے میں تمہیں اختیار ہے چاہو تو انہیں دعوت دے کر واپس بلا لیں تاکہ واپس آ کر اپنی اراضی کاشت کریں۔ اس صورت میں وہ تمہارے ذمی ہیں ان پر جزیہ عائد ہوگا۔ اگر وہ واپس نہ آئیں تو ان کی اراضی اور املاک آپس میں تقسیم کر لیں''۔

ابی الہیاج کے جواب میں

بمعاد فهم فی الربیع من کُلّ سنةٍ وبأعطاء هم فی المحرّم من کلّ سنةٍ ویفینهم عند طلوع الشعْرِی فی کلّ سنةٍ. (طبری ص ۴۳ ج ۴)

ربیع میں ان کی مدد کیا کریں اور محرم کے مہینے میں انہیں عطیات دیں، غلہ کی فصل آنے پر انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا کریں۔

مسلمانوں کو کوفہ آنے سے قبل دو دفعہ عطیات دیئے گئے۔

۱۷۱: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بیت المال میں چوری ہوگئی۔ اس کی خبر امیر المومنین کو ہوئی تو یہ فرمان جاری ہوا:

القل المسجد حتّٰی تضعه إلیٰ جنَب الدَّار واجعل الدارِ قبلته، فإنّ المسجدَ أهْلا بِالنَّهار وَبِاللَّیلِ وَفِیهم حِصنٌ لِمَالِهم.

مسجد گورنر کے مکان کے برابر بنائیں۔ بیت المال کے دفتر کا رخ مسجد کے قبلہ کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکھیں۔ غازیوں کی دن رات کی موجودگی سے خزانہ کی حفاظت رہے۔ طب

سفیان بن عیینہ کی روایت کے مطابق کوفہ کی تعمیر کے موقع پر حضرت سعدؓ نے مرکز مکان بنانے کی اجازت طلب کی تو جواب ملا۔ (متن)

إبنِ ما تُستَرک من الشمس ویکنک من الغیث. فإن الدنیا دارُ بلغةٍ.

ایسی جگہ (کوٹھڑی) بنالو جو تمہیں دھوپ اور بارش سے محفوظ رکھے یہ دنیا تو گزارہ کرنے کی جگہ ہے۔ (کنز العمال ص ۲۸۲ حدیث ۳۵۹۴۳ ج ۶)

۱۷۲:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

مرکز کی ہدایت کے مطابق حضرت سعدؓ نے مسجد دارالامارۃ کے برابر منتقل کر دی دار الامارۃ کی عمارت سادہ اور کچی تھی۔ اس وجہ سے اس میں نقب بھی لگا۔ روزبہ بن بزرجمہر فارسی رئیس تھا۔ اس نے اپنی زیر نگرانی حیرہ کے گردونواح سے اینٹیں حاصل کر کے اس میں لگوا دیں۔ پتھر کے ستون لگائے۔ اور اسے محل کی شان دے دی۔ عمارت کے باہر پھاٹک بھی لگوا دیا دارالامارۃ اور مسجد کے قریب بازار لگتا تھا۔ جس کے شور وغل سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو سرکاری امور سرانجام دہی میں دقت پیش آتی تھی اس کی اطلاع امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ملی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے محل بنوایا ہے اور عوام کے روکنے کے لئے پھاٹک بھی لگوا دیا۔ یہ بات امیر المومنین کو ناگوار گزری۔ آپؓ نے اپنے معتمد خاص محمد بن سلمہ کو یہ مکتوب گرامی دیا۔ (متن)

بلغنی أنک بنیت قصرًا، إتّخذته حِصنًا ویسمّٰی قصر سعد. وجعلتَ بینک وبین النّاسِ بابًا، فلیسَ بقصرِکَ ولکنّهٗ قصر الخبال إنزِل منه منزلًا مما یلی بیت الاموال واغلقه ولا تجعل علی القَصرِ بابًا یمنع الناس من دخوله وتتنقیهم به عن حقوقهم لیواقِفُوا مَجلِسک ومخرجک من دارِک إذا خرجتَ. (طبری ص ۴۷ ج ۴)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک قلعہ نما محل بنوایا ہے اسے قصر سعد کہا جاتا ہے۔ تم نے اپنے اور عوام کے درمیان دروازہ بھی لگوایا ہے یہ تمہارا محل نہیں بلکہ شر وفساد کا محل ہے۔ سرکاری خزانے کے قریب کسی عمارت میں رہائش رکھو، باقی عمارت کو تالا لگا دو۔ محل میں کوئی پھاٹک نہ لگواؤ جس سے عام مسلمان تم تک نہ آسکیں اور اپنی ضروریات وحوائج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے سامنے پیش کرنے میں رکاوٹ محسوس کریں۔

معتمد خاص محمد بن سلمہ کو ہدایت تھی کہ محل کے پھاٹک کو جلا دیا جائے محمد بن سلمہ نے کوفہ آ کر محل کے دروازہ کو جلا ڈالا۔

(یحیٰ بن عوف کنز العمال حدیث رقم ۳۶۰۰۶)

۱۷۳:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

جب مسلمان کوفہ اور بصرہ میں آباد ہوئے اور ان کے ہوش وحواس بجا ہوئے ان کی زائل شدہ قوت بھی بحال ہوگئی تو ان لوگوں نے سرکنڈوں سے مکانات تعمیر کرنے کی اجازت چاہی تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا:

ان التعسکر أجِدُّ لحربکم وازکی لکم وما أُحِبُّ أن أُخالفکم فشانکم.

(طبری ص ۴۱، ج ۴)

تمہاری جنگی ضروریات اور عسکری روح برقرار رکھنے کے لئے فوجی خیمے زیادہ موزوں ہیں۔ تاہم میں تمہاری مخالفت بھی نہیں کرتا جو چاہو سو کرو۔

۱۷۴۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام

إنّی قد کنتُ أکرِهُ لهم البنّاء فإمّا إذا فعلوه فلیقلّوا السمک ویعرضوا الجدر ویقاربوا بین الخشب فی السقوف. (ابن خلدون ص ۲۸۳. بلاذری)

''میں ان کے لئے پختہ مکانات ناپسند کرتا ہوں۔ مگر جب انہوں نے ایسا کر ہی لیا ہے تو وہ اپنے مکانات کی چھتیں نیچی رکھیں۔ دیواریں چوڑی بنائیں اور تختے قریب قریب رکھیں''۔

کوفہ اور بصرہ کے باشندوں نے سرکنڈوں کے مکانات تعمیر کرائے لیکن اتفاق سے ان جھونپڑیوں کو آگ لگ گئی۔ آتشزدگی سے بالخصوص اہل کوفہ کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے چند افراد پر مشتمل وفد بارگاہ خلافت میں بھیجا۔ وفد نے آتشزدگی کی اطلاع دی اور نقصانات کی تفصیل بتائی تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (متن)

افعلوا ولا یزیدَنَّ أحَدُکم علٰی ثلاثة أبیات ولا تطاولوا فی البنیان والزموا السنة تلزمکم الدولة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تم ایسا کرلو۔ مگر تین گھروں (کمروں) سے زیادہ ہرگز نہ بنائے اور لمبی چوڑی تعمیرات نہ کریں مسنون طریقہ اختیار کرو گے تو تمہاری سلطنت باقی رہے گی۔ (طبری ص ۴۴ ج ۴)

۱۷۵، ۱۷۶: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ امیر المومنینؓ نے فرمان بھیجا: (متن)

أن اضرب قيروانک بالكوفة ووجّه عتبه بن غزوان إلى البصرة.

''تم کوفہ میں اپنا کیمپ لگاؤ اور عتبہ بن غزوان کو بصرہ روانہ کردیں''۔

عتبہ آٹھ سو ساتھیوں کے ہمراہ نکلے۔ اور بصرہ کے مقام پر قیام کیا۔ اور کمبلوں کے تمبو تان لئے جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اینٹ اور گارے کے مکان بنائے۔

(یانباوالواقدی۔ فتوح البلدان بلاذری ص ۲۰۹)

علی بن اشرم سے مروی ہے کہ عتبہ بن غزوان نے فریبہ کے مقام پر قیام کیا اور امیر المومنین کو تحریر کیا کہ مسلمانوں کے لئے سرمائی قیام گاہ ضروری ہے تاکہ حملے کے بعد آرام کر سکیں۔ تو مرکز کی طرف سے فرمان صادر ہوا۔

إجمع اصحابک فی موضع واحد ولكن قريبا من الماء والمرعى والكتب الى بصفته.

اپنے ساتھیوں کو ایک ایسی جگہ اتارو جو پانی اور چراگاہ کے قریب ہو اور پھر اس کی جغرافیائی حالات مجھے لکھو۔

عتبہ بن غزوان نے جگہ تلاش کی اور مرکز کو اطلاع دی کہ دریا کے کنارے سرسبز و شاداب جگہ ہے تو امیر المومنین نے یہاں قیام کی اجازت دے دی اس جگہ بصرہ آباد ہوا۔

۱۷۹، ۱۸۰: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سواد کی فتح کے بعد اسے مسلمانوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ سے اس کی مردم شماری کا حکم دیا۔ مردم شماری سے پتہ چلا کہ ایک ایک مسلمان کے حصے میں تین تین کسان آتے ہیں۔ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو حضرت علیؓ نے کہا: ''اسے مسلمانوں کی مستقل آمدنی کے ذریعہ کے لئے آزاد چھوڑ دیں''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو یہ فرمان جاری ہوا: (متن)

اما بعد: فقد بلغني كتابك تذكر أن النّاس سألوك أن تقسِمُ بينَهم ما أفاء اللّٰه عليهم فإذَا أتاك كتابي فانظُر مَا أجلب عليه أهل العَسكرِ بخيلِهم ورِكابِهم من مالٍ أو كراعٍ فاقسمهُ بينهم بعد الخمس وأترك الارضين والأنهارَ لعمّالها. ليكون ذٰلك في أعطياتِ المسلمين فإنّك إن قسمتها بين من حضر لَم يكن لمن يبقى بعدهم شيء.

امابعد: تمہارا مکتوب مجھے ملا جس میں اس امر کا ذکر ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم مال غنیمت ان میں تقسیم کردو۔ جب میرا فرمان ملے تو اس امر کا جائزہ لیں کہ لشکریوں نے اپنے گھوڑوں اور اونٹوں سے کتنا مال اور بار برداری کے کتنے جانور حاصل کئے ہیں۔ پھر خمس نکال کر یہ چیزیں ان میں تقسیم کردیں۔ البتہ زمین اور نہریں کام کرنے والوں کے لئے چھوڑ دیں تا کہ ان کی آمدنی مسلمانوں میں عطا (تنخواہ اور دیگر اخراجات) میں کام آئے۔ اگر یہ اراضی موجودہ نسل میں تقسیم ہوگئی تو آنے والی نسل کے لئے کچھ باقی نہ رہے گا۔

(فتوح البلدان بلاذری ص ۱۶۱ (یحیی بن آدم) کتاب الخراج امام ابو یوسف ص ۲۴، مدوّنۃ الکبریٰ (امام مالکؒ) کنز العمال، علامہ الہندی، رقم ۹۱۴)

امام ابو یوسفؒ نے اس پر درج ذیل عبارت کا اضافہ نقل کیا ہے:

وقد أمرتك أن تدعوا من لقيت إلى الاسلام قبل القتال فمن أجاب إلى ذلك قبل القتال فهو رجلٌ من المسلمين له مالهم، وعليه ما عليهم، وله سهمٌ في الاسلام، ومن أجاب بعد القتال وبعد الهزيمة فهو رجلٌ من المسلمين وماله لأهل الاسلام لأنهم قد احرزوه قبل إسلامه وهذا أمري وعهدي إليك.

(كتاب الخراج، يحيىٰ بن آدم. ايضًا)

میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ جنگ سے پہلے ملنے والوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں جو اسے جنگ سے قبل قبول کرے، وہ مسلمان ہے اس کے حقوق و فرائض وہی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں اور مال غنیمت میں اسلام اس کا حصہ ہے جو آدمی جنگ اور شکست کے بعد اسلام قبول کرے وہ مسلمان ہے مگر اس کا مال ومتاع مسلمانوں کا ہے۔ اسے بانٹ لیں کیوں کہ اس کی املاک اسلام سے پہلے ہی مسلمانوں کی ملک ہو چکی تھیں۔ یہی میرا حکم ہے اور یہی میرا پیغام ہے۔

۱۸۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

بصرہ کا بادشاہ نافع ابوعبداللہ بصرہ کا باشندہ تھا اس نے گھوڑوں کی پرداخت و پرورش کے لئے امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ سے بصرہ میں ایک قطعہ اراضی کی درخواست دی جو خراجی نہ تھی۔ اس سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ امیر المومنین نے اس کی درخواست منظور کرتے ہوئے ابوموسیٰ اشعریؓ کو تحریر کر دیا کہ یہ زمین سائل کو بطور جاگیر دے دی جائے۔

فرمان کا متن

أن أبا عبدالله سالني أرضًا على شاطئ دجله يفتلي فيها خيلة، فإن كانت في غيرِ أرض الجزية ولا يجزا إليها ماء الجزية فأعطه إيّاها.

(سعید بن سلیمان، فتوح البلدان ص ۲۱۰ بلاذری)

ابوعبداللہ نے دجلہ کے کنارے ایک قطعہ زمین مانگا ہے جس میں وہ گھوڑوں کی نسل کشی اور پرداخت کرے گا۔ اگر وہ زمین نہ جزیہ کی ہو نہ ہی جزیہ کی زمین سے گزرنے والا پانی اسے سیراب کرتا ہو تو وہ اس کو عطا کر دو۔

بلاذری نے ولید بن ہشام کی روایت سے مکتوب گرامی نقل کیا ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم. من عبدالله امير المومنين إلى مغيرة بن شعبه ، سلامٌ عليك.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: اللہ کے بندے مومنوں کے امیر عمر کی جانب سے مغیرہ بن شعبہ کے نام۔ سلام علیک۔

فإنّي أحمد إليك الله الّذي لا إله إلّا هو، أمّا بعد! فإن أبا عبدالله ذكر أنّه زرعَ بالبصرة في إمارة ابن غزوان وأفتعى اولاد الخيل حين لَم يفتلها أحدٌ من أهل البصرة. وأنه لخصم أرى فاجنه على زرعه وعلى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خيله فإني قد أذنتُ لهُ أن يزرعَ وأنَّه أرضه الّتي زرعَ إلّا أن تكون أرضًا عليها الجزية من أرض الأعاجم أو يصرف إليها ماء أرضٍ عليها الجزية ولا تعرض لهُ إلّا بخير. والسّلام ورحمة الله.

(فتوح البلدان، بلاذری ص ۲۱۱)

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ اما بعد: ابوعبداللہ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بصرہ میں ابن فرزوان کے زمانے سے زراعت کرتا ہے۔ اسی وقت سے بصرہ میں گھوڑوں کی پرداخت کرتا ہے۔ جبکہ اہل بصرہ میں سے کسی نے بھی یہ کام نہیں کیا۔ وہ اس کام سے دلی طور پر مطمئن ہے۔ گھوڑوں کی پرداخت اور زراعت میں تم اس کی مدد کرو۔ میں نے اسے زراعت کی اجازت دے دی ہے۔ جو زمین کاشت کر رہا ہے اسے دے دیں بشرطیکہ وہ عجمیوں کی ایسی زمین نہ ہو جس پر جزیہ ہے۔ اور وہ ایسے پانی سے سیراب ہوتی ہو جو جزیہ والی زمین میں سے بہہ کر آتا ہو۔ اس کے ساتھ نیک سلوک کریں اور کسی قسم کا تعرض نہ کریں۔ والسلام ورحمۃ اللہ علیک

۱۸۲: امرائے ثغور کوفہ کے نام فرمان

کوفہ کی چار سرحدیں تھیں سواد، حلوان، سبزان، قرقیسیاء، ان سرحدوں کی مناسب دیکھ بھال اور حفاظت کے لئے نگران مقرر تھے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس فرمان بھیجا۔ (متن)

أن يستعينوا بمن إحتاجوا إليه من الأسادرة ويرفعوا عنهم الجزاء.

(طب. ۴۹ ج ۴)

قوم اساورہ میں سے جس کسی کی مدد کی ضرورت ہو تو ان سے مدد لیں اور ان سے جزیہ اٹھالیں۔

انہوں نے ایسا ہی کیا۔

امیر المومنین کے فرمان کی روشنی میں حضرت سعدؓ نے ان لوگوں کو اپنی اراضی واملاک چھوڑ کر چلے گئے تھے وطن واپس آنے اور جزیہ ادا کر کے مسلمانوں کی اطاعت اختیار کرنے اور بطور ذمی بسنے کی دعوت دی وہ لوگ واپس آ گئے اور معاہدے کے مطابق ذمی بن گئے۔ مگر ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے خراج زیادہ وصول کیا گیا۔ جن لوگوں نے یہ عذر کیا کہ ان پر جبر کیا گیا انہوں نے جنگ نہیں کی بلکہ روپوش ہو گئے ان کے ساتھ کسانوں کی طرح سلوک کیا گیا۔ (طب)

امام شعبیؒ کے خیال میں ایک پہاڑی قلعہ کے علاوہ سارا سواد (دیہاتی علاقہ) بزور شمشیر فتح ہوا۔ وہاں کے باشندوں کو واپس آنے کی دعوت دی گئی اور جزیہ دینا قبول کر لیا۔ اس طرح وہ ذمی بن گئے۔ مال غنیمت وہ ہوتا ہے جو چھین کر لیا جائے۔ مگر جس علاقہ پر قبضہ نہ ہو وہاں کے باشندے مقیم ہونے سے قبل جزیہ دینا قبول کر لیں تو ان کے ساتھ مذکورہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جو عین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ امام ابن سیرینؒ نے اس پر اتفاق کیا۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو تبوک سے دومۃ الجندل کی طرف بھیجا۔ انہوں نے اس کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کو گرفتار کر لیا اور اس سے اسی قسم کا معاہدہ پایا۔ اس طرح امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عین مطابق ہے۔

۱۸۳:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

قادسیہ کی فتح کے بعد جیش اسلامی دو ماہ تک وہیں ٹھہرا رہا۔ اس سے لشکر کی تکان ختم ہو گئی اور حضرت کی بیماری بھی رفع ہو گئی اس اثناء میں اگلے اقدام کی منصوبہ بندی کی مرکز سے تازہ دم کمک بھی مل گئی۔ ان انتظامی اقدامات سے فوج کی طرف سے اطمینان کے بعد مرکز کی طرف سے کسریٰ کے پایہ تخت مدائن کی طرف پیش قدمی کا حکم صادر ہوا۔ مدائن قادسیہ سے ایک پچاس کی فاصلہ پر تھا۔ رستہ میں کئی مقامات پر ایرانیوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ حضرت سعدؓ نے مدائن کا رخ کیا۔ مقدمۃ الجیش پر زہرہ کو سالار بنایا۔ زہرہ کوثی سے گزرے تو ایرانیوں کے سردار شہریار نے راستہ روکا۔ مگر بنی تمیم کے غلام نامل کے ہاتھوں قتل ہوا۔ سپہ سالار کو حضرت سعدؓ نے اس کا قیمتی لباس سے دیا۔ کوثی مشہور تاریخی مقام ہے جہاں نمرود نے جد انبیاء حضرت ابراہیم خلیل کو قید کیا تھا۔ یہ جگہ ابھی محفوظ تھی حضرت سعدؓ اس کی زیارت کو گئے۔

مدائن کئی شہروں پر مشتمل تھا جو دریائے دجلہ کے مغربی کنارے پر واقع تھے صرف ایک بہر سیر مغربی کنارے پر واقع تھا اور ایک پل کے ذریعے مدائن سے ملا ہوا تھا۔ یہاں ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضبوط قلعہ تھا جس میں شاہی فوج کا رسالہ بھی مقیم تھا۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ جو بقول ابن خلدون تین ماہ جاری رہا۔ اس دوران اسلامی لشکر مضافات میں چھاپہ کاروائیوں میں مصروف رہا اور ایک لاکھ کسان پکڑ کر لائے۔ یہ کسان تیر و تفنگ کے فن سے نا آشنا تھے۔ انہیں قید رکھنا بے سود تھا۔ مرکز سے رجوع کیا گیا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ تو فرمان صادر ہوا: (متن)

إن من أتاكم من الفلاحين اذا كانوا مقيمين لم يعينوا عليكم فهو أمانهم ومن هَرَب فأدرَكتُمُوهُ فشانكم به.

جو کاشتکار تمہارے پاس آئے ہیں اگر وہ اپنے گھروں میں مقیم رہے اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی وہ تمہاری امان میں ہیں۔ جو بھاگ گئے اور تم نے ان کو جالیا وہ تمہاری صوابدید پر ہیں۔

۱۸۴:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو مدائن کا والی بنایا گیا تو انہوں نے مدائن کی اہل کتاب (عیسائی) عورت سے نکاح کرلیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمان جاری کیا:

بلغني أنك تزوّجتَ إمْرأةً من أهل المدائن من أهل الكتاب فطلقها.

مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے مدائن کی کتابی عورت سے شادی کرلی ہے اسے طلاق دے دو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا کہ اہل کتاب (عیسائی) عورت سے شادی کرلی ہے،

لا افعل حتى تخبرني أحلال أم حرام وما أردت بذلك.

"نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔ آپؓ مجھے بتائیں کہ یہ فعل حلال ہے یا حرام؟ نیز یہ بتائیں کہ آپؓ کا اس سے کیا مقصد ہے۔

تو امیر المومنین نے انہیں تحریر فرمایا:

لا بَل حَلالٌ ولٰكن في نساء الأعاجم خلابة فإن أتبلتُم عَليهِنَّ غلبتُكم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علیٰ نساءِ کم.

یہ نکاح حلال ہے لیکن عجمی خواتین اس قدر دلربا نہیں کہ تم ان کو توجہ دو گے اس طرح تمہاری دوسری خواتین کی حق تلفی ہوگی۔

حضرت حذیفہؓ نے یہ توجیہہ سن کر اسے طلاق دے دی۔ (طبری ص ۵۸۸، ج ۳)

۱۸۵: قطبہ بن قتادہ سدوسی کے نام فرمان

دجلہ وفرات کا ڈیڑھ سو میل طویل ڈیلٹا شط العرب کہلاتا ہے۔ شط العرب کا علاقہ زرخیز تھا۔ ایک شاہراہ اہواز کو جاتی تھی۔ شط العرب کا جنوب مشرقی حصہ عربی سرحد سے ملتا تھا عرب غارت گری سے تحفظ کے لئے خریبہ نامی دنحا ایرانی دفاعی چوکی تھی۔ طبری کی روایت کے مطابق قطبہ بن قتادہؓ بصرے کے قریب اس پر چھاپے مارتے رہتے تھے جس طرح مثنیٰ بن حارثہ حیرہ کے علاقہ میں غارت گری کرتے تھے۔ ۱۲ھ میں امیر المومنین سیدنا عمرؓ کی طرف سے مثنیٰ کی مدد کے لئے خالد بن ولیدؓ کو مامور کیا گیا تو راستہ میں شط العرب اور مسیان کے علاقے فتح کئے، انہیں خراج گزار بنایا۔ قطبہ کے تعاون سے خریبہ کے اہم مقام پر قبضہ کر لیا۔ اس علاقے کی نگہداشت قطبہ کے حوالے کی اور خود حیرہ چلے گئے۔ قطبہ نے محسوس کیا کہ عربوں کی فوجی کارروائی سے ایرانی سہمے اور ڈرے ہوئے ہیں۔ اس مقام کی بڑی اہمیت ہے۔ اس لئے مرکز کو تحریر کیا کہ اگر تھوڑی سی کمک مل جائے تو ایرانیوں پر غالب آ سکتے ہیں اور اس علاقہ سے نکال سکتے ہیں تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں تحریر کیا: (متن)

أتاني كتابك أنّك تغير عليّ من قبلك من الاعاجم وقد اصبت وُفّقت، أقم مكانك وأحذر على من معك من أصحابك حتّى ياتيك أمري.

(طبری ص ۵۹۳۔ ج: ۳)

''تمہارا خط موصول ہوا۔ کہ تم اہل عجم کے نواحی علاقے پر غارت کرتے رہتے ہو۔ تم نے درست کیا اور تمہارا عزم قابل قدر ہے۔ اپنے ساتھیوں کی حفاظت کرتے رہو جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو اور میرے حکم کا انتظار کرو''۔

۱۸۶: عتبہ بن غزوان کے نام فرمان

امیر المومنین نے عتبہ بن غزوان کو قطبہ کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ عتبہ بن غزوان پانچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سو (بعض روایات کے مطابق تین سو) مجاہدین کے ہمراہ بصرہ پہنچے۔ شط العرب کی اہم بندرگاہ ابلہ فتح کی۔ ابلہ کے مقام پر اساورہ قوم کے پانچ عجمی سپاہی حفاظت کر رہے تھے۔ قطبہ بن قتادہ سدوسی اور قسام بن زہرہ کو اپنے ساتھ رکھا۔ اہل ابلہ مقابلہ پر آئے اور مختصر سی جنگ کے بعد شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ ان کے دلوں پر مسلمانوں کی اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ مختصر سا سامان لے کر کشتیوں میں بیٹھ کر دریائے فرات کے پار چلے گئے۔ شہر خالی ہو گیا۔ قرون وسطی میں یہ ایک بین الاقوامی بندرگاہ تھی۔ جہاں مشرق میں چین، گنگا، جاوا، سماٹرا اور مغرب میں مشرق وسطیٰ سے کشتیوں کے ذریعے تجارت ہوتی تھی۔

اُبلّہ شہر خالی ہونے کے بعد مسلمان شہر میں داخل ہو گئے اور ساز و سامان، ہتھیار اور اشیاء پر قبضہ کر لیا۔ نقد مال بھی ہاتھ آیا۔ نافع بن حارث کو مال غنیمت تقسیم کرنے پر مقرر کیا گیا انہوں نے خمس (پانچواں حصہ) مرکز کو بھیج دیا۔ باقی حصہ سپاہیوں میں تقسیم کر دیا۔ نقد چھ سو درہم ملے ان میں سے ہر مسلمان کو دو دو درہم دیے گئے۔ مگر امیر المومنین نے ان دو درہم حاصل کرنے والے کو دو ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا۔ (جریر طبری)

سلمہ بھی اُبلّہ کی جنگ میں شریک تھے۔ ان کے حصے میں کچھ تانبا آیا لیکن بغور دیکھنے سے وہ سونا نکلا۔ اس میں تقریباً اسّی ہزار مثقال سونا تھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ دیگچی تھی۔ جب عتبہ کو پتہ چلا تو انہوں نے دیگچی واپس کرنے کو کہا لیکن انہوں نے واپس نہ کی۔ معاملہ بارگاہِ خلافت تک پہنچا تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

يُصبر يمين سلمة بالله لقد أخذها يوم أخذها وهي عندهُ نحاسٌ. فإن حلف سُلِّمَتْ ليه وإلَّا قُسِمَتْ بين المسلين.

(طبری ص ۵۹۶ ج ۳)

سلمہؓ سے اس بات کا حلف لیا جائے کہ جب انہوں نے اس پر قبضہ کیا تھا اس وقت ان کے نزدیک وہ تانبا تھا اگر اس قسم کا وہ حلف اٹھالیں تو وہ مال ان کے حوالے کر دیا جائے۔ ورنہ وہ تمام مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔

سلمہ رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھالیا۔ مال ان کے سپرد کر دیا گیا۔ ان کے پوتے مثنیٰ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں "ہمارے پاس آج تک وہی مالی سرمایہ موجود ہے۔" (جریر طبری)

۱۸۷: عتبان بن غزوان کے نام فرمان

عتبہ نے فریبہ کے مقام کے قریب کیمپ لگایا اور مرکز سے مستقل چھاؤنی کی اجازت مانگی جہاں لڑائی کے بعد سر چھپایا جا سکے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان بھیجا: (متن)

إجمع أصحابک علٰی موضعٍ واحدٍ ولکن قریبًا من الماءِ والمرعی واکتب إلیَّ بصفَتِه.

اپنی فوج ایک جگہ اکٹھی کر لیں لیکن پانی اور چراگاہ قریب ہو اس کے محل وقوع جغرافیہ سے مجھے آگاہ کریں۔

(طبری۔ فتوح البلدان۔ بلاذری)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

فتح مدائن کے بعد مسلمان یہاں قیام پذیر ہوئے۔ مال غنیمت سے پانچواں حصہ (خمس) بشر بن الخصاصیہ لے کر مرکز مدینہ منورہ گئے۔ باقی مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ اس میں بہارِ کسریٰ (قالین کا فرش) بھی تھا۔ یہ ناقابل تقسیم تھا تو حضرت سعدؓ کے مشورہ پر یہ بھی امیر المومنین کو بھیج دیا۔ یہ بڑا قیمتی تھا۔ اسے کاٹ کر لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ حضرت سعدؓ نے انتظامی امور کو نپٹایا۔ عمرو بن مقرن کے دونوں فرزندوں کو عراق کا خراج وصول کرنے اور دریائے فرات سے سیراب ہونے والی اراضی کا نگران مقرر کیا۔ اسی اثناء میں خبر ملی کہ مہران نے جلولاء میں بڑا لشکر جمع کر لیا۔ وہاں خندق بھی کھودی ہے اہل موصل نے تکریت میں لشکر جمع کیا (بقول محمد بن اسحٰق یہ ۱۶ھ کا واقعہ ہے)۔ سپہ سالار لشکر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمرؓ کو اسی بارے میں تحریر کیا تو مکتوب صادر ہوا۔ (متن)

أن سرّح هاشم بن عتبه إلی جلولاء فی إثنا عَشر ألفًا. واجْعَل علٰی مقدَّمته ألقعقاع بن عَمرو وعلٰی یمنة سِعْر بن مالک وعلٰی مَیْسَرة عَمرو بن مالک بن عتبه واجْعَل علٰی ساقته عمرو بن مُرّة الجهنی.

(طبری: ص ۳۴ ج ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سپاہیوں کے لشکر کے ہمراہ جلولاء بھیجیں اس کے ہراول دستہ پر قعقاع بن عمرو، میمنہ پر سعر بن مالک، میسرہ پر عمرو بن مالک بن عتبہ عقب پر عمرو بن مرۃ جہنی ہو۔

سیف کی دوسری روایت کے مطابق یہ فرمان بھیجا۔ (متن)

إنْ هَـزَم اللّٰـهُ الحبذين: حبذ مهران وحبذ الانطاق، فقدّم القعقاع حتّٰى يكونَ بين السّواد وبين الجبل حدّ سوادِ كم وشارِ كُهُم عمرو و سعيد.

اللہ تعالیٰ مہران اور انطاق دونوں لشکروں کو شکست دے گا۔ قعقاع بن عمرو کو آگے بھیجو تا کہ وہ سواد اور جبل کے مساوی فاصلہ پر رہیں۔ عمرو اور سعید کو شریک کریں۔

(طبری: ص ۲۴ ج ۴)

۱۸۹: سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

ہاشم بن عتبہ بارہ ہزار لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں جلیل القدر صحابہ شامل تھے۔ مدائن سے روانہ ہو کر جلولا میں دشمن کی حفاظتی خندقوں کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں نے جلولاء پر اسی حملے کئے۔ اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی۔ اہل فارس نے محاصرہ کو طول دیا لیکن سخت معرکہ کے بعد مشرکوں نے بھاگنا شروع کیا۔ تو مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ حضرت قعقاع بن عمرو کو اہل عجم کے تعاقب کا حکم دیا گیا تو ان کی تلاش میں خانقین تک پہنچ گئے۔ جب یزدگرد کو شکست کی خبر ملی تو حلوان کے پہاڑوں کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت قعقاع نے امیر المومنین سے اہل عجم کے تعاقب کی اجازت مانگی تو ان کی یہ بات منظور نہ ہوئی اور فرمایا:

لو وَدِدْتُ أن بين السّواد وبين الجبل سدًّا لا يخلصون إلينا ولا نخلُص إليهم حسبنا من الريف السواد إنّي أثرتُ سلامة المسلمين على الأنفال.

(طبری: ج ۴ ص ۲۸)

کاش سواد عراق اور پہاڑ (ایران) کے درمیان دیوار ہوتی تا کہ نہ ایرانی ہماری طرف آسکتے نہ ہم ان کی طرف۔ ہمارے لئے سواد کا علاقہ کافی ہے۔ میں مال غنیمت حاصل کرنے پر مسلمانوں کی سلامتی کو ترجیح دیتا ہوں۔

۱۹۰:۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مدائن سے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو شمار کیا تو ان کی تعداد ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاکھ سے تجاوز کر گئی تو اس بارے میں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا تو جواب ملا: (متن)

أن أقر الفلاحين على مالهم إلّا من حَرَب أو هَرَبَ منك إلى عدوّك فأدركتَهُ، وأجر لهم ما أجريتَ للفلاحين قبلهم فاذا كتبتُ في قومٍ فاجروا واجر لهم أمثالهم مُجراهم. وأما مَن سوى الفلاحين نذاك إليكم ما لَمْ تضنموه يعني تقتسموه، ومَن ترك أرضه من أهل الحرب فخلّاها فهي لكم. فإن دعوتُموهم وقبلتم عنهم الجزاء ورددتموهم قبل قسمتها فذمّة. وإنْ لَم تدعوهم ففيء لكم لِمَن أفاء الله ذلك عليه وكان أحظى بفيء الارض أهلَ جلولاء إستأثِروا بفيء ماوراء النهر وإن شاركوا الناس فيما كان قبل ذلك. (طبری ص ۳۰ ج ۴)

کسانوں کو اپنی سابقہ حالت پر برقرار رکھیں۔ ان سے وہی سلوک کریں جو اس سے پہلے دوسرے کسانوں کے ساتھ کیا گیا۔ سوائے ان کے جنہوں نے جنگ میں شرکت کی یا بھاگ کر تمہارے دشمن کے ساتھ جا ملے ہوں پھر تم نے انہیں پکڑ لیا ہو۔ جب تم کسی قوم کے لئے معاہدہ تحریر کرو تو ان جیسے دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی وہی طریقہ اختیار کرو جو لوگ کسان نہیں ان کا معاملہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے جب تک تم نے ان کے مال کو مال غنیمت کے طور پر تقسیم نہ کیا ہو۔ تمہارے جنگ جو دشمن نے جو زمین چھوڑ دی ہو اور علاقہ خالی کر کے چلا گیا ہو وہ تمہاری ہے۔ اگر تم نے انہیں دعوت دی ہو اور ان سے جزیہ لینا قبول کر لیا ہو اور ان کی املاک تقسیم کرنے سے قبل وہ لوٹ آئے ہوں تو وہ تمہارے ذمی ہیں۔ اگر تم نے ان کو واپس آنے کی دعوت نہ دی ہو تو ان کی املاک تمہارے لئے اللہ کا دیا ہوا مالِ غنیمت ہے۔ ان اراضی و املاک پر ان اہل جلولاء کا حق ہے جنہوں نے نہر وان سے پہلے مال غنیمت حاصل کیا ہو اور لوگوں کو اس سے پہلے مال غنیمت میں حصہ دار بنایا ہو۔

۱۹۱:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

مذکورہ فرمان کی بدولت کسانوں کو ان کی اراضی پر برقرار رکھا گیا۔ اور خراج عائد کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ کسریٰ کے خاندان اوران کے ساتھ بھاگنے والوں کی اراضی واملاک مال غنیمت میں شامل کر دی گئی۔ ان اراضی کی فروخت صرف فاتحین اور مال غنیمت کے حق داروں کے لئے جائز تھی۔ مسلمانوں نے فتنہ وفساد کے اندیشے کے پیش نظر تقسیم نہ کیا۔ ان میں شاہی خاندان کی اراضی آتش کدے، جنگل اور دلدلی زمین تھی۔ اس سرکاری اراضی کے متعلق امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا گیا تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

أنْ إعْمَلوا إلى الصَّوافي الَّتي أصفاكموها اللّٰه، فوزّموها على من أفاء ها اللّٰـه عليه، أربعة أخماسٍ يتجند وخُمس في مواضعه إليَّ وإن أحَبُّوا أن ينزلوها فهو الَّذي لَهُم.

(طبری ص:۳۱ ج۴ ماھان)

صوافی (خالص سرکاری اراضی جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہیں) اس کے چار حصے فوج میں تقسیم کر دیں اس کا خمس پانچواں حصہ میرے پاس رہے گا۔ اگر وہ (مجاہدین) وہاں مستقل سکونت پذیر ہونا پسند کریں یہ تو یہ زمین انہی کی ہوگی۔

جب مسلمانوں کو یہ اختیار ملا تو انہوں نے خیال کیا کہ اس طرح وہ بلاد عجم میں کھو جائیں گے۔ انہوں نے سابقہ کسانوں کو برقرار رکھا اور ہر سال پیداوار سے حصہ وصول کر لیتے۔

۱۹۲: دوسری روایت: (متن)

أن إجتازُوا فيـنَـكم فإنَّكمُ إن لَم تفعلوا فتقادِمُ الأمر يلجَجُ وقَد قضيتُ الَّذي عليَّ، اللّٰهم إنّي أشهدك عليهم فاشهَد.

(ابن ابی طیبہ. طبری ص: ۳۲ ص ج ۴)

تم اپنا مالِ غنیمت (حصہ) حاصل کرلو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے اور تاخیر کرو گے تو معاملہ خراب ہو جائے گا۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ اے اللہ میں اس معاملے میں تجھے گواہ بناتا ہوں۔

سواد کے باشندوں کے کچھ فرائض تھے کہ وہ راستوں، پلوں اور کھیتوں کی حفاظت کریں۔ جزیہ اپنے ہاتھ سے ادا کریں اور تعمیری کاموں میں تعاون کریں۔ مسافروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مہمانداری کریں راستہ کی راہنمائی کریں۔

۱۹۳: ذمیوں کا صلح نامہ (عہد نامہ)

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کے لئے یہ عہد نامہ تحریر کرایا:

إنَّهم إن غشّوا المسلمين لعدوّهم بَرِئتْ منهم الذمة وَإنْ سبُّوا مسلِمًا أن ينهكوا عقوبة، وإن قاتلوا مسلِمًا أن يقتلوا و عَلٰى عمرٍ منعتهم، وبرئ عمرٌ الٰى كلّ ذى عهدٍ من معمرّة الجيوش.

اگر مسلمانوں سے غداری کر کے دشمن سے مل جاؤ گے تو ان کی حفاظت کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ اگر کسی مسلمان کو گالی دی تو سزا کے حق دار ہوں گے۔ اگر کسی مسلمان سے لڑے تو قتل کئے جائیں گے۔ عمرؓ ان کی حفاظت کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ تاہم وہ لشکریوں کی زیادتی سے بری الذمہ ہے۔ (طبری ص:۳۲ ج۴)

۱۹۴: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سپہ سالارِ لشکر کو یہ فرمان بھیجا۔ (متن)

إن فتح اللهُ عليكم جلولاء فَسَرِّح القعقاع بن عمرو فى آثارِ القومِ حتّٰى ينزِلُ بِحُلوان فَيَكون رِدْءًا لِلمسلمين ويحرز اللّٰه لكم سوادَكم.

اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جلولاء میں فتح سے ہمکنار کرے تو قعقاع بن عمرو کو دشمن کے تعاقب میں بھیجیں یہاں تک کہ حلوان پہنچ جائیں اور مسلمانوں کی پشت پناہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سوادِ عراق کو محفوظ کر دے گا۔ (طبری ص:۳۴، ج۴)

جب اہل جلولاء کو شکست ہوئی تو حضرت ہاشمؓ بن عتبہ خود وہیں ٹھہر گئے اور قعقاع بن عمرو اپنے لشکر کے ہمراہ دشمن کے تعاقب میں منافقین تک بڑھتے چلے گئے۔ مہران بھی ان کے ہاتھوں انجام کو پہنچا۔

۱۹۵۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مرکز کو اہل موصل کی جنگی سرگرمیوں سے مطلع کرتے ہوئے تحریر کیا کہ وہ انطاق کے پاس جمع ہو رہے ہیں اور تکریت پہنچ کر مورچے کھود رہے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا کہ اپنی سرزمین کا دفاع کر سکے۔ دوسری طرف اہل جلولاء مہران کے پاس جمع ہو رہے ہیں۔(۱۶ھ سیف)

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے موصل اور تکریت کے بارے میں فرمان بھیجا:(متن)

أن سرِّح إلى الأنطاق عبدالله بن المعتَم، واستعمَر على مقدّمته ربعي ابن الأفكل العنزي وعلى ميمنته الحارث بن حسّان الذهلي وعلى ميسرته الفرات بن حيّان العجلي وعلى مسافته هانئ بن قيس وعلى الخيل عرفجة بن هَرثمه. (طبری ص: ۳۵، ج۴)

انطاق کے مقابلہ پر عبداللہ بن مُعتَم کو بھیجیں۔ ان کے ہراول دستہ پر رِبعی بن اَفکل عنزی، میمنہ پر حارث بن حسان ذہلی، میسرہ پر فرات بن حیان عجلی، عقب پر ہانی بن قیس کو مقرر کریں جبکہ گھڑ سوار دستہ پر عرفجہ بن ہرثمہ ہوں۔

عبداللہ بن معتم پانچ ہزار مجاہدین کے ساتھ تکریت روانہ ہوا۔ ان کا سامنا انطاق سے ہوا۔ اس کے ہمراہ رومی فوج اور عرب قبائل تغلب، نمر اور ایاد بھی تھے۔ اس نے دفاعی مورچے (خندق) کھود رکھی تھی۔ حضرت عبداللہ بن معتم نے محاصرہ کیا جو چالیس دن تک جاری رہا۔ رومی محاصرہ کی طوالت سے گھبرا کر کشتیوں میں بیٹھ بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ جب کہ عرب قبائل نے اسلام قبول کر کے مسلمانوں سے اتحاد کر لیا۔

۱۹۶:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

جب ہاشمؓ بن عتبہ جلولاء سے مدائن چلے تو سپہ سالار سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ آزین بن ہرمزان عظیم لشکر کے ہمراہ، میدانی علاقے میں پہنچ گیا ہے، تو آپؓ نے سپریم کمان امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی تو فرمان صادر ہوا۔(متن)

إبعث إليهم ضرار بن الخطاب في جُندٍ واجعَل على مقدّمته ابن الهذيل الأسَدِيّ وعلى مجنّبتيه عبدالله بن وَهب الراسبي حليف بجيلة والمضارب بن فلان العجلي. (طبری ص: ۳۷، ج ۴) (۱۶ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ضرار رضی اللہ عنہ بن خطاب کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ کریں ہراول دستہ پر ابن ہذیل اُسدی کو مقرر کریں، اس کے دونوں جوانب دائیں بائیں، عبداللہ بن وہب راسبی حلیف بجیلہ اور مضارب العجلی کو مقرر کریں۔

حضرت ضرار بن خطاب فوج لے کر ماسبذان کے میدانی علاقہ میں پہنچے۔ بہندف کے مقام پر معرکہ ہوا۔ جس میں اذین کو گرفتار کرلیا گیا اور مشرکین کا صفایا ہوگیا۔

۱۹۷:۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام فرمان

حضرت ہاشمؓ بن عتبہ مدائن آئے انہیں اطلاع ملی کہ اہل جزیرہ کی افواج جنہوں نے اہل حمص کے خلاف ہرقل کی مدد کی۔ امیر لشکر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ان حالات کی خبر ملی تو مرکزی سپریم کمان امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کو اس کی اطلاع دی تو امیر المومنین سیدنا عمرؓ سے فرمان صادر ہوا۔ (متن)

أن ابعث إليهم عمرؓ بن مالک بن عتبه في جُندٍ، وأبعث علىٰ مقدّمتِهِ الحارِث بن يزيد العامري، وعلىٰ مجنّبتيهِ ربْعي ابن عامر ومالکؓ بن حبيب. (طبری ص: ۳۸ ج ۴)

عمرؓ بن مالک کی زیر کمان ایک فوج بھیجیں جس کے ہراول دستہ پر حارث بن یزید عامری اور دونوں بازوؤں دائیں اور بائیں پر ربعی بن عامر اور مالک بن حبیب ہوں۔

رومیوں نے اپنی حفاظت کے لئے خندق کھود لی۔ عمرؓ بن مالک نے محاصرہ کی طوالت کے پیش نظر حارثؓ بن یزید جانشین مقرر کیا اور قرقیسا پر اچانک دھاوا بول کر فتح کرلیا انہوں نے حارث بن یزید کو ہدایت کی کہ اگر اہل ہیت جزیہ پر آمادہ ہوں تو ان کو چھوڑ دیں، ہیت کے باشندے جزیہ دینے پر آمادہ ہوگئے۔ اس کے بعد حارث بن یزید کا لشکر بھی عمر بن مالک کے لشکر کے ساتھ شامل ہوگیا۔

۱۹۸:۔ عتبہ بن فرقد کے نام فرمان

عتبہ بن فرقد نے شراب کی زکوٰۃ وصولی کی مد میں چالیس ہزار درہم بھیجے، امیر المومنین نے برافروختہ ہوکر یہ مراسلہ بھیجا: (متن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعثتُ إليّ بصدقة الخمر، فأنتَ أحقُّ من المهاجرينَ، واللّٰه لا أستعملك على شيءٍ بعد هذا.

تم نے مجھے شراب کی زکوٰۃ بھیجی ہے مہاجرین کی بجائے تم ہی اس زکوٰۃ کے حقدار ہو اللہ کی قسم آج کے بعد تمہیں کسی چیز کی حکومت نہیں دوں گا۔

پھر انہیں اس منصب سے برطرف کر دیا۔ اور سب لوگوں کو یہ خبر سنائی۔

(ابن زنجویہ، کنز العمال۔ علامہ الہندی ۳۷۳۶)

۱۹۹:۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان

اُمّ جمیل کا شوہر حجاج بن عبید مر گیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ حاکم کے متعلق اہل بصرہ کو یہ خبر ملی کہ اس عورت کے ہاں ان کی آمد و رفت ہے تو انہیں بہت صدمہ ہوا۔

سیف کی روایت ہے کہ ابو بکرہ کی مغیرہؓ بن شعبہ سے رنجش تھی۔ دونوں بصرہ میں پڑوسی تھے۔ دونوں بالا خانوں میں رہتے تھے۔ ابو بکرہ اپنے دوستوں کے پاس بیٹھے اور مصروف گفتگو ہو گئے تھے کہ ہوا کا جھونکا آیا اور کھڑکی کا دروازہ کھل گیا۔ ابو بکرہ اٹھے تو دیکھا کہ مغیرہؓ بن شعبہ ایک عورت پر دراز ہیں۔ ابو بکرہ نے ساتھیوں کو یہ منظر دکھایا اور بتایا "یہ ام جمیل بنت افقم ہے" وہ مغیرہؓ اور دیگر اشراف کے ہاں آتی رہتی ہے۔ جب حضرت مغیرہ بن شعبہ نماز کے لئے نکلے تو ابو بکرہ ان کی نماز پڑھانے میں حائل ہو گئے۔ ابو بکرہ نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا، تو آپؓ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا:

يا أبا موسىٰ! إنّي مُستعملك، إنّي أبعثك إلى أرضٍ قد باضَ، بها الشيطان وفرّخ، فألزم ما تَعرف ولا تَستبدلْ فيستبدل اللّٰه بك.

(طبری ص: ۷۰ ج ۴)

اے ابو موسیٰ میں تمہیں حاکم بنا کر ایسی سرزمین بھیج رہا ہوں جہاں شیطان نے انڈے دے دیئے ہیں اور ان میں سے چوزے بھی نکل آئے ہیں۔ جو طریقہ تمہیں معلوم ہے اس کی پابندی کرنا اور تبدیل نہ ہو جانا ورنہ تمہارے لئے اللہ بھی اپنا طریقہ بدل دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰:۔مغیرہ بن شعبہ کے نام فرمان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بصرہ کے لئے روانہ ہوئے۔مرید پہنچے۔مغیرہ بن شعبہ کو اس کی خبر ملی تو کہا کہ وہ امیر کی حیثیت سے آرہے ہیں۔اسی اثناء میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور امیر المومنین کا نامہ مبارک دیا جو سب سے زیادہ مختصر تھا۔فرمان کا متن

امّا بعد! بلغنی نباءٍ عظیم، فبعثتُ أباموسٰی امیرًا ، فسلّم (إلیه) ما فی یدک، العجل. (طبری: ص ۷۱، ج ۴)

مجھے ایک بڑی خبر ملی ہے۔ابوموسیٰ کو حاکم بنا کر بھیج رہا ہوں۔جو کچھ تمہارے قبضے میں ہے ان کے حوالے کر دیں اور جلدی پہنچیں۔

۲۰۱:۔مغیرہ بن شعبہ کے نام فرمان

إنّهٗ بلغنی عنک مَا لو مِتّ قبله خیرًا لک.

(ابی کنانہ قرشی۔کنز العمال ۳۱۶۵)

''مجھے تمہارے بارے میں ایسی بات پہنچی ہے کہ تم اس سے پہلے ہی مر جاتے تو اچھا ہوتا''۔

ابوبکرۃ اور ان کے دو ساتھیوں نے مغیرہ بن شعبہؓ کے خلاف گواہی دی۔چوتھے نمبر پر زیاد سامنے آیا تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے الہامی بات ارشاد فرمائی کہ یہ آدمی صحیح گواہی دے گا۔امیر المومنین کے اس سوال پر کیا ''تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہوتے دیکھا'' تو زیاد نے انکار کر دیا۔بقیہ گواہوں کی شہادت باطل ہوگئی۔امیر المومنین نے ان کو توبہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ان میں سے دو گواہوں نے توبہ کر لی اور مقبول الشہادۃ ہو گئے۔جبکہ حضرت ابوبکرۃ نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔تو امیر المومنین نے انہیں مردود الشہادۃ قرار دے دیا۔ (الشافعی)

۲۰۲:۔عمال کے نام فرمان

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے خلاف شہادت دینے والوں پر حد لگائی گئی۔ امیر المومنین نے قاضیوں اور عمال کو مراسلہ بھیجا۔

من کانت عنده شهادة فلم یشهد حیث رأها أو حیث علمها فإنّما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يشهد على ضغن.

(کنز العمال حدیث رقم ۱۷۷۷۰)

''اگر کوئی شخص کسی واقعہ میں چشم دید گواہ ہو یا اسے اس واقعہ کا علم ہو تو اس وقت شہادت نہ دے اور پھر کبھی شہادت دیتا تو کینہ پروری پر مبنی ہوگی''۔

۲۰۳: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے نام مراسلہ

امام شعبیؒ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو یہ مراسلہ بھیجا جب وہ کوفہ کے والی تھے۔

أن اُدعُ مَن قبلک من الشعراء فاستنشرهم ما قالوا من الشّعرِ فی الجاهلية و الإسلام، ثم اُكتُبْ بذلک إلَيَّ.

اپنے پاس موجود شعراء کو بلا کر ان سے جاہلیت اور اسلام کے زمانے کے اشعار سنیں اور پھر اس کے متعلق مجھے تحریر کریں۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا۔ اسد بن ربیعہ سے اپنے لکھے ہوئے اشعار سنانے کی فرمائش کی اس پر انہوں نے کہا کہ میں نے اس کے بدلہ میں سورۃ البقرۃ اور سورۃ العمران کو اختیار کر لیا ہے۔ پھر اغلب عجلی سے کہا کہ مجھے اشعار سناؤ۔ تو اغلب نے جواباً استفسار کیا، ''رجز یہ یا قصیدہ؟'' آپؓ نے اس سے بہترین اشعار سنانے کا مطالبہ کیا۔ پھر مغیرہ بن شعبہ نے یہ ساری کیفیت امیر المومنین کو لکھ کر بھیجی تو امیر المومنین سیدنا عمرؓ سے مراسلہ موصول ہوا۔ (متن)

أن تنقصُ الأغلب خمسمأةٍ من عطائه وزدْها فی عطاءِ بسيد.

اغلب عجلی کے وظیفہ پانچ سو کم کر دیں اور یہ کہ بسید کے وظیفہ میں اتنا اضافہ کر دیں۔

اغلب عجلی مدینہ منورہ آیا اور امیر المومنین سے شکایت بولے انداز میں کہنے لگا۔ ''تعمیل حکم کی سزا ہے۔'' تو امیر المومنین نے والی کوفہ کو فرمان جاری کیا (متن)

أن زِدْ على الأغلب الخمس مأة التی نقصهُ، وأقررها زيادةٌ فی عطاءِ بسيد.

(ابن سعد۔ کنز العمال علامہ الہندی رقم ۸۹۳۱)

اغلب کے پانچ درہم کٹے تھے بڑھا دیں جبکہ بسید کے اضافہ کو بحال رکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۴:۔ مغیرہ بن شعبہ کے نام فرمان

معن بن زائدہ نامی ایک عرب نے خلیفہ کی طرف سے والی کوفہ مغیرہ بن شعبہ کو جعلی خط تحریر کیا جس میں یہ ہدایت تھی کہ معن بن زائدہ کو کوفہ کے بیت المال سے اتنی اتنی رقم دے دیں۔ خط کے نیچے خلیفہ کے نام کی مہر تھی جو معن نے خود گھڑ لی۔ مغیرہ بن شعبہؓ نے رقم دے دی۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو فرمان جاری کیا (متن)

بَلَغَنِی أنَّ رجُلًا یقال لهٗ معن بن زائدة إنتقش علی خاتَمِ الخلافة فأصابَ بهٖ مالًا من خراجِ الکوفة. فإذا أتاکَ کتابی هٰذا فنَفِّذ فیهِ أمْرِی و أطِعْ رسولی".

مجھے خبر ملی ہے کہ معن بن زائدہ نامی شخص نے خلافت کی مہر گھڑ والی اور کوفہ کے بیت المال سے رقم حاصل کر لی۔ جب میرا یہ مراسلہ ملے تو میرے حکم کی تعمیل کریں اور اور میرے قاصد کی بات مان لیں۔

(فتوح البلدان بلاذری)

۲۰۵: سائب بن اقرع کے نام فرمان

سائب بن اقرع ممتاز عرب حساب دان تھے۔ معرکہ نہاوند کے موقعہ پر امیر المومنین نے انہیں مال غنیمت کی حفاظت و تقسیم کے لئے فوج کے ہمراہ بھیجا۔ پھر انہیں مدائن میں وصولی خراج کے لئے محصل متعین کیا۔ اس شاء میں ہمزان اور جلولاء میں بغاوت ہوگئی۔ باغیوں نے وہاں رہنے والے عربوں اور ان کے غلام پکڑ لئے اور ان کا سامان لوٹ لیا۔ یہ عرب اور ان کے غلام اور سامان یا تو بازاروں میں بک گیا یا باغیوں نے غلام بنالیا۔

سائب بن اقرع نے باغیوں کے خلاف کاروائی کی بغاوت کو کچل دیا۔ کچھ عرب ان کے غلام اور سامان وارگزار کر لیا۔ لیکن عربوں اور ان کے غلاموں کی بڑی تعداد اور بہت سا سامان بک چکا تھا۔ سائب بن اقرع نے مرکز سے رجوع کیا تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

أیّما رجل من المسلمین وَجَد رفیقه و متاعَهٗ بعینهٖ فَهُوَ أحق بهٖ و إن وَجَده فی أیدی التجار بعدِ ما قُسِم فلا سبیل إلیهِ. و أیّما حرٍّ إشتراهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاجر فيردّ عليهم رؤوس أموالِهم. فإنّ الحرَّ لا يباعُ ولا يشرِى.
(کنزالعمال)

جو مسلمان اپنے غلام اور سامان بعینہ پالیں تو وہ ان کو مل جانا چاہئے۔ اگر غلام اور سامان تاجروں کے ہاں بک گئے ہوں تو وہ نہیں لیا جا سکتا۔ جن آزاد مردوں کو تاجروں نے خرید لیا ہے۔ تو ان کی اصل قیمت ادا کر کے واپس لے لیں۔ کیوں کہ آزاد مرد کی خرید وفروخت نہیں ہو سکتی۔

۲۰۶:۔ امرائے اجناد کے نام فرمان

أن لا تضرِبوا الجزية على النساء ولا على الصّبيانِ وأن تضربوا الجزية علٰى من جَرت عليه الموسى من الرجال. وأن تختموا فى أعناقهم وتجرّوا نواصيهم من اتخذ منهم شعرًا وتلزموهم المناطق، الزنانير، وتمنعوهم الركوبَ إلّا على الأكف عرضًا ولا يركبوا كما يركب المسلمون. (کنز العمال حدیث نمبر ۱۴۴۰۸)

عورتوں اور بچوں پر جزیہ عائد نہ کریں۔ صرف ان مردوں پر جزیہ عائد کریں جو استرا استعمال کرتے ہوں (یعنی بالغ ہوں) ان کی گردنوں پر نشان (مہر) لگا دیں ان کی پیشانی کے بالوں کو کاٹ دیں اور ان کے لئے زنانیر لازم قرار دیں۔ سوار ہونے سے روک دیں۔ اگر سوار ہونا لازمی ہو تو اس طرح سوار نہ ہوں جس طرح مسلمان سوار ہوتے ہیں۔

.....☆.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیت المال کے سربراہوں کے نام

۲۰۸۔۲۰۷: امراء اخباد کے نام فرمان

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مراسلہ جاری کیا:

أن أناسًا ياخذون من هذا المال ليجاهدوا في سبيل الله ثم يخالفون ولا يجاهدون فمن فعل ذلك منهم فنحنُ أحقُّ بماله حتى نأخذ منه ما أخذ.

(عمر بن قرۃ۔ کنز العمال حدیث ۱۱۴۰۹)

''لوگ بیت المال سے جہاد کے نام سے مال لیتے ہیں پھر جہاد میں حصہ نہیں لیتے۔ بلکہ مخالفت کرتے ہیں ہم اس مال کے زیادہ حق دار ہیں۔ جو شخص بھی یہ حرکت کرتا ہے ان سے دیا ہوا مال واپس لے لیں''۔

دوسری روایت:۔

لا تغلُّوا ولا تغدِروا ولا تقتلوا وليدًا واتَّقُوا الله الفلاحين.

(کنز العمال: ۱۱۴۱۱)

''مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو، نہ غداری کرو، نہ کسی چھوٹے بچے کو قتل کریں۔ اور کسانوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

۲۰۹: عثمان بن حنیفؓ کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مال غنیمت کے خمس سے علیہ اور انعام کے طور پر جاگیریں دیں۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ عثمان بن حنیف کے نام یہ فرمان بھیجا۔ متن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أمّا بعد: فأقطع جرير بن عبدالله قَدر ما يَقوتُه لا وكس ولا شطَطَره.

''حمد وثناء کے بعد واضح رہے کہ جریر بن عبداللہ کو گزراوقات کے مطابق جاگیر دیں۔ جو نہ کم ہو نہ زیادہ۔

عثمان رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو عریضہ ارسال کیا کہ جریر بن عبداللہ آپؓ کی طرف سے خط لے کر آئے ہیں کہ ان کی گزراوقات کے لئے جاگیر بخش دوں۔ مجھے یہ بات مناسب معلوم نہ ہوئی کہ آپؓ سے رجوع کئے بغیر یہ کام کروں۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اِن کے اس امر کو سراہتے ہوئے یہ فرمان تحریر کیا۔ (متن)

أن قَد صدَقَ جرير، فانفِذ ذلك، وقد أحسَنتَ مؤامِرتي.

(طب: ص ۵۸۹، ج ۳)

جریر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اس حکم کی تعمیل کریں۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے مشورہ کر لیا۔

۲۱۱۔۲۱۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ خلافت میں ایک وفد بھیجا جس میں دوسرے ارکان کے علاوہ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ بھی تھے۔ بصرہ سے دیگر وفود بھی آئے تھے۔ اس موقعہ پر امیر المومنین نے حکم دیا کہ سب مل کر اپنی اپنی معروضات پیش کریں۔ حضرت احنف بن قیس نے جامع اور پر مغز تقریر کی جس میں اہل بصرہ کی مالی اور اقتصادی مشکلات کا جائزہ لیا۔ اور ان کا حل بھی تجویز کیا۔ اس پر تاثیر تقریر کا امیر المومنین پر گہرا اثر ہوا۔ آپؓ نے احنف بن قیس کو دانائے عرب کا خطاب بخشا اور بطور انعام عطیہ پیش کیا جسے احنفؒ نے قبول کرنے سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا: ہم نے یہ طویل کٹھن سفر عطیہ کی خاطر نہیں کیا۔ ہمارا انعام یہ ہے کہ اہل بصرہ کی مشکلات دور کی جائیں۔ امیر المومنین نے یہ فرمان جاری کیا۔ (متن)

أمّا بعد فأونُ الأحنف بن قيس وشاورهُ واسمع منه.

احنف بن قیس کو اپنا مشیر بنالیں امور مملکت میں ان سے مشاورت کرتے رہیں اور ان کی بات غور سے سنیں۔ (جریر طبری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت:

مدائنی کے بیان کے مطابق حضرت احنف بن قیسؒ بصرہ کے ایک وفد کے ہمراہ امیر المومنین کے پاس آئے۔ ان کے جسم پر موٹے کپڑے تھے اور ایک گوشے خاموش بیٹھے تھے۔ امیر المومنین نے ان سے آنے کی وجہ دریافت کی تو بولے: امیر المومنین بھلائی کی کنجیاں تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ہم نو آباد شہروں (کوفہ و بصرہ) میں مقیم ہیں۔ ایک جانب آب شیریں اور سرسبز باغ ہیں لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ایسی جگہ آباد ہیں جو بے آب و گیاہ اور دلدل ہے۔ ہمارے پاس نہ کھیت ہیں نہ مویشی۔ پانی کے لئے دو فرسخ (میل) پیدل جانا پڑتا ہے۔ جب کوئی عورت پانی لانے کے لئے جاتی ہے تو اپنے بچے کو گلے سے باندھ لیتی ہے۔ ہماری اس تکلیف کو دور نہ کیا گیا اور ہمارے فاقوں کا مداوا نہ ہوا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔

امیر المومنین نے ان کے بال بچوں کے نام دیوان میں درج کر لئے اور سب کے روزینے جاری کر دیئے۔ اور والی بصرہ کو فرمان بھیجا۔ (متن)

أن يحفر نهرًا لأهلِ البَصرَة. (فتوح البلدان بلا ذری: ص ۴۱۳)

''اہل بصرہ کے لئے نہر کھودی جائے''۔

انہوں نے فرمان کی تکمیل کی اور رجانہ سے ابتداء کی اور تین فرسخ (میل) لمبی نہر کھود کر بصرہ تک پہنچا دی۔ اس فرمان کے ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ اس نہر کا افتتاح معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے کروایا جائے۔ اور برکت حاصل کی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

۲۱۲۔ سائب بن الاقرع کے نام فرمان

أيّما رجلٌ مِن المُسلمين وَجَد رقيقه ومتاعَهُ بعينه فهو أحقُّ به وإن وَجَد في أيدي التجار بعد ما قسم، فلا سبيل إليه، وأيُّما مرٍّ إشتراه التجار فيردّ عليهم رؤوس اموالهم، فإن الحرَّ لا يباع ولا يشترى.

(شعبیؒ، کنز العمال، حدیث ۱۱۶۰۵)

''مسلمانوں میں سے جو کوئی اپنا ساز و سامان اصلی حالت میں پالے تو وہ ہی اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حقدار ہے۔ اگر اس نے اپنا مال تقسیم ہونے کے بعد کسی تاجر کے پاس پایا تو اس کا کوئی حق نہیں۔ اگر کسی نے آزاد کو تاجروں نے خرید لیا تو ان کو اصل قیمت واپس کی جائے گی۔ کیونکہ آزاد کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی''۔

۲۱۳:۔ اہل بصرہ کے نام فرمان

أما بعد فإنّی قد بعثتُ أبا موسٰی امیرًا علیکم لیأخذ لضعیفکم من قویّکم، ولُیقاتل بکم عدوّکم ولیَدفع عن ذِمّتکم ولُیحصی لکم فیئکم ثم لیقسِمهُ بینکم ولُینقی لکم طریقکم. (طبری ص: ۸۱، ج ۴)

''میں نے (حضرت) ابو موسیٰ اشعریؓ کو تمہارا امیر بنا کر بھیجا ہے تا کہ وہ طاقتور انسانوں سے کمزوروں کو حق دِلائے۔ تمہیں ساتھ لے کر تمہارے دشمنوں سے جنگ کرے۔ تمہارے مال غنیمت تمہارے اندر انصاف سے تقسیم کرے۔ تمہارے راستوں کو پاک صاف کرے''۔

۲۱۴:۔ حضرت عتبہؓ بن غزوان کے نام فرمان

مسلمانوں کے بہت سے خاندان ہجرت کر کے بصرہ آباد ہو گئے۔ حضرت عتبہؓ نے امیر المومنین کو اس بارے میں اطلاع دی اور ساتھ ہی ایک منتخب دانش وروں پر مشتمل وفد بھیجا۔ جس میں حرملہ اور احنف بن قیس بھی تھے۔ بصرہ سے اور بھی کئی وفود آئے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مل کر اپنی ضروریات و مسائل پیش کریں۔ اس موقعہ پر احنف بن قیس نے کہا ''امیر المومنین آپ کی حیثیت وہی ہے جس کے متعلق وفد کے دیگر ارکان نے گزارش کی ہے جاسوس حکمرانوں کی آنکھیں ہوتے ہیں جو حکمرانوں کو عوام کے مسائل سے آگاہ کرتے ہیں۔ ہم لوگ ایک ایسے خشکی کے خطے میں رہتے ہیں جس کے ایک طرف کوفہ ہے جس کی آب ہوا نہایت عمدہ ہے۔ آب شیریں کے چشمے ہیں۔ ہر قسم کے ثمر آور باغات ہیں پھل اور پھول ہیں دوسری طرف اہل بصرہ کے دلدلی اور خراب زمین آباد ہیں۔ اس کا ایک حصہ جنگل اور ایک کھاری سمندر ہے۔ ہماری تعداد کثیر وسائل آمدنی قلیل ہے۔ شرفاء کم اور مصائب زدہ لوگ زیادہ ہیں۔ ہمارا سکہ برا ہے جبکہ پیمانہ چھوٹا ہے۔ امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو وسعت دی ہے۔ اس لئے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہمارے وظائف واراضی میں اضافہ کریں تا کہ ہم بسر اوقات کر سکیں۔

امیر المومنین نے بصرہ کے حالات کے بارے تحقیقات کیں انہیں مزید اراضی و جاگیریں دیں ان کے وظائف میں اضافہ کیا اور فرمایا: هذا الغلام سيد أهل البصره: ''یہ نوجوان اہل بصرہ کا سردار ہے''۔ اور عتبہ بن غزوان کو فرمان جاری کیا:

إن يَسمع منه ويشرب برأيه. (طبری ص: ۷۵، ج ۴)

ان سے مشورہ کیا کریں اور ان کی رائے پر عمل کیا کریں۔

۲۱۵: حضرت حرقوصؓ بن زبیر سعدی کے نام فرمان

ہرمزان خاندان کسریٰ ممتاز شہزادہ تھا۔ اس کی عمل داری میں صوبہ اہواز اور جانفقدق کا علاقہ شامل تھا۔ ہرمزان نے جنگ قادسیہ میں شکست کھا کر اپنے علاقہ کا رخ کیا۔ عربوں کو زیریں علاقہ سے نکال باہر کرنے کے لئے نہر تیری اور مناذر کے راستے میسان و دستمیان پر حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ حضرت سعدؓ نے عتبہ بن غزوان کی مدد کے لئے نعیم بن مقرن اور نعیم مسعود کو بھیجا۔ عرب سالاروں نے نہر تیری کے اہم سنگم پر ہرمزان کو شکست دی۔ صوبہ اہواز اور شہر مناذر پر قبضہ کر لیا۔ اپنی علمداری کے عین قلب پر سے مسلمانوں کو دیکھ کر اس کا دل ٹوٹ گیا اور صلح کی درخواست کی۔ عتبہؓ بن غزوان کے مشورہ سے نہر تیری، مناذر، سیبون الا ہواز کو چھوڑ کر باقی علاقوں پر سمجھوتہ کر لیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد مدد واراضی پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ ہرمزان نے معاہدہ توڑ کر کردوں کی مدد سے لشکر تیار کیا۔ عتبہؓ بن غزوان نے ساری صورتِ حال سے مرکز کو آگاہ کیا۔ تو امیر المومنین نے ہرقوص بن سعدی اہواز کی ساری فوج کا سپہ سالار مقرر کیا۔ ہرمزان کو شکست ہوئی سوق الا ہواز کا سارا علاقہ ان کے زیر نگیں آ گیا۔

مرکز کو فتح کی اطلاع دی مال غنیمت کا خمس اور وفد بھی بھیجا مرکز کی ہدایت کے مطابق جزء بن معاویہ کو ہرمزان کے تعاقب میں روانہ کیا اور خود پہاڑ پر کیمپ لگایا۔ جس سے لوگوں کو آمد و رفت اور رسد رسانی میں دقت ہوتی تھی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو حرقوصؓ کو فرمان بھیجا۔ (متن)

بلغني أنك نزلت منزلًا كؤودًا. لا تؤتى فيه إلَّا على شِقهِ، فأسهل ولا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشقُّ علٰی سلمٍ ولا معاهدٍ. وقُم فی أمیرِک علی رِجلٍ تدرک الأخرة وتصف لک الدنیا. ولا تدرکنّک فترةٌ ولا عجلةٍ فتکدّر دنیاک وتذهب اٰخرتک. (سیف بن عمر .طبری ص: ۷۸ ج ۴)

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے ایک دشوار گزار پہاڑ پر قیام کیا ہے۔ جہاں لوگ پہنچنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ میدانی علاقے میں آجائیں تا کہ کسی مسلمان یا معاہد کو تکلیف نہ ہو۔ اپنا فرض منصبی یوں ادا کریں کہ دنیا میں سرفراز ہوں اور آخرت میں سرخرو۔ سُستی یا جلد بازی سے کام لیا تو دنیا بھی خراب اور آخرت بھی''۔

۲۱۶:۔ حرقوص بن زبیر سعدی کے نام فرمان

ہرمزان شکست کھا کر رام ہرمز بھاگ گیا۔ اس کی فوجی قوت بکھر چکی تھی۔ اپنی سلطنت کے بڑے حصے سے محروم ہو چکا تھا۔ مایوس اور شکستہ دل اور ژولیدفکری کے عالم میں حرقوصؓ اور جزو بن معاویہ سے صلح کے لئے خط و کتابت کی۔ امیر المومنین کو سارے حالات سے آگاہ کیا تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

أنْ یقبل عَنْه علٰی ما لَم یفتحوا منها علٰی رامَ هرمز، تستر، جندی سابور، میوس، بنیان، هرجانقدق.

سالاروں نے مخصوص خراج کے بدلے مہران کی سعادت قبول کر لی۔

عتبہ بن غزوان کو فرمان بھیجا کہ دس افراد پر مشتمل وفد بھیجیں جنہوں نے اھواز کے معرکوں میں شرکت کی ہو۔ اس وفد میں احنف بن قیس بھی تھے جو فراست و بصیرت کی وجہ سے دانائے عرب کے نام سے مرسوم تھے۔ امیر المومنین نے ان سے متعدد سوالات کئے۔ صوبہ اھواز سے نقل مکانی کی وجوہات جاننا چاہتے تھے۔ حضرت احنفؒ نے امیر المومنینؓ کی تشفی کرنا چاہی لیکن وہ مطمئن نہ ہوئے۔ تو نصیحت آموز فرمان صادر فرمایا۔ (متن)

إعْزب النّاس عن الظلم، واتّقوا واحذروا إن یدالّ علیکم لغَدرٍ یکون منکم أو بغیٍّ فإنّکم إنّما أدرکتم باللّٰه ما أدرکتم علٰی عهدٍ عاهدکم علیه، وقد تقدَّم إلیکم فیما أخذ علیکم. فأوفُوا بعَهدِ اللّٰه وقومُوا علٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أمرہٖ فیکُن لکم عونًا وناصرًا. (سیف. طبری ص: ۷۸ ج ۴)

لوگوں کو ظلم سے بچاؤ۔ اللہ سے ڈریں۔ ایسا نہ کریں کہ تمہاری نافرمانی اور سرکشی سے تم پر زوال آجائے اور تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم غالب آجائے۔ یہ سیادت وحکومت اللہ کی نصرت سے ملی ہے۔ اللہ کی نصرت اس وقت تمہارے ساتھ رہے گی جب تک تم اللہ سے کیے گئے عہد پر قائم رہو گے۔ اللہ کے عہد پورے کریں۔ اس کے احکام کی پابندی کریں وہ تمہارا حامی وناصر رہے گا۔

۲۱۷: حضرت عتبہؓ بن غزوان کے نام فرمان

علاء بن حضرمی بحرین کے گورنر تھے۔ فتنہ رِدّہ میں قابل ذکر معارک سرانجام دیئے اور اپنی برتری کا لوہا منوایا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے حریفانہ چشمک تھی۔ حضرت سعدؓ نے عدیم المثال کامیابی حاصل کی۔ سلطنتِ کسریٰ کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ ایوان کسریٰ میں اللہ اکبر کی صدائیں گونج اٹھیں۔ آپؓ ہی کی تجویز پر برضا ورغبت سارا مالِ غنیمت مدینہ منورہ بھیجا گیا جس میں ''مصنوعی مہار قالین'' جیسی نادر وبیش قیمت اشیاء بھی شامل تھیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے اور جنگ کرنے کا اختیار بھی ملا۔ جلولاء تکریت اور موصل جیسے شہروں کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے گویا سارا ایران ان کے زیر نگین آنے والا تھا۔ علاء بن حضرمی نے اس سارے منظر کو دیکھا تو ان کا جذبہ سبقت شدید تر ہو گیا۔ وہ چاہتے تھے کہ ایران کے محاذ پر کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دیں جس میں وہ سابقہ شہرت برتری حاصل کر لیں۔ انہیں معلوم تھا کہ امیر المومنین بحری فوج کشی کے سخت خلاف ہیں اور انہیں بحرین کا حامل بنایا تو بحری فوج کشی سے منع فرما دیا۔ مگر وہ شدت جذبات میں اطاعت ونافرمانی کے فرق کو بھی ملحوظ نہ رکھ سکے۔ اور مرکز کی اجازت کے بغیر ہی بحرین سے ایران کے جنوبی صوبہ میں سمندر کے راستے فوج اتار دی۔ ابتداء میں کامیابیاں ہوئیں مگر جلدی مشکلات کے تلاطم میں گھر گئے۔ اہل فارس ہربذ کی زیر قیادت متحد ہو گئے۔ بحری اڈے پر قبضہ کر لیا مسلمانوں کی کشتیاں جلا ڈالیں واپسی کے راستے مسدود کر دیئے۔ طاؤس کے مقام پر معرکہ ہوا۔ جس میں حضرت سوار، جزیہ اشعار پڑھتے جام شہادت نوش کر گئے۔ دوسرے بڑے رہنما حضرت جارود نے بھی داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پائی۔ شکستہ حال مسلمان فوج خشکی کے راستے بصرہ کی طرف چلی مگر ایرانیوں نے انہیں نرغہ میں لے رکھا تھا، ان کی مثال ''نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن'' والی تھی۔

امیر المومنین کو جب بحری راستے فوجی اقدام کی اطلاع ملی تو خدشات و وساوس حقیقت کا روپ دھار چکے تو علاء حضرمی پر سخت برہم ہوئے۔ ان کو معزول کر دیا۔ فرمان صادر ہوا:

اُلحِق سعدٌ بن ابی وقاص فیمَن قبلک.

تم اپنے ساتھیوں کو لے کر سعدؓ بن ابی وقاص کے پاس چلے جاؤ۔

(طبری ص:۸۱۔ج۴)

یعنی انہیں سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کے ماتحت کر دیا۔ یہی بات (سزا) ان کے لئے سب سے زیادہ ناگوار گزری تھی۔

۲۱۷:۔(ب) دوسری طرف عتبہ بن غزوان کو یہ فرمان بھیجا۔ (متن)

إنَّ العلاء بن الحضرمی حَمِلَ جندًا من المسلمین، فأقطَعَهم أهل فارس وعصانی، وأظنّه لم یرد اللّٰه بذلک، فخشیتُ علیهم أن لا ینصُروا أن یغلبوا وینشبوا، فأندب الیهم الناس وأضممهم إلیک من قبلِ أن یحتاجوا.

علاء بن حضرمی نے مسلمانوں کا ایک لشکر اہل فارس کی طرف بھیج دیا ہے۔ اس نے میری نافرمانی کی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ ان کی مدد کے لئے کمک نہ بھیجی گئی تو وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ تم ان کی مدد کے لئے لشکر بھیجو۔ اس سے پہلے کہ وہ تباہ و برباد ہو جائیں ان کو اپنے ساتھ ملا لو۔ (طبری ص:۸۱ ج۴)

حضرت عتبہؓ نے ممتاز افراد پر مشتمل بارہ ہزار کا لشکر روانہ کیا۔ بصرہ کی نئی پود کے جوان بھی شریک ہوئے جنہوں نے بہترین کارکردگی کے جوہر دکھائے۔

۲۱۸:۔ سپہ سالاران عساکر کے نام فرمان

۱۷ھ میں رام ہرمز، تستر اور سوس کے علاقے فتح ہوئے۔ ہرمزان گرفتار ہوا۔ اس وقت یزدجرد مرو میں مقیم تھا۔ خط و کتابت اور سفارتی ذرائع سے ایرانیوں کو مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کرتا رہتا تھا۔ اس نے اہل فارس کو یہ خط لکھا کہ کیا تم اس امر پر خوش ہو کہ مسلمان تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملک پر قابض ہوں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیں۔ اس سے اہل فارس کے جذبات میں ارتعاش پیدا ہوا اور متحد ہو کر مسلمانوں کے مقابلے میں فتح ونصرت کا عزم صحیح کر لیا۔ (سیف)

اہلِ فارس کی ان سرگرمیوں کی اطلاع بارگاہِ خلافت میں پہنچی تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سپہ سالاروں کو یہ فرمان بھیجے۔

۲۲۰،۲۱۹: سعد بن ابی وقاص کے نام فرمان

أن أبعث إلى الأهواز بعثًا كثيفًا مع النعمان بن مُقرن وعَمّل وابعث سُويد بن مُقرن وعبدالله بن ذى السهمين و جرير بن عبدالله الحميرى ، وجرير بن عبدالله البَجَلى فَلْينزلوا بازار الهرمزان حتّٰى يتبيّنوا أمرهُ. (طبرى ص: ۸۳ ج ۴)

''تم نعمان بن مقرن کی سرکردگی میں ایک بھاری لشکر اھواز بھیجو۔ سوید بن مقرن عبداللہ بن ذی سہمین، جریر بن عبداللہ حمیری، جریر بن عبداللہ بجلی کو ہرمزان کے مقابلے روانہ کریں۔ تاکہ وہ اس کے حالات معلوم کر سکیں۔ جلدی کیجئے۔

۲۲۰: دوسرا فرمان ابوموسیٰ اشعری کو بھیجا (متن)

أن أبعث إلى الأهواز جُنْدًا كثيفًا وأمر عليهم سهيل بن عدى، أخا سهل بن عدى وأبعث معه البراء بن مالك وعاصِم بن عَمرو و مجزأة بن ثَور، و كعب بن سور، و عرفجه بن هرثمه وحذيفة بنِ محصّن وعبدالرحمان بن سهل والحصين بن معبد، وعلٰى أهل الكوفة وأهل البصرة جميعًا "أبو سبرة بن أبى ذُهم و كلٌّ من اتاه فمدد لهُ.

تم اہواز ایک بڑا لشکر روانہ کرو۔ اور سہیل بن عدی کے بھائی سہل بن عدی کو سپہ سالار بناؤ۔ ان کی مدد کے لئے براء بن مالک عاصم بن عمرو عجزاۃ بن ثور، کعب بن سور، عرفجہ بن ہرثمۃ، حذیفہ بن محصن، عبدالرحمٰن بن سہل، والحصین بن معبد بھیجو۔ اہل کوفہ وبصرہ کے مشترکہ سپہ سالار ابوسبرۃ بن ابی ذُہم اور جو بھی آئے گا وہ ان کا مددگار ہوگا۔

عمر بن سراقہ کے نام فرمان

فكتب: أن تسير إلى المدينة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمر بن سراقہ مدینہ منورہ پہنچ جائیں۔(ص ۸۶)

۲۲۱:۔ابو موسیٰ اشعری کے نام فرمان

یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے کاتب نے امیر المومنین کو ایک نامہ تحریر کیا: ''من أبو موسٰی'' اس نحوی غلطی پر امیر المومنین نے انہیں تحریر فرمایا: (متن)

إذا أتاک کتابی ھذا فاضرِبْ کاتبک سوطًا واعزلہ عن عملک.

جب میرا یہ مکتوب تمہیں ملے تو کاتب کو تازیانہ ماریں اور نوکری سے علیحدہ کر دیں۔

(فتوح البلدان بلاذری ص ۲۰۷)

۲۲۲:۔قواد عساکر اسلامیہ کے نام فرمان

تستر کی فتح کے بعد مرکز کی ہدایت پر جزء بن معاویہؓ ہرمزان کے تعاقب میں نکلے۔ شغر کے مقام پر ہرمزان کو شکست دی۔ اور دورق کے باشندوں نے جزیہ کی شرط پر صلح کر لی۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے جزء بن معاویہؓ اور حرقوص بن زہیرؓ کو پیش قدمی کرنے سے روک دیا۔ اور یہ مراسلہ بھیجا۔

ان بلزوم ما غلبا علیہ وبالمقام حتّٰی یأتیھا أمرہٗ.

(طبری ص:۷۷ ج۴)

کہ وہ مفتوحہ علاقے میں قیام کریں اور تازہ حکم ملنے تک پیش قدمی نہ کریں۔

ان دونوں نے حکم کی تعمیل کی۔ حضرت جزء بن معاویہؓ نے امیر المومنین سے بہبودِ عامہ کے کام کرنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر نہریں کھدائیں اور اراضی کو سیراب کیا۔

۲۲۳:۔حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو پند نامہ

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسا شخص لے آؤ جو ہمارے حساب کتاب کی پڑتال کرے۔ وہ ایک نصرانی کو لے آئے۔ امیر المومنین نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: تو میرے پاس ایسے شخص کو لے آیا ہے جس کا دین میرے دین کے خلاف ہے۔ ''ریاض النضرۃ'' میں ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے نصرانی کاتب کا تحریر کردہ حساب پیش کیا جسے امیر المومنین نے پسند فرمایا اور کاتب طلب کیا تاکہ وہ یہ تحریر پڑھ کر لوگوں کو سنائے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا وہ نصرانی ہے مسجد میں نہیں آسکتا۔ تو امیر المومنین نے انہیں جھڑکا اور فرمایا:

لا تدنوهم وقد اقصاهم اللّٰه ولا تكرموهم، وقد أهانهم الله فلا تامنوهم وقد خوّنهم اللّٰه وقد نهيتُكم من استعمالِ اهل الكتاب فإنّهم يستحلّون أهل الرشاء.

(إزالۃ الخفاء، شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

ان کو اپنے قریب مت کرو جبکہ اللہ نے انہیں دور کر دیا۔ ان کی تکریم مت کرو جبکہ اللہ نے انہیں ذلیل کر دیا ہے۔ انہیں امین نہ بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خائن قرار دیا ہے۔ میں نے تمہیں اہل کتاب کو معتمد بنانے سے منع کیا تھا کیونکہ رشوت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۲۲۴:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

محمد بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ بصرہ میں نافع ابوعبداللہ نامی ایک شخص تھا وہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور زمین کا ایک قطعہ جو خراجی بھی نہ تھا نہ ہی اس سے کسی مسلمان کو نقصان ہوتا تھا، بطور جاگیر عطا کرنے کی درخواست گذاری تو آپؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمان جاری کیا۔

إن ليست تضرُّ بأحدٍ من المسلمين وليسَتْ من أرض الخراج فأملعُها إيّاه.

جو زمین نہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچاتی ہو نہ خراجی ہو تو وہ اس شخص کو جاگیر میں دے دو۔

(ابوعبید۔ کنز العمال علامہ الہندی رقم ۹۱۳۷)

۲۲۵:۔ محمد بن ابی جمیلہ اعرابی کا بیان ہے کہ اس نے ابوموسیٰ اشعری کے نام امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تحریر کردہ فرمان پڑھا ہے۔

أنّ ابو عبيداللّٰه سألني أرضًا على شاطئِ دجله يحتلي فيها حليةً فإن كانت ليست من أرض الجزية ولا يجرى إليها ماء الجزية فأعطيها إيّاه.

(ابوعبید۔ کنز العمال۔ علامہ الہندی۔ رقم ۹۱۴۸)

ابوعبداللہ نے دریائے دجلہ کنارے زمین کا قطعہ مانگا ہے جس میں سبزیاں اگ سکتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اگر وہ جزیہ والی زمین نہیں ہے اور نہ ہی جزیہ والا پانی اسے سیراب کرتا ہے تحریر قطعہ زمین اسے دے دیں۔

۲۲۶:۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

سوق الاھواز اور دیگر بڑے بڑے قریے سوس، تستر، رام ہرمز اور مناذر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ اہواز مین جاٹوں اور ایرانی اساورہ کا ایک گروہ تھا۔ ان سے شدید جنگ کے بعد مسلمان ان پر غالب آئے اور بہت قیدی ہاتھ آئے۔ ان کو آپس میں تقسیم کرلیا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمان صادر کیا۔ (متن)

أنّهُ لا طاقة لكم بعمارة الارض، فخلُّوا مَا فِي أيْدِيكم من السّبَى واجعلوا عليهم الخراج.

تمام اراضی کی آبادی تمہارے بس کی بات نہیں۔ جو اسیران جنگ تمہارے قبضے میں آئے ہیں انہیں آزاد کردو اور ان پر جزیہ عائد کرو۔

اسیران جنگ کو آزاد کردیا..... (شولیس العدوی) (فتوح البلدان ص ۲۲۵)

۲۲۷:۔ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان

مناذر کے محاصرہ کے دوران حکم صادر ہوا:

أن يخلف عليها ويسير إلى السوس.

مناذر پر کسی کو مقرر کر کے سوس کی طرف گامزن ہوجاؤ۔

مناذر صوبہ اہواز کا اہم ترین گاؤں تھا۔ جو ہر طرف سے دریاؤں اور ندی نالوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے ارد گرد مضبوط فصیل بھی تھی۔ طویل محاصرہ کے بعد شہر پر قبضہ ہوا۔ مسلمانوں نے باشندوں کو غلام بنالیا یہ لوگ زراعت پیشہ تھے۔ امیر المومنین نے انہیں مصالح کے پیش نظر قیدیوں اور غلاموں کو آزاد کردیا جن کی بنا پر اساورہ اور جاٹوں کو آزاد کردیا۔ فرمان کا متن۔

إن مناذر قريةٌ كقرية من القرى السواد، فردُّوه عليهم ما أصبتم.

مناذر بھی سواد کے دیگر گاؤں کی مثال ہے۔ اس لئے وہاں جو کچھ ملا ہے واپس لوٹا دو۔

(مہلب بن ابی صفرہ۔ فتوح البلدان بلاذری ص ۲۲۷، ۲۲۵۔ کنز العمال۔ علامہ الہندی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳۰_۲۲۹:۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

یزدگرد شکست کھا کر اپنے مستقر اصطخر کی طرف چلا گیا۔ اور سپاہ کو سوس بھیجا۔ اسی دوران جلولاء کی جنگ میں شکست کی خبر پا کر یزدگرد اپنے خاص مصاحبوں کے ہمراہ اپنے مرکزی مستقر اصطخر روانہ ہوا اور سپاہ کو سوس کی طرف روانہ کر دیا اس کے ہمراہ تین سو افراد جن میں ستر کے قریب عظیم افراد تھے۔ اس وقت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سوس کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ سپاہ کو مسلمانوں سے مقابلہ دشوار معلوم ہوا تو اس نے سرداروں کے مشورہ سے شیرویہ کو اساروو قوم کے دس افراد کے ہمراہ مصالحت کے لئے ابوموسیٰ اشعری کے پاس بھیجا کہ وہ ان شرائط پر اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں:

"آپؓ کے ساتھ مل کر اہل عرب سے جنگ نہیں کریں گے جبکہ اہل عرب ہمارے ساتھ جنگ کریں تو مسلمان ان کے خلاف ہماری مدد کے پابند ہوں گے۔ ہم جہاں چاہیں گے رہیں گے۔ آپؓ ہمیں بہترین عطیات دیں گے۔ نیز یہ معاہدہ وہ حاکم انجام دے گا جو آپؓ سے بڑا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان شرائط کے بارے میں مرکز کو لکھا تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمان بھیجا۔

اعطیھم ما سالوک. (طبری ص: ۹۰ ج ۴)

جو مطالبہ کرتے ہیں منظور کر لو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے معاہدہ تحریر کیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اور محاصرہ میں مسلمانوں کے ساتھ مل گئے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان میں وہ جوش و خروش نہ دیکھا جس کی انہیں توقع تھی۔ تو آپؓ نے سپاہ سے مشورہ کیا تو وہ کہنے لگا ہم آپ کے مذہب میں نئے نئے ہیں۔ ہماری بصیرت آپؓ کی طرح ہے۔ پھر آپؓ ہمیں بہترین عطیات (وظائف و انعامات) بھی نہیں دیتے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں امیر المومنین کو تحریر کیا تو جواب میں فرمان موصول ہوا۔ (متن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أن ألحقهم على نذرًا البلاء في أفضل العطاء وأكثرُ شيءٍ أخذهُ أحدٌ من العرب. ففرّض لمائةٍ منهم في ألفَينِ ألفَينِ ولستةٍ منهم في ألفين وخمس مائةٍ لسَياه وخُسرو، لَقُبَهُ مقلاص، وشهريار وشهروية، شيروية وأفروزين.

ان کے بہادرانہ کارناموں کے مطابق ان کے لئے اشرف العطاء، بہترین وظائف دیں انہیں زیادہ سے زیادہ حصہ جو کسی عرب کو دیا جاتا ہے دیں۔ ان میں سے چھ افراد "سیاہ، خسرو مقلاص، شہریار، شہرویہ، شیرویہ، اور افروزین" ہر ایک کو ڈھائی ہزار کا عطیہ دیں۔

(طبری: ص ۹۱ ج ۴)

۲۳۲۔۲۳۱: ابوسبرۃ کے نام فرمان

۱۷ھ میں حضرت ابوسبرۃ اپنے لشکر سمیت جندی سابور مقیم ہو گئے۔ جہاں حضرت زِر بن عبداللہ محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ صبح وشام جھڑپیں ہوتی رہیں کہ ایک دن اچانک شہر کے دروازے کھل گئے اور لوگ باہر نکل آئے۔ مسلمانوں نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو انہوں نے جواباً کہا کہ تم نے تیراندازی کے ذریعہ پیغام امن دیا ہم نے قبول کر لیا۔ تحقیق پر پتہ چلا کہ مسلمانوں کے لشکر میں ایک منکف نامی غلام نے تیراندازی کے ذریعے پیغامِ امن دیا۔ مسلمان بولے وہ تو غلام ہے۔ انہوں نے جواباً کہا ہم تمہارے غلام اور آزاد کو نہیں جانتے۔ ہمیں پیغام صلح ملا ہم نے قبول کر لیا۔ ہم اس پر قائم ہیں۔ تمہاری مرضی ہے تو غداری کر لو۔ مسلمان رک گئے اور امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صورتِ حال سے مطلع کیا تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

إنَّ اللّٰه عظّم الوفاء، فلا تكونونَ أوفياء حتّىٰ تَفُو، ما دُمتُم في شكّ أُجيزوهُم، فوفّوا لهُم، وانصَرفوا عنهم.

(طبری ص: ۹۴ ج ۴)

اللہ تعالیٰ نے ایفائے عہد کو بڑی اہمیت دی ہے۔ تم اس وقت تک باوفا نہیں بن سکتے جب تک ایفائے عہد نہ کرو۔ تم ان سے صلح کر لو۔ اور ان کے ساتھ معاہدہ پر قائم رہو۔ اور وہاں سے لوٹ آؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمان کی دوسری روایت

عمر والفائد نے روایت کی مسلمان شہر باج کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ وہ اپنے کیمپ واپس آ گئے۔ ایک ایک غلام نے ان کے لئے امان لکھ دی اور تیر میں باندھ کر ان کی طرف پھینک دی۔ دوسری دن جب مسلمان جنگ کیلئے نکلے تو وہ اپنے قلعے سے نکلے اور کہا یہ تمہاری امان ہے۔ مسلمانوں نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا تو جواب آیا۔

إنَّ العبدَ المسلِمَ من المسلمين، ذمّتهُ كذمّتِهم.

مسلمانوں میں سے ایک غلام کا ذمہ تمہارے ذمہ کی مثل ہے۔

۲۳۳: حضرت سعدؓ کے نام فرمان

حضرت نعمان بن مقرن جہاد پسند کرتے تھے۔ حضرت سعدؓ نے لشکر کا حاکم مقرر کیا۔ خراج وصول کرنے کی ذمہ داری سونپ دی۔ حضرت نعمان نے امیر المومنین کو اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ جہاد میں شریک ہونا چاہتے ہیں اس پر امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھیجا:

إن النّعمان كتَب إلَيَّ يذكُر أنّك إستعملتَهُ على جباية الخراج، وأنّهُ قدْ كَرِه ذلك ورَغِبَ في الجهاد، فابعث به إلى أهمّ وجوهك إلى نهاوند.

(ابن اسحٰق طبری ص:۱۱۴ ج ۴)

نعمان نے مجھے یہ لکھا ہے کہ تم نے اسے خراج وصول کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے مگر وہ اس کام کو ناپسند کرتے ہیں۔ اس لئے تم انہیں نہاوند کے اہم محاذ پر روانہ کر دو۔

۲۳۴: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن مقرن کے نام فرمان

اہل عجم کا بڑا لشکر نہاوند کے مقام پر اکٹھا ہو گیا۔ ان کا سردار ذوالحاجب تھا۔ نعمان بن مقرن کو یہ مراسلہ روانہ کیا۔ (متن)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم. من عبدالله عمر امير المومنين إلى النعمان بن مقرن. سلامٌ عليك. فإنّي أحمَد اللّٰه إليك اللّٰهَ الّذي لا إله إلّا هو، أمّا بعد! فإنّهُ قد بلغَني أنّ جموعًا من الاعاجم كثيرةً قدجمعوا لكم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بمدينة نهاوند. فإذا أتاك كتابي هذا فمُر فَسُر بامرِ الله وبعونِ الله وبنصر الله ممن معك من المسلمين ولا توطينهم وعرًا فتوذيهِمْ ولا تمنعهم حقهم فتكفّرهم ولا تدخلنّهم غيظة فإنَّ رجلًا من المسلمين أحبَّ إليَّ من مأة الف دينار. سلام عليك.

(طبری ص: ۱۱۴/۱۱۵)

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے نعمان بن مقرنؓ کے نام۔تم پر سلامتی ہو۔ میں اللہ کی ثناء کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ نہاوند کے مقام پر اہل عجم کا بڑا لشکر تمہارے مقابلے جمع ہو چکا ہے۔ جونہی میرا فرمان ملے تم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی نصرت وتعاون سے اپنے مسلمان بھائیوں کو لے کر چل دو۔ لیکن انہیں دشوار گزار سے نہ لے جانا جس پر سے انہیں تکلیف پہنچے۔ انہیں دلدلی راستے سے نہ لے جانا نہ ان کی حق تلفی کرنا۔ کیونکہ ایک مسلمان کی جان ایک لاکھ دینار سے زیادہ عزیز ہے۔ والسلام

۲۳۶،۲۳۵:۔حضرت نعمان بن مقرن کے نام فرمان

ابووائل کی روایت کے مطابق حضرت نعمان بن مقرن کسکر کے حاکم تھے۔ انہوں نے امیر المومنین کو عرضداشت بھیجی کہ ان کی اور کسکر کی حکمرانی کی مثال ایسی ہے کہ ایک نوجوان مرد کے پہلو میں بدکار عورت ہو جو اپنے بناؤ سنگھار اور دل لبھانے والے عطر سے دل کو لبھا رہی ہو۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے کسکر کی حکمرانی سے معزول کر کے مسلمانوں کے لشکر میں جہاد کے لئے بھیج دیں۔ ان ایام میں معرکہ نہاوند کا غلغلہ تھا۔ شاہِ عجم یزدجرد نے اپنے خط سے ان کے قلوب کو دفاعِ وطن کے لئے گرما دیا تھا۔ پورے عجم سے تقریباً کم وبیش دو لاکھ کا جم غفیر تھا فیروزان کی قیادت میں جمع تھا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے انہیں فرمان بھیجا۔ (متن)

أن ائتِ الناس بنهاوند ، فأنتَ عليهم. (طبری ص: ۱۲۶ ج۴)

''تم اپنے لشکر کو لے کر نہاوند پہنچو۔ تم ہی ان کے سپہ سالار رہو''۔

مقابلہ میں سب سے پہلے وہی شہادت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

سیف کی روایت کے مطابق نعمان بن مقرنؓ بصرہ میں اور کوفہ کے جرنیل بھی ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تھے۔ یہ ہرمزان کے عہد شکنی کے موقع پر امداد کے لئے آئے تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زربن کلیب اور مقترب رضی اللہ عنہما کے ذریعے یہ فرمان بھیجا۔ (متن)

إنّی قد ولّیتُک حربَهم، فمر قَسُرین وجهک ذاک حتّٰی تأتی ماه، وإنّی قد کتبتُ إلٰی أهل الکوفة أن یوافُوک بِهَا، فإذا إجتَمع جنودک، قَسُرُ إلٰی الفیروزان ومن تجتَمِعُ إلیه من الأعاجم من أهلِ فارس وغیرهم، واستنصروا اللّٰه وأکثِروا من قولِ: "لا حول ولا قوّة إلّا باللّٰه". (طبری ص: ۱۲۶۔ ج۴)

"میں نے تمہیں اہل عجم کی جنگ کا سپہ سالار مقرر کیا۔ لہٰذا تم اپنی منزل کی طرف کوچ کر لو اور اس مقام پر پہنچ جاؤ۔ میں نے اہل کوفہ کو بھی ہدایت کر دی ہے کہ وہ تم سے آملیں۔ جب تمہاری تمام افواج جمع ہو جائیں تو فیروزان اور اہل عجم کی افواج سے مقابلے کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کرو۔ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ (ساری قوت واختیار اللہ کا ہی ہے) کا ورد کثرت سے زبان پر رہے۔

۲۳۸۔۲۳۷: عبداللہ بن عبداللہ کے نام فرمان

سیف سے مروی ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حاکم کوفہ (عبداللہ بن عبداللہ) کو ربعی بن عامر کے ذریعے یہ فرمان بھیجا:

أن إستنفر من أهل الکوفة مع النعمان کذا وکذا، وقد کتبتُ إلیهِ بالتوجّه من الأهوازِ إلٰی ماه. فلیُوافوه بِهَا، ولْیسُر بِهم لهازم. وقد أمّرتُ علیهم حذیفه بن الیمان حتّٰی ینتهی إلی النعمان بن مقرن. وقد کتبتُ إلی النعمان إن حَدَث بک حدثٌ فعلی الناس حذیفه بن الیمان. فإن حدث حذیفة فعلی الناس نعیم بن مقرن.

(طبری ص:۱۲۷، ج۴)

تم ان لوگوں کو جو جہاد میں شرکت کرنا چاہتے ہیں نعمان بن مقرن کے پاس بھیج دو۔ کیونکہ میں نے انہیں اہواز سے ماہ پہنچنے کے لئے تحریر کر دیا ہے۔ تمام فوج ماہ کے مقام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر اس سے مل جائے تا کہ نعمان کی زیر کمان نہاوند کی طرف کوچ کرے۔ اہل کوفہ کی فوج کے حذیفہ بن یمان سالار رہوں گے۔ تا آنکہ وہ نعمان بن مقرن کے پاس پہنچ جائیں۔ میں نے نعمان بن مقرن کو لکھا ہے کہ اسے حادثہ پیش آجائے تو اس کے بعد حذیفہ بن یمان سالار رہوں گے۔ اگر حذیفہ حادثہ کا شکار ہو جائیں تو نعیم بن مقرن سپہ سالار رہوں گے۔

اس موقع پر سائب بن اقرع کو امین مقرر کیا اور فرمایا۔

''اگر اللہ تمہیں فتح دے تو مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم کرنا۔ اس تقسیم میں نہ مجھے دھوکا دینا نہ کوئی برائی کرنا۔ شکست کی صورت میں نہ مجھے اپنی شکل دکھانا اور نہ میں تمہیں دیکھوں گا''۔

(طبری ص: ۱۲۷ ج ۴)

۲۳۹: حذیفہ بن یمان کے نام فرمان

عبدالرحمٰن حنبلی نے ''استخراج لاحکام الخراج'' میں شعبی کی روایت سے یہ خط نقل کیا ہے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا کہ کچھ لوگ لگان لگنے سے پہلے اسلام لے آئے اور کچھ لگان و جزیہ لگنے کے بعد مسلمان ہوئے۔ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ نے فرمان صادر کیا۔ (متن)

أيّما رجل أسلم قبل ان تصنع الخراج علىٰ أرضه وعلىٰ رأسه فخذ من أرضه العشر وائغ عن راسه ولا تأخُذ من مسلمٍ خراجا. وايّما رجل أسلم بعد ما وُضعتِ الخراج علىٰ أرضه ورأسه فخذ من أرضه فقد أحرزنا أرضه قبل أن يسلم.

جو لوگ لگان اور جزیہ لگنے سے قبل اسلام لائے ان سے زمین کا عشر لیں، لگان نہ لیں، مسلمان سے خراج وصول نہ کریں۔ جو لوگ لگان و جزیہ کے بعد اسلام لائے ان سے لگان وصول کریں کیوں کہ ان کی زمین ہماری ملکیت ہو چکی تھی جب وہ غیر مسلم تھے۔

۲۴۰، ۲۴۱: سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان

قیصر روم ہزیمت کے زخموں سے چور رنجیدہ خاطر ہو کر شام سے رخصت ہو گیا۔ جزیرہ کے عیسائیوں کو اس سے تشویش ہوئی، ہرقل سے خط و کتابت کی، ان کی تحریک پر افواج

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کثیر کے ہمراہ حمص پر چڑھائی کا قصد کیا۔ اپنی فوج کے متعدد دستے حمص آنے والے راستوں پر متعین کر دیئے تا کہ اسلامی اجناد کی کمک ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تک نہ پہنچ سکے۔ اس طرح ابوعبیدہؓ عملاً محصور ہو گئے۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اطلاعات پہنچیں تو تمام سالاروں کو بلا بھیجا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قنسرین سے آ پہنچے انہوں نے حمص کے باہر صف آرائی کی۔ دونوں نے اتفاق رائے سے مرکز کو حالات سے آگاہ کیا۔ لیکن اتنی قوت یکجا نہ ہو سکی کہ پورے اعتماد سے مقابلہ کیا جائے تو حمص کے قلعہ میں پناہ لے لی۔ اور برق رفتار مراسلت سے مرکز سے کمک طلب کی۔ ۱۷ھ میں سعد رضی اللہ عنہ کوفہ میں بس چکے تھے۔ یہ فرمان صادر کیا:

أمدِب الناس مع القعقاع بن عَمرو وسرّحْهُم من يومهم الّذى ياتيک فيه كتابى إلى حمص، فإن أبا عبيدةؓ قد أحيط به، وتقدم إليهم فى الجِدّ والحث.

کوفہ کے مسلمانوں کو جنگ کے لئے تیار کریں۔ میرا یہ مراسلہ ملتے ہی قعقاع بن عمرو کی سرکردگی میں فوراً حمص روانہ کر دیں۔ ابوعبیدہؓ کا محاصرہ ہو گیا۔ فوج کو تاکید کریں کہ فوراً حمص پہنچیں۔

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ہنگامی حالات سے نپٹنے کے لئے ہر شہر میں مقررہ تعداد گھوڑے محفوظ کر رکھے تھے کوفہ میں بھی ایسے چار ہزار گھوڑے موجود تھے۔ چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی، ''فرمان ملتے ہی قعقاع بن عمرو جوش و جذبہ سے اہل حمص کی مدد کو پہنچیں''۔

سرّحْ سُهيل بن عدى إلى الجزيرة فى الجندِ وَلُيات الرّقّه. فإن أهل الجزيرة هم الّذين أستشاروا الرومَ على أهل حِمص وإن أهل قرقيساء لهم سلَفَ ثم لينقضًا حرّان والرُّها. وَسرّخ عياضا فإن كا قتال فقد جعلتُ أمرهم جميعًا إلى عياض بن غنم.

سہیل بن عدی کو لشکر دے کر جزیرہ کے شہر رقہ روانہ کر دیں۔ اہل جزیرہ ہی نے رومیوں کو حمص پر حملہ کے لئے اُکسایا ہے۔ اہل قرقسیاء ان سے بھی آگے ہیں۔ پہلے بھی یہ حرکت کی ہے۔ عبداللہ بن عتبان کو نصیبین روانہ کر دیں۔ یہ دونوں لشکر حران اور رہا جائیں۔ ولید بن عقبہ کو جزیرہ کے عرب قبائل، ربیعہ اور تنوح پر مامور کریں۔ عیاض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن غنم کو بھی روانہ کر دیں۔ جنگ ہونے کی صورت میں عیاض بن غنم ان کے سارے امور کے نگران ہوں گے۔

عساکر اسلامیہ ہر جانب سے روانہ ہو گئیں۔ قعقاع بن عمرو چار ہزار فوج کے ہمراہ کوفہ سے، عیاض بن غنم اور جزیرہ کے دوسرے سالار بحر و بر سے حرکت میں آ گئے۔ سہیل بن عدی رقہ کی طرف کوچ کر گئے۔ یہاں تک کہ امیر المومنین خود بھی ابوعبیدہؓ کی امداد کے لئے جابیہ میں فروکش ہوئے۔ انہیں فتح کی اطلاع دی گئی نیز یہ بھی لکھا کہ امدادی کمک فتح کے تین دن بعد پہنچی۔ امیر المومنین نے انہیں جواب دیا کہ "ان کو بھی مال غنیمت میں شریک کریں۔ اللہ اہل کوفہ کو جزائے خیر دے۔ وہ اپنی حفاظت بھی کرتے ہیں اور دوسرے شہروں کی امداد بھی کرتے ہیں"۔ (جریر طبری)

۲۴۲:۔ فارس اور اہواز کی حدود پر متعین مسلمان جرنیلوں کے نام فرمان

أن أشغلوا فارس عن إخوانكم وموطوا بذلك أُمَّتكم وأرضَكم وأقيموا على حدودِ ما بين فارس والاهواز حتّى ياتيكم امرى.

(طبری ص: ۱۲۷ ج ۴)

اہل فارس (عجم) اپنے بھائیوں (مسلمان) کی طرف آنے سے روکیں۔ اس طرح اپنی قوم اور سرزمین کے دفاع معاونت کریں۔ نیز فارس اور اہواز کی درمیانی سرحد پر اس وقت ڈٹے رہیں یہاں تک تمہارے میرا (دوسرا) فرمان نہ آئے۔

۲۴۳: حضرت نعمان بن مقرن کے نام فرمان

اہل کوفہ قریب کے مقام حضرت نعمان بن مقرن کے لشکر سے آ ملے۔ اس موقعہ پر یہ فرمان موصول ہوا۔ (متن)

إنَّ معك حدَّ العرب ورجاء هم في الجاهلية فأدخِلْهُم دون من هُو دونهم في العِلم بالحرب، وأستعِنْ بهم وأشرِبْ برأيِهِم، وسئل طليحةؓ وعمروًا و عمرًا، ولا تعرِّفهم شيئًا. (طبری ص: ۱۴۷، ج ۴)

تمہارے ہمراہ عرب کے نامور سردار ہیں، ایسے افراد بھی ہیں جنہوں نے قابل قدر کارنامے سرانجام دیے۔ اس لئے جنگی امور میں ان سے کم مرتبہ کے لوگوں کی بجائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہیں اپنے قریب رکھیں۔ان کی خدمات سے استفادہ کریں۔ان کی رائے اور مشورہ پر عمل کریں۔طلحہؓ،عمرو اور عمر سے خدمات ضرور لیں۔مگر کوئی اہم کام ان کے سپرد نہ کریں۔

۲۴۴:۔عراق کے سپہ سالاروں کے نام فرمان

۲۱ھ میں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ شاہ عجم یزدگرد اپنی رعایا کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اُکساتا رہتا ہے۔جب تک اس کا سر نہیں کچلا جاتا وہ اپنے اس طرز عمل سے باز نہیں آئے گا۔اس کی مملکت میں فارس اور آذربائیجان دو بازو تھے۔جبکہ اصفہان اس کا سر تھا۔اس مقصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کو حکم دیا کہ سرزمین عجم میں گھس جائیں اور فارس کی افواج جہاں کہیں بھی ہوں ان کا تعاقب کریں۔بصرہ اور گردنواح کی افواج کرمان اور اصفہان کی طرف کوچ کریں۔جبکہ کوفہ کے عساکر اصفہان اور آذربائیجان کی طرف کوروانہ ہوں۔اور اس کے مقبوضات کو فتح کرلیں۔اس حوالے سے متعدد تبدیلیاں بھی کیں۔اور فرمان جاری کئے۔اہل کوفہ کے لئے علَم بھی تیار کرائے جو کوفہ کے حاکم زیاد بن حنظلہ نے تقسیم کئے۔ایک علَم نعیم بن مقرن کو عطا ہوا۔اہل ہمدان نے عہد شکنی کی تھی۔ان کی سرکوبی کے لئے نعیم بن مقرن کو فرمان بھیجا۔(متن)

۲۴۵:۔نعیم بن مقرن کے نام فرمان

سِرْ نحو همدان فإنّ فتح اللّٰه علٰی یدیک. فإلی ما وراء ذلک فی وجهک ذلک إلی خراسان.

(طبری ص: ۱۴۸ ج۴)

ہمدان کی طرف بڑھو۔اگر ہمدان تمہارے ہاتھوں فتح ہو جائے تو اس سے آگے اپنے راستہ پر خراسان تک بڑھتے چلے جاؤ۔

عبداللہ بن فرتد اور بکیر بن عبداللہ کو آذربائیجان کی مہم سپرد کی۔ان کے راستے تبدیل کردیئے۔

۲۴۶:عبداللہ بن عبداللہ کے نام فرمان

عبداللہ بن عبداللہ جلیل القدر صحابی اور بہادر انسان تھے۔ان کو بھی علَم عطا ہوا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اصفہان جانے کا حکم ملا۔ فتح نہاوند کے بعد پیش قدمی کرنے کا فیصلہ ہوا تو فرمان میں جاری ہوا۔(متن)

أن سِرْ من الكوفة حتّى تنزل المدائن، فأندبهم ولا تنتخبهُم واكتب إليَّ بذلك.

تم کوفہ سے روانہ ہو جاؤ۔ اور مدائن جاؤ قیام کرو۔ وہاں لوگوں کو جہاد میں شرکت کی دعوت دو۔ لیکن ان کا انتخاب نہ کرو۔ بلکہ اس بارے مجھے اطلاع دو۔

دراصل امیر المومنین انہیں اصفہان کے محاذ بھیجنا چاہتے تھے۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کی مدد کے لئے بھیجا۔

۲۴۷:۔ قیصر روم کے نام فرمان

جزیرہ کی مہم کے دوران قبائل کو مسلمانوں کی مدد کی دعوت دی گئی۔ اس دعوت کو قبیلہ ایاد کے علاوہ سب نے قبول کر لیا۔ اور قبیلہ ایاد کے کئی ہزار افراد ترک سکونت کر کے رومی حکومت کے پاس چلے گئے۔ ولید بن عتبہ نے اس کی اطلاع مرکز کو دی تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دھمکی آمیز فرمان شاہِ روم کو تحریر فرمایا (متن)

بلَغَنِي أنّ حيًّا من أحيا العرب ترك دارنا وأتى دارك. فوالله لنخرجنّه، أو لينبذن إلى النصارى ثم لنخرجنهم إليك.

(تاريخ ابن خلدون)

مجھے معلوم ہے کہ ایک عرب قبیلہ تمہاری قلمرو میں چلا گیا ہے۔ تم اسے فوراً واپس کر دو ورنہ ہم دار السلام کے عیسائیوں سے معاہدہ ختم کر دیں گے اور ان سب کو تمہاری قلمرو کی طرف جلاوطن کر دیں گے۔

(تاریخ ابن خلدون)

۲۴۹: اہل کوفہ کے نام مراسلہ

اہل فارس نے مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ کے لئے زبردست فوجی تیاریاں شروع کر دیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کے خلاف شر پسندوں کی شکایت پر مرکز کو کوفہ میں انتظامی تبدیلیاں کرنے پر مجبور کر دیا۔ نہاوند کی فیصلہ کن جنگ کے پیش نظر عبداللہ بن عبداللہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گورنر مقرر کیا گیا۔ بعد ازاں انہیں ایک فوجی مہم پر مامور کیا گیا۔ اہل کوفہ کی عصبیت اور مفسدانہ رجحانات دور کرنے اور تربیت کے لئے ضروری تھا کہ موثر انتظامیہ متعین کی جائے۔ گورنر کے منصب فرائض دو حصوں میں تقسیم کر دیئے۔ اور مرکز سے دو آدمی بھیجے گئے۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ انتظامی سربراہ جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تعلیم و بیت المال کی ذمہ داری تفویض کی گئی۔ اور یہ فرمان جاری کیا۔ (متن)

إنّی قد بُعِثُ إلیکم لعمّارِ بن یاسرًا میسرًا و عبداللّٰه بن مسعودٌ معلّمًا ووزیرًا وهُما من النجباء من اصحابِ رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم من أهلِ بدرٍ. فاقتدوا بهما واسْمَعوا من قولِهما وقد اٰمرتکم بعبد اللّٰه علٰی نفسی. قال عمرؓ فی عبداللّٰه بن مسعودٌ کنیفٌ ملیءَ علمًا.

(ازالة الخفاء شاه ولی الله دهلوی)

میں عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں۔ دونوں شرفاء اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اور اہل بدر میں سے ہیں۔ ان دونوں کی اقتدا کریں۔ ان کی بات سنیں اس پر عمل کریں اور یہ یقین کر لیں، تمہاری بہتری کی خاطر عبداللہ بن مسعودؓ کو اپنی ذات پر ترجیح دی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ تو علم سے بھرا ہوا تھیلا ہے۔

۲۵۰: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام فرمان

ایک شخص نے کوفہ کے بیت المال سے چوری کر لی تو گورنر نے امیر المومنین کو خط تحریر کیا تو جواب ملا (متن)

لیسَ علیه قِطعٌ. (المسعودی)

اس کے ہاتھ نہ کاٹیں۔ (المسعودی)

(کتاب الخراج امام ابو یوسف ص ۱۷۱)

۲۵۱: اہل کوفہ کے نام فرمان

إنّی بعثُ إلیکم عمار بن یاسِر أمیرًا وجعلتُ عبدالله بن مسعود معلّمًا ووزیرًا وَ وَلّیتُ حذیفه بن الیمان ما سَقَتْ دِجله وما ورائها ، وولّیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن حنيف الفرات وما سقى. وفرض لهم كلّ يوم شاةً بينهم شطرها وسواقطها لعمّاربن ياسر وشطر الأخر بين هذين.

(طبری ص:۱۳۹ج۴)

میں نے عمارؓ بن یاسر کو امیر بنا کر بھیجا ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم اور وزیر مقرر کیا ہے۔ حذیفہؓ بن یمان کو دریائے دجلہ کے سیراب کردہ علاقے اور اس کے نواح پر مقرر کیا ہے جبکہ عثمانؓ بن حنیف دریائے فرات کے سیراب کردہ علاقہ پر والی ہوں گے۔ ان تینوں کے لئے ایک بکری روزینہ مقرر کیا۔ جس کا آدھا حصہ مع ہوافظ (سری پائے) عمار بن یاسر کیلئے، دوسرا آدھا حصہ باقی دونوں کے لئے۔

۲۵۲:۔ حضرت عبداللہ کے نام فرمان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ والیٔ کوفہ بنے تو عبداللہ کو یہ فرمان بھیجا۔ (متن)

أن سير إلى اصفهان وزياد على الكوفة وعلى مقدّمتك عبدالله بن ورقاء الرياحي وعلى مجنّبتك عبدالله بن ورقاء الأسدي و عصمة بن عبدالله. (طب ۱۳۹ ج ۴)

تم اصفہان روانہ ہو جاؤ۔ اور زیاد کوفہ میں ہوں گے۔ تمہارے ہراول دستے پر عبداللہ بن ورقاء ریاحی، تمہارے دونوں بازوؤں پر عبداللہ ورقاء اسدی اور عصمۃ بن عبداللہ ہوں گے۔

۲۵۳:۔ حضرت عبداللہ فوج کے ہمراہ اصفہان روانہ ہوئے۔ راستہ میں اہل اصفہان سے جھڑپ ہوئی۔ جس میں انہیں شکست ہوئی۔ اس زمانے میں اصفہان کا حاکم فاذوسفان تھا۔ ''جی'' کے مقام پر آمنا سامنا ہوا۔ فاذوسفان نے حضرت عبداللہ کو تجویز دی کہ خون خرابہ کرنے کی بجائے تم میرے ساتھ مقابلہ کے لئے نکلو۔ اس انفرادی مقابلہ میں فاذوسفان نے پہلے حملہ کیا۔ مگر حضرت عبداللہ معجزانہ طور پر بچ گئے۔ تو ذوسفان کہنے لگا میں نے تمہیں مرد کامل پایا ہے۔ حضرت عبداللہ نے اس کی شرائط پر صلح کر لی۔ امیر المومنین نے مسلمانوں کی فتح کی خبر پا کر یہ نامہ مبارک ارسال کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أن سِرْ حتّٰی تقدّم علٰی سُهیل بن عدی فتجامعه علٰی قتال من یکرَمان وخلّف فی جیّ من بقی عن جیّ. واستخلف علٰی إصبهان السّائب بن الأقْرَع.

(طبری:۱۴۱ج۴)

''تم یہاں سے راونہ ہو جاؤ اور کرمان پہنچ کر سہیل بن عدی سے مل کر اہل کرمان سے جنگ کرو۔ شہر کے باقی ماندہ لوگوں کو چھوڑ دو۔ اور سائب بن اقرع کو اصفہان پر جانشین مقرر کرو''۔

۲۵۴:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ امداد کے لئے آئے تھے۔ حضرت عبداللہؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ جی میں داخل ہوئے تو یہ فرمان موصول ہوا تھا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معاہدہ اصفہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یہ عہد نامہ عبداللہ کی طرف سے فاذوسفان اور اہل اصفہان اور گرد و پیش کے تمام باشندوں کے نام ہے۔ جب تک جزیہ ادا کرتے رہو گے امان میں رہو گے۔ یہ جزیہ تمہاری استطاعت کے مطابق ہوگا۔ ہر بالغ انسان ہر سال یہ جزیہ اپنے حاکم کو دینے کا پابند ہوگا۔ تم پر مسلمانوں کو راستہ بتانے اور راستے درست رکھنے اور ایک دن کی مہمان داری لازم ہوگی۔ تم مسلمانوں کی خیر خواہی کرو گے۔ جب تک فرائض کی بجا آوری کرتے رہو گے تمہاری حفاظت کی جائے۔ معاہدہ کی شرائط کی خلاف ورزی پر مسلمان تمہاری حفاظت کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ جو مسلمان کو گالی دے گا اسے سزا ملے گی جو زدوکوب کرے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(طب ۱۴۱:ج۴)

اس معاہدہ کی تحریر کے بعد عبداللہ کو سہیل بن عدی کے پاس کرمان پہنچنے کی ہدایات ملیں۔

۲۵۵،۲۵۶: ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

ابوموسیٰ اشعریؓ نے امیر المومنین کو تحریر کیا کہ سواد کے معارک میں کالے رنگ کے گھوڑے مسلمانوں کے ہاتھ آئے ہیں۔ مالِ غنیمت میں ان کا حصہ کیا ہونا چاہئے؟ تو یہ فرمان صادر ہوا۔

تلک البراذین، فما قارب العتاق منها، فاجعَل لهُ سَهمًا واحدًا وانغ ما سواک.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ ترکی النسل گھوڑے ہیں کارکردگی کے لحاظ سے اگر یہ عربی النسل گھوڑوں کے ہم پلہ ہوں تو مالِ غنیمت میں سے انہیں ایک حصہ دیں۔ دوسروں کو کچھ نہیں۔ (الجوزبانی)

زیادہ بن جبیر نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کو پناہ دی تو اس سے مشورہ مانگا تو وہ کہنے لگا۔ ''ان فارس الیوم راس وجناحان '' کہ ''کسریٰ کے دو بازو اور ایک سر ہے۔'' آپؓ نے پوچھا سر کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا ''وہ نہاوند میں ہے۔'' اس کے ساتھ اساورۃ کی فوج ہے۔ ہرمزان نے کہا اس کے دو بازو کاٹ دیں تو سر خود بخود ختم ہو جائے گا۔ آپؓ نے فرمایا ''اللہ اس کا سر کاٹ دے گا تو دونوں بازو خود بخود ختم ہو جائیں گے'' آپؓ نے مہم پر خود جانے کا ارادہ کیا۔ مگر صحابہ کی مخالفت پر رک گئے۔ اور مختلف افواج کی روانگی کا فرمان جاری کیا۔ (متن)

ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام

أن سِرْ بِاهل البصرة.

تم اہل بصرہ کے ہمراہ نہاوند کوچ کرو۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے نام

أن سِرْ بِأهل الكوفة حتّى يجتَمعوا جميعا بنهاوند إذا التقيتم فأمير كم النعمان بن مقرن المزني.

تم اہل کوفہ کے ہمراہ کوچ کرو۔ جب تمام فوجیں نہاوند میں جمع ہوں اور عجمیوں کے ساتھ مقابلہ ہو تو تمہارا نعمان بن مقرن مزنی ہوگا۔

۲۵۷: نعیم بن مقرن المزنی کے نام فرمان

حلوان کی شکست کے بعد یزدجرد نے ہر طرف خط و کتابت کی۔ اس کے پاس تقریباً ساٹھ ہزار عدد (بعض روایات کے مطابق ایک لاکھ) کا لشکر جمع ہو گیا۔ ان کا سپہ سالار مروان شاہ ذوالی جب مقرر کیا۔ ان جنگی تیاریوں کی خبر عمار بن یاسرؓ نے مرکز کو دی تو امیر المومنین نے حکم دیا:

كَتَبَ إِلَى النعمان بن المزني.

نعمان بن مقرن المزنی کو امیر لشکر کا حکم دیا۔ (فتوح البلدان بلاذری ص ۱۸۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت سائب بن الاقرع نعمان بن مقرن کے پاس تھے۔ نعمان بن مقرن کو سپہ سالار بنایا۔ اور ہدایت کی کہ اگر تم شہید ہو جاؤ تو حذیفہ بن یمان امیر ہونگے۔ وہ بھی کام آئیں تو جریر بن عبداللہ بجلی امیر ہوں گے۔ اگر وہ بھی کام آئیں تو مغیرہ بن شعبہ امیر ہوں گے۔ اگر وہ بھی کام آجائیں تو اشعث بن قیس امیر ہوں گے۔

۲۵۸: حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

معرکہ نہاوند میں مشرکین کو ہزیمت ہوئی۔ عساکر اسلامیہ نے اپنے اپنے دیس کی راہ لی۔ اہل حجاز نے حجاز اور اہل بصرہ بصرہ چلے گئے۔ حذیفہ بن یمان کوفہ جاتے ہوئے نہاوند میں ٹھہر گئے۔ آذربائیجان پر حملہ کیا اور آٹھ لاکھ درہم پر صلح ہوئی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ نامہ مبارک ارسال کیا۔ (متن)

إنّكم بأرض طعام ولباسهم الميتة فلا تاكلوا الاذكياء ولا تلبسوا الاذكياء. يريد الضرا.

(زید بن وہب۔ فتوح البلدان بلاذری ص ۱۹۷)

تم ایک ایسے ملک میں جاؤ جہاں خوراک مردار اور لباس پلید ہے۔ تم وہاں کوئی چیز حلال کیے بغیر نہ کھانا اور کوئی بھی کپڑا پاک کیے بغیر نہ پہننا۔ اس سے مراد پوستین تھی۔

۲۵۹:۔ عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

عتبہ بن فرقد آذربائیجان کے والی بنے تو انہوں نے حیس حلوہ تیار کیا اسے چمڑے اور نمدے سے بند کیا اور اپنے آزاد کردہ غلام سحیم کے ہاتھ امیر المومنین کے پاس بھیجا۔ امیر المومنین نے دریافت کیا کہ دینار لائے ہو یا درہم۔ ساتھ ہی کھولنے کا حکم دیا۔ حلوہ چکھا اور فرمایا مزیدار ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ کیا تمام مہاجرین نے سیر ہو کے کھایا؟ سحیم نے کہا ''نہیں! یہ صرف آپؓ کے لئے ہے'' اس پر عتبہ کو نامہ مبارک تحریر کیا۔ (متن)

أما بعد! فليس كدك ولا كدّ أمّك ولا كدّ أبيك لا تأكل إلّا ما يشلّج منه المسلمين في رِحالِهم.

عثمان نهدی. (فتوح البلدان بلاذری. ص ۱۹۷)

امابعد! یہ نہ تیری کاوش کا ثمر ہے نہ تیری ماں کی مشقت کا۔ نہ تیرے باپ کی کوشش کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھل ہے۔ ہم ایسی کوئی چیز نہیں کھاتے جو تمام مسلمانوں کے گھروں میں کافی مقدار میں نہ ہو۔

۲۶۰، ۲۶۱: حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

جنگ نہاوند کے شکست خوردہ سپاہیوں کے تعاقب میں نعیم بن مقرن ہمدان پہنچے تو خسرو شنوسہ نے ان سے مصالحت کر لی۔ لیکن ان کے واپس لوٹنے کے بعد اس نے عہد شکنی کی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان بھیجا:

ان سِرْ حَتّٰی تَاْتِی هَمدان، وابْعث علٰی مقدّمتک سوید بن مقرن. وعلی تجنبتیک ربعی بن عامر و مهلهل بن زید هذا طائی وذاک تمیمی. (طبری ص: ۱۴۷ ج ۴)

ہمدان پہنچو۔ اپنے لشکر کے ہراول پر سوید بن مقرن اور دونوں بازوؤں پر ربعی بن عامر اور مہلہل بن زید کو مقرر کرو۔ یہ طائی ہے اور وہ تمیمی۔

حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ صف آرا ہو کر ثنیۃ العسل (شہد کی گھاٹی) پر پہنچے۔ شہد کی گھاٹی اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب عجمیوں کا سردار فیروزان بھاگتا ہوا اس گھاٹی میں آیا تو یہ شہد سے لہرے جانوروں سے بھری ہوئی تھی۔ راستہ نہ ملنے پر فیروزان واپس لوٹا اور گرفتار ہو کر اپنے انجام کو پہنچا۔

پھر حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ نے ہمدان کا محاصرہ کر لیا۔ شہر والوں نے صلح کی درخواست کی تو آپؓ نے اسے قبول کر لیا۔

حضرت نعیم بن مقرن کے قاصد نے فتح کی بشارت دی تو امیر المومنین نے حمد و ثناء کی اور یہ فرمان بھیجا: (متن)

فاستخلف علٰی همدان. وامدد بکیر بن عبدالله بسماک بن خرشه وسِرْ حتّٰی تقدم الرّی فتلقٰی جمعَهم ثم أقِم بِها، فإنّها أوسط تلک البلاد وأجمعها لما تُرِیدُ.

(طب ۱۴۹. ج ۴)

ہمدان پر اپنے جانشین کا تقرر کرو۔ بسماک بن خرشہ کے ذریعے بکیر بن عبداللہ کو مدد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فراہم کریں۔ وہاں سے کوچ کر کے ''رے'' آؤ۔ اور وہاں دشمن کی فوج سے مقابلہ کرو۔ پھر یہیں قیام کرو۔ ری کا شہر تمام شہروں کے مرکز میں واقع ہے اور ان تمام شہروں پر حاوی ہے۔ اور اس میں تمہارے مقصد کے حصول کے لئے ساری خصوصیات موجود ہیں۔

۲۶۲:۔ حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ نے حسب فرمان یزید بن قیس کو اپنا جانشین مقرر کیا اور اپنے لشکر کے ہمراہ ''رے'' کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت سیاہ وخش ''رے'' کا حکمران تھا۔ اس نے دیناوند، طبرستان اور قومس سے مدد طلب کی اور کہا ''یہ لوگ ''رے'' میں قیام کریں گے تو پھر تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ انہوں نے متحد ہو کر شہر کے پہلو میں واقع پہاڑ کے دامن میں جنگ کا آغاز کیا دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لیکن زینبی نے خفیہ راستے مسلمانوں کو شہر میں داخل کر دیا۔ حضرت نعیم بن مقرن نے شبخون مارا اور رے فتح ہو گیا۔ حضرت نعیم نے زینبی کو وہاں کا حاکم بنا دیا۔ حضرت نعیم بن مقرن نے مضارب عجلی کے ذریعے فتح کی خبر بھجوائی تو امیر المومنین نے فرمان بھیجا۔ (متن)

أنْ قدِم سويد بن مقرن إلٰى قومس وابعث علٰى مقدّمة سِماك بن مخرمه وعلٰى مجنّبتيه عتبه بن النهاس وهند بن عَمرو الجملي.

(طبری ص: ۱۵۱، ج ۴)

سوید بن مقرن کو قومس روانہ کر دو۔ اس کے ہراول دستے پر سماک بن مخرمہ کو مقرر کرو اور اس کے دونوں بازوؤں پر عتبہ بن نہاس اور ہند بن الجملی کو مقرر کرو۔

سوید بن مقرن نے جزیہ کے بدلے ان کے مال و جان اور مذہب کی حفاظت کا ذمہ لیا۔

۲۶۳:۔ حضرت نعیم بن مقرنؓ کے نام فرمان

حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ ہمدان کو فتح کیا، اواج روز سے ''رے'' کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمان بھیجا۔ (متن)

ان يبعث سماك بن خرشه الأنصاري مدًا لبكير بن عبدالله بأذربانيجان. (طبری ص: ۱۵۴ ج ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ ''آذربائیجان میں بکیر بن عبداللہ کی مدد کے لئے سماک بن خرشہ نصاری کو روانہ کریں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس فرمان پر عملدرآمد ملتوی کر دیا۔ رے کی فتح کے بعد انہوں نے سماک کو آذربائیجان روانہ کر دیا۔

۲۶۴: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

یزدگرد سرو میں مقیم تھا۔ مقدس آگ بھی یہاں منتقل کر لی اور آتشکدہ تعمیر کرایا۔ وہ یہاں پرسکون ہو کر رہنے لگا تو اہل عجم کے غیر مفتوحہ علاقوں سے خط و کتابت شروع کر دی اور انہیں مسلمانوں کے خلاف ورغلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہل فارس اور ہرمزان نے عہد شکنی کی۔ یزدجرد کی ان سرگرمیوں کی بناء پر امیر المومنین نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ ان علاقوں میں گھس کر اس عہد شکنی اور باغیانہ رویہ کی سزا دی جائے۔ حضرت احنف بن قیسؓ نے خراسان میں داخل ہو کر ہرات پر قبضہ کر لیا اور مرو شاہ جہان میں فروکش ہوئے۔ جب تمام افواج پہنچ گئیں تو حارثہ بن نعمان باہلی کو جانشین مقرر کر کے یزدگرد کے تعاقب میں نکلے۔ بلخ میں مسلمانوں کی افواج نے یزدگرد کو شکست دی۔ وہ دریا پار کر کے بھاگ گیا۔ فرمانہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ امیر المومنین کو سرو اور بلخ کی فتح کی خبر ملی تو فرمایا ''وھو سید اھل المشرق'' ''احنف اہل مشرق کے سردار ہیں''۔ اور یہ فرمان بھیجا: (متن)

أمّا بعد! فلا تجوزَنَّ النَّهر واقْتصر على ما دونه وقد عرفتم بأيِّ شيءٍ دخلتم على خراسان فداوِموا على الَّذي دخلتم به خراسان يدم لكم لانصر. وإيّاكم أنْ تعبروا، فتنفضّوا. (طبری: ص ۱۶۸ ج ۴)

تم دریا عبور نہ کرنا بلکہ اس سے پہلے علاقے میں مقیم رہو تم جن خصوصیات کے ساتھ خراسان میں داخل ہوئے ہو ان پر ہمیشہ قائم رہو گے تو فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی۔ دریا عبور کرنے سے پرہیز کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

قاصد اور وفد نے فتح کی بشارت اور مال غنیمت کے ساتھ مدینۃ الرسولؐ میں بارگاہِ خلافت میں حاضری دی تو امیر المومنین سے فرطِ انبساط میں مومنوں کو جمع کیا اور خطبہ ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"یہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت و دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ خواہ مشرکین اس بات کو کتنا ہی ناپسند کریں۔ اللہ ہی تمام تعریفوں اور حمد و ثناء کا سزاوار ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے بندوں کو فتح و نصرت سے ہمکنار کر دیا۔ سن لو! کہ اللہ نے مجوسیت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ان کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ اب وہ اپنے ملک کی چپہ بھر زمین پر قابض نہ رہ سکیں گے جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے"۔

۲۶۵: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

فتح مدائن کے بعد مسلمانوں کو ایک قبر ملی جس میں ایک آدمی دفن تھا اس کے کپڑے سونے کی تاروں سے گاڑھے ہوئے تھے۔ قبر سے بہت سا مال و دولت بھی ہاتھ لگا، مجاہد یہ سب مال گورنر کوفہ حضرت عمار بن یاسر کے پاس لائے۔ انہوں نے سارا حال لکھ کر امیر المومنین کو بھیجا تو یہ مراسلہ ملا۔

أن أعطِهم إيّاه ولا تنزعهُ منهم.

"یہ سب کچھ انہیں دے دیں اور اس میں سے کچھ نہ لیں"۔

(رباح، ابن ابی شیبہ کنز العمال علامہ الہندی حدیث رقم ۱۶۸۶۹)

۲۶۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

جنگ نہاوند کے موقع پر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ والی کوفہ کمک لے کر پہنچے تو مسلمان فتح سے ہمکنار ہو چکے تھے۔ نو واردوں نے مالِ غنیمت سے حصہ مانگا تو فاتح فوج نے دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمار بن یاسرؓ نے یہ معاملہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا تو یہ فرمان صادر ہوا۔

إنّما الغنيمة لِمَن شهد الوقعة.

مالِ غنیمت میں سے حصہ اسی شخص کو ملے گا جو جنگ میں حاضر تھا۔

(طارق بن شہاب۔ کنز العمال علامہ الہندی۔ رقم ۱۱۵۳۷)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

ایک آدمی نے کسی انسان کے گلے سے ہار نوچ لیا۔ اسے عمار بن یاسرؓ کے پاس لایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ امیر المومنین کو تحریر کر کے بھیجا تو مراسلہ صادر ہوا۔(متن)

ان ذاک عادِی الظهيرة ، فأنهكه عقوبة ثم حلّ عنه ولا تقطعة.

''یہ کھلی چیز پر ڈاکہ ہے۔تم اسے کوئی سزا دو پھر اسے چھوڑ دو۔لیکن ہاتھ نہ کاٹو۔

(حضرت شعبیؒ کنز العمال علامہ الہندی رقم۔۱۱۷۷۹)

۲۶۷۔عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

۱۶ھ میں سوادعراق پر قبضہ کی تکمیل ہوگئی تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف کو دریائے فرات سے سیراب ہونے والے علاقے کی مساحت کے لئے منتظم مقرر کیا۔(شعبی)

بلاذری نے یحییٰ بن آدم کے حوالے سے تحریر کیا کہ عثمان بن حنیف اور حذیفہؓ بن یمان کو اس کام پر مامور کیا۔ان دونوں نے علاقہ سواد کی پیائش کی۔کل زمین تین کروڑ ساٹھ لاکھ جریب بنی۔پیائش کے بعد تشخیص کے لئے مرکز سے رجوع کیا۔تو یہ فرمان صادر ہوا۔

إفرض الخراج علىٰ كلّ جريب عام او غامر عمل ..... او هم بى عملى درهمًا وقفنيرًا وافرِض على الكرم كل جريب عشرة دراهم وعلى الرطب خمسة واطعمهم النحل والشجر.

''ہر جریب زمین پر خواہ وہ زیر کاشت ہو یا نہ ہو۔ایک درہم اور ایک قفیز جنس لگان لگائیں۔انگور کے باغ کے ہر جریب پر دس درہم اور رطبہ، ہر قسم کی سبزیوں پر پانچ درہم۔لیکن کھجور اور دوسرے ثمر آور درختوں پر ٹیکس نہ لگائیں''۔

جریب زمین کے قطعہ کو کہتے ہیں جو ساٹھ مربع گز کے برابر تھا۔قفیز پیمانہ تھا۔امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر جریب پر خواہ عامر (آباد) یا غامر (غیر آباد) لیکن پانی اس تک پہنچتا ہو، ایک درہم، اور جنس کا ایک قفیز خراج مقرر کیا۔رطبہ (ہر قسم کی سبزی) کے ایک جریب پر پانچ درہم اور پانچ قفیز اور درختوں کے جریب پر دس درہم اور دس قفیز اور آدمیوں پر فی کس چالیس، چوبیس اور بارہ درہم خراج مقرر کیا۔گندم فی جریب چار درہم۔روئی کے ایک جریب پر پانچ درہم۔سرکاری صاع آٹھ رطل کا تھا۔قفیز چھ سیر کے برابر تھا۔

بندوبست کے سال عراق کا کل خراج آٹھ کروڑ ساٹھ لاکھ درہم سالانہ تھا۔دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سال لگان کم ہوا تو افتادہ زمین ہی زیر کاشت لائی گئی تو کل خراج تقریباً دس کروڑ درہم تک پہنچ گیا۔ (ابن خلدون)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حکمت عملی بصیرت و دانش کا مظہر تھی۔ اہل سواد کو ان کی اراضی پر برقرار رکھا۔ اراضی پر خراج اور سروں پر جزیہ عائد کیا۔ اراضی کو تقسیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا "پھر ان مسلمانوں کے لئے کیا بچے گا جو بعد میں آئیں گے نیز میں ڈرتا ہوں کہ اگر اسے تقسیم کر دوں تو تم آپس میں پانی پر بھی فساد کرو گے"۔

(ابراہیم نخعی، بلاذری) ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ دہلویؒ

۲۶۸: عتبہ بن فرقد کے نام فرمان

عراق میں پیش قدمی کے منصوبہ کے حوالہ سے آذربائیجان کے دو افسر مقرر کئے۔ عتبہ بن فرقد اور بکر بن عبداللہ، آذربائیجان صوبہ ان دونوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ صوبہ بغیر کسی بڑی جنگ کے فتح ہوا۔ ابوعثمان نہدی راوی ہیں کہ وہ حضرت عتبہ کے ہمراہ آذربائیجان میں تھے تو یہ مکتوب مرکز سے موصول ہوا۔ (متن)

أما بعد! فارقدوا وأتزروا والقوا السراويلات وانتعلوا والقو الخفاف وأرموا الأفراض واقطعوا الركب وانزو على الخيل نزوًا وعليكم بالشمس فانها حمام العرب، وعليكم بالعبرية وتمعددوا، واخشوشنوا. (ازالة الخفا)

وايّاكم والتنعم فان رسول اللّٰه نهى عن الحرير إلّا ما كان هكذا وهكذا، ثلاث اصابع واربع اصابع وكونوا اخوانًا. (بلاذری)

مسلمانو! ردا اور چادر پہنو، شیروانی اتار دو، چڑی موزے اتار دو، جوتے پہنو، نشانہ بازی کی مشق کرو، رکابیں کاٹ دو اور گھوڑے پر اچھل کر سوار ہو۔ دھوپ ﴿Sun Bath﴾ عربوں کا حمام ہے۔ کلام عربی میں کرو۔ معد (عدنان) کی سادہ زندگی اپناؤ۔ موٹا پہنو موٹا کھاؤ۔ بھائی بھائی بن کر رہو۔ پُرتعیش زندگی سے بچو۔ مشقت کے عادی بنو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے منع فرمایا ہے البتہ تین یا چار انگل تک پہن سکتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

۲۶۹:۔ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

أما بعد! فإنّ القضاء فريضةٌ محكمةٌ وسُنّة متبعةٌ فافهم إذا أدلى إليك فإنّهُ لا ينفع تكلّم بحقٍ لا نفاذ له وآس بين الناس في وجهك ومجلسك وقضاءك حتّى لا يطمع شريفٌ في حيفك ولا ييأسَ ضعيفٌ من عدلك. البيّنة على من إدّعى واليمين على من أنكر. والصّلح جائزٌ بين المسلمين إلّا صلحًا أحلّ حرامًا أو حرّم حلالًا، ومن ادّعى حقًّا غائبًا أو بيّنةً فاضْرِبْ لهُ أمدًا ينتهي إليه فإنْ جاءَ بيّنةً أعطيتهُ بحقه، فإن أعجزه ذلك أبلغ في العذر واجلى للعُمى. لا يمنعك من قضاءٍ قضية اليوم فراجعتَ فيه لرائك وهديتَ فيه لرشدك أن تراجِعَ الحق لأنّ الحق قديمٌ ولا يبطل الحقُّ في شيءٍ ومراجعة الحق خيرٌ من التمادي في الباطل. والمسلمون عدولٌ بعضُهم على بعض في الشّهادةِ إلّا مجلودًا في حدٍّ او مجربًا عليه شهادة الزور أو ظنينًا في وِلاءٍ أو قرابة. فإنّ اللّٰه تعالى عزّوجل توبى من العبادِ السرائر وستر عليهم الحدود إلّا بالبيّنات والإيمان ثم الفهم الفهم فيما أولى إليك ممّا ليس في القرآن ولا سنّة، ثمّ قايس الامور عند ذلك واعرف الأمثال والأشباه ثم إعمد إلى اجتهاد إلى اللّٰه فيما ترى واشبهها بالحق.

وإيّاك والغضب والقلق والضجر التاذّى بالنّاس عند الخصومة والتنكر فإنّ القضا في مواطن الحق. يوجب اللّٰه له الأجر ويحسن له الزخر، فمن خلصت نيّتهُ في الحق ولو كان على نفسه كفاهُ اللّٰه ما بينهُ وبين الناس. ومَن تزيّن لهم بما ليس في قلبه شان اللّٰه فإنّ اللّٰه لا يقبل مِن العباد إلّا ما كان له خالصًا وما ظنّك بثواب اللّٰه في عاجل رزقه و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خزائن رحمته. والسلام

اما بعد! فیصل مقدمات ایک اہم فریضہ اور قابل تقلید سنت ہے۔ حق بات صرف زبانی بتانے سے فائدہ مند نہیں ہوتی جب تک اسے نافذ نہ کیا جائے۔ عدالت میں کسی فریق سے ہر کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے جس سے بارسوخ آدمی بے جا توقع کرنے لگے اور کمزور آدمی تمہارے انصاف سے مایوس ہو جائے۔ مدعی اور مدعی علیہ سے یکساں سلوک کریں۔ ثبوت مدعی پر لازم ہے جبکہ قسم مدعیٰ علیہ پر۔ مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے۔ لیکن اس صلح کی شرائط سے حدود قرآن کی خلاف ورزی نہ ہو۔ مدعی غیر موجود گواہ یا ثبوت پیش کرنا چاہے تو اسے مہلت دیں۔ اگر وہ مقررہ میعاد پر ثبوت یا شہادت پیش کرے تو اس کی روشنی میں اسے اس کا حق دے دیں ورنہ تمہارے لئے فیصلہ صادر کرنا روا ہے۔ آج فیصلہ کیا ہے۔ اس دوران مزید غور وفکر سے تمہارے دل میں کوئی خلش پیدا ہو جائے تو موجودہ فیصلہ پر نظر ثانی کر سکتے ہو۔ کیونکہ حق قدیم ہے۔ اور کوئی چیز حق بات کو غلط نہیں کر سکتی۔ غلط اور باطل پر اصرار وضد کی بجائے حق بات کی طرف رجوع کرنا بہر حال بہتر ہے۔ سارے مسلمان شہادت دینے کے اہل ہیں الا جن پر حد (کوڑوں) کی سزا عائد ہو چکی ہو یا جھوٹی شہادت کے مرتکب ہو چکے ہوں یا ولد کی بارے میں شکوک ہو یا قرابتداروں سے بدگمانی رکھتا ہو۔ اللہ بزرگ وبرتر نے اپنے بندوں کے بھیدوں سے مواخذہ اٹھالیا ہے۔ اور ان پر شہادت اور قسم کا پردہ تان دیا ہے۔ (سزا کے لئے شہادت اور حلف کی شرط عائد کر دی) خوب غور وفکر کیجئے جو مقدمہ فیصل فیصلہ کے لئے تمہارے پاس لایا گیا ہے اگر اس کا حل قرآن وسنت میں موجود نہ ہو تو اس میں قیاس سے کام لیں۔ اس سے ملتی جلتی مثالوں اور نظیروں کو پیش نظر رکھئے۔ آئمہ الہدی (اہل علم) کے فیصلوں کی روشنی میں جو فیصلہ اللہ کو محبوب ہے وہ فیصلہ کر دیں۔

کمرہ عدالت میں بدمزاجی، غصہ سے اجتناب کریں۔ ذہنی اذیت دینے سے بچیں۔ حق وصداقت پر مبنی فیصلہ خواہ اپنی ذات کے خلاف ہی ہو اجر وثواب آخرت کا ذخیرہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موجب رضائے الٰہی ہے۔ بے شک خداوند کریم خلوص نیت پر مبنی فیصلوں کی برکت سے رزق میں فراخی عطا کرتا ہے۔ اور رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ والسلام

ابوالعوام کنز العمال علامہ الہندی حدیث رقم ۱۴۴۳۸ (قط، حق، کر)

۲۷۰: قاضی شریح کے نام فرمان

۱۸ھ میں شریح بن حارث کو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تو فیصلہ کرنے کے لئے ہدایت پر فرمان بھیجا:

إذا جاء ک شیءٌ فی کتاب اللّٰہ ناقض بہ ولا یلتفتّک عنہ الرجال فإن جاء ک أمرٌ لیس فی کتاب اللّٰہ فانظر فی سنّۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاقضِ بھا، فإن جاء ک أمرٌ لیسَ فی کتاب اللّٰہ ولیس فی سنّۃٍ من رسولِ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فانظُر ما إجتمع علیہ الناس فخُذ بہ، فإن جاء کَ ما لیس فی کتاب اللّٰہ ولم یکن فیہ سنّۃ من رسولِ اللّٰہ وَلَم یتکلّم فیہ احدٌ قبلک. فاختَرْ أیَّ الأمرَین شئتَ. إنْ شِئتَ أنْ تجتھِدُ برأیِکَ وإن شئتَ أن تؤخّر فتأخّر ولا أری التاخیر إلّا خیرٌ لک.

ابن جریر۔ (کنز العمال علامہ الہندی حدیث رقم ۱۴۴۳۵) ازالۃ الخفاء۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ

''جب تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جس کا فیصلہ اللہ کی کتاب (قرآن) میں ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کردو۔ اس میں لوگ تمہیں ڈگمگا نہ دیں۔ اگر اس کا جواب قرآن میں نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کریں۔ اگر یہ کتاب وسنت میں نہ ہو تو دیکھو کہ لوگوں (آئمہ الہدی) کے اجتماع کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر قضیہ کا حل نہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی اس کے متعلق اہل علم (آئمۃ الہدی) نے کچھ کیا تو اجتہاد رائے سے فیصلہ کرو یا اس کے فیصلہ موخر (ملتوی) کردیں۔ اور تاخیر تمہارے لئے بہتر ہے ممکن کہ اللہ کریم صورت حال کو واضح کردے۔

۲۷۱:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قبائلی تعصب کے خلاف تھے۔ قوم پرستی کی بیخ کنی کیلئے یہ مراسلہ بھیجا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وإنّ النّاسَ نفرةٌ عن سُلطانهم فأعوذ باللّٰه أن تدركَني وإيّاكم ضغائن محمولة ودنيا موثرةٌ وهواه متبعة وأنّهٗ ستُدْعى القبائل وذلك نخوةٌ من الشيطانِ، فإن كان ذلك فالسيف السيف القتل القتل يقولون يا أهل الاسلام يا اهل الاسلام.

عوام کو ایک گونہ اپنے حاکموں سے نفرت ہوتی ہے۔ میں اس وقت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسی اس صورت میں دلوں میں کینے جنم لیتے ہیں۔ دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے۔ قبائل پرستی پروان چڑھتی ہے۔ یہ غرور شیطانی صفت ہے۔ ان حالات میں قبائل پرستی کی بیخ کنی اور قومی یکجہتی کے لئے جہاد بالسیف لازمی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ فرقہ پرستی سے باز آجائیں اور اسلام اسلام کا نعرہ لگانا شروع کردیں۔

(ابوالبختری، کنز العمال علامہ الہندی ۱۴۳۵۶)

۲۷۲:۔ عساکر اسلام کے نام فرمان

امام شعبیؒ کے بیان کے مطابق کسی شخص نے اپنے قبیلہ ''آل قیمہ'' کا نام لے کر نعرہ لگایا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے یہ واقعہ تحریر کر کے امیر المومنین کو اطلاع دی تو یہ مراسلہ صادر ہوا۔ (متن)

إذا تداعت القبائل فاضربوهم بالسّيف حتّى يصيروا إلى دعوة الإسلام.

جب قبائل قبیلہ پرستی کی دعوت دینے لگیں تو ان کو تلوار سے سیدھا کردو یہاں تک کہ وہ اسلام کی دعوت دینے لگیں۔

(کنز العمال: ۱۴۳۵۷)

روایت ہے کہ بنی تمیم کا وظیفہ بطور سزا ایک سال کے لئے بند کردیا تا کہ قوم پرستی کا نعرہ مارنے والوں کو تربیت ہو۔ آل ضبۃ مصائب دور نہیں کرسکتے۔

۲۷۳:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام پند نامہ

امیر المومنین عمر فاروقؓ نے ابوموسیٰ کو پند و نصائح پر مشتمل یہ مراسلہ بھیجا (متن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إقنع بروحک فی الدنیا فإنّ الرحمٰن فضّل بعضِ عبادهٗ علٰی فی الرزق. بل یبتلی به کلًّا. فیبتلی به من بسطِ له کیف شکرُهٗ فیه، وشکره لِلّٰه اداؤه الحقَّ الّذی إفترض علیه فیما رزقه وخوَّ له. (ابن ابی حاتم)

(حسن بصری، کنز العمال علامہ الہندی۔ رقم ۸۵۳۵)

دنیا میں اپنی راحت پر قناعت (صبر) کرو۔ کیونکہ رحمٰن تعالیٰ نے رزق میں کچھ بندوں کو کچھ پر فضیلت بخشی ہے۔ سبھی مخلوق کی آزمائش کرتے ہیں۔ جس کا رزق کشادہ کرتے ہیں۔ اس کی آزمائش ایسی کرتے ہیں کہ وہ شکر کیسے بجالاتے اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہیں اور جن کے بارے میں رزق دیا وہ انہیں ادا کرے۔

۲۷۴:۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

امّا بعد فإنّ للنّاس نفرةً عن سلطانِهم فاعوذُ باللّٰه أن تدرکنی وإیّاک، فأقِمُ الحدود ولو ساعةً من النّهارِ، وإذا حَضِرَ امرانِ احدُهما لِلّٰه والآخرة للدنیا، فآثِرْ نصیبک من اللّٰهِ فإن الدنیا تنفذُ والأخرة تبقی وأخفِ الفسّاق واجْعلْهم یدًا یدًا و رِجلًا ورِجْلًا عُدَّ مریض المسلمین وأحضُر جنائزهم وافتح بابک وباشر اُمورُهم بنفسک فانّما أنتَ رجلٌ منهم غیر انَّ حبلک اثقلهم حملا، وقد بلغنی أنه نشالک ولأهل بیتک هیئةً فی لباسِک ومطعَمک ومَرکبک. لیس للمسلمین مثلُها وإیّاک یا عبداللّٰه أن تکونَ بمنزلة البهیمة سیّرت بوادٍ خصبٍ فلم یکن لهاهم إلّا السمن وإنّما حتفها السّمن واعلم أن العمامل إذا زاغ زاغت رعیّته وأشقی الناس من شقیت به رعیّته.

(الدینوری۔ کنز العمال، علامہ الہندی۔ حدیث رقم ۱۴۲۰۵ ج ۳)

حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ اکثر اوقات لوگوں کو اپنے بادشاہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے یا تمہیں اس کا سامنا کرنا پڑے۔ حدود کو قائم کرو۔ خواہ دن میں تھوڑا وقت ملے۔ جب تمہارے سامنے دو کام آجائیں جن میں ایک اللہ کے لئے ہو اور دوسرا دنیا کے لئے تو اللہ کے نام کو ترجیح دیں۔ دنیا تو فانی ہے اور آخرت باقی رہنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی۔ فاسق ڈراتے رہیے۔ مریض کی عیادت کریں اور جنازوں میں حاضری دیتے رہیے۔ ہر ایک کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھیں۔ ان کے مسائل میں ذاتی دلچسپی لے کر حل کریں۔ یہ بات ذہن میں رکھو۔ تو بھی اُن جیسا ایک فرد ہے پس تجھ پر ذمہ داری کا ایک بوجھ ہے۔

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ لباس، طعام اور سواری میں نیا انداز اپنا لیا ہے۔ جو عام مسلمانوں کو میسر نہیں۔ اے اللہ کے بندے اس جانور کی طرح نہ بن جانا جو ایک سرسبز وادی سے گزرتا ہے تو اس کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ کھا کھا کر فربہ ہو جائے۔ حالانکہ اس موٹاپے میں ہی اس کی موت کا باعث بن جائے گا۔ یاد رکھئے امیر جب کج رو ہو تو رعایا بھی کج روی اختیار کر لیتی ہے لوگوں میں سے سب سے بڑا بدنصیب وہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے رعایا گمراہ اور بدنصیب ہو جاتی ہے۔

۲۷۵:۔ ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

لا تبیعن ولا تبتاعن ولا تشارِبن ولا تضاربن ولا ترتشی فی الحکم ولا تحکم بین إثنَینِ وأنت غضبان.

لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت نہ کرو، نہ ان کے ساتھ پیو، پلاؤ نہ ہاتھا پائی کرو۔ فیصلہ میں رشوت ستانی نہ کرو اور غصہ کے عالم میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو۔

(کنز العمال علامہ الہندی حدیث رقم ۱۴۳۱۷ ج ۳)

۲۷۶:۔ ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

ابی عمران الجونی سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام یہ فرمان تحریر کیا۔ (متن)

لم یزل للنّاس وجوہٌ یرفعون حوائج الناس، فاکرِم وجوہ الناس، فیحسبُ المسلم الضعیف من العدل أن ینصف فی الحکم والقسمة.

(کنز العمال۔ علامہ الہندی۔ سنن بیہقی۔ الجامع عبدالرزاق)

ہمیشہ سے ہی ہر معاشرے میں لوگوں کے ایسے سردار ہوتے ہیں جو ان کی حاجات لے کر جاتے ہیں لوگوں کے ان سرداروں کا اکرام کریں۔ کمزور مسلمان کے لئے اتنا عدل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی کافی ہوتا ہے کہ فیصلہ اور تقسیم میں انصاف برتا جائے۔

۲۷۸،۲۷۷:۔ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اخلاق کریمہ واوصاف حمیدہ کی مجسم تصویر تھے۔ بقول معروف مسعودی ان کی خلوص نیت کا کرشمہ تھا کہ ان کی پاکیزہ سیرت وتعلیمات ان کے عمال اور عہدیداروں میں نفوذ کر گئی۔ آپؓ کے دورِ خلافت میں ہر شخص حق پرستی و بے نیازی کی تصویر بن گیا۔ روحانی تربیت ومدنی ثقافت کی حفاظت واجرا کے لئے عمال کو فرامین ارسال کرتے رہتے۔ درج ذیل مراسلات اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔

بلغني بلغني أنّ أهل الامصار إتخذوا الحمامات فلا يدخلنّ إلا بمئزرٍ ولا يذكر احدٌ اللّٰه تعالٰى فيه أسماء حتّٰى يخرج منها ، ولا يستنقع إثنان في حوضٍ.

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بڑے شہروں کے مسلمان حماموں میں غسل کرنے لگے ہیں۔ تاکید ہے کہ بغیر تہبند کوئی مسلمان حمام میں ہرگز نہ داخل ہو۔ حمام سے نکلنے تک اللہ کا نام زبان پر نہ لائے۔ دو شخص ایک ساتھ حوض میں نہ نہائیں۔

(کنز العمال)

شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ آپؓ نے مسلمانوں کے نام گشتی مراسلہ میں تحریر فرمایا۔

فتفقّهوا في السُّنّةِ وتفقّهوا في العربيّةِ وأعربُوا القرآن فإنّهُ عربيٌّ وتعمددوا فإنكم معدلون.

سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خوب سمجھئے۔ عربی زبان سیکھئے قرآن صاف اور عربی لہجہ میں تلاوت کیجئے۔ معد بن عدنان کے اطوار اپنائیں کیونکہ تم معد بن عدنان کی اولاد ہو۔

معد بن عدنان شمالی جزیرۃ العرب بہت قدیم خاندان تھا۔ شمالی عرب کے تمام قبائل اسی کے اولاد تھے۔ یہ خاندان شرافت ونجابت اور محنت ومشقت سادگی اور اعلیٰ ظرفی میں یکتا تھا۔

ازالۃ الخفاء سے دوسری روایت یہ ہے۔

أمّا بعد! فإنّي آمُرُكم به القرآن وانهاكم عمّا نهاكم عنه محمد (صلى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم) وامرکم باتباع الفقهة والسنّة والتفهیم فی العربیة واذا رأی احدکم رؤیا فقصیها علی اجبه فلیقل خیرًا لنا وشرّ لأعدائنا.

میں تمہیں وہ کام کرنے کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ نے حکم دیا اور ان سے روکتا ہوں جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچنے کا فرمان صادر کیا۔ سنت وفقہ اور عربی زبان کی تفہیم کی تلقین کرتا ہوں جب کوئی مسلمان خواب بیان کرے تو یہ کہو اس کی تعبیر مسلمان کے لئے خیر ہے اور دشمن کے لئے بری ہے۔"

۲۷۹:۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

واقتلوا کل ساحر و کاهن.

"ہر ایک جادوگر اور کاہن کو قتل کردو"۔ (ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

۲۸۰:۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے سیکریٹری سے امیر المومنین کو مراسلہ تحریر کرایا۔ اس نے مراسلہ کے عنوان میں "من ابی موسی" کی بجائے "من ابو موسیٰ" تحریر کردیا۔ امیر المومنین کو یہ نحوی غلطی اچھی نہ لگی۔ یہ روایت ہے کہ سیکریٹری نے مراسلہ تحریر کرتے وقت سرکاری آداب کا خیال نہ رکھا۔ سرنامہ میں إلی عمر بن الخطاب کی بجائے گورنر کا نام پہلے تحریر کر دیا۔ اس پر امیر المومنین نے ابوموسیٰ اشعری کو تحریر کیا کہ سیکریٹری اس اہم فریضہ ادا کرنے کا اہل نہیں، تو یہ فرمان صادر ہوا۔

إذا أتاک کتابی هذا فاجلدهُ سوطًا واعزِلهُ من عملک.

(فتوح البلدان ص ۲۵۷، الوثائق السیاسیۃ: ڈاکٹر عبداللہ)

میرا یہ فرمان ملتے ہی اسے کوڑا رسید کریں اور ذمہ داری سے سبک دوش کردیں۔

۲۸۱۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

اہواز کے دو شہروں مناذر اور تستر میں سخت مقابلہ ہوا۔ تستر کا قلعہ دشوار گزار اور پتھریلی زمین پر واقع تھا۔ دو اطراف سے دریائے دجیل اس کا پاسبان تھا۔ قدرتی محل وقوع نے اسے تقریباً ناقابل تسخیر بنایا ہوا تھا۔ مسلمان اس کے طویل محاصرہ سے عاجز آچکے تھے۔ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایرانی مخبر نے دریا میں کھلنے والے راستہ کی رہنمائی کی۔ مسلمانوں کی منتخب جماعت دریا سے ہوتی ہوئی قلعے میں داخل ہوگئی۔ اور اس کے دروازے کھول دیئے۔ شہر پر عسکر اسلامی قابض ہوگیا۔ بہت سی عورتیں ہاتھ آئیں جس میں خاصی تعداد میں حاملہ تھیں۔ امیر المومنین کو اس کی خبر ہوئی تو فرمان صادر ہوا۔ (متن)

لا يَقَعُ أحدٌ على إمرأةٍ حتّى تضعُ ولا تشرِكوا المشركين في اولادهم فإنّ الماء نما الولدُ.

کوئی مسلمان ان حاملہ عورت سے اس وقت تک ہمبستر نہ ہو جب تک بچہ نہ ہو جائے مشرکوں کی اولاد میں شریک نہ بنیں کیونکہ نطفہ سے ہی بچہ بنتا ہے۔ (ازالۃ الخفاء)

۲۸۲، ۲۸۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

فتوحات کی وسعت سے نئے نئے معاشرتی مسائل نے جنم لیا۔ ہر جگہ قاضی اور مفتی مقرر تھے لیکن ایسے اجتہادی مسائل ہیں جن کی بنیاد قرآن مجید و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ ملتی۔ ان کی رہنمائی کے لئے بارگاہِ خلافت سے رجوع کیا جاتا۔ ان کے اجتہادی فیصلے امت کی اجتماعی بھلائی اور ضروریات کو پورے کرنے میں معاون بنتے۔ عشور بھی ایک ایسا نیا ٹیکس تھا جو امیر المومنین عمر فاروقؓ نے رائج کیا۔ عصری تقاضوں کے مطابق قرب و جوار کے ممالک میں باہمی تجارت اور لین دین کی غرض سے آمد و رفت کی ابتداء ہوئی۔ دستور مقامی سے حکومت دس فیصد تجارتی ٹیکس وصول کرتی۔ ابوموسیٰ اشعریؓ نے مرکز کو تحریر کیا تو امیر المومنین نے صرف تجارتی ٹیکس کا ضابطہ نافذ کر دیا۔ جس میں حربی، ذمی اور مسلمان تاجروں پر یکساں لاگو ہوتا تھا۔ (تجارتی ضابطہ کا متن)

خذ أنت منهم كما يؤاخذون من تجار المسلمين وخذ من اهل الذّمّة نصف العشر ومن المسلمين من كُلّ أربعين درهمًا درهما، وليس فيما دون المأتين شيءٌ فإذا كانت مأتين ففيهما خمسة دراهم ومازاد فبحسابه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حربی تاجروں سے اسی قدر ٹیکس وصول کریں جتنا وہ مسلمانوں سے لیتے ہیں۔ ذمیوں سے نصف عشر (پانچ فیصد) محصول لیں۔ مسلمانوں سے ہر چالیس درہم کے مال پر ایک درہم (یعنی ڈھائی فیصد) دوسو سے کم مال پر محصول نہیں۔ جب مال تجارت دوسو درہم ہوگا تو اس پر محصول پانچ درہم واجب ہوگا۔ اس سے زیادہ مال اسی حساب سے محصول وصول کیا جائے گا۔

(کتاب الخراج امام ابو یوسف)

یحییٰ بن آدم قرشی نے تھوڑے معنوی فرق سے اپنی کتاب الخراج میں لکھا:

خُذْ منهم إذا دَخَلُوا إلَينَا ذٰلک العشر من تجار اهل الذّمّة نصف العشر وخُذْ مِنَ المُسْلِمِيْنَ من مأتين خمسةٌ. فمَا زاد فمن كُلِّ أربعين درهمًا درهمًا.

حربی تاجر ہمارے علاقے میں داخل ہوں تو ان سے دس فیصد محصول وصول کریں۔ جبکہ ذمی تاجروں سے پانچ فیصد۔ مسلمان تاجر کا مال دوسو درہم مالیت کا ہو تو ڈھائی فیصد پھر ہر چالیس درہم کے مال پر ایک درہم کی شرح سے اضافہ ہوگا۔

پہلے فرمان میں دوسو درہم کے مال پر ٹیکس نہیں جبکہ دوسرے فرمان میں یہ تجویز ہے کہ دوسو درہم سے کم مالیت کے سامان پر مسلمان سے محصول نہ لیا جائے گا۔ جبکہ حربی اور ذمیوں سے عشورہ وصول ہوگا۔

محصول صرف تجارتی سامان اور کھلی اشیاء پر لیا جاتا تھا، کسی کے مال و اسباب کی تلاشی لینے کا حکم نہ تھا۔

۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶: زیاد بن جدیر کے نام فرمان

زیاد بن جدیر عراق و شام میں کسٹم افسر کے عہدہ پر مامور تھے۔ اور دریائے فرات کے پل سے گزرنے والے تجار سے عشور (تجارتی ٹیکس) وصول کرتے تھے۔ دارالسلام میں داخلہ حربی تاجر پر وجوب ٹیکس کے لئے کافی تھا۔ اس میں مدت کا تعین نہ تھا۔ دس فیصد اس صورت میں تھی کہ حربی تاجر دولت اسلامیہ میں چھ ماہ یا اس سے کم عرصہ تک قیام کرتا۔ لیکن بعض اوقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حربی تاجر کو سامان تجارت نہ بکنے یا اس کے بقایا کی وصولی کے لئے زیادہ عرصہ تک رُکنا پڑتا۔ انہوں نے امیر المومنین کی توجہ مبذول کرانے کے لئے مرکز کو تحریر کیا تو فرمان صادر ہوا۔

إن أقاموا ستّة أشهُر فخُذ منهم العشر وَإنْ أقَامُوا سَنَةً فَخُذْ منهم نصف العشر.

اگر حربی تاجر دولتِ اسلامیہ کی حدود میں چھ ماہ قیام کریں تو دس فیصد عشور لیں اور اگر ایک سال تک ٹھہریں تو نصف عشور لیں۔

امام شعبیؒ کے بقول ایک تغلبی تاجر گھوڑا فروخت کرنے نکلا تو زیاد کے عملہ نے گھوڑے کی قیمت بیس ہزار درہم لگائی اور دس فیصد کے حساب سے ٹیکس وصول کیا۔ کچھ عرصہ بعد لوٹا اس کا گھوڑا نہ بکا۔ وہ اس کے پاس تھا۔ کسٹم عملہ نے دوبارہ ٹیکس مانگا۔ تغلبی اس کی شکایت لے کر مدینہ منورہ بارگاہِ خلافت میں دادرس ہوا تو امیر المومنین نے اس کے ساتھ انصاف کیا اور فرمایا "کُفِیتَ"۔ زیادہ بن جدیر کو فرمان جاری کیا (متن)

مَن مَرَّ عليك فأخذت منه صدقةً فَلا تأخُذهُ شيئًا إلٰى مِثل ذلك اليوم مَن قَابَلَ إلَّا أن تجد فضلًا.

(کتاب الخراج امام ابو یوسفؒ)

"جس تاجر سے ایک دفعہ ٹیکس لے چکے ہو وہ ایک سال کے اندر اندر تمہارے پاس سے گذرے تو اس سے ٹیکس نہ لیں۔ اِلا یہ کہ تم اس کے پاس زائد سامان پاؤ"۔

صورتِ دِگر:

لا تعشرهم في السَّنَة إلَّا مَرَّةً.

حربی تاجروں سے صرف ایک بار عشور لیں۔

(کتاب الخراج یحیٰی بن آدم قرشی)

تغلبی امیر المومنین کے انصاف سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

۲۸۷:۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حج کے موقع پر ایک پریشان حال شخص امیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المومنین سے ملا۔ وہ بنی تمیم کا فرد تھا۔ اس نے کہا کہ وہ شراب نوشی کا مرتکب ہوا۔ گورنر (عامل) نے اس پر حد جاری کی یہاں تک تو جائز بات تھی مگر پھر اس نے میرا سر منڈایا، چہرہ کالا کیا اور لوگوں میں پھرایا اور بعد میں لوگوں کو میرے ساتھ سماجی مقاطعہ کا حکم دیا۔ اب میرے دل میں جذبہ انتقام جوش مار رہا ہے سوچتا ہوں یا تو ابوموسیٰ کو تلوار سے قتل کر دوں یا دشمنوں سے جا ملوں یا آپؓ سے درخواست کروں کہ مجھے شام بھیج دیں جہاں میرا کوئی شناسا نہیں۔ اس کی درد بھری داستان سن کر امیر المومنین رو پڑے اس سے غم خواری اور ہمدردی کا اظہار کیا اور گورنر ابوموسیٰ اشعری کو فرمان جاری کیا۔ (متن)

سلامٌ عليك، أمّا بعد فإن فلان ابن فلان التميمي أخبرني بكذا وكذا. واليم اللّٰه إن عدت لأسودنَّ وَجهك ولأطوفنَّ بك في النّاسِ فإن أردْتَ أن تعلم حقّ ما أقول لك فعُد. فامر الناس أن يجالسُوهُ ويؤاكلوه فإن تاب فاقبلوا شهادته، وحمله واعطاه مائتَي درهم.

(كنز العمال. ۲۳۷۳۲ سنن بيهقي ص ۲۰۰)

''تم کو میرا اسلام ہو! مابعد فلاں بن فلاں تمیمی نے اس طرح بپتا سنائی۔ پروردگار کی قسم اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کا اعادہ کیا تو میں یقیناً تمہارا چہرہ کالا کر کے لوگوں میں پھراؤں گا۔ اگر تم میری اس بات کی صداقت کی پرکھ کرنا چاہتے ہو تو پھر ایک دفعہ اس حرکت کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں، کھائیں پئیں اگر یہ شراب نوشی سے توبہ کر لے تو اس کی شہادت بھی قبول کر لیں۔ پھر آپؓ نے اسے سواری کا جانور اور دو سو درہم عطیہ دیا''۔

۲۸۸:۔ ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

انظر في قضاء أبي مريم أنا لا أتهمه ولكن إذا رأيتَ من خصم ظلمًا فعاقبهُ.

ابومریم کے فیصلے میں خیال رکھنا میں اس کو مجرم نہیں سمجھتا۔ لیکن جب تم کسی کو ظلم پر آمادہ دیکھو تو اسے سزا دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۹۲،۲۹۱،۲۹۰،۲۸۹: حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

ایک مسلمان نے کسی اہل کتاب ذمّی کو قتل کر دیا۔ ابوموسیٰ اشعری نے اس کی اطلاع بارگاہِ خلافت میں کر دی اور استفسار کیا کہ قاتل کو کیا سزا دی جائے؟ تو امیر المومنین عمر فاروقؓ نے جواباً تحریر کیا۔

إن كانت طيرةً في غضب فأعزم أربعة آلاف فإن كان عَادِيًا فَاقتُلْه.

اگر قاتل نے طیش میں آ کر قتل کیا ہے تو اس سے چار ہزار دینار تاوان ورثاء کو دلوا دیں اگر وہ عادی مجرم ہے تو اسے قتل کر دیں۔

(کنز العمال علامہ الہندی ۳۵۰۴/۷)

إن كان القاتل قتالًا فاقتلُوه وإن كانَ غير قتال فلا تقتلوه.

اگر مجرم پیشہ ور ہے تو اسے قتل کر دیں۔ اگر وہ پیشہ ور نہ ہو تو اسے چھوڑ دیں اور خون بہا دلوا دیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو تحریر کیا کہ مسلمانوں کو جب کبھی ایرانیوں پر گمان ہوتا ہے تو وہ انہیں قتل کر دیتے ہیں۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ نے فرمان صادر کیا:

إنّما هُم عبيدٌ فاقمهم قيمة العبد فيكم.

بلاشبہ وہ غلام ہیں۔ ان کے مقتول کا خون بہا ایک غلام کی قیمت کے برابر مقرر کریں۔

امام طبریؒ نے اپنی تصنیف تہذیب الآثار میں بیان کیا ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے مشیران خاص حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے آپ کی رائے سے اختلاف کیا اور یہ رائے دی کہ مسلمان کسی غلام، عیسائی، یہودی یا عورت کو ارادۃً قتل کرے تو واجب القتل ہے۔ اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث منقول ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ ذمی یا معاہد کی جان مسلمان کی جان کے برابر ہے۔ ایک مسلمان نے کسی یہودی کو قتل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جاری فرمائی اور قتل کی سزا دی۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

من قتل قتيلًا من اهل الذّمّة لَمْ يَرِحْ رائحة الجنة.

''جس نے ذمی یا معاہد کو عمداً قتل کیا تو اسے جنت کی خوشبو تک میسر نہ ہوگی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حماد سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی شیبان کے فرد نے کوفہ کے نصرانی کو قتل کر دیا۔ والی کوفہ نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی تو فرمان صادر ہوا:

إدفعهُ إلٰى أولياءِ المقتول فإنْ شاء وا قتلوه فإن شاء وا عفوا عنه.

مسلمان قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیں۔ وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اسے معاف کر دیں۔

گورنر کوفہ کے پاس یہ فرمان پہنچا تو ایک وفد بارگاہِ خلافت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قاتل بنی شیبان کی نامور شخصیت ہے۔ اس نے بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ایسے قتل کو سزا نہ دی جائے بلکہ مقتول کا خون بہا (دیت) دلوادی جائے۔ ان حالات میں امیر المومنین نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کی اور حکم دیا:

أفده بالديت من بيت المال. (مسند امام ابو حنيفة خوارزمی)

''بیت المال سے دیت ادا کر کے اس کی جان بچالیں''۔

۲۹۳:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

أما بعد! فإنّ القوّة في العمل أن لا تؤخروا عمل اليوم لغدٍ فإنكم إذا فعلتم ذلك تدارکت عليكم الأعمال فلا تدرون أيّها تأخذون فأضعتم. فإن خيّرتُم بين أمرَينِ أحدهما للدنيا والأخرة، للأخرة، فأختارو أمر الأخرة على أمر الدُّنيا، فإنَّ الدُّنيا تَغني والأخرة تبقى، كونوا من اللّٰه علٰى وجَل، تعلّموا كتاب اللّٰه فإنّهُ ينابيعُ العلم، وربيع القلوب.

(ابن شیبہ۔ کنز العمال حدیث رقم ۴۴۱۹۸)

عمل میں قوۃ ہے۔ اس لئے آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اعمال کا تدارک ہوتا رہے گا۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ تمہیں سمجھ نہیں آئے گی کہ کون سا کام اختیار کروں۔ اگر دو کاموں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے، ان میں سے ایک کام دنیاوی ہو اور دوسرا اُخروی تو تم اُخروی کام کو دنیاوی کام پر ترجیح دو۔ کیونکہ دنیا فانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ کتاب اللہ سیکھتے اور سکھاتے رہو۔ کیوں کہ کتاب اللہ سرچشمہ ہے اور قلوب کی بہار ہے۔

۲۹۴:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

اما بعد! فإن أسعد الرعاة من سعدتْ رعيّته وإن اشقى الرعاة من شقيت رعيّته، وإيّاك أن ترتع فترتع عمّالك، فيكون مثلك عند ذلك تظرّت مثل بهيمةٍ نظرت إلى خضرةٍ من الأرضِ فرتعت فيها تبتغي بذلك التُمن وإنّما حتفها في سمتها. والسّلام عليك.

(کنز العمال، علامہ الہندی: ۴۴۲۰۰)

حکمرانوں (چرواہوں) میں سے سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہے جس کی بکریاں (رعایا) خوش حال ہوں اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کی بکریاں (رعایا) بدحال ہوں۔ تم غلط چراگاہ سے بچو وگرنہ تمہاری رعیت بھی غلط کام کرنے لگے گی۔ اس کی مثال اس چوپائے کی ہے جو زمین کا سبزہ دیکھے اور موٹا ہونے کے لئے اس میں گھس جائے حالانکہ موٹاپا موت کا باعث بنتا ہے۔ والسلام

۲۹۵ تا ۲۹۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام فرمان

صبیغ بن علیم تمیمی مدینہ منورہ آیا۔ اس کے پاس چند کتب تھیں۔ وہ لوگوں سے قرآن مجید کے مشابہات، سورتوں کے پہلے کلمات کٓهٰيٰعٓصٓ، صٓ اور ان کے علاوہ ایسے الفاظ جن کے معانی تو معلوم ہیں مگر ان کی حقیقت کا صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہے کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ ابوعثمان نہدیؒ کا بیان ہے کہ اس نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے والمرسلات، والذاریات، والنازعات کے بارے میں سوال کیا تو آپؓ نے فرمایا: ''تو گنجے سر والا نہ ہوتا تو یہ سر ہی اڑا دیتا جس میں تیری دو آنکھیں ہیں''۔ پھر اسے چھڑیوں سے اتنا مارا کہ خون اس کے چہرے سے بہنے لگا اور وہ کہنے لگا کہ امیر المومنین بس کریں میرے سے خناس نکل گیا ہے۔ پھر آپؓ نے اہل بصرہ کو فرمان بھیجا۔ (متن)

لا تُجَالِسُوا صبيغًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''صبیغ کے ساتھ ملنا جلنا بند کردو''۔

(نصر المقدمی..... کنز العمال۔ علامہ الہندی حدیث رقم ۴۱۷۰)

ابن سیرینؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھیجا: (متن)

أن لا تُجَالِسُوا صبيغا وان يحرم عطاءَهُ ورزقَهُ.

(الانباری کنز العمال علامہ الہندی حدیث رقم ۴۱۷۱)

''صبیغ کے ساتھ قطع تعلق کرلو۔ اس کے عطیات و وظیفہ جات بند کردو''۔

''صورۃ اخریٰ'':

أما بعدا فإنّ الأصبغ بن عليم تميمى تكلّف ما كفى وضيّع ما ولّى، فإذا جاء ك كتابى هٰذا فلا تبايعوهُ، وإن مرِضَ فلا تعودوه، وإنْ ماتَ فلا تشهدوهُ.

(اسحٰق القرشی کنز العمال علامہ الہندی حدیث ۴۱۷۷)

واضح ہو کہ اصبغ بن علیم تمیمی ان چیزوں کے پیچھے پڑ گیا ہے جن کی اسے ضرورت نہیں۔ اس چیز کو ضائع کر دیا جس کا اسے حکم دیا گیا۔ جب میرا یہ مراسلہ ملے تو اس کے ساتھ لین دین بند کر دیں۔ اگر بیمار پڑے تو عیادت نہ کریں۔ اگر مر جائے تو اس کے جنازہ میں شامل نہ ہوں۔

صبیغ اپنے وطن بصرہ آیا۔ لوگ اس سے اس قدر متنفر تھے کہ پچیس روز گزر گئے کسی نے اس سے ملنا جلنا پسند نہ کیا۔ وہ جس جگہ جاتا لوگ ادھر ادھر ہو جاتے۔ اس صورتِ حال سے وہ اسقدر پریشان ہوا کہ موت کو ترجیح دینے لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی وہ گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس حاضر ہوا اور توبہ کی۔ آپؓ نے مرکز کو اس کی تحریراً اطلاع دی تو فرمان جاری ہوا۔ (متن)

صَدَقَ ، أقبلوا من أخيكم.

''اس نے سچ کہا۔ اپنے بھائی کی توبہ قبول کر کے اس کے ساتھ حسن معاملہ کرو''۔

صورة اخرىٰ: أن أذَن لِلنّاس في مجالسته.

''لوگوں کو اس کے ساتھ میل جول کی اجازت دے دیں''۔

(کنز العمال۔ علامہ الہندی حدیث رقم ۴۱۷۷۔ فتوح مصر لابن عبد الحکم ص ۱۹۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۹۹:۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

أكتب إليَّ مَن قرأ القرآن ظاهرًا. (كنز العمال ٤١٦٦)

''جولوگ قرآن کوظاہراً (یادداشت کے بل حفظ) ان کے متعلق مجھے لکھئے''۔

۳۰۰:۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

مُرْ مَن قبلک من نساءِ المسلمين أن تصدّقن مِن حُلِيِّهِنَّ.

(شعيب بن يسار. كنز العمال : ١٦٨٧١)

''جومسلمان عورتیں مانیں تو انہیں اپنے زیورات کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیں''۔

شعیب بن یسار یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین نے تحریر کیا۔

أن يزكى الحلّى. (حديث رقم ١٦٨٧٠)

کہ زیورات کی زکوٰۃ لی جائے۔

۳۰۱:عمال کے نام فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے گورنروں کو مراسلہ بھیجا:

أعطِ النّاسَ على تعلّمِ القرآن.

''لوگوں کو قرآن کے پڑھنے (حفاظ) پر عطیات دو۔''

لوگوں کو فوج میں جانے کی رغبت تھی وہ بھی قرآن کی تعلیم (حفظ) میں مصروف ہو گئے۔ پھر امیر المومنین نے یہ فرمان صادر کیا:

أعطِ النّاس عَلَى المودَّة والصحابة.

''مودت ومحبت اور صحابیتِ رسولؐ پر عطیات دیں''۔

(کنز العمال علامہ الہندی حدیث رقم ۱۷۷۵۰)

۳۰۲:۔امراء اجناد کے نام فرمان

أن ارفعوا إلَيَّ كلّ من حمل القرآن حتّى ألحقَهم في الشرف والعطاء وأرسلهم في الآفاق.

حاملین قرآن کو میرے پاس بھیجو تا کہ میں انہیں مزید رتبہ اور عطیات دوں۔ اور قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجید کی تعلیم واشاعت کے لئے چار دانگ عالم میں بھیجوں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے تین سو حفاظ اکٹھے کیے اور امیر المومنین کو اس کی اطلاع دی تو آپؓ نے یہ مکتوب گرامی ارسال فرمایا۔ (متن مراسلہ)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام اور ان کے ہمراہی حاملین قرآن

بسم الله الرحمن الرحيم.

أمّا بعد! فإنّ هذا القرآن كائنٌ لكم أجرًا وكائن لكم شرفًا وذخرًا. فاتَّبِعُوهُ ولا يتبعنكم، فإنّه من إتّبعه القرآن، زخَ في قفاء حتّٰى يقذفه في النّار، ومَن تبع القرآن وردّ به القرآن جنّت الفردوس، فليكوننّ لكم شافعًا إن إستطعتم ولا يكونن ماحلا فانّه من شفع له القرآن دخل الجنّة، ومَن مَحل به القرآن دخل النار، واعلموا أنّ هذا القرآن ينابيعُ الهدٰى وذهرة العلم وهو احدث الكتابُ عهدًا بالرحمٰن به يفتح اللّٰهُ أعينا عُميًا وآذانًا صمًّا وقلوبًا غلفًا. واعلموا أن العبد إذا قامَ من الليل فيسوّك وتوضّأ ثم كُبِر وقرأ رفع الملک علٰى فيه، ويقول اُتلُ، اُتلُ، فقد طبت وطابَ لک. وإن توضأ ولَم يستک حفظ عليه ولَمْ يعد ذلک، ألا وإنّ قراءَ ت القرآن مع الصّلٰوة كنزٌ مكتون وخيرٌ موضوعٌ فاستكثروا ما استطعتُم فإنّ الصّلٰوة نورٌ والزكوة برهانٌ وابصر ضياءهُ والصوم جنّةٌ والقرآنُ حجةٌ لكم أو عليكم. فأكرموه القرآن ولا تهينوهُ فإنّ اللّٰه مكرِمٌ من أكرمه ومهينٌ من أهانهُ واعلموا أنّهُ من تلاهُ وحفظهُ وعَمل به واتّبع ما فيه كانت له عند اللّٰه دعوة مستجابةٌ، إن شاء عجلها له في دنياهُ وإلّا كانت لهُ ذخرًا في الأخرة، واعلموا أنّ ما عند اللّٰه خير وأبقى للّذين امنوا وعلٰى ربّهم يتوكّلون.

(ابن زنجویہ۔ کنز العمال، علامہ الہندی۔ حدیث رقم: ۴۰۱۵)

"واضح رہے کہ قرآن مجید تمہارے لئے باعثِ اجر وشرف ہے اس کے احکام کی اتباع کرو۔ نہ کہ اس کی تعلیمات کو اپنی مرضی سے تو یہ اسے گدی سے پکڑ کر جہنم میں دھکیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دے گا۔ جس نے قرآن مجید کے احکام کی پیروی کی تو یہ اسے اپنے ساتھ جنت کے باغات میں لے جائے گا۔ اس لئے کوشش کرو کہ یہ تمہارا شفاعت کرنے والا بن جائے۔ جسے قرآن کی سفارش نصیب ہوگی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جس کی مخالفت قرآن مجید نے کردی وہ دوزخ کا ایندھن بنے گا۔ جان لو کہ قرآن سرچشمہ علم وہدایت ہے اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جس کی بدولت اندھوں کو نور بصیرت اور برے اور گمراہوں کو نورِ ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ سن لو کہ جب انسان رات کے وقت بیدار ہوتا ہے۔ مسواک کرتا ہے، وضو کر کے اللہ کے حضور کھڑا ہوتا ہے اور تلاوت شروع کرتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر کہتا ہے کہ تلاوت کرتے رہو۔ یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے۔ لیکن وضو تو کرتا ہے۔ مسواک نہیں کرتا تو فرشتہ رحمت قریب نہیں آتا البتہ حفاظت کرتا رہتا ہے۔

نماز کے دوران قرأت چھپا خزانہ اور عمدہ موضوع ہے۔ مقدور پھر اس کی تلاوت کی کثرت کرو۔ نماز نور، زکوٰۃ برھان (نور ہدایت) روزہ ڈھال اور صبر روشنی ہے۔ قرآن مجید حجۃ ہے جس نے اس کی تکریم کی اللہ اس کی تکریم کرے گا۔ جس نے اس کی توہین کی اللہ اسے رسوا کردے گا۔ جس نے اسے حفظ کیا، تلاوت کی اس کے احکام پر عمل کیا تو اللہ کے حضور اس کی دعا قبول ہوگی۔ چاہے تو دنیا میں ہی اجر پالے ورنہ آخرت کا ذخیرہ بن جائے گی۔ یاد رکھو! مومن اور توکل کرنے والوں کے لئے اللہ کے ہاں ذخیرہ شدہ اعمال زیادہ بہتر ہیں"۔

۳۰۳:۔ بلادِ اسلامیہ کے نام فرمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو لے کر سرزمین اغیار میں سفر کرنے سے منع فرمایا کہ کہیں دشمن اسے لے کر اس کی توہین و بے حرمتی نہ کردے۔ (داؤد)

اسی فرمان کی روشنی میں امیر المومنین نے یہ حکم صادر فرمایا:

أن لا يسافِر بالقرآن إلى الارض العدوّ "مخافةً ان ينالوا منه شيئًا"

(كنز العمال: ۴۱۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۰۴:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان

مُر من قبلک من المسلمین ان تصدقن من حليّهن.

''اپنے پاس موجود مسلمان عورتوں کو حکم دیں کہ اپنے زیورات کی زکوٰۃ دیں''۔

(شعیب بن یسار کنز العمال حدیث رقم ۱۶۸۷۱)

بلادِ اسلامیہ کے عمال کے نام

ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہر سال اونٹ کی ران ہدیہ دیتا تھا۔ ایک دفعہ اس کا مقدمہ امیر المومنین کے پاس آیا، وہ کہنے لگا: ''امیر المومنین ہمارے درمیان اس مقدمہ کا فیصلہ اس طرح کریں جس طرح اونٹ کی ران اس کے جسم سے جدا کی جاتی ہے''۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے تمام گورنروں کو یہ مراسلہ بھیجا۔

لا تقبلوا الهدية فإنّها رشوةٌ.

تحفہ قبول نہ کرو۔ کیونکہ یہ رشوت ہے۔

۳۰۵:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان

فما زاد على المأتين ففي كلّ أربعين درهمًا درهم.

''جب چاندی کی مقدار دوسو درہم سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ ہے۔

(حسن۔ کنز العمال حدیث رقم: ۱۶۸۶۱)

۳۰۶:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

أنْ يتباع لَهُ جاريةٌ من سَبَي جَلولاء.

کہ ان کے لئے جلولاء کے قیدیوں میں سے ایک باندی خرید لیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے باندی خریدی۔ امیر المومنین سے بلا لیا اور فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. (الاية)

''تم اپنی محبوب ترین چیز ہی اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ہی نیکی پا سکتے ہو''۔

پھر آپؓ نے اسے آزاد کر دیا۔ (ابن جریر۔ کنز العمال حدیث رقم ۱۷۰۱۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۰۷:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بارگاہِ خلافت میں ایک عورت کے بارے میں لکھا کہ وہ نیند کے عالم میں تھی ایک مرد اس پر چھا گیا۔ عورت کا حلفیہ بیان ہے کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا۔ اسے اس امر کا پتہ اس وقت چلا جب وہ انگارے کی مانند کوئی چیز اس کے اندر انڈیل چکا تھا۔ امیر المومنین نے جواباً تحریر کیا: (متن)

تهامية تنؤمت قد يكون مثل هذا، وامر أن يدرأ عنها الحد.

تہامیہ عورت سوگئی ہوگی ایسا ہو جاتا ہے اس پر حد ساقط کر دی جائے۔

(ابوموسیٰ اشعریؓ کنز العمال حدیث رقم ۱۳۴۷۶/۱۳۴۸۰)

يمانية نوؤم شابة ، فخلى عنها ومتعها.

وہ یمانیہ لڑکی نیند کے ہاتھوں مجبور تھی، اس کو مال متاع دے کر چھوڑ دیا۔

نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ مکۃ المکرمۃ میں لوگوں نے ایک عورت کو گھیر رکھا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ اس نے زنا کیا۔ قریب تھا کہ غصے کے عالم میں اسے قتل کر دیتے۔ پھر وہ اسے امیر المومنین کے پاس لائے۔ وہ حاملہ تھی۔ مگر اس کی قوم کے لوگ اس کی اچھائی بیان کر رہے تھے۔ امیر المومنین کے سامنے اس نے بیان کیا کہ جس شب کو اس کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا وہ نماز عشاء ادا کر کے سوئی۔ آنکھ کھلی تو اس کی ٹانگوں کے درمیان ایک مرد جو انگارے کی مثل کوئی چیز اس کے اندر ڈال کر چلا گیا۔ امیر المومنین نے فرمایا: ان دو پہاڑوں کے درمیان اس عورت کو قتل کیا گیا تو سب پر عذاب نازل ہوگا پھر بلاد اسلامیہ کو فرمان جاری کیا۔

أن لا تقتلوا أحدا إلّا باذني.

''میری اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کیا جائے''۔

(نزال بن سبرۃ۔ ابن ابی شیبہ۔ سنن الب، بیہقی۔ کنز العمال۔ حدیث رقم: ۱۳۴۷۹)

۳۰۸:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

إجْعَل يومًا فِي السَّنَة لا يبقى فيه في بيت المال درهمٌ واحدٌ حتّى يكتسح إكتساحًا ليعلم اللّٰه أن قد أدّيتَ إلى كلّ ذي حقٍّ حقّهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سال میں ایک دن مقرر کر دیں جس میں بیت المال میں ایک درہم بھی نہ رہے اور اس میں جھاڑو پھر جائے تا کہ اللہ تعالیٰ جان لیں تم نے حقداروں کا حق ادا کر دیا ہے۔

(الحسن ابن عساکر، کنز العمال علامہ الہندی۔ ۱۱۶۶۷)

۳۰۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

إقنع برزقك من الدنيا، فإن الرحمٰن فضّل بعض عباده علىٰ بعض في الرزق بلاءً يبتلي به مَن بَسطَ لَهُ كيف شكره وشُكره لِلّٰه ادا الحق الَّذي أفْتَرَض عليه فيما رزقه وَخَوَّله.

دنیا میں ملے ہوئے رزق پر قناعت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو زیادہ اور کسی کو کم رزق دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے کہ وہ اس کا کیسے شکر بجالاتے ہیں۔ شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے زکوٰۃ ادا کرنے کا فرض پورا کریں۔

(حسن بصری، کنزل العمال، مقدمہ الہندی ۲۰۰۰/۱۵۱)

۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

فتح سوس کے موقعہ پر مسلمان قلعہ میں داخل ہوئے ایک مکان میں حنوط شدہ زربفت میں لپٹی لاش پائی۔ جس کے پاس بہت سا روپیہ بھی رکھا تھا اور ایک انگوٹھی کے علاوہ یہ تحریر بھی:

"کسی کو روپیہ کی ضرورت ہو تو وہ ایک مقررہ مدت کے لئے یہاں سے قرض لے سکتا ہے۔ لیکن وقت موعود پر واپس نہ کرے گا تو کوڑھی ہو جائے گا"۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے لاش کے بارے میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حضرت دانیالؑ کا جسد مبارک ہے۔ ایک سال سوس میں قحط پڑا۔ اہل شہر کو معلوم ہوا کہ حضرت دانیالؑ کی دعا سے بارش ہوتی ہے۔ دانیالؑ اس وقت بابل میں تھے۔ فارسیوں کا ایک وفد حضرت دانیالؑ کو لینے گیا تو وہاں کے ارباب اختیار نے انہیں اجازت نہ دی۔ فارسیوں نے پچاس آدمی بطور ضمانت چھوڑے اور دانیالؑ کو لے آئے۔ ان کی دعا سے خوب بارش ہوئی۔ قحط دور ہو گیا کچھ عرصہ بعد حضرت دانیالؑ کا انتقال ہو گیا۔ ان کے جسد مبارک کو حنوط کر کے عزت و احترام سے قصر شاہی میں جگہ دی گئی۔ (فتوح البلدان) یہ بخت نصر کا عہد تھا۔ ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کتاب اللہ کو کافروں کی دستبرد سے محفوظ رکھنا چاہا۔ وہ اسے اللہ کے سپرد کرنا چاہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے۔انہوں نے اپنے فرزند سے کہا ''ساحل بحیر کی طرف جا کر اسے سمندر میں پھینک دے۔ اس نے یہ کتاب محفوظ کر لی اور کچھ دیر غائب رہنے کے بعد واپس آ کر بتایا کہ ''میں نے یہ کام کر دیا ہے''۔آپؑ نے فرمایا ''جب کتاب سمندر میں گری تو سمندر پر کیا اثر ہوا؟'' وہ بولا ''میں نے کوئی بات مشاہدہ نہیں کی''۔آپؑ غضبناک ہو گئے اور فرمایا: ''تم نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی''۔اس پر وہ لڑکا پھر نکلا اور پہلے کی طرح واپس آ کر کہنے لگا ''میں نے یہ کام کر دیا ہے''۔آپؑ نے فرمایا ''کتاب سمندر میں گری تو اس سمندر کی کیا کیفیت ہوئی؟'' وہ بولا ''سمندر میں تلاطم برپا ہو گیا''۔آپؑ نے پھر غضبناک ہوتے ہوئے فرمایا: ''تم نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی''۔ اب ان کے فرزند نے ان کے حکم کی تعمیل کا پختہ ارادہ کر لیا، ساحل سمندر پر پہنچ کر کتاب سمندر میں پھینک دی۔ دفعۃً سمندر زمین سے الگ ہو گیا۔زمین نمودار ہوئی پھٹی۔اس میں سے نور کی شعاع اٹھی۔کتاب اللہ کو آغوش میں لے لیا۔پھر زمین درست ہو گئی اور اس میں پانی شامل ہو گیا۔تیسری مرتبہ حضرت دانیالؑ نے وہی سوال دہرایا تو ان کے فرزند نے ساری کیفیت بیان کر دی۔آپؑ نے فرمایا ''اب تم نے سچ بات کہی ہے''۔اس کے بعد وہ سوس میں وفات پا گئے۔ان کے جسد مبارک کو حنوط کیا گیا اور احترام سے شاہی محل میں جگہ دی گئی۔فتح سوس کے موقع پر لوگ جسد مبارک، دفینہ اور انگوٹھی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس لائے تو انہوں نے مرکز سے رجوع کیا تو امیر المومنین کا فرمان صادر ہوا۔

كفّنيه وحنّطهُ وصلّ عليه ثم أدفِنهُ كما دفنت الأنبياء صلوات الله عليهم وانظر مالهُ فاجعله في بيت مال المسلمين.

جسد مبارک کو کفن دیں، حنوط کریں، نماز جنازہ پڑھیں، پھر ان کو یوں دفن کریں جیسے انبیاء علیہم السلام دفن کیے گئے۔دفینہ کو مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرائیں۔

(کنز العمال)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی کے متعلق دریافت کیا تو فرمان صادر ہوا کہ بطور مہر استعمال کریں۔کنز العمال میں اس مکتوب کو یوں بھی نقل کیا گیا ہے۔

إغسلوهُ وحنّطوهُ وكفّنوهُ وصلّوا عليه وأدفنوه.

''لاش کو غسل دیں۔حنوط (خوشبو) لگائیں، کفن پہنائیں، پھر جنازہ پڑھ کر دفن کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیں۔

ابو تمیمہ الہجیمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

إغسلوا دانیال بسدرٍ وماءِ الریحان.

''دانیالؑ کو بیری کے پتوں اور پھولوں کے آبِ جوش سے غسل دیں''۔

ازالۃ الخفاء میں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ہدایت نامہ تمام مسلمان مُردوں کے لئے تھا۔

۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ (مواقیت الصلوٰۃ)

مالکؒ نے روایت کی کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ مراسلہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا (متن)

أن صلِّ الظُّهرِ إذازاغتِ الشّمس، والعصر والشّمسُ بيضاء نقِيَّةٌ قبل أن تدخلها صفرةٌ والمغرب إذا غربت الشمسُ وأخّر للعشآء ما لم تَنَمْ وصلِّ الصُّبحَ والنجومُ بادِيةٌ مشتبكةٌ وأقرءَ بسورَتَيْنِ طويلتَيْنِ من المفصّل.

جب سورج ڈھل جائے تو نماز ظہر ادا کرو۔ اور عصر جب سورج سفید اور صاف ہو، قبل اس کے کہ اس میں زردی داخل ہو اور مغرب جب سورج غروب ہو جائے۔ عشاء کو موخر کرو سونے کے وقت تک۔ صبح ایسے وقت میں ادا کرو کہ تارے صاف و گھنے ظاہر ہوں۔ اس میں مفصل میں سے دو لمبی سورتیں پڑھو۔

بلاد اسلامیہ کے کارندوں کے نام مراسلہ (نماز اور مواقیت الصلوٰۃ)

إن أهمَّ أمركم عندى الصّلوٰة فمن حفظها وحافظ عليها، حفِظَ دينهُ، ومن ضيَّعها فهو لما سواها أضيعَ.

''میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم کام نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی (اور شروط و آداب کے ساتھ) اس پر کاربند رہا تو اس نے دین کی حفاظت کی۔ جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کو ضائع کیا تو وہ اس کے (نماز) سوا ضروریات دین کو بھی ضائع کرنے والا ہوا۔

اس کے علاوہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

أن صلّوا الظُّهر إذا كان ألفى ذراعًا انى أن يكونَ ظلُّ أحدكم مثلهُ، والعصر والشمسُ مرتفعة بيضاء نقيَّة قدر ما يسر الراكبُ فرصخين او ثلثةً قبل غروب الشمس والمغرب إذا غربت الشمسُ والعشاء إذا غاب الشفق إلى ثلث الّيل والصّبحُ والنّجومُ باديةٌ مشتبكةٌ.

ظہر اس وقت پڑھو جب سایہ ایک ہاتھ ہو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔

عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج بلند سفید اور صاف ہو (اس میں زردی پیدا نہ ہوئی ہو) اس میں اتنی مقدار ہو کہ ایک شتر سوار غروب آفتاب سے پہلے دو یا تین کوس کا سفر کر سکے۔

مغرب کا وقت جب سورج غروب ہو جائے۔ عشاء کی نماز کا وقت شفق غائب ہو جانے کے بعد سے ایک تہائی رات تک ہے۔ صبح کی نماز صبح صادق کے وقت جب تارے نمایاں اور گھنے ہوں۔

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی)

۳۱۶: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ والیٔ بحرین کے نام مراسلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین کے گورنر تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کو جمعہ کے متعلق استفسار کے لئے نامہ تحریر کیا تو امیر المومنین نے یہ مراسلہ بھیجا: (متن)

ان أجمعوا حيث ما كنتم.

جس جگہ (قریہ) پر ٹھہرے ہوئے ہو وہاں جمعہ پڑھو۔

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی)

۳۱۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام (کتاب صدقہ)

بسم الله الرحمن الرحيم. هذا كتاب صدقة. فى أربع وعشرينَ من الإبلِ فَدُونَها، الغنم فى كُلّ خمسٍ شاةٌ وفيما فوق ذلك إلى خمسٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وثلثين بنتُ مخاضٍ، فإن لم يَكُن بنتُ مخاضٍ فابن لبونٍ ذكر وفيما فوق ذلك إلى خمسٍ وأربعين إبنتُ لبونٍ وفيما فوق ذلك إلى ستّين حِقَّةٌ طروقةُ الفَحْلِ وفيما فوق ذلك إلى خمسٍ وسبعين جذعةٌ وفيما فوق ذلك إلى تسعين بنتا لبونٍ وفيما فوق ذلك إلى عشرين ومأةٍ حِقَّتانِ طروقة الفَحْلِ. فما زاد على ذلك من الإبل ففي كلّ أربعين بنت لبونٍ وفي كلّ خمسين وفي سائمة الغنم إذا بلغت أربعين إلى عشرين ومأةٍ شاةٌ وفيما فوق ذلك إلى مأتينِ شاتانِ وفيما فوق ذلك إلى مأتينِ شاتانِ وفيما فوق ذلك إلى ثلث مأةٍ ثلث شاةٍ.

فما زاد ذلك ففي كلّ مأةٍ شاةٌ ولا يُخرِجُ في الصدقة قَيسٌ ولا هِرِمَةٌ ولا ذاتُ عوارٍ إلّا ما شاءَ المُصَدّقُ ولا يجمع بين مفترقٍ ولا يفرّق بين مجتمع خشية الصّدقة وما كان مِنَ الخليلين فإنّهُما يتراجِعانِ بينهما السويّة.

وفي الرّقّة إذا بلغت خمس أواقٍ رُبُعُ العشرِ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ مراسلہ صدقہ کے احکام کے بیان میں ہے۔ چوبیس یا اس سے کم اونٹوں اور بکریاں ہیں، ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری اس سے زیادہ پینتیس تک بنت مخاض (بچہ ناقہ جو دوسرے سال میں ہو) اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون نر (وہ بچہ ناقہ جو تیسرے سال میں ہو) اس سے اوپر پینتالیس تک بنت لبون (بچہ مادہ جو تیسرے سال میں ہو) اس سے اوپر ساٹھ تک حقہ (ناقہ جو چوتھے سال میں ہو اور اس قابل ہو کہ نر اس سے جفتی کر سکے) اس سے اوپر پچھتر تک ایک جذعہ ہے (جو پانچویں سال میں ہو)۔ اس سے اوپر نوے تک بنت لبون ہیں۔ اسے اوپر ایک سو بیس تک دو حقہ ہیں (جو اس قابل ہو کہ نر ان سے جفتی کر سکے) جب اونٹوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ۔

جنگل میں چرنے والی بکریوں میں چالیس سے ایک سو تیس تک ایک بکری۔ اس سے اوپر تین سو تک تین بکریاں اگر اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری۔

صدقہ میں قیس نہ لیا جائے (وہ بکرا جو نسل کشی کے لئے ہو) بوڑھا اور عیب دار سوائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس صدقہ دینے والا اسے دینا چاہتا ہو۔ زکوٰۃ کے خوف سے جدا جدا کو یکجا نہ کیا جائے۔ دو شریک حصہ داروں کے ریوڑ کو اکٹھا نہ کیا جائے۔ وہ دونوں آپس میں برابر کا حساب کر لیں۔

چاندی کا وزن پانچ اوقیے تک پہنچ جائے تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی۔ (اوقیہ =۴۰ درہم)

(ماخوذ از ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

۳۱۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام فرمان

علیکَ بالصَّبر، واعلَم أنَّ الصَّبْر صبرانِ، أحدهما أفضل من الآخَر، ألصَّبر فی المصائب حَسَنٌ، وأفضل منهما الصبر عمَّا حرَّم اللّٰه، واعلَم أن الصبر ملاک الایمان لِأنّ التقویٰ أفضل البرّ والتَّقویٰ بالصبر.

صبر کا دامن تھام لیں، صبر کی دو اقسام دو طرح کا ہوتا ہے۔ درجہ کے لحاظ سے ایک اعلیٰ اور دوسرا کم۔ مصائب میں صبر اچھا ہے لیکن اللہ کی مقرر کردہ حدود سے دامن بچا لینا افضل درجہ کا صبر ہے۔ صبر ایمان کا ستون ہے۔ تقویٰ سب سے عمدہ نیکی ہے اور تقویٰ گناہوں سے دامن بچا لینے کا نام ہے۔

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

۳۱۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک لونڈی پسند آ گئی۔ وہ اسے خریدنا چاہتے تھے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو جواب ملا (متن)

لا تتخذ منهُنَّ فَإنَّهُنَّ قومٌ لا یتعایرنَ الزناء إنَّ اللّٰه نزع الحیا مِن وُجُوهِهِنَّ کما نزع مِنْ وجوه الکلاب وعلیک بجاریة من سبایا العرب تحفظک فی نفسها تحلفک فی ولدها.

ایسی قوم سے لونڈی نہ لیں جو زنا کرنے کو عار نہیں جانتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں سے شرم و حیاء کو یوں سلب کر لیا جیسے کتوں سے۔ بہتر یہ ہے کہ عرب لونڈی خرید لیں۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل وجان سے تمہیں چاہے گی اور تمہارے بچوں کی دیکھ بھال کرے گی۔

(کنز العمال)

۳۲۰۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مجاہد کو مالِ غنیمت سے پورا حصہ نہ دیا۔ اس پر وہ برافروختہ ہوگیا اور اس نے گورنر کو تلخ ترش باتیں سنائیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کا برا منایا۔ غصے کے عالم میں کوڑے لگوائے اور بال کٹوا دیئے۔ وہ بالوں کا گچھا لئے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے حضور شکایت لے کر آیا۔ وہ گچھا امیر المومنین کے سینے پر دے مارا۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ عمل ناگوار گزرا اور یہ فرمان بھیجا؛ (متن)

أما بعد! فإن فلانًا أخبرني بكذا وبكذا. فإن كنت فعلتَ ذلك به في ملإ من الناس فعزمتُ عليك لما قعدتَ لهُ من ملإٍ من الناس حتى يقتصّ منك وإن كنت فعلتَ ذاك به في خلا لما قعدت له في خلا حتّى يقتصَّ منك.

واضح رہے کہ فلاں میرے پاس تمہاری یہ شکایت لے کر آیا ہے۔ اگر تم نے لوگوں کے سامنے ایسا کیا ہے تو اسی طرح لوگوں میں بیٹھو تا کہ وہ اپنا بدلہ لے لے۔ اگر تم نے خلوت میں ایسا کیا تو اسی طرح اس کے سامنے بیٹھو تا کہ وہ تم سے اپنا بدلہ لے لے۔

(کنز العمال)

۳۲۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام

إئتني برجلٍ ينظر في حسابنا.

ہمارے پاس ایک ایسا شخص بھیجو جو ہمارے حساب کتاب کی پڑتال کرے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک نصرانی کو لے کر آئے تو امیر المومنین نے ان سے کہا کہ میں نے تجھ سے ایسا شخص مانگا تھا جس کو اپنی امانت میں شریک کار بنا سکوں مگر تم نے نصرانی کو بھیجا ہے جس کا دین میرے دین کے مخالف ہے۔

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۲۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام

صلِّ الصُّبح والنّجوم بادیةٌ مشتبکةٌ واقرِ فیها بسورتَین طویلتین من المفصّل.

''صبح کی نماز اس وقت ادا کرو جبکہ ستارے ظاہر اور جھلملاتے ہوں اور اس میں دو لمبی سورتیں مفصل میں سے پڑھو''۔

(مالکؒ، شافعیؒ)

۳۲۳۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نامہ مبارک

أتانا کتاب عمرؓ أن الأهلة بعضها أکبر من بعض. فإذا رأیتم الهلال نهارًا فلا تفطِروا حتّٰی یشهد رجُلان مسلمان أنّهما أهلّاه أمْس.

ابووائل کی روایت ہے عمر فاروقؓ کا نامہ مبارک آیا کہ بعض ہلال (پہلی کا چاند) بعض سے بڑے ہوتے ہیں جب تم ہلال دن میں دیکھو تو افطار نہ کرو۔ جب تک دو مسلمان یہ شہادت نہ دیں کہ ان دونوں نے کل شام چاند دیکھا تھا۔

(بیہقی۔ ابووائل۔ ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

۳۲۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے تو انہوں نے عربوں کو دیا غلاموں کو چھوڑ دیا تو امیر المومنین نے انہیں فرمان بھیجا:

ألا سَوَّیْتَ بَینَهُم، یحسب المرءُ من الشَّرّ أن یحقرَ أخاهُ المُسلم.

''آپؓ نے ان کے درمیان برابری کا سلوک کیوں نہیں کیا۔ انسان کے بُرا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

(حسن۔ کنز العمال۔ علامہ الہندی حدیث رقم ۱۱۶۸۷)

۳۲۵۔ اُمراءِ اجناد کے نام

ومَن أعتقتم من الحمراء فألحقوهم بمواليهم لهم مالَهُم، وعليهم ما عليهم، وإن أحبّوا أن یکونوا قبیلةً وعدهم فاجعلوهم أسوَتکم فی العطاء والمعروف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''سرخ لوگ جو تم نے آزاد کئے ہیں اور وہ مسلمان ہو گئے تو انہیں ان کے آقاؤں کے حوالے کر دو۔ ان کے حقوق و فرائض وہی ہونگے جو ان کے آقاؤں کے ہونگے۔ اگر وہ قبیلہ کی صورت ہی میں الگ رہنا پسند کریں تو نیکی اور وظائف کی عطاء میں اپنے طریقے کے مطابق رکھو''۔

(ابوعبید۔ کنز العمال۔ علامہ الہندی رقم ۱۱۶۸۶)

سالارِ لشکر کے نام فرمان

امیر المومنین نے ایک صاحب کو جنگ کے لئے بھیجا اور اسے حکم دیا کہ جب لڑائی شدت کے ساتھ جاری ہو کوئی شخص کافر دشمن (بنج) کو طلب کر کے کہے کہ ڈرو مت (سترس) اور آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے امان دینے کے لئے کافی ہے، اور یہ فرمان جاری کیا: (متن) ص ۲۰۸/۹۳۰

گورنروں کے نام فرمان

ایک آدمی امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کو ہر سال اونٹ کی ران ہدیہ کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہی آدمی امیر المومنین کے پاس اپنا ایک مقدمہ لایا اور عرض کرنے لگا امیر المومنین ہمارے درمیان یوں واضح فیصلہ فرمائیں جیسے اونٹ کے دھڑ سے ران جدا کر دی جاتی ہے۔ امیر المومنین نے اپنے تمام گورنروں کو یہ مراسلہ بھیجا۔

لا تقبلوا الهدية فإنها رشوة. (مسند عمر. ابن جرير)

عمال کے نام فرمان

قبائل میں سے ایک شخص نے اسلام قبول کر لیا۔ اس سے جزیہ لیا جاتا تھا۔ وہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے پاس آیا کہ میں مسلمان ہو گیا لیکن پھر بھی مجھ سے جزیہ وصول کیا جاتا ہے۔ امیر المومنین نے کہا کہ تو نے جزیہ سے بچنے کے لئے اسلام قبول کیا؟ تو وہ کہنے لگا کہ پھر اسلام میں اور کون مجھے پناہ دے گا۔ امیر المومنین نے تحریر کیا:

أن لا تُوخذ منه الجزية.

''اس سے جزیہ نہ لیا جائے''۔

(ابن زنجویہ۔ کنز العمال۔ مقدمہ۔ الہندی رقم ۱۱۴۶۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے دوران ایک شخص نے آگے بڑھ کر جنگ کی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے کہ اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ یہ معاملہ تحریراً امیر المومنین کو بھیجا تو جواب ملا۔ مراسلہ

لئن كان كما قالوا هو من الذين قال الله فيهم: "وَمَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ". (البقرہ ۲۰۷)

یہ تو اسی طرح ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ رضا جوئی کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ دیتے ہیں۔

(کنز العمال علامہ الہندی ۱۱۳۲۴ وکیع فریابی)

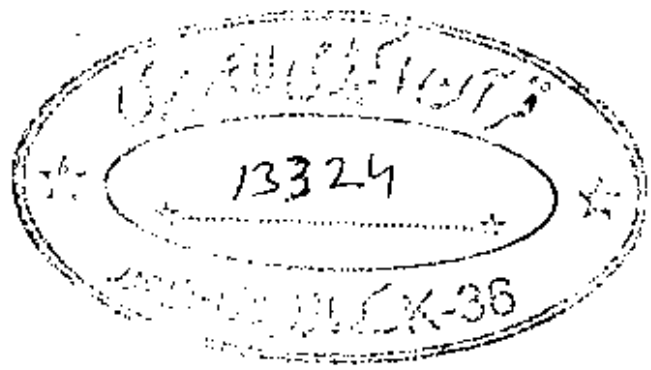

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

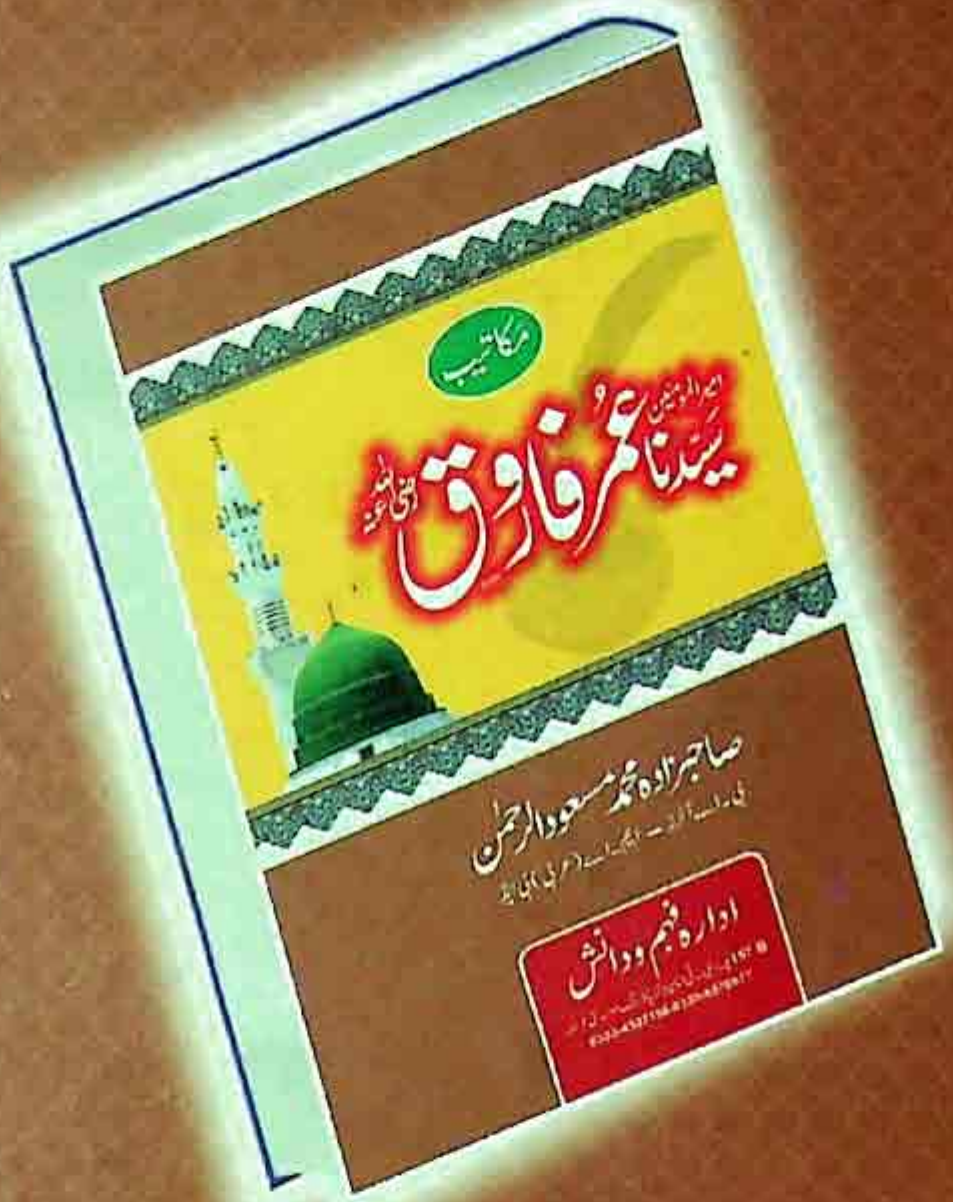

ادارہ فہم ودانش
157/B یو۔ای۔ٹی ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور
0333-4537158-0320-6876517